

صحیح بخاری نوٹس

حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب

دامت بر کاظم

سب سب ق نب ۱ [4:35 pm, 29/05/2022]

بخاری شریف کا پورانام --

الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه.

لیکن یہ کتاب صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہوئی۔

الجامع۔۔۔ اس کتاب کے اصل نام میں پہلا لفظ جامع ہے اور اصول حدیث میں جامع اس حدیث کی کتاب کو کہتے ہیں جسمیں آٹھ قسم کے مضامین کو بیان کیا گیا ہو

وہ اٹھ مضمایں یہ ہے۔

جن کو ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے

سیر و آداب و تفسیر و عقائد

فتنه - اشراط و احكام من عقب

سیر---وہ ابواب جنمیں غزوات سے متعلق احادیث بیان کیجائے

بخاری شریف میں اسیر کے بجائے کتاب المغازی کا نام رکھا کیا گیا ہے اور ترمذی میں ابواب السیر ہے
2..آداب ..وہ احادیث ذکر کیجائے جسمیں زندگی کے آداب بیان کیے گئے ہوں۔ کھانے پینے و کلکھم ---

3- تفسیر---- یعنی اس کتاب میں ان احادیث کا ذکر کیا گیا ہو جنمیں قرآن مجید کی تفسیر و تشریح موجود ہو

5 فتن۔۔۔۔۔ وہ احادیث جن میں فتووں کا ذکر کیا ہے جس سے اپوں افتن

7 احکام--- وہ احادیث جن میں اوامر اور نہی کا حکم ہو

8. مناقب۔۔ وہ احادیث جن میں انبیاء اور صحابہ خلفاء راشدین ازدواج مطہرات اور اہل بیت کی خوبیاں اور انکے مناقب بیان کیے گئے ہوں۔۔۔

چونکہ جامع کتاب کیلئے شرط ہے کہ اسمیں تفسیر سے متعلق احادیث موجود ہوں اس لیے امام بخاری نے یہاں کتاب التفسیر قائم کی

۔۔۔۔۔ کتاب التفسیر ۔۔۔۔۔

تفسیر کا لغوی معنی۔ لفظ تفسیر باب تفعیل کا مصدر ہے فرضیسر تفسیر۔ اس کا مادہ ہے فسر۔ معنی واضح کرنا بیان کرنا کھولنا ہے وجہ تسمیہ۔۔۔۔۔

چونکہ اس علم کے اندر قرآن کریم کے مضامین کو واضح کر کے کھول کر بیان کیا جاتا ہے اس لیے اسکو تفسیر کہتے ہیں۔

۔۔۔۔۔ تفسیر کا اصطلاحی معنی ۔۔۔۔۔

لغوی معنی واضح نے جس لفظ کو جس معنی کیلئے بیان کیا ہوا سے لغوی معنی کہتے ہیں۔ اور اصطلاحی معنی کہتے ہیں کسی لفظ کو کسی خاص فن میں کسی خاص معنی کیلئے مراد لینا اسے اصطلاح کہتے ہیں۔ جیسے صلوٰۃ کے لغت میں آٹھ معنی آتے ہیں۔ (لیکن ان آٹھ معانی میں آپ کو صلوٰۃ کا معنی نماز نہیں ملے گا کیوں کہ یہ اصطلاحی معنی ہے۔)

اب تفسیر کی اصطلاحی تعریف یہ ہو گی۔

تفسیر کی مختلف مفسرین نے مختلف اصطلاحی تعریفیں بیان کی ہے
نمبر ایک۔۔۔ علامہ زرکشی رح نے البرہان جلد اول صفحہ نمبر 13 میں یہ تعریف بیان کی ہے کہ۔
"التفسیر هو علم يعرف به فهم كتاب اللہ المنزلي على نبیه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بیان معانیہ واستخراج احکامہ و حکمرہ۔"

ترجمہ۔ یعنی رل۔ تفسیر وہ علم ہے جسکے ذریعے کتاب اللہ کو سمجھا جاتا ہے وہ کتاب جو نازل کی گئی ہے اللہ کے نبی پر اور اسکے معانی کو بیان کرنا اور اسکے احکام اور حکمتوں کو نکالنا

تعریف نمبر 2۔۔۔۔۔ 1

تفسیر روح المعانی میں جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 6 میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کی تعریف بیان کی ہے کہ "علم پجھٹ فیہ عن کیفیٰ نطق بالغاظ القرآن و مدلولاته اور حکما مہما لا افرادیہ و الترکیبیہ و معانیہا التی تخلی علیہا حالۃ الترکیب۔"

یعنی علم تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کی ادا بینگی کی کیفیت اُنکے مفہوم اُنکے مفرد اور ترکیبی احکام اور ان معانی سے بحث کی جاتی ہے جو ان الفاظ سے ترکیبی حالات میں مراد لیے جاتے ہیں۔

تعریف نمبر 3

علامہ کرمانی رحمۃ اللہ نے الکواکب الدرانی میں تفسیر کی پر تعریف بیان کی ہے کہ

التفصير هو التكثيف عن مدلولات نظم القرآن

یعنی قرآن مجید کے الفاظ جن پاتوں یہ دلالت کرتے ہیں انکو کھولنا۔

سے چند 2 : [4:40 pm, 29/05/2022]

علم تفسیر کا موضوع

علم تفسیر کا موضوع قرآن حکیم ہے۔

اس لحاظ سے کہ اسکے مطالب و مقاصد بیان کے حائیں

علم تفسیر کی غرض و غایت

مقصد حاصل ہونے سے پہلے غرض ہوتی ہے اور جب حاصل ہو جائے تو غایت ہو جاتی ہے

تحصيل السعادة والاجتناب عن الشقاوة

تفسیر اور تاویل میں فرق

تاویل کا لغوی معنی ہے کہ یہ باب تفعیل کا مصدر ہے

اسکا لغوی معنی ہے ایک چیز کو دوسرے چیز کی طرف پھیر دینا

متقد میں کے نزدیک تفسیر اور تاویل میں کوئی فرق نہیں تھا۔

متاخرین کے نزدیک تفسیر اور تاویل دونوں میں فرق ہے

مختلف مفسرین نے مختلف اقوال ذکر کیے ہیں

قول اول

تفسیر نام ہے بیان امر ادا باللفظ کا اور تاویل نام ہے بیان امر ادا بالمعنى کا

یہ فرق فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 155 پر موجود ہے

قول ثانی

تفسیر کا تعلق نقل اور روایت کے ساتھ ہے اور تاویل کا تعلق عقل اور درایت کے ساتھ ہے

یہ فرق تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 6 میں ذکر کیا ہے —

قول ثالث

تفسیر اس لفظ کی تشریح کا نام ہے جسمیں ایک سے زیادہ معنی کا استعمال نہ ہو

اور تاویل کہتے ہیں کہ کسی لفظ میں مختلف معانی کا اختال ہو اور قرآن و دلائل کے ذریعے ان معانی میں سے کسی ایک معنی کو اختیار کرنا اور ترجیح دینا تاویل کہلاتا ہے۔

یہ فرق علامہ آلوسی رحمۃ اللہ نے الاتقان فی علوم القرآن جلد دوم صفحہ نمبر 221 میں بیان کیا ہے۔

قول رابع

تفسیر یقین کیساتھ تشریح کرنے کو کہتے ہیں اور تاویل تردید کے ساتھ تشریح کرنے کو کہتے ہیں
(جیسے کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ معنی مراد اور ہو سکتا ہے اور یہ معنی بھی مراد لیا جا سکتا ہے)

قول خامس

تفسیر الفاظ کا مفہوم بیان کر دینے کا نام ہے اور تاویل اس مفہوم سے نکلنے والے نتائج کی وضاحت کا نام ہے۔
یہ فرق علوم القرآن جلد اول صفحہ نمبر 326 میں بیان ہوا ہے۔

تفسیر کا آغاز کہاں سے ہوا
تفسیر کی تاریخ اور مواخذہ تفسیر

سب سے پہلے مفسر قرآن خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
اسکے تین طریقے ہوتے تھے
1۔ قرآن مجید کا کوئی حکم محمل آتا تھا پھر اسکی تفصیل کی بارے میں اپنیں نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آیات بیان فرمادیتے تھے

اسکواصول تفسیر میں القرآن یفسر بعضہ عضًا

2 اقوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی تشریح فرماتے تھے

3 افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسکے بعد اقوال صحابہ سے تفسیر کیجاتی ہے

صحابہ کرام میں مشہور مفسرین موجود تھے۔ جیسے عبد بن عباس انکو رئیس المفسرین کہتے ہیں۔

اسی طرح عبد اللہ بن مسعود

اسی طرح تابعین کے بھی اپنے اقوال سے تفسیر کیجاتی ہے

یہ بخاری شریف میں بار بار آئے گا

اسکے بعد آنے والے بہت سے آئمہ نے تفسیر بیان کی

ان تفاسیر کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے

اول تفسیر بالماثور

دوم۔ تفسیر بالرأء

تفسیر بالماثور

ماثور کا معنی ہے منقول یعنی روایات نقل کر کے تفسیر کی جائے۔ جیسے احادیث نبویہ سے روایات نقل کر کے اس سے تفسیر کی جائے۔

اسی طرح اقوال صحابہ اور تابعین سے تفسیر کی جائے

تفسیر بالماثور کی مثال

جیسے ابن جریر طبری کی تفسیر طبری جس کا اصل نام جامع البيان ہے

اور دور حاضر میں تفسیر بالماثور کی بہترین مثال ابن کثیر ہے۔

البتہ تفسیر ابن کثیر میں اسرائیلیات بھی موجود ہے۔

اسرائیلیات سے مراد

حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اور اس کا معنی ہے۔ اللہ کا بندہ اور انکے اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں

اور بنی اسرائیل میں دوسوں گزرے ہیں جنکا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام

موسیٰ پر تورات اور عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی

موسیٰ کو ماننے والے یہود

اور عیسیٰ کو ماننے والے نصرانی کہلاتے ہیں

اور یہود و نصاریٰ کی روایات کو اسرائیلیات کہا جاتا ہے

ہمارے اکثر مفسرین اپنی تفاسیر میں اسرائیلیات کو بہت ذکر کرتے ہیں اس اسرائیلی روایات کے بارے میں ایک بنیادی اصول

مفسرین کے نزدیک ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ اگر اسرائیلی روایت قرآن و سنت کے مطابق ہو تو اسے تفسیر میں ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں

اور اگر قرآن و سنت کے مخالف ہو تو اسکو رد کیا جائے گا

تفسیر بالرأي

وہ تفسیر جو عقل اور درایت اور لغت سے کی جاتی ہے اسے تفسیر بالرائے کہتے ہیں
اسکی بہترین مثال جلالین شریف جو مکمل طور پر تفسیر بالرائے ہے

 سب — ق نمبر 3 [4:40 pm, 29/05/2022]

ترجمۃ الباب

جو باب کا عنوان ہوتا ہے اسے ترجمۃ الباب کہتے ہیں اور اسکی جمع تراجم الابواب آتی ہے
اس پر باقاعدہ کتابیں لکھی جا چکی ہے یعنی کہ یہ ایک مستقل عنوان ہے۔۔۔

کتاب التفسیر میں امام بخاری کا انداز۔ طرز اور خصوصیات

خصوصیت نمبر 1

امام بخاری نے کتاب التفسیر میں مخصوص طریقے سے ابواب قائم کیے ہیں۔ ان ابواب میں امام بخاری پہلے باب میں آیت ذکر کرتے ہیں پھر اس سے متعلق احادیث لاتے ہیں

ہمیں ہر باب کے اندر یہ سمجھنا ہو گا کہ امام بخاری اس باب میں جو حدیث لائے ہیں اس کا ترجمۃ الباب سے کیا تعلق ہے کیا ربط اور مناسبت ہے۔۔۔

خصوصیت نمبر 2

امام بخاری کتاب التفسیر میں مفردات کی تشریح بیان فرمائیں گے یعنی قرآن مجید میں آنے والے مشکل اور قابل وضاحت الفاظ کی تشریح کریں گے

مفردات کی تشریح امام بخاری نے ایک خاص کتاب سے نقل فرمائی ہے۔۔ اور وہ کتاب امام ابو عبیدہ بن معمر ابن شنی کی کتاب «مجاز القرآن» سے نقل کی ہے

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فیض الباری شرح صحیح البخاری میں یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری نے یہاں مجاز القرآن سے مراد یہ نہیں ہے کہ اس میں قرآن مجید کے مجازی معنی بیان کیے گئے ہیں۔ یعنی یہاں حقیقت و مجاز والامجاز مراد نہیں ہے

بلکہ محمد ثین کے نزدیک اس مجاز سے مراد وہ ہے کہ کوئی لفظ جس معنی کیلئے وضع نہ کیا گیا ہو بلکہ کسی اور معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اسے مجاز کہا گیا ہے

چنانچہ علامہ انور شاہ کشمیری فیض الباری میں لکھتے ہیں

" ثم ان المجاز في مصطلح القوم ليس هو المجاز - بل هو عبارة عن موارب استعمالات اللفظ "

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ امام ایسا بھی کریں گے کہ ابو عبیدہ نے ان مفردات کی تشریح کی ہو گی لیکن امام بخاری وہ تشریح یہاں ذکر نہیں کریں گے۔ اور بعض مقامات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے مجاز القرآن میں اس مفرد کی تشریح نہیں کی ہو گی لیکن امام بخاری اس لفظ کی تشریح کریں گے

خصوصیت نمبر 3

اکثر امام بخاری کتاب التفسیر میں ترجمہ الباب میں آیات لاتے ہیں پھر اسکے بعد اس آیت کی مناسبت سے کوئی حدیث لاتے ہیں۔ لیکن کہیں کہیں کتاب التفسیر میں ایسا بھی کیا کہ باب کا عنوان قائم کر دیا اور حدیث نہیں لائے۔ اس کی دو وجہات ہیں

نمبر ایک یا تو اس آیت اور موضوع کے اعتبار سے کوئی حدیث ہی نہیں ہوتی انکے پاس

نمبر دو یا حدیث تو ہوتی ہے لیکن امام بخاری کے معیار کی نہیں ہوتی۔۔۔ کیوں کہ امام بخاری نے مکمل بخاری شریف میں سخت ترین شرائط لگا کر حدیث ذکر کرنے کا ایک معیار قائم کیا ہے جسکی وجہ سے بخاری شریف کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے

" صاحع الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح البخاری " " "

خصوصیت نمبر 4

امام بخاری باب میں آیت لاتے ہیں اور اس آیت سے متعلق کوئی شان نزول اور اسکا پس منظر ہوتا ہے تو امام بخاری وہ واقعہ بھی ذکر کرتے ہیں

(شان کا معنی ہے: حالت

شان نزول کا معنی ہوا: نازل ہونے کی حالت)

خصوصیت نمبر 5

کسی روایت میں کسی آیت یا کسی سورت کی فضیلت ہوئی ہو تو امام بخاری اس آیت کے تحت وہ روایت لاتے ہیں

خصوصیت نمبر 6

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قرآنی آیت میں کوئی لفظ آیا ہے اور بعینہ وہی لفظ حدیث میں بھی آیا ہوتا ہے تو امام بخاری اس آیت کیسا تھا وہ حدیث بھی لے آتے ہیں کیوں کہ حدیث کی عبارت سے آیت کی تفسیر اور اس آیت کے لفظ کا معنی متعین ہو جاتا ہے اس لیے وہ آیت کیسا تھا حدیث بھی لے آتے ہیں۔۔۔

خصوصیت نمبر 7

امام بخاری کی کتاب التفسیر میں یہ بھی عادت ہے کہ اگر ایک واقعہ میں یا ایک شان نزول میں کئی آیات نازل ہوئی ہو تو امام بخاری ہر آیت پر باب قائم کرتے ہیں اور مضمون کی حدیث بار بار لاتے ہیں۔ لیکن سند مختلف ہوتی ہے

جیسے تحویل قبلہ کے بارے میں ایک جگہ نو آیات نازل ہوئی ہے تو امام بخاری نے ہر آیت پر ایک باب قائم کیا۔ کئی بار ایک ہی روایت کو بار بار لائے۔ لیکن ہر دفعہ سند مختلف ہوتی ہے

تحویل قبلہ کے بارے میں نوایات نازل ہوئی تو امام بخاری نے نوباب قائم کر دیے کتاب التفسیر میں جیسے ""سیقول السفهاء"" سے لیکر ""ومن حیث خرجت فول وجھک"" تک

 سب — ق نمبر 4 : [4:42 pm, 29/05/2022]

خصوصیت نمبر 8

امام بخاری کتاب التفسیر میں تشریح کرتے ہوئے اگر کسی لفظ کے اندر مختلف قراءتیں ہوں تو امام بخاری ان تمام قراءتوں کو بیان فرماتے ہیں اور کئی جگہ ایسا بھی کیا کہ جو قراءت جمہور کے نزدیک ہوتی یا مصحف میں جو لکھا ہو تا وہ قراءت ذکر نہیں کرتے بلکہ دوسری غیر مشہور قراءت کو ذکر کر دیتے ہیں جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس لفظ میں مختلف قراءتیں ہیں

خصوصیت نمبر 9

امام بخاری کتاب التفسیر میں اکثر احادیث ذکر فرماتے ہیں لیکن مختلف کئی جگہ صحابہ کے آثار اور تابعین کے اقوال نام لے کر ذکر کرتے ہیں

جیسے حضرت عبد اللہ ابن عباس سعید بن مسیب۔ مجاهد۔ عکرمہ۔ حسن بصری وغیرہ

خصوصیت نمبر 10

امام بخاری کتاب التفسیر میں ایک لفظ کی تشریح کرتے ہوئے ایک سورہ سے دوسری سورہ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں یہ بیان کرنے کیلئے کہ یہی لفظ فلاں فلاں سورہ میں بھی آیا ہے وہاں بھی یہی معنی ہے

اور کبھی ایک سورہ سے دوسری سورہ میں اس لیے منتقل ہوتے ہیں کہ یہ بیان کرے کہ اس سورہ میں اس لفظ کا یہ مطلب ہے اور قرآن پاک کے فلاں سورہ میں جو یہ لفظ آیا ہے وہاں اس کا معنی کچھ اور مراد ہے یعنی یہ ایک ہی لفظ قرآن مجید میں دو معنی کیلئے آیا ہے

کتاب التفسیر میں موجود روایات کی تعداد

امام بخاری رح کتاب التفسیر میں قرآن مجید کی آیات کی تفسیر احادیث سے کی ہے

چنانچہ بخاری شریف کے اس کتاب التفسیر میں کل 548 روایات مرفوع ہے

- ان میں سے 465 روایات موصول ہے۔ یعنی سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہے

اور باقی 83 روایات بطور تعلیق ذکر کی گئی ہے یعنی بغیر سند کے ذکر کی گئی ہیں۔ (یاد رہے کہ معلق وہ حدیث کہلاتی ہے جو بغیر سند کے ذکر کی جاتی ہے)

کتاب التفسیر میں 448 روایات ایسی ہے جو مکرر ہے یعنی وہ روایات پوری بخاری شریف میں اور جگہ بھی امام بخاری لائے ہیں (لیکن الگ الگ سند کے ساتھ)

اور کتاب التفسیر میں 100 روایات ایسی ہیں جو امام بخاری صرف کتاب التفسیر میں لائے ہیں۔ (یعنی وہ مکرر نہیں ہے)

امام بخاری نے کتاب التفسیر میں جو روایات ذکر کی ہے ان میں سے انہیں 66 متفق علیہ ہے

امام بخاری اس کتاب التفسیر میں صحابہ کرام کے آثار اور جو اقوال تابعین لیکر آئے ہیں انکی تعداد پانچ سو اسی 580 ہے

---- مقدمہ تمام شد ----

!!

بسم الرحمن الرحيم سورة فاتحہ کا جزو ہے کہ نہیں

اور باقی سورتوں کا جزو بھی ہے یا نہیں

اور سورة فاتحہ قرآن کا جزو بھی ہے یا نہیں

مذہب نمبر 1..... امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جزء ہے اور قرآن مجید کی ہر سورہ کا جزء ہے

مذہب نمبر 2.... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جزء نہیں ہے اور قرآن مجید کی باقی سورتوں کا جزء بھی نہیں ہے

البتہ بسم اللہ الرحمن الرحيم یہ قرآن مجید کا جزء ہے اس آیت کے اعتبار سے جو سورہ نمل کی آیت نمبر تیس میں جہاں سلیمان علیہ السلام کے خط کا ذکر کیا گیا ہے۔ آیت "انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحيم" (سورہ نمل آیت نمبر 30)

امام بخاری نے لکھا کہ رحیم اور راحم ایک معنی میں ہے یعنی دونوں مشتق ہیں رحمت سے اور یہاں رحیم راحم کے معنی میں ہے یعنی فعل فاعل کے معنی میں ہے

) اس لیے کہ کبھی کبھی فعل بمعنی مفعول کے ہوتا ہے جیسے قتیل بمعنی مقتول کے (

یہاں اگرچہ امام بخاری نے رحیم اور راحم کو ایک معنی میں کہا ہے لیکن حقیقت میں رحیم اور راحم کے معنی میں فرق ہے
رحیم صفت مشتبہ یا مبالغہ کا صیغہ ہے

اور راحم اسم فاعل ہے

ان دونوں میں فرق ہم نے علم الصیغہ میں پڑھا ہے
کہ اسم فاعل حدوث معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اور صفت مشبه ثبوت معنی پر دلالت کرتا ہے

الرحمن الرحيم امام بخاری نے فرمایا اسمُنْ مِنَ الرَّحْمَةِ کہ رحمن اور رحیم دونوں رحمت سے مشتق ہے لیکن مفسرین نے انکے درمیان کئی فرق بیان کیے ہیں

فرق نمبر 1

رحمٰن میں الفاظ پانچ ہے اور رحیم میں چار حرف ہے۔ اور عربی زبان کا اصول ہے کہ "زیادۃ اللفظ تدل علی زیادۃ المعنی" " "

فرق نمبر 2

---رحمٰن اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لیکن اس سے مراد عام مخلوق کیلئے رحمت ہے اور رحیم یہ خاص مومنین کیلئے ہے۔

فرق نمبر 3

قرآن مجید میں رحمٰن صرف اللہ کیلئے بولا گیا ہے
جبکہ رحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی بولا گیا ہے
حریص علیکم بالمومنین رَوَدْفَ رَحِیْم
اسی لیے اگر کسی بندے کا نام عبد الرحمن ہو تو اسکو رحمان صاحب کہنا جائز نہیں ہے
لیکن عبد الرحمن نام ہو تو رحیم کہنا جائز ہے

فرق نمبر 4

مفسرین اور محدثین نے ایک فرق یہ لکھا ہے کہ رحمن کا معنی ہے "عام الرحمة" اور رحیم کا معنی ہے "تمام الرحمة"

نمبر 5

مفسرین نے احادیث کی روشنی میں ایک فرق بیان کیا ہے جیسا کہ تفسیر نسفی میں وہ روایت موجود ہے کہ رحمن سے مراد یہ ہیکہ "تعمر رحمة بالدنيا والآخر" اور "الرحيم من تخلص رحمة في الآخره"

2022.5۔ 25

 سب — ق نمبر 5 : [4:43 pm, 29/05/2022]

سورۃ الفاتحہ

اس سورۃ کا معنی ہے فاتحہ اس کا معنی ہے کھولنے والی۔ شروع کرنے والی۔ افتتاح کرنے والی۔ چونکہ اس سورہ سے قرآن کریم کا آغاز ہوتا ہے افتتاح ہوتا ہے اس لیے اسے سورۃ الفاتحہ کہتے ہیں اس سورۃ کا نام اس سورۃ کے اندر موجود نہیں ہے اس کا ترتیب توقیفی نمبر ایک ہے۔ اور ترتیب نزولی نمبر پانچ ہے۔۔۔

اس کے اندر ایک رکوع ہے اور سات آیتیں ہیں

یہ مکی سورۃ ہے

سورہ الفاتحہ کے اور بھی کئی نام آتے ہیں

چنانچہ علامہ سیوطی نے الاتقان میں جلد نمبر ایک صفحہ نمبر ستر میں سورۃ الفاتحہ کے پچیس نام ذکر کیے ہیں

انہوں نے لکھا کہ اس سورۃ کا نام سورۃ الحمد بھی ہے۔ یہ نام اس سورۃ کے آیت نمبر ایک میں موجود ہے

اس کتاب کا نام امام بخاری نے ام الکتاب بھی رکھا ہے اس لیے کہ مصاحف میں لکھتے ہوئے شروع اس سے کیا جاتا ہے اور نماز بھی اس سے شروع کی جاتی ہے

ملک یوم الدین

دین کے اور معانی بھی ہے

چنانچہ قرآن مجید کے اندر بھی دین مختلف معانی میں آیا ہے

دین کا معنی جزا، یعنی بدلہ

نمبر 2 دین کا معنی عادت

نمبر 3 دین کا معنی عمل

نمبر 4 دین کا معنی حال

نمبر 5 دین کا معنی حق

نمبر 6 دین کا معنی اطاعت

نمبر 7 دین کا معنی حکم

نمبر 8 دین کا معنی ملت

نمبر 9 دین کا معنی شریعت

نمبر 10 دین کا معنی سیاست

نمبر 11 دین کا معنی حساب۔

کما تدین تدان

جسے ہم اردو محاورے میں کہتے ہیں جیسا کرو گے ویسا بھروسے گے

پہلے دین کا معنی اور ہے اور دوسرا کا اور۔

لفظ بالدین قرآن مجید میں دوبار آیا ہے

نمبر 1: سورۃ نمبر ایک سو سات سورۃ ماعون کی آیت نمبر ایک میں

ارعیت الذی --- بالدین

اس آیت میں دین سے مراد حساب ہے

2: سورۃ الانفطار آیت نمبر 9

کلامِ تکذیبون بالدین ---

مدینین حساب کیے گئے ..

یہ آیت قرآن کے سورۃ واقعہ آیت نمبر چھیساں میں ہے

فَلَوْلَا أَنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مُدِينِينَ

یہاں مدینین محسین کے معنی میں ہے۔ یعنی دین بمعنی حساب کے ہے۔۔۔۔۔

الْمَلْ يَقُلُ اللَّهُ.. اسْتَحْيِيْبُو اللَّهُ وَلِرَسُولِ اذَا دَعَا كَمْ

یہ آیت سورۃ انفال کی آیت نمبر چوبیس ہے۔۔۔۔۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو بلا نیں اور وہ نماز میں ہو تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینا اس پر لازم ہے اور اگر وہ جواب دے دیں تو نماز فاسد ہو گی یا نہیں۔؟؟

مذہب نمبر 1۔۔۔ مالکیہ شافعیہ اور حنبلہ کے نزدیک راجح ہی ہے کہ نماز فاسد نہیں ہو گی

مذہب نمبر 2 امام طحاوی نے حفییہ کے نزدیک فساد صلوٰۃ کا قول اختیار کیا ہے لیکن شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اوْجَزُ الْمَسَالِكَ إِلَى الْمَوَطَالِ اِلَامُ مَالِكٌ" جلد نمبر دو صفحہ نمبر 89 میں لکھا ہے کہ

احناف کے نزدیک راجح یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہو گی

اس سے معلوم ہوا کہ ائمہ اربعہ کے نزدیک اگر نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو بلا ہے تو جواب دینا واجب ہے اور نماز کے درمیان جواب دینے سے بالاتفاق نماز فاسد نہیں ہو گی

محمد شین نے لکھا

ھو من خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سورۃ کے آغاز میں سورۃ کے تعارف کے طور پر آٹھ باتیں ذہن میں رکھنی چاہیے

1:: سورۃ کا نام

2:: سورۃ کے نام کی وجہ تسمیہ اور مطلب

3:: اس سورۃ کا نام اس سورۃ میں آیا ہے یا نہیں اگر آیا ہے تو کونسی آیت میں

4:: اس سورۃ کا نزولی نمبر کیا ہے

5:: اس سورہ کا ترتیب تو قینی نمبر کیا ہے

6:: یہ کلی سورۃ ہے یا مدنی

7:: اس سورۃ میں کل کتنی آیات ہیں

8:: اس سورۃ میں کل کتنے روکوع ہیں

ترتیب تو قینی کا معنی ہے مو قوف ہونا یعنی یہ ترتیب مو قوف تھی جبرائیل علیہ السلام کے بیان پر کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتاتے تھے کہ فلاں سورۃ کو فلاں سورۃ سے پہلے لکھے اور فلاں سورۃ کو فلاں سورۃ کے بعد۔

اور یہی ترتیب تو قینی لوح محفوظ میں ہے۔

اور اسی ترتیب سے آج مصحف میں ہمارے سامنے قرآن مجید موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ جو لوح محفوظ میں قرآن مجید کی ترتیب ہے وہی ترتیب آج ہمارے سامنے ہے

ترتیب نزولی کسے کہتے ہیں

وہ ترتیب کہ جس ترتیب سے قرآن مجید نازل ہوا اسے ترتیب نزولی کہتے ہیں یہ نمبر سورۃ کے نام کے باعث طرف لکھا ہوتا ہے۔۔۔

مکی اور مدینی سورتوں کی تعریف

مکی سورتیں مفسرین کی اصطلاح میں ان سورتوں کو کہتے ہیں جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی اور مدینی جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی۔۔۔!!

 سب — ق نمبر 6 : [4:44 pm, 29/05/2022]

حی سبع المثانی والقرآن والعظیم

یہ فضیلت خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ حجر آیت نمبر 87 میں بیان فرمائی ہیں

سورۃ فاتحہ کو سبع المثانی کہنے کی وجہ

وجہ نمبر ایک

مثانی یہ مشتق ہے اشیٰ بنتی اشنان سے۔ جس کا معنی ہے دھراناً چونکہ یہ نماز میں بار بار دھرائی جاتی ہے اس لیے اسکو سبع المثانی کہا

سبع کا معنی ہے سات۔ کیوں کہ یہ سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے اس لیے اسکو سبع المثانی کہا

وجہ نمبر دو

اٹھی بیٹھی کا ایک معنی تعریف کرنا بھی ہے۔ یعنی شنا کرنا
چونکہ سورۃ فاتحہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف بیان کی گئی ہے۔ اس لیے اسکو سبع المثاني کہا گیا ہے

وجہ نمبر تین

مثانی اس سے مراد استثناء ہے یعنی یہ سورۃ فاتحہ صرف اس امت محمدیہ کے لیے خاص ہے اس سے پہلے یہ نازل نہیں کی گئی تو
امت محمدیہ کے متنشی ہونے کی وجہ سے اسے سبع المثاني کہا گیا۔

یہ توجیہات ارشاد الصاری شرح صحیح البخاری میں موجود ہے

وجہ نمبر چار

سورۃ الفاتحہ کو سبع المثاني اس لیے کہا گیا یہ سات آیتیں بد و مرتبہ نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ مکہ میں اور دوسری مرتبہ مدینے میں
جیسا کہ علامہ سیوطی نے الاتقان فی علوم القرآن جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 71 میں بیان فرمایا ہے

والقرآن العظيم

اس جگہ مفسرین نے سورۃ حجر کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"سبعا من المثاني والقرآن العظيم"

میں واؤ عطف کیلئے نہیں ہے بلکہ واؤ تخصیص کے لیے ہے یا جمع بین ال صفین کیلئے ہے۔ اس تفسیر کے ذریعے مفسرین یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس آیت میں والقرآن العظیم سے پورا القرآن یعنی مصحف مراد نہیں ہے بلکہ اس آیت میں سورۃ فاتحہ ہی کو القرآن عظیم کہا گیا ہے۔۔۔۔۔

اب یہ سوال ذہن میں اتا ہے کہ اس ایک سورۃ کو القرآن عظیم کیوں کہا گیا۔۔۔؟؟؟
اس کا جواب الکواکب الدراری شرح صحیح البخاری میں دیا گیا ہے
اور بھی مفسرین نے یہی جواب دیا ہے کہ القرآن حکیم کا خلاصہ تین چیزیں ہیں۔۔۔

1 --- مبداء۔

- یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور آغاز کائنات

2 --- معاش۔۔

یعنی القرآن کریم میں پوری زندگی ہے احکام بیان کیے گئے ہیں

3 --- معاد۔۔۔

یعنی حشر نشر جزاء اور سزا اخترت میں بیان کیے گئے ہیں

اور سورۃ فاتحہ میں یہ تینوں مضامیں بیان کیے گئے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ ججر میں سورۃ فاتحہ کو القرآن عظیم کہا ہے

مغضوب اور رضالون کا مصدق اکون لوگ ہیں

كتاب التفسير جامع ترمذی میں حدیث موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود وضاحت فرمائی کہ المغضوب سے مراد یہود اور ضالیں سے مراد نصاریٰ ہیں۔۔

سورۃ البقرہ

1 اس سورۃ کا نام سورۃ البقرہ ہے

2 وجہ تسمیہ

بقرہ گائے کو کہتے ہیں چونکہ اس سورۃ میں گائے والا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اس لیے اس سورۃ کا نام سورۃ بقرہ ذکر کیا ہے
واقعہ کا خلاصہ یہ ہے ایک شخص نے اپنے چپاز ادھاری کو قتل کر دیا ایک لڑکی کی وجہ سے اور قاتل کا پیٹ نہیں چل رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ ایگ گائے خریدے اسے ذبح کرے پھر اس گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا اس مقتول کو مارے تو وہ خود بول اٹھے گا کہ میرا قاتل کون ہے
لیکن بنی اسرائیل کی نیت نہیں تھی کہ وہ گائے کو ذبح کرے
چنانچہ انہوں نے الٹے سیدھے سوالات شروع کر دیئے گائے کے بارے میں۔ یہ سب سوالات اللہ نے اس سورۃ میں بیان کیے ہیں

کہ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام سے پوچھنے لگے
وہ گائے کیسی ہوا سکارنگ کیسا ہو جوان ہو یا بوڑھی۔ اس سے کام لیا جاتا ہو یا نہیں
اس لیے اس کا نام سورۃ البقرہ رکھا گیا

3 سورۃ بقرہ کا نام سورۃ بقرہ میں پانچ مرتبہ آیا ہے

آیت نمبر 67.68.69.70.71

4 سورۃ بقرہ یہ مدنی سورۃ ہے

5 اس کا توقیفی نمبر دو ہے

6 اور نزولی نمبر 87 ہے

7 اسکی کل آیات 286 ہیں

8 رکوع 40 ہیں

ح

یہ مخفف ہے تحویل سے

یہ محدثین کی خاص اصطلاح ہے

تحویل کا معنی ہے گھومنا پھرنا

جس روایی سے سند ایک اور طرف گھوم رہی ہو وہاں محدثین "ح" لکھ دیتے ہیں

گویا کہ وہاں محدث دو سندیں نقل کر رہے ہوتے ہیں اور جس روایی پر دونوں سندیں مل جاتی ہے اسے مدار تحویل کہتے ہیں

اس لیے جس روایی تک دو سندیں پہنچ رہی ہو وہاں محدثین درمیان میں "ح" لکھ دیتے ہیں

((((خلیفہ یہ امام بخاری کے شیخ تھے انکا پورا نام خلیفہ ابن خیاط الصفری))))

 سب — ق نمبر 7 : [10:39 pm, 01/06/2022]

بخاری شریف اول

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: {وَعَلَمَ آدَمَ الْأَنْبَاءَ كَهـا}

ویذ کر ذنبہ فیستحی

در اصل اللہ تعالیٰ نے اسکی تفصیل آدم علیہ السلام کے تفصیلی واقعہ کو بیان کرتے ہوئے سورۃ البقرہ آیت نمبر 35 میں فرمایا

وَلَا تَقْرَبُ أَهْذِهِ الشَّجَرَةِ..... إِنَّمَا

آپ دونوں اس درخت کے قریب مت جانا

پھر آدم سے خطاء ہوئی۔ اور توبہ بھی فرمائی اور توبہ قبول بھی ہوئی

رینا ظلمنا افسنا اخ

نوح علیہ کو آدم ثانی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ پہلے پیغمبر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرف بھیجا اور طوفان نوح میں سوائے اولاد نوح کے کوئی بھی نہیں بچا تھا

اس وجہ سے انکو آدم ثانی بھی کہتے ہیں۔۔۔۔

ویڈ کر سوالہ

اس کا اس سے مراد کیا ہے

اسکی تفصیل سورہ ہود کی آیت نمبر 45-46 میں آرھی ہے

و نادی نوح رسہ فلا تسلن

یعنی نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کیلئے سوال کیا تھا کہ پہ میر ابیٹا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ آپکے اہل میں سے نہیں

یہاں اہل سے مراد آل ہے

اور فرمایا کہ آپ مجھ سے ایسی چیز کے پارے میں سوال نہ کریں جس کا آپ کو علم نہیں۔

خلیل الرحمن سے مراد ابراہیم علیہ السلام

اس لیے کہ خلیل اللہ کا لقب خود اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا ہے

سورہ نسا آیت نمبر

وَالْتَّحِذُّ اللَّهُ أَبْرَاهِيمَ خَلِيلًا

-- سوال کہ یہاں اس حدیث میں ابراہیم علیہ السلام کے انکار کی وجہ کیوں نہیں فرمائی اور سفارش سے انکار کی وجہ ؟؟

اسکی وجہ اور تفصیلی روایت میں موجود ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اپنے تین جھوٹ یاد آگئے (وہ جھوٹ حق میں جھوٹ نہیں تھے بلکہ توریہ تھا) لیکن کسر نفسی کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام نے اسکو اپنے لیے جھوٹ شمار کر لیا

وہ تین جھوٹ کو نہیں تھے

اس میں سے دو قرآن مجید میں موجود ہے اور ایک حدیث میں

نمبر 1 — سورہ الانبیاء آیت نمبر 63

بل فعلہ کبیر حم حم حدا۔ فسنلو حم ان کانو اینطقون۔۔۔

حالانکہ وہ بت ابراہیم علیہ السلام نے خود توڑے تھے

محمد شین نے لکھا کہ یہ توریہ ہے

کیوں کہ اگر دیکھا جائے تو اس قوم میں بڑے ابراہیم علیہ وسلم ہی تھے

یا بڑے سے مراد اللہ تعالیٰ ہے کیوں کہ سب سے بڑی ذات اللہ ہی کی ہے۔۔۔

نمبر 2 — سورۃ صافات آیت نمبر 89

فَقَالَ أَنِي سَقِيمٌ

تو ابراہیم علیہ وسلم نے کہا کہ میں تو پیمار ہوں

تفسیر عثمانی نے لکھا کہ یہ بھی تور یہ ہے

نمبر 3 حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی سارہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو راستے میں ایک ایسا سراغنہ آیا کہ وہاں کے بادشاہ کو کوئی کہتا کہ یہ میری بیوی ہے تو وہ اسکو لے لیتا لیکن اگر بہن کہتا تو غیرت کی وجہ سے وہ نہیں اٹھاتا تھا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ علیہا السلام کے بارے میں کہا کہ یہ میری بھن ہے

محمد شین نے لکھا کہ اس سے مراد دینی بھن تھی

تو یہ بھی تور پیہ ہوا-----

کلمہ اللہ

اس کلام کا ذکر قرآن مجید میں ہے

سورہ نساء آیت نمبر 164:

وَكَلَمُ اللَّهِ مُوسَى تَكْلِيمًا۔

وپذیر فتنہ

یہ بات سورہ القصص آیت نمبر پندرہ سے لے کر آیت نمبر انیس تک تفصیل موجود ہے

فوکزه موسی فقضی علیہ

ایک مکہ مارا اور وہ مر گیا

اس خطاؤ کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام سفارش سے چاکریں گے۔۔۔۔۔

اَنْتُ اَعْبُدَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحُهُ.

عیسیٰ علیہ السلام کی یہ چاروں صفات قرآن مجید میں موجود ہے

سورۃ مریم آیت نمبر 30

قال اَنِي عبدُ اللَّهِ

باقی القبابات سورۃ نساء آیت 171

انما اُمْسِحْ عِيسَى اَبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَ كَلِمَتَهُ رُوحُهُ

--- عیسیٰ علیہ السلام کے سفارش نہ کرنے کی وجہ

اسکا ذکر اور تفصیلی روایات میں موجود ہے

قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے گا کہ

اے عیسیٰ کیا تم نے کہا تھا اپنے پیر و کار کو کہ میرے بعد مجھ کو یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اور میری ماں کو دو خدا بنا لینا اللہ کے علاوہ

اس پر عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ یا اللہ تو تو علم غیب رکھتا ہے تجھے معلوم ہے میں نے نہیں کہا تھا

سورۃ مائدہ آیت نمبر 116-117-118

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَعِيسَى وَإِنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ!

اس پوچھ گھ کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام حیا کریں گے اور سفارش نہیں کریں گے

8 — ق نب — سب — [10:40 pm, 01 / 06 / 2022]

غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ

اس سے اشارہ ہے سورۃ فتح آیت نمبر 2

لیغفرک اللہ ما تقدم من ذنبہ———الخ

لفظی اور بامحاورہ ترجمہ

کسی زبان کا ترجمہ کرنا اسی زبان کی ترتیب سے

بامحاورہ ترجمہ کسی زبان کا ترجمہ کرنا اپنے زبان کی ترتیب سے

دخل زیدی المسجد

لفظی ترجمہ

داخل ہوا زید میں مسجد....

بامحاورہ۔ زید مسجد میں داخل ہوا

خلدین فیہا

سورہ بقرہ آیت نمبر 162

خلدین فیہا لا يخفى———الخ

وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ان سے عذاب کوہلا نہیں کیا جائے گا

یہ حصہ القرآن کی مراد ہے

خلود کا ذکر پورے قرآن مجید میں چوالیں مرتبہ آیا ہے۔۔۔۔۔

باب

باب بغیر عنوان لانے کی وجوہات

امام بخاری بخاری شریف میں کئی جگہ صرف باب کہتے ہیں آگے ترجمۃ الباب ذکر نہیں کرتے
اسکی کیا وجہ ہے کیا حکمت ہے

1

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ امام بخاری وہ باب قائم کر کے کوئی خاص مسئلہ کوئی خاص بات بیان کرنا مقصود نہیں ہوتا
اس لیے وہاں باب بغیر عنوان کے لاتے ہیں
جیسے یہاں ہوا کہ باب بغیر ترجمۃ الباب کے لائے اور اسکے تحت صرف مفردات کو بیان کر دیا
نہ کوئی حدیث لائے اور نہ کوئی مسئلہ بیان کیا۔۔۔

2

کبھی امام بخاری باب بغیر ترجمۃ کے لاتے ہیں
کیوں کہ اس باب میں کوئی بات مستقل طور پر مذکور نہیں ہوتی بلکہ اس باب میں وہ باتیں لاتے ہیں جنکا تعلق ماقبل باب سے ہوتا
ہے

3

حضر شیخ الہند فرماتے ہیں کہ امام بخاری کبھی کبھی باب بغیر ترجمۃ الباب کے اس لیے لاتے ہیں کہ تشویذ اذھان مقصود ہوتی ہے
 یعنی ذھنوں کو بیدا کرنا مقصود ہوتا ہے ذہن کو تیز کرنا مقصود ہوتا ہے
 کہ پڑھنے والا خود غور و فکر کرے کہ امام بخاری نے اس باب میں کیا بیان کیا ہے

4

کبھی کبھی امام بخاری باب بغیر ترجمۃ الباب کے اس لیے لاتے ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث بیان کرنا مقصود نہیں ہوتا
 جیسا کہ یہاں اس باب میں ہوا

اللٰہ شیطانہم

آیت نمبر 14

شیاطین سے مراد انکے منافق اور مشرکین ساتھی ہے

محیط بالکفرین

بقرہ آیت نمبر 19

محیط کا معنی ہے اللہ انکو جمع کرنے والا ہے گھیرنے والا ہے

علی الخشعین

آیت نمبر 45

() سارے دن کی احادیث کا ترجمہ کیسے یاد رکھا جاسکتا ہے

تو جواب کہ صرف اور صرف مشکل الفاظ کا ترجمہ یاد کر لیا کریں بس (())

جنکا پکا ایمان ہوتا ہے وہی خاشعین ہوتے ہیں

بقول امام بخاری کے۔۔۔ وہ جو حقیقی طور پر مومن ہو وہ کھلاتے ہیں خاشعین

بقوۃ

آیت نمبر 63

اس سے مراد یہ ہے کہ اس پر عمل کرو مصبوط اور زور سے کپڑنا مراد نہیں۔۔۔۔۔

مرض

آیت نمبر 10

بیماری۔ ان منافقین کے دلوں میں شک کی بیماری تھی۔۔۔

صبغۃ

آیت نمبر 138

لفظی معنی رنگ۔ کلر کے ہیں

یہاں قرآن میں اس سے مراد دین ہے۔

2022 // 5 // 31

 سب — ق نمبر — ۹ : [10:40 pm, 01/06/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

وَالْخَلْفَهَا

بقرہ آیت نمبر 66 میں ہے کہ

نَكَالا لِمَا بَيْنَ يَدِيهَا وَمَا خَلْفَهَا

عبرۃ یہ نکالا کا ترجمہ ہے

وَمَا خَلْفَهَا کی تشریع "لَمْ يَقُلْ" ہے

لَا شَبَهَةَ فِيهَا

شبہ کا معنی داغ ہے تو یہاں بیاض کیوں کیا

سورۃ بقرہ آیت نمبر 71 میں ہے کہ ایسی گائے جو مکمل طور پر گھرے زرد رنگ کی ہو۔ اسکے اندر سفید رنگ کا دھبہ ہو تو وہ داغ ہو گا

لہذا شبہ کا معنی بیاض نہیں ہے بلکہ داغ ہے

غیرہ کی ضمیر ابوالعال کی طرف رانج ہے

یسومونم

اس کا معنی یولو نکم کے ہیں

یولو نکم

کبھی کبھی امام بخاری ایک لفظ کی تشریح کرتے ہوئے دوسرے سورہ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں جیسے ولایت اور ولایت میں فرق بیان کرتے ہوئے سورہ کہف آیت نمبر 44 "هنا لک الولایۃ للہ الحق" کی طرف منتقل ہوئے ہیں یہاں ولایت سے مراد پروردش ہے

بعض کہتے ہیں کہ دانے اور وہ تمام چیزیں جو کھائی جاتی ہے وہ فوم ہے

فوم

ہر دانے دار چیز کو بھی کہتے ہیں کیونکہ فوم لغت میں دالوں کو گندم کو اور لہسن کو بھی کہتے ہیں لیکن لہسن کا الگ بھی ایک نام ہے اور وہ ہے ٹوٹم

فاذ رآتم

سورہ بقرہ آیت نمبر 72

اس کا لفظی معنی ہے

تم ایک دوسرے پر الزم لگانے لگے

امام بخاری نے اسکا مرادی معنی بیان کیا ہے کہ تم ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے

فباء و

سورہ بقرہ آیت نمبر 90

قرآن مجید میں جمع کے چند الفاظ ایسے ہیں کہ انکی واو کے بعد الف نہیں لکھا گیا ان میں ایک فباؤ ہے

باء و کا معنی "انقلبوا" کہ وہ پلٹ گئے اللہ کے غضب میں

یستقْتَحُون

سورہ بقرہ آیت نمبر 89

لفظی معنی - فتح طلب کرنا

لیکن امام بخاری نے مرادی معنی "یستصردون" لیا کہ وہ مدد طلب کرتے ہیں

شردا

سورہ بقرہ آیت نمبر 102

لفظ شراء ان لفظوں میں ہے کہ جنکے معنی میں ضدین پایا جاتا ہے

شراء بمعنی خریدنا بھی ہے اور فروخت کرنا بھی ہے

اگر شراء کا صلہ با آرہا ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے۔ فروخت کرنا

راغعا

بقرہ آیت نمبر 104

یا يھا الذین آمنوا لَا تقولوا راغعا

راغعا یہ رعونة سے مشتق ہے جب کسی انسان کو بے وقوف بنانے کا ارادہ ہو تو پھر راغعا کہا جاتا ہے

لا تجزوی

بقرہ آیت نمبر 123 اور 148 میں ہے

اسکو معنی لا تغنى کے ہیں کہ اس وقت کام نہیں آئے گا کچھ بھی

ابتنی

بقرہ آیت نمبر 124

و اذا بتل ابراہیم ربہ

ابتنی کا معنی ہے اخبار یعنی امتحان لینا

خطوط

یہ خطو سے مشتق ہے خطوہ کا معنی قدم کرتے ہیں لیکن قدم کا معنی پاؤں نہیں ہوتا

بلکہ قدم وہ ہے جب چلتے ہیں تو دونوں پاؤں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے اسے قدم کہتے ہیں

خطو کا معنی مرادی آثار اور نقش قدم کے ہیں ---

-بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلَا تَتَجَنَّلُوا إِلَيْنَا أَذَّا وَأَثْمَّ مَا تَعْمَلُونَ}

اندازا

بقرہ آیت نمبر 22

یہ ندکی جمع ہے بمعنی مثل اور نظیر کے ہے

() محمد شین کے ہاں جب مطلق عبد اللہ نام آئے تو اس سے مراد عبد اللہ بن مسعود ہوتے ہیں ()

ان ذاکر لعظمیم

یہ جملہ بول کر عبد اللہ بن مسعود نے سورۃ لمان کی آیت نمبر 13 کی طرف اشارہ کیا کہ ان الشرک لظلم عظیم

 سب — ق نمبر — 10 [7:33 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {وَظَلَّلَنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامُ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمُرْسَى وَالشَّلُوْى

بنی اسرائیل کی سب سے بری عادت ناشکری تھی

امن

گونز

السلوی

۔ اردو میں بیگ کہتے ہیں

--

((بخاری شریف میں جب مطلق سفیان نام آئے تو اس سے مراد سفیان ثوری ہوتے ہیں۔))

بعض محدثین نے من کی تشریح الکمۃ۔ کہبی سے کی ہے۔

دوسری تشریح

یہاں من تمثیل کے لیے ہے معنی کہ یہ کہبی کی طرح ہے

باب: {وَإِذْ قُلْنَا أَذْ خُلُوا حَدِّهُ الْقَرْيَةَ فَكُلُّوْ مِنْهَا حَيْثُ شَاءُتُمْ رَغْدًا

ر غ د ا۔

جی بھر کر

مسجد ا

یہ ساجد کی جمع ہے جمع تکشیر

مسجدہ کی تعریف

وضع الجھۃ علی الارض

یز حفون

زحف کا معنی گھستنا

باب قولہ: {مَنْ كَانَ عَذُّوا لِجَرِيلَ}:

جریل

جر کا معنی بندہ

ایل کا معنی اللہ

تو معنی ہوا اللہ کا بندہ

اسی طرح میک۔ سراف۔ ان کا معنی بھی بندے کے ہیں

اسرا ایل

اسرا کا معنی بندہ

ایل کا معنی اللہ

تو معنی ہوا اللہ کا بندہ

یعقوب علیہ السلام کا لقب

جبرائیل اسکو تین طرح پڑھنا درست ہے

- 1

جبراًئِيل

— 2

جبریل

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

قل من کان عدو الْجَبَرِيل

— 3

جَبَرِيلُ (فتح الجم)

جیسا کہ بخاری کی اس حدیث میں ہے

عبد اللہ بن سلام

یہ اسرائیل تھے یعنی بنو اسرائیل میں سے تھے یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا

اس لیے انکے آگے آنے والی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں

عبداللہ بن سلام کی کنیت ابو یوسف تھی

یہ اسلام لانے سے قبل یہود کے بڑے عالم تھے

آسمانی کتاب تورات کے ماہر تھے

علام یہود کے ہاں انکا بڑا مقام تھا

یہ مدینہ منورہ میں بنی عوف ابن خزرج کے حیلف تھے

مختصر

پھل توڑنا

وہ موسم جس میں درختوں سے پھل توڑے جاتے ہیں

یہود کی جبریل علیہ السلام سے دشمنی کی وجہ

یہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لاتے تھے یہود کے خلاف جنگ اور قتل و قتل کا

 11 — ق نمبر — [7:33 am, 09/08/2022]

اشراف اطلاعات

علامات قیامت دو طرح کے ہیں

1 _____ علامات صغری

2_ علامات کبریٰ

انہوں نے جو سوال کیا تھا وہ علامات کبریٰ کے متعلق تھا

علامات کبریٰ کل دس ہیں

انہیں سے پہلی علامت ایک آگ ہو گی جو مشرق سے مغرب کی طرف جائیگی لوگوں کو لے جائے گی

اس علامت سے پہلے جو علامات بیان ہوئی ہے احادیث میں انکو علامات صغیری کہتے ہیں

جسے حدیث کی کتابوں میں ابواب الفتن کے اندر بیان کیا جاتا ہے

لہذا علامات کبریٰ میں سے پہلی علامت یہ آگ ہے

اس سے پہلے کی علامات کو فتن کہا جاتا ہے اور اسکے بعد کی علامات دس ہے جو مختلف احادیث میں موجود ہے

جیسے

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

امام مہدی کا ظہور

دجال کا خروج

یاجون ماجون

دھواں

زمین کا دھنسنا مشرق اور مغرب میں

یہ علامات کبریٰ کہلاتے ہیں

(ابواب الفتن کے اندر جتنی علامات صغیری ہے ایک ایک ظاہر ہو چکی ہے ایک بھی باقی نہیں ہے)

جنتوں کا پہلا کھانہ -----

مچھلی کے جگر کا ایک زائد حصہ

بچہ کے ماں اور باپ کی مشابہ ہونے کی وجہ

جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر سبقت یجائے تو وہ بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے

اور اگر عورت کا پانی سبقت یجائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوتا ہے

بُجُت

یہ بھوت کی جمع ہے

بمعنی کثیر الہتات

بہت زیادہ تہمت لگانے والی قوم (یہودی)

ابن سیدنا کا معنی

ہمارے سردار ہیں اور سردار کے بیٹے ہیں

کیوں کہ وہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا

{ما نسخ من آیہ اور نسخانات بخیر منها و مشلھا}

سورۃ بقرہ آیت نمبر 106

یہ سالتوں باب ہے بخاری شریف کتاب التفسیر کا

نَسْخٍ مِّنْ دُوْ قَرَائِتَيْنِ هُنَّ

لِفْتَحِ النُّونِ وَكُسرِ السِّينِ 1

یعنی نون اور سین کے فتح کے ساتھ

اس وقت یہ باب فتح لفظ سے نَسْخٍ نَسْخٍ جمع متکلم فعل مضارع معروف کا صینہ ہو گا

یہ قراءت جمہور قراءے کے نزدیک ہے

اور مصحف میں بھی یہی قراءت لکھی ہے

قِرَاءَتُ نُمْبَرِ 2

بِضْمِ النُّونِ الْأَوَّلِ وَكُسرِ السِّينِ

نَسْخٍ

اس وقت یہ جمع متکلم بحث اثبات فعل مضارع معروف باب افعال سے ہو گا نَسْخٍ نَسْخٍ انساخ۔۔۔

یہ قراءت ابن عامر رحمہ اللہ کے نزدیک ہے

دونوں قراءتوں میں معنی تقریباً ایک ہی ہو گا

او نَسْخا

اس میں بھی دو قراءتیں ہیں

بِضْمِ النُّونِ الْأَوَّلِ وَكُسرِ السِّينِ 1

ننسِھا اس وقت یہ باب افعال سے جمع متکلم کا صیغہ ہو گا

"انسی ینسی انسا""

بمعنی بخلاف دینا موخر کر دینا

(نسی)

انما لنسی اء

یہاں پر "نسی" موخر کرنے کے معنی میں ہے

اشهر حرم کو موخر کر دیتے تھے اپنی جنگ کو جاری رکھنے کے لیے

تاکہ لوگ یہ طعنہ نہ دیں کہ ال

شہر حرم میں جنگ کر رہے ہیں

وتتسون انفسکم

یہاں پر "نسی" بھلانے کے معنی میں ہے ...

یہ جمہور کی قراءت ہے اور ایسا ہی مصحف میں لکھا ہے

قراءت نمبر 2

ننسھا

بفتح الانون وکسر السین

اس وقت یہ جمع متکلم کا صیغہ ہو گا باب سمع یسمع سے --

یہ قرائت ابن کثیر اور ابو عمرو کے نزدیک قرائت ہے

نحو کی قرآن مجید میں تین صورتیں ہیں

1 رفع التلاوة ورفع الحکم

کہ اللہ تعالیٰ اس ایت کو بھی اٹھالیتا ہے اور اس حکم کو بھی

2 رفع الحکم وبقی التلاوة

کہ حکم اٹھالیا جائے اور آیت کی تلاوت باقی رہ جائے

جیسے پہلے مرنے سے پہلے وصیت لکھنا فرض تھا

كتب عليكم اذا حضر احدكم الموت -----

لیکن جب سورۃ النساء کی آیات میراث نازل ہوئی تو اس سے یہ حکم منسوخ ہو گیا

3 نحو التلاوة وبقی الحکم

کہ آیت نحو ہو جائے اور حکم باقی رہے --

جیسے آیت رجم۔

الْتَّخْ وَالشِّيْخُ اذَا زَيَّ فَارْجُوْهَا

12 رنگ سب : [7:34 am, 09/08/2022]

بخاری کتاب التفسیر

باب {وَقَالُوا تَخْرِيزُ اللَّهِ وَلَدٌ اسْبُجَانَهُ}:

یہود و نصاریٰ نے کیسے عیسیٰ کو اللہ کا پیٹا بنا�ا

سورۃ توبہ آیت نمبر 30

وقالت اليهود عزير ابن الله و قالت النصرى المصحح ابن الله۔۔۔۔۔

حدیث قدسی

جمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں کہ اللہ نے ایسا فرمایا اور وہ بات قرآن مجید میں نہ ہو تو یہ حدیث قدسی کہلاتا ہے
یہ بحسب اور احادیث کے قوی ہوتا ہے۔۔۔

علامہ عبد الرحمن قائد ہری نے اپنی کتاب ضریری میں لکھا ہے کہ پورے کلام عرب میں کل آٹھ ایسے اسم ہیں جنکا ہمزہ و صولی ہوتا ہے

امن۔

ابنة

اسم

اسمية

امراء

امراۃ

اثنان

اثنان

ایک اور اصول

کبھی کبھی یہ ہمزہ لکھا ہوتا ہے کبھی نہیں ؟

اگر ابن سے پہلے نبی نام ہو تو ہمزہ نہیں لکھا جائے گا

ورنہ لکھا جائے گا

شتم (گالی) کی تعریف

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ نے شتم کی تعریف یہ کی ہے کہ

تصیف الشخص بما هو ازراء و نقش

کسی شخص کو موصوف بنانا ایسی بات کیسا تھا جس میں کوئی عیب ہو یا اس میں کوئی نقش یعنی کمی ہو۔۔۔۔۔

کسی برے شخص کو گالی دینا جائز ہے ؟؟

قرآن مجید کی رو سے اسکو بھی گالی دینا جائز نہیں ہے۔۔

قرآن میں جو آیا ہے کہ اللہ مشرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا اس سے مراد ہے جو شرک کی حالت میں ہی مر جائے اگر مشرک اپنی زندگی میں موت سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسکو بھی معاف کر دیتا ہے جیسے بہت صحابہ پہلے مشرکین مکہ میں سے تھے لیکن اسلام قبول کیا تو رضی اللہ عنہم و رسولہ بن گئے۔

- آیت قرآن پاک

وَلَا تُبُوِّلُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
..... کہ آپ انکے توں کو گالی نہ دیں ورنہ یہ آپ کے اللہ کو گالی دیں گے اور وہ آپ کو اچھا نہیں لگے گا
حالانکہ دنیا میں سب سے گندہ چیز انکے بتہی تھے

ابن آدم اللہ کو حجڑلاتا کیسے ہے ؟؟

اس لیے کہ اللہ نے قرآن مجید میں بار بار کہا کہ میں موت ہے بعد تمہیں دوبار از ندہ کروں گا لیکن کفار اسکو جھٹکاتے تھے سورۃ مومنوں آیت نمبر 23

وَقَالُوا إِنَّا مَنَّا وَكَنَّا تَرَابًا وَعَنْظَمًا إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ

اور گالی کیسے دیتے ہیں

سورۃ توبہ آیت نمبر 30

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عَزِيزُ أَبْنَ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَرَى الْمُسِيْحُ أَبْنُ اللَّهِ

اللہ کا پیٹا اگر تقسیم کیا جائے تو پھر خدائی تقسیم ہو جائیگی باپ بیٹے کے اندر اور یہ اللہ کی خدائی میں نقص ہے جو کہ گالی ہے

قرآن مجید کے اندر بیوی اور بیٹا دونوں کو ملا کر صرف دو جگہ ذکر کیا گیا ہے

پہلی جگہ

سورۃ انعام آیت نمبر 101

انما کیون لہ ولد و لم تکن لہ صاحبۃ

دوسری جگہ

سورۃ جن آیت نمبر 3

و انہ تعالیٰ جد ر بناما اتخذ غایبۃ ولا ولد ا

اللہ کیلئے صائین پیار بھی بناتے تھے

جو کہ ستاروں کی پرستش کیا کرتے تھے -----

& * _ 5 // 6 // 2022

 سب — ق نمبر 13 : [7:34 am, 09/08/2022]

_ بخاری شریف کتاب التفسیر *

* باب - قولہ تعالیٰ

* و اتخاذ و امن مقام ابراہیم مصلی

مسجد حرام میں خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے کچھ فاصلے پر ایک سنہرے رنگ کا پنجھرہ بنا ہوا ہے آسکے آندر شیشہ لگا ہوا ہے اور اسکے اندر پتھر کھا ہوا ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور اس پتھر پر آج بھی ابراہیم علیہ السلام کی پاؤں کے نشانات موجود ہے

یہ مقام ابراہیم کھلاتا ہے یعنی ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ

والتحذو

اس لفظ میں دو قرائتیں ہیں

قرائت ایک--

بکسر الخاء یعنی التخذو

اس صورت میں یہ باب افتغال سے جمع مذکور حاضر امر معروف کا صیغہ ہو گا

یہی قرائت جمہور کے نزدیک ہے اور یہی قرائت مصحف میں ہے

قرائت نمبر دو

بفتح الخاء۔

اس وقت یہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہو گا

یعنی انہوں نے بنایا

یہ قرائت امام نافع اور ابن عامر کے نزدیک ہے

مثابۃ

بقرہ آیت نمبر 125

واذ جعلنا الْبَيْتَ مِثَابَةً لِلنَّاسِ

بمنعی لوٹنے کی جگہ

موافقات عمر

ایسی باتیں جو مشورے کے طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیش کی اور اللہ تعالیٰ نے وہی احکام و حی میں نازل کر دیئے

موافقات عمر کی تعداد

بخاری شریف کے اس حدیث میں تین موافقات عمر کا ذکر ہے

اور بخاری شریف کی شرح ارشاد الساری جلد نمبر تین صفحہ 142 میں علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذخیرہ احادیث کا مطالعہ پیش کرتے ہوئے پندرہ موافقات عمر کا ذکر کیا ہے.....

مقام ابراہیم کے مصلی (نماز پڑھنے سے مراد)

طواف کے بعد کی دور کعات پڑھنا ہے

حجاب والی آیت

سورہ احزاب آیت نمبر 53

وَإِذَا سَأَلْتُهُمْ مَنْ مَنَعَ الْمُؤْمِنَاتِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ

ایک لفظ ستر اور حجاب ہے دونوں کے معنی میں فرق ہے

مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک ہے

اور عورت کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے باقی سارا بدن ستر ہے

اب سوال یہ ہے کہ عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے یا نہیں

تو جواب یہ ہے کہ

عورت کا چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے لیکن حجاب میں داخل ہے آیت حجاب کے نزول کی وجہ سے

معاتبه

بمعنی باہمی ناراضگی

بعض کے بعد جب جمع کا صینغہ آجائے تو اس سے مراد ایک ہوتا ہے

یہاں بعض بیویوں سے مراد ایک بیوی ہے

اور محمد شین کے نزدیک وہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہے

حضرت عمر کے قول ایت احمدی نسائی سے مراد

خطیب کے ہاں یہاں زینب مراد ہے

بعض محدثین کے نزدیک ام سلمہ رضی اللہ عنہا مراد ہے

حضرت عمر نے جب اپنی بات کہی تو اللہ نے وہی بات وحی میں نازل فرمائی

سورۃ تحریم آیت نمبر 66

عَسَىٰ رَبُّهُ أَنْ طَلَقْنَا إِنْ يَدْلِهُ إِذَا جَاءَخِرَامَنْكُنْ..... اخ

دو سندوں کے لانے کا فائدہ

اس حدیث میں پہلی سند معنی روایت تھی

اور اجو آخر میں روایت لائے اس میں حضرت حمید کا ساماع انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اسکو بیان کرنے کیلئے لائے

*

باب قوله تعالى۔ واذيرفع ابراہیم القواعد من البيت واسما عیل *

بقرہ آیت نمبر 127

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سب سے پہلے اللہ کے فرشتوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور یہ تعمیر دنیا کے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی

نمبر ایک ۔۔۔۔۔ بنیادوں میں جبل حر اکا پتھر لگایا

نمبر دو۔۔۔ وادی سیناء کے پہاڑ کوہ طور کے پتھروں کو استعمال کیا گیا

نمبر تین۔۔۔ ملک شام میں جبل لبنان کا پتھر

نمبر چار۔۔۔ طور زیتا کا پتھر (جہاں موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا)

نمبر پانچ.... جبل جودی (واستوت علی الوجودی)

اور ایک پتھر جبرا سود جنت کا پتھر ہے

موجودہ تعمیر کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام والی تعمیر ہے یا ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بھی خانہ کعبہ کی تعمیر ہو چکی تھی اس میں مختلف آیات کی روشنی میں علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری جلد نمبر تین صفحہ 143 میں تفصیل لکھی ہے کہ

بیت اللہ کی تعمیر دس مرتبہ ہوئی

1 ____ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی

2 ____ حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی

3 ____ حضرت شیعث علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی

4 ____ ابراہیم اور اسما علیل علیہما السلام نے کی

پانچویں تعمیر قوم عمالقہ نے کی 5

قبيلہ جرم نے کی 6

7 ساتویں مرتبہ قصی ابن کلاب نے کی

8۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوانی میں حجر اسود لگایا تھا (وسائل کی کمی کی وجہ سے حطیم کو چھوڑ دیا گیا) اور تعمیر قریش نے کی

9 حضرت عبد اللہ بن زبیر نے کی

14 - سب - قنف : [7:34 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

خطیم خانہ کعبہ کے اندر کا حصہ ہے اگر کوئی چاہے تو کہ میں خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھوں تو خطیم کے اندر نماز پڑھ لے

9 حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی دور نبوی کے بعد اور حطیم کو خانہ کعبہ کے اندر شامل کر دیا ابراءہم علیہ السلام کی تعمیر کے مطابق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منشائے مطابق

10 اسکے بعد خلیفہ عبد الملک بن مروان کے حکم سے حاجج بن یوسف سققی نے اس تعمیر جو منہدم کر کے دوبارہ قریش کی تعمیر کے مطابق بنادیا یہی تعمیر آج تک چلی آ رہی ہے کہ خانہ کعبہ چکور بنایا گیا اور حطیم کی جگہ چھوٹی دیوار بنی ہوئی ہے یہ دس مرتبہ ہوئی تھی خانہ کعبہ کی تعمیر۔۔۔۔۔

باب واذير فرغ ابراهيم القواعد من البيت واسما عيل

القواعد

امام بخاری کی کتاب التفسیر میں یہ عادت ہے کہ کبھی کبھی وہ ایک سورۃ سے دوسری سورۃ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے

یہ بیان کرنے کیلئے یہاں یہ معنی مراد ہے اور دوسری سورۃ میں مختلف معنی مراد ہے

جیسا کہ یہاں کیا گیا

سورۃ بقرہ کی آیت میں القواعد کا معنی بنیاد ہیں

اور اسکا واحد قواعدة ہے

اور یہی لفظ سورۃ نور آیت نمبر 60 میں بھی موجود ہے

والقواعد من النساء

عورتوں میں سے بُرُّ ھی عورتیں

یہاں القواعد قاعد کی جمع ہے بدون التاء

یاد رہے کہ یہ لفظ قاعد مؤنث سماںی ہے اور یہاں لفظ قاعد حائض کے مقابلے میں بولا گیا ہے (یہ حائض بھی مؤنث سماںی ہے)

اور امام بخاری نے دونوں کا واحد بتا کر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ قرآن مجید کے ان دونوں مقامات میں القواعد کا معنی مختلف

ہے کیوں کہ ان میں سے ہر ایک کا واحد مختلف ہے

سورۃ بقرہ کے القواعد کا واحد قواعدة ہے

اور سورۃ نور کے القواعد واحد قواعد ہے

مفرد کے مختلف ہونے سے جمع میں معنی بدل گیا

ترجمۃ الباب سے مناسب رکھنے والا جملہ

"واقرئوا عن قواعد ابراہیم"

* نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا مطلب

"لواحد ثان قوم بالکفر"

لفظی ترجمہ

اگر نہ ہوتی نئی نئی تیری قوم کفر کے ساتھ

با محاورہ ترجمہ

اے عائشہ اگر تمہاری قوم کفر سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی تو میں یہ کر دیتا

یعنی ابھی قریش نے نیانيا اسلام قبول کیا ہے اگر میں قریش کی تعمیر کو گرا کر نئی تعمیر کروں گا تو یہ مخالف ہو جائیں گے

یلیان الحجر

یہ حطیم کا دوسرا نام ہے

اس سے مراد حجر اسود نہیں ہے

الرَّكْنُينَ الَّذِينَ يَلْيَانُ الْحَجْرَ

رکن---خانہ کعبہ کے ہر کونے کو کہتے ہیں

حجر---یہاں حدیث میں حجر حطیم کو کہا گیا ہے

رکن یمانی۔ یہ کونہ ملک یمن کی جانب ہے اس وجہ سے اسکو رکن یمانی کہتے ہیں

رکن شامی---کیوں کہ یہ کونہ ملک شام کی جانب ہے

رکن عراقی۔۔۔ کیوں کہ یہ کونہ عراق کی جانب ہے

جب ابراہیم علیہ وسلم نے تعمیر کی تھی تو اس وقت دو کونے تھے

رکن حجر اسود اور رکن بیمانی

اور جب قریش نے تعمیر کی تو دو کونے اور وجود میں آگئے

ایک رکن عراقی اور ایک رکن شامی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے حجر اسود والے کونے کا بھی استیلام کرتے تھے اور رکن بیمانی کا بھی

لیکن رکن عراقی اور رکن شامی کا استیلام نہیں کرتے تھے

یہی وہ دو کونے تھے جو حطیم کی جانب ہیں

کیوں کہ ابراہیم کی تعمیر کے مطابق یہ دونوں کونے حطیم سے جو متصل تھے یہ نہیں تھے

اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کونوں کا استیلام نہیں کرتے تھے

استیلام

خانہ کعبہ کے کونوں کو ہاتھ لگانا یا ہاتھ سے اشارہ کرنا

یہ تشریع تھی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس جملے کی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ حجر اسود والے کونے سے طواف شروع کر کے اسی کونے پر ختم کرنا ہے

اب دور جدید میں حجر اسود کے بالکل سامنے ایک سبز لائٹ گاڈی گئی ہے جاجح کرام وہی سے طواف شروع کرتے ہیں اور وہی پر ختم کرتے ہیں

(یہ سب کچھ زیادہ رش کی بنابر کیا گیا)

 سبق نمبر 15 : [7:34 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوا حُمْ

کہ تم اہل کتاب کی بات کی تصدیق بھی مت کرو اور جھٹاؤ بھی مت

پھر اسرائیلیات کی لیا حیثیت ہو گی

اسرائیلیات ان روایات کو کہتے ہیں جو اہل کتاب یعنی تورات زبور اور انجیل کے ماننے والوں کے ہاں مشہور ہے اور وہ بتیں
قرآن میں نہیں ہے

جبکہ ہمارے مفسرین اسرائیلی روایت کو اپنے تفاسیر میں بہت زیادہ ذکر روایت کرتے ہیں
اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب کرو۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو ارشاد فرمایا کہ

تم اہل کتاب کی باتوں کی تصدیق نہ کرو اس لیے کہ ممکن ہے وہ بات تحریف شدہ ہو

اور پھر فرمایا اولاً تکذبوا حُمْ

ممکن ہے کہ وہ بات حق ہو

مفسرین کا ضابطہ

اب مفسرین کا ضابطہ یہ ہے کہ اگر اسرائیلی روایات میں سے کوئی روایت قرآن و سنت کے مخالف نہ ہو تو وہ اسے اپنی تفسیر میں ذکر کر دیتے ہیں

جیسے یوسف علیہ السلام کے واقعات اور یونس علیہ السلام وغیرہ کے واقعات میں مفسرین نے بہت سی اسرائیلی روایات ذکر کی
ہے

لیکن اگر کوئی اسرائیلی روایت قرآن و سنت کے مخالف ہو تو مفسرین اسے ذکر نہیں کرتے

اس کیلئے تورات زبور اور انجیل کا مہر ہونا بہت ضروری ہے

اس کیلئے بہترین کتاب فضص القرآن ہے (مولانا حفظ الرحمن سیوطہ روایتی کی) وہ تورات زبور اور انجیل کے مہر تھے

*

باب قوله: سيدقول السفهاء من الناس ما لهم عن قبلتهم؛ *

یہ آیات تحويل قبلہ سے تعلق رکھتے ہیں

تحویل قبلہ سے متعلق کل نو آیات نازل ہوئی

آیت نمبر 152 سے 150 تک

امام بخاری نے ان نو آیات پر نوباب قائم کیے

اور وہ اس طرح کے دو باب ایک آیت پر قائم کیے یعنی باب نمبر 13 اور 14 یہ دونوں باب آیت نمبر 143 پر قائم کیے

ایک باب میں اسی آیت کا ایک حصہ لائے اور دوسرے باب میں آیت کا دوسرا حصہ لائے

اور دو آیات ایک ہی باب باب نمبر 17 میں لائے

آیت نمبر 146 اور 147

تحویل قبلہ سے متعلق اہم امور

سب سے پہلے قبلہ کو نسخا

ابراهیم علیہ السلام کے دور سے قبلہ بیت اللہ تھا

کہ میں قبلہ کو نسخا اس میں دو قول ہیں

جمہور علماء کے نزدیک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قبلہ بیت المقدس تھا

اور بعض محدثین کے نزدیک کہ میں قبلہ سب سے پہلے بیت اللہ تھا

پھر جب پانچ نمازیں فرض ہوئی مراجع کے موقع پر تو قبلہ بیت المقدس کر دیا گیا

پھر دوبارہ قبلہ بیت اللہ کر دیا گیا نصف رجب سن 2 ہجری میں

اس طرح اس صورت میں نسخ قبلہ دو مرتبہ ہوا

ان دونوں باتوں میں علامہ شبیر احمد عثمانی نے اس طرح تطبیق کی ہے کہ

تفسیر عثمانی میں فرماتے ہیں کہ

ممکن ہے پانچ نمازیں فرض ہونے سے پہلے تہجد کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی۔ تہجد کی فرضیت کے وقت دین ابراہیم کے مطابق کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے

پھر مراجع کے موقع پر پانچ نمازیں فرض ہوئی تو قبلہ بیت المقدس کی طرف مقرر کیا گیا

پھر نصف رجب سن 2 ہجری میں کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے کتنے مہینے نماز پڑھی؟

پانچ نمازیں سن 11 نبوی میں ستائیں رجب کو مراجع کے موقع پر فرض ہوئی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے ہجرت کر کے بارہ رجع الاول بروز پیغمبر سن 13 نبوی کو

لہذا بخاری شریف کے اس باب کی روایت میں آنے والے الفاظ ہے کہ

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم مقدس ستتہ عشر او سبعة عشر شهر ا"

لہذا بخاری شریف میں جو یہ الفاظ آئے "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم مقدس ستتہ عشر او سبعة عشر شهر ا"

ای فی المدینہ بعد الہجرۃ

یعنی یہ سولہ سترہ مہینے مدینہ میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ..،،

تحویل قبلہ کو نسی نماز میں کونسے مسجد میں ہوا

اس لیے کہ روایات میں تین نمازوں کا ذکر ہے۔ ظہر۔ عصر اور فجر۔،،،

اور تین مسجدوں کا ذکر آتا ہے

1 - مسجد بنی سلمہ۔ جسے اب مسجد قلبیتین کہتے ہیں

2 - مسجد بنی حارثہ

3 - مسجد قباء

محمد شین نے ان تینوں قسم کی روایات میں یہ تطبیق بیان کی ہے کہ

مسجد بنی سلمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے دور کعتوں کے بعد تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف رخ کر لیا

نمبر دو مسجد بنی حارثہ میں صحابہ نے قبلہ بیت اللہ کی طرف رخ کیا۔ یہ نماز عصر کہ تھی

نمبر تین اور مسجد قباء میں صحابہ نے بیت اللہ کی طرف منه کیا یہ فجر کی نماز تھی

اس طرح تینوں روایات میں تطیق ہو گئی

اور یہ طے ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد بیت اللہ کی طرف رخ کیا اور وہ نماز ظہر کی تھی

تحویل قبلہ کس طرح ہوا

جبکہ یہ دونوں قبلے مخالف سمتوں میں ہے *

اس لیے کہ مدینہ منورہ میں بیت المقدس شمال کی طرف ہے

اور بیت اللہ جنوب کی طرف ہے

جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو صحابہ اپنی صفائح میں کھڑے کھڑے مختلف سمت گھوم گئے انکو چلان بھی نہیں پڑا

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم رخ پھر کر صحابہ کے درمیان سے آکر آگے کھڑے ہو گئے

اس طرح نماز کے دوران تحویل قبلہ مکمل ہوا۔۔۔۔۔

سبق نمبر 16 : [7:34 am, 09/08/2022]

#وكان يحبه ان تكون قبلة قبل الیت #

بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواہش کی وجہ

1 کیوں کہ پہلے بھی یہ بیت اللہ قبلہ تھا

اور یہ بیت المقدس یہود کا قبلہ تھا تو یہود سے نفرت کی وجہ سے
2 تورات کے اندر یہ بات موجود تھی کہ آخری نبی جو آئیں گے اسکا پہلا قبلہ بیت المقدس ہو گا پھر تبدیل ہو کر بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے لیکن یہود اسکے باوجود بھی لعن طعن کرتے تھے۔۔۔

فخرج رجل من كان معه

اس رجل سے مراد

عبد ابن بشر

یا عبد بن نہیک تھے

((محمد شین نے اس پر بھی تحقیق فرمائی ہے کہ مختلف احادیث میں رجل بغیر نام کے مسجمم افراد کا ذکر کیا گیا اور اس پر کتابیں لکھی ہیں کہ کسی حدیث میں رجل آیا ہے تو اس سے کون مراد ہے؟ اس میں بہترین کتاب علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الاسماء المهمة فی الانباء الْحَكِيمَة" ہے ())

وما كان اللہ لپیضع ایمانکم

(عمل صالح کا بغیر ایمان کے کوئی اعتبار نہیں (

یہ ایک اہم سوال کا جواب ہے

جو یہود مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے۔ اگر بیت اللہ کی طرف منہ کرنا حق ہے تو تم نے اور وہ مسلمان لوگ جو مر گئے جنہوں نے بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھی وہ نمازیں تو پھر ضالع ہو گئی؟؟؟

اسکا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا کہ
اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔ جب یہ ایمان رکھ کر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھی تو اللہ کا یہی حکم
ہے وہ نمازیں بالکل ٹھیک ہو گئی تھی قبول ہو گئی ہے

یہاں نمازوں کے بجائے ایمان کے بارے میں بات کی

اس لیے کہ نماز تب نماز ہو گی جب ایمان ہو گا

نوٹ

اس پوری حدیث کا تعلق ترجمۃ الباب سے ہے
دونوں آیات تحویل قبلہ کے متعلق ہے....

:13 باب قوله و كذلك جعلنکم امة و سلطان۔۔۔ الی۔ شہید ا۔

یوسف ابن راشد

یہ دادا کی طرف نسبت کی ہے
کیوں کہ باپ کے علاوہ کی طرف نسبت کرنے پر وعدیں آئی ہوئی ہے
لیکن یہ محمد شین کے ہاں عام ہے
دادا کی طرف نسبت کرنے میں

--

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

انکے والد کا نام عبد اللہ تھا

لیکن مشہور دادا کے نام کے ساتھ ہو گئے

واللفظ لفلان

اس سے امام بخاری کی مراد

کہ میں جو حدیث لاوں گا اسکے الفاظ فلاں کے ہوں گے

جیسے واللفظ مجریر۔۔

  سبق نمبر 17   [7:34 am, 09/08/2022]

باب قوله تعالى: وَكَذَّلِكَ جَعَلْنَا مَعْلُومًا لِأَمَّةٍ وَسَطَّلَ—۔۔۔۔۔

اشکال

امت محمد یہ تو اس وقت تھی ہی نہیں تو گواہی کیسے درست ہو گی
اس کا جواب ارشاد الساری شرح بخاری میں علامہ کرخانی نے دیا ہے

بعض روایات میں جیسا کہ سنن سنائی کی روایت میں ہے

کہ اس وقت امت محمد یہ سے پوچھا جائے گا

وَمَا عَلِمْنَا

تو جو گواہی دے رہو تو تم کو کیسے معلوم ہوا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیا تھا

تو اس وقت امت محمدیہ کہے گی

خبر نا نبینا ان رسول تدبیغ افسد قناد

ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ان رسولوں نے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیا ہے

جیسا کہ اس آیت میں ہے

ولقد ارسلنا نوحًا عالیٰ قومہ فلبت فیہم الاف سنۃ الا خمسین عاما

لہذا گواہی درست ہوتی

وسط: بفتح السین۔ بمعنی بالکل در میان

وسط: بجزم السین۔ بمعنی در میان

مراد معتدل قوم ہے

افراط و تفریط کے درمیانی قوم

یہاں امت وسط کیسے کہہ دیا ج کہ یہ امت درمیان میں نہیں بلکہ آخری امت ہے

اسکا جواب امام بخاری نے دیا

الوسط۔ العدل یہاں مراد معتدل ہونا ہے۔ یہ امت افراط و تفریط کے درمیان معتدل ہے

چنانچہ شیخ الہند نے وسط کا معنی معتدل ترجمہ کیا ہے

و ان کانت لکبیرۃ

یہ ان اصل میں ان تھا سے ان مخفف من المشقق کہا جاتا ہے

یعنی یہ نون ثقلیہ نون مشدت تھا بعد میں نون خفیہ نون سا کن کر دیا گیا اسکا اسم ہو ضمیر شان مخدوف ہوتی ہے اور اسکے فوراً بعد کان لاتے ہیں

یہ وجوبی قانون ہے

ترجمہ یہ ہوتا ہے شان یہ ہے کہ

یا بے شک بھی ترجمہ کر سکتے ہیں جیسا کہ شیخ الحند نے بے شک ترجمہ کیا ہے

یہاں "اگرچہ" ترجمہ نہ کرے

یہ قانون عام نحو کی کتابوں میں نہیں ملتا

یہ قانون علامہ رشید شرطونی کی کتاب مبادی الصرف وال نحو صفحہ 234 پر لکھا ہے۔ یہ کتاب بیرون سے شائع ہوئی

باب قوله تعالیٰ۔ قد نزی تقلب و جھک فی السماء

علی بن عبد اللہ مدینی اسکوا کثر علی ابن مدینی کہتے ہیں

لَمْ يَقِنْ مِنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْلَتَيْنِ غَيْرِي

حضرت انس نے فرمایا کہ

جن صحابہ نے دو قلبوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی انہیں سے میرے علاوہ کوئی باقی نہیں ہے

کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ دنیا سے روانہ ہونے والے آخری صحابی تھے انکی عمر بھی سو سال سے زیادہ تھی

اسکا جواب محدثین علم اسماء الرجال کے ذریعے دیتے ہیں

اور وہ جواب یہ ہے کہ

حضرت انس نے جو یہ فرمایا

لم يق من صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی جن صحابہ نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے ان میں سے میرے علاوہ اب کوئی زندہ نہیں ہے اس سے مراد ہے
بصرہ میں

حضرت انس آخری عمر تک بصرہ میں رہتے تھے اور یہ درست ہے کہ بصرہ میں آخری وفات پانے والے صحابی حضرت انس
رضی اللہ عنہ تھے یعنی بصرہ میں اس وقت زندہ صرف انس تھے انصار اور مہاجرین میں سے
انکی وفات سن 90 یا 91 ہجری میں ہوئی کل سو سال عمر پائی

جواب نمبر دو

بعض محدثین نے یہ جواب دیا کہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ میرے علاوہ اب کوئی زندہ نہیں بچا

اس سے مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے قبلتین کی طرف نماز پڑھی تھی ان میں سے یہ بچ تھے

ورنہ بالکل آخری صحابی مراد نہیں

اس لیے کہ مدینہ منورہ میں آخری صحابی جو فوت ہوئے ہیں وہ حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھے جو سن 74 ہجری
میں فوت ہوئے

اور مکہ میں آخری وفات پانے والے صحابی حضرت ابو طفیل عامر ابن واٹلہ تھے جو سن 110 ہجری میں فوت ہوئے

علم اسماء الرجال کے ذریعے یہ بات واضح ہوئی کہ دنیا سے آخری صحابی روانہ ہونے والے وہ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ ہے

() اس بارے میں تفصیل کے لیے دیکھیے

فیض الباری شرح صحیح البخاری

جلد نمبر ایک صفحہ 215

یہ شرح بخاری کی علامہ انور شاہ کشمیری کی ہے ((

روایوں کے حالات معلوم کرنے کیلئے علم اسماء الرجال کے کتابوں کے نام

تقریب التہذیب۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کی

2_ تہذیب التہذیب۔ حافظ ابن حجر عسقلانی

3_ تہذیب الاسماء۔ امام نووی رحمہ اللہ کی

4_ سیر الاعلام النبلاء۔ امام ذہبی کی

5_ المغني فی ضبط اسماء الرجال۔ اس کتاب میں روایوں کے ناموں کا تلفظ واضح کیا گیا ہے۔ یہ علامہ طاہر پنڈی کی کتاب ہے

   سبق نمبر 18 [7:34 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله تعالى الذين اتقنتم الكتاب يعرفونه ----- اى قوله ----- من المترىن -----

یعرفونہ "ہ" ضمیر سے مراد

اس بارے میں تین اقوال ہیں

1 اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر ترجمہ یہ ہو گا۔ کہ وہ لوگ جنکو ہم نے کتاب دی وہ آپکو ایسے پہنچاتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں اور اولاد کو

2 اس سے مراد قرآن مجید ہے۔ پھر ترجمہ یہ ہو گا۔ کہ وہ لوگ قرآن کو ایسے جانتے تھے جیسے اپنے بیٹوں کو یعنی کہ یہ اللہ کا کلام اور کتاب قرآن کریم ہے۔۔۔

3 یعنی فونہ کی ضمیر تحویل قبلہ کی طرف راجح ہے
پھر ترجمہ یہ ہو گا کہ وہ لوگ جنکو کتاب دی گئی وہ تحویل قبلہ کو ایسے پہنچانتے تھے جیسے اپنے بیٹوں کو اس لیے کہ تورات میں یہ بات بھی موجود تھی۔ آخری نبی جو تشریف لاکیں گے وہ اپنے اول وقت میں بیت المقدس کی طرف منہ کریں گے بعد میں کعبہ کی طرف منہ کریں گے
(راجح قول یہی ہے)

حق سے مراد

وہ تینوں اقوال مراد ہے جو اوپر ذکر کیے گئے۔ یعنی تینوں احتمالات ہیں۔

الحق من ربک

یہاں بھی یہ تینوں احتمالات مراد ہے

فلا تکونن من المترین

اس سے امت کو خطاب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں
اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو شک اور تردود کرتے ہی نہیں تھے

آن اور ان میں فرق

قول قسم اور ابتداء میں ان ہوتا ہے

باقی سب جگہوں میں آن ہوتا ہے

قول :: قال إن

قسم :: واللہ إن

ابتداء :: إن الله غفور رحيم

باب قوله تعالى۔ ولكل وجھۃ هو مولیھا۔۔۔ الی۔۔۔ علی كل شیئ تدیر۔۔۔

ولكل وجھۃ۔۔۔

ہر ایک کیلئے ایک رخ ہے۔ یعنی قبلہ جسکی طرف منه پھیر اجاتا ہے

مسلمانوں کا قبلہ توبیت اللہ ہو گیا

یہود و نصاری دنوں کا قبلہ بیت المقدس ہے

لیکن ان دونوں میں کچھ فرق ہے

یہود صخرہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے ہیں
اور نصاریٰ بیت المقدس کی مشرقی جانب منہ کرتے ہیں۔ جہاں عیسیٰ علیہ السلام میں نفح روح ہوا تھا
(اگر باریکی سے دیکھا جائے تو ہر ایک کا الگ الگ رخ ہے)

باب قوله ومن حيث خرجت فول وجهم شطر المسجد الحرام

سورۃ بقرہ آیت نمبر 149

آیت نمبر 149 اور 150 میں تین بار کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے

فول وجهم بقب (149)

فول وجهم (150)

فول وجو حکم (150)

مسجد حرام کو مسجد حرام کہنے کی وجہ

حالانکہ یہ تو اتنی بارکت مسجد ہے تو پھر اسکو مسجد حرام کیوں کہتے ہیں اسکو تو مسجد حلال کہنا چاہیے تھا

جواب نمبر 1

حرام کے دو معنی ہے

ایک وہ حرام جو حلال کی ضد ہے اس اعتبار سے اسکو مسجد حرام اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں قتل و قتل حرام ہے
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "و من دخله كان آمنا" "

جو اس میں داخل ہوا وہ مامون ہے

جواب نمبر 2

حرام بمعنی عزت اور حرمت یعنی یہ مسجد دنیا بھر کی مسجدوں میں زیادہ عزت والی ہے اس لیے اسکو مسجد حرام کہتے ہیں۔۔۔۔۔

کعبہ کی طرف منہ کرنا افضل ہے یا بیت اللہ کی طرف یا مسجد الحرام کی طرف

جو حدود حرم میں رہتے ہیں انکے لیئے عین کعبہ فرض ہے اور جو باہر رہتے ہیں ان کیلئے سمت کعبہ فرض ہے۔

عین کعبہ سے مراد

اگر نمازی اور خانہ کعبہ کے درمیان خط مستقیم کھینچا جائے تو وہ سیدھا کعبہ تک پہنچے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ قطب نما (کمپاس) میں مغرب معلوم کر لیں

پھر پندرہ ماہیں بجنوب یہ عین کعبہ ہے

اور اگر سورج کے ذریعے عین کعبہ معلوم کرنا چاہیے تو پاکستان میں 28 مئی کو دو پہر 2 نج کر 20 منٹ پر ایک سیدھی لکڑی زمین میں گاڑھیں اس وقت جو سایہ ہو

اس پر لکیر لگا دیں یہ عین کعبہ ہے

کیوں کہ ہر سال 28 میئر کو 20 نج کرنے پر سورج عین کعبہ کے اوپر ہوتا ہے۔۔۔

سمت کعبہ سے مراد

اگر عین کعبہ اور نمازی کے درمیان زاویہ قائمہ بنادیا جائے زاویہ قائمہ میں کل 90ڈگری ہوتے ہیں لہذا عین کعبہ کے دائیں طرف 45ڈگری اور بائیں طرف 45ڈگری یہ سمت کعبہ ہے۔۔۔

سبق نمبر 19 : [7:34 am, 09/08/2022]

باب قولہ تعالیٰ۔ ان الصفاء والمروءة من شعائر اللہ۔۔۔ الآیۃ۔۔۔

سورۃ بقرہ آیت نمبر 185

اکیسوال باب بخاری شریف کتاب التفسیر کا

جناب مکرمی گناہ یا حرج

طواف کا لغوی معنی گھومنا

اصطلاحی معنی بیت اللہ کا چکر لگانا

یہاں لغوی معنی مراد ہے

اور جو خانہ کعبہ کے طواف سے مراد لغوی اور اصطلاحی دونوں معنی مراد ہوتے ہیں

شعائر اللہ کی تحقیقیں

یہ جمع ہے یا شعرۃ کی شعرۃ یا شیعۃ کی

بمعنی علامت۔ نشانی

شعائر اللہ کا معنی۔ علامات اطاعت اللہ۔ اللہ کی اطاعت کی نشانیاں۔

شعائر اللہ کی اصطلاحی تعریف

اللہ کے دین کی علامات اور خصوصیات اور وہ اعمال جنکو اللہ نے عبادت اور دین کی علامتیں قرار دیا ہے انہیں شعائر اللہ کہتے ہیں جیسے صفاء اور مرودہ اللہ کی نشانیاں ہے اسی طرح قربانی اللہ کی نشانی ہے
والبدن جعلنھا لکم من شعائر اللہ-----

اس طواف کو سعی کہتے ہیں

یہ سعی صفائے شروع ہوتی ہے

صفاء مروہ تک جائے تو ایک چکر

مرودہ سے صفا جائے تو دوسرا چکر

پھر صفائے شروع اور مرودہ پر تیسرا چکر

لہذا سعی صفائے شروع ہوگی اور مرودہ پر ختم ہوگی

تطوع۔

زادہ کام۔ نفلی کام

شکر

شکر کہتے ہیں زبان سے کسی نعمت کے ملنے پر تعریف کرنا

یہاں شاکر کا معنی ہے قدر دان

یعنی اللہ کی نیکیوں کی قدر کرتا ہے اور اسکا بدلہ دیتا ہے۔ اور نیکیوں کی قدر اس طرح بھی کرتا ہے کہ ان نیکیوں کو قبول کر لیتا ہے

الصفوان الْجَر

صفوان پتھر کو کہتے ہیں

چکنی چڑان والی پتھر کو بھی کہتے ہیں

ملائِم چمکدار چکنی چڑان والا پتھر

صفا کی جگہ الصفوان لیکر آئے

یہ سوری بقرہ کی آیت نمبر 264 میں ہے

فَمُثْلَهُ كَمُثْلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ - - - - -

اسکا واحد صفوانہ ہے

اسم جنس کا اطلاق قلیل پر بھی ہوتا ہے اور کثیر پر بھی
اگر قلیل مراد لینا ہوتا ہے وحدت لگادیتے ہیں آخر میں

جیسے صفاء کا واحد صفوانتہ

صفا اصل میں صفو تھا وہ کو الف سے بدل دیا تو صفا ہو گیا

اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ

صفا اور صفو ان دونوں کا مادہ ایک ہے

لہذا صفاء کا معنی بھی ہوا چکنی چٹان والا پتھر

صفا اور مرودہ کی تاریخی حیثیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے دودھ پینے پنجے حضرت اسماعیل اور اپنی بیوی حضرت ہاجرہ کو بیت اللہ کے قریب چھوڑا
اور خود کنعان پکے گئے

پنجے اسماعیل کو پیاس لگی

حضرت ہاجرہ بیت اللہ کے قریب صفاء پہاڑی پر چڑھی۔ پانی تلاش کیا نہ ملا

پھر ذرا دورو رہ پہاڑی پر گئی وہاں بھی پانی نہ ملا

ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان چہر لگاتی رہی۔

اللہ کو یہ ادا اتنی پسند آئی آگ ہر حاجی اور عمرہ کرنے والے کیلئے ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان چکر لگانا یعنی سمعی کرنا واجب
قرار دیا

پھر ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان نیبی جگہ تھی

جب ہاجرہ وہاں سے گزرتی تو بیت اللہ کے پاس بٹھایا ہوا بچہ نظر نہیں آتا اس لیے اس نیبی جگہ میں تیز چلتی

آج اس جگہ کو میلین اخضرین کہتے ہیں وہاں دوسرا نشان لگائے گئے ہیں جنکے درمیان سمعی کرنے والا مرد تیز چلتا ہے اور عورت
آہستہ چلتی ہے

پہلے یہ دوستون سبز رنگ کے ہوتے تھے اب سعی کرنے والوں کی سہولت کیلئے میلین انضرین کے اوپر چھت میں لگاتار سبز ٹیوب لاٹھ لگادی گئی ہے اب اس جگہ کو دیکھ کر حاجی تیز چلتا ہے

حضرت ہاجرہ پانی تلاش کرتی رہی اور پانی نہ ملا

بچہ اسما عیل ایڑھیاں رگڑنے لگا

اللہ کی رحمت جوش میں آئی

اسی جگہ چشمہ ابلنے لگا۔ حضرت ہاجرہ دوڑتی ہوئی آئی اس چشمے کے ارد گرد دریت کو اکٹھا کیا تاکہ پانی بہہ کر ضائع نہ ہو جائے
حضرت ہاجرہ کی زبان عبرانی تھی

انہوں نے پانی کے گرد دریت اکٹھا کرتے ہوئے کہا

زم زم۔ جس کا معنی ہے ٹھر جا ٹھر جا

آج اس پانی کو آب زم زم کہتے ہیں

عروة عن ابیہ انه قال قلت لها شے -----

اس روایت کے اندر عروہ بن زبیر جو کہ تابعی ہے وہ زوجہ مطہرہ سے ایک مسئلہ میں بحث کر رہے ہیں

اس کا پس منظر سمجھنے کے لیے علم اہماء الرجال کے ذریعے جواب سمجھنا ضروری ہو گا

عروة بن زبیر رحمہ اللہ تابعی ہے

عروہ کے والد زبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ کے بیٹے ہیں

لہذا حضرت زبیر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے عروہ رحمۃ اللہ کی والدہ حضرت اسمابنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا ہے اس لئے حضرت ابو بکر الصدیق عروہ کے نانا ہے حضرت عائشہ صدیقہ عروہ کی خالہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کے خالوہں عروہ بن زبیر تابعی سن 20 ہجری میں پیدا ہوئے اور سن 94 ہجری میں فوت ہوئے۔۔۔۔۔

حدیث اسن۔

کامعی نو عمر۔

 سب — ق نمبر — 20 [7:35 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

سعی کا شرعی حکم

مذہب نمبر .. 1 ..

امام احمد بن حنبل کے ہاں حج اور عمرہ میں سعی سنت ہے

مذہب نمبر .. 2 ..

امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سعی حج اور عمرے کا رکن ہے

مذہب نمبر....3

احناف کے نزدیک سعی حج اور عمرہ میں واجب ہے

(ولا کل ان شاء اللہ کتاب الحج میں آئیں گے)

حضرت عائشہ صدیقہ

اللہ تعالیٰ نے ازویج مطہرات میں حضرت عائشہ کو فقہی مہارت سے نوازا تھا

تفصیل کے لیے سیرت عائشہ (سلیمان ندوی) کا مطالعہ کیجیے۔۔

اصل کھل احلاں

تلبیہ پڑھنا

یہاں مرادی معنی ہے حج کے لیے احرام باندھنا

یتھر جون

تیگی محسوس کرنا

کانوایہلوں لمناۃ۔ وکانوایتھر جون ان یطوفوا بین الصفاء والمرودة

امام بخاری صفاء اور مرودہ کا شان نزول بیان فرماتے ہیں

درالصل انصار زمانہ جاہلیت یعنی اسلام سے پہلے منات بت کی عبادت کیا کرتے تھے اور یہ منات کابت مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے ایک علاقہ قدیم نام کا آتا ہے اسکے قریب یہ بت نصب کیا گیا تھا۔ چنانچہ جب انصار مدینہ سے حج کیلئے آتے تو وہ مناقب بت کے پاس آکر تلبیہ کہتے (حج کا احرام باندھنے کا نام تلبیہ ہے)

احرام باندھنے کا مطلب

جب بندہ نیت کرے حج اور عمرہ کے لیے اور تلبیہ پڑھے (یہ ایک اصطلاح ہے) کیوں کہ وہ اسی کی عبادت کرتے تھے اور وہ اس بات میں تنگی محسوس کرتے تھے کہ صفاء اور مرودہ میں سعی کرے کیوں کہ صفاء اور مرودہ پر مناہ کے علاوہ اور بت رکھے ہوئے تھے

صفاء اور مرودہ

مشہور سیرت محمد بن اسحاق اپنی کتاب السیر میں لکھتے ہیں کہ ایک مرد تھا اس کا نام اساف تھا اور ایک عورت تھی نائلہ ان دونوں نے بیت اللہ کے اندر بیکاری کی۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان دونوں کو نجح کر کے پتھر بنا دیا گیا۔ قریش نے عبرت کیلئے ان دونوں باتوں کو خانہ کعبہ کے باہر رکھ دیا طویل زمانے تک اسی طرح رہا

پھر لوگوں نے ان دونوں بتوں کو صفاء اور مرودہ پر رکھ دیا۔ ایک بت کو صفاء پر اور دوسرے کو مرودہ پر اب صفاء اور مرودہ پر سعی کرتے ہوئے آنے والی نسلوں نے ان دونوں بتوں کا استیلام شروع کیا اور انکو پونے لگے۔ اسی طرح ان دونوں بتوں کی پرستش شروع ہو گئی۔ اب انصار اسلام سے پہلے مناقب بت کی عبادت کرتے تھے اس لیے وہ اساف اور نائلہ بتوں کو نہیں مانتے تھے اور صفاء اور مرودہ کے درمیان سعی کو پسند نہیں کرتے تھے

ہمیشہ شرک کا آغاز عقیدت سے شروع ہوتا ہے اور یہی عقیدت آہستہ آہستہ عقیدے میں بدل جاتی ہے

شرک کا آغاز

حضرت شیعہ علیہ السلام کے پانچ بیٹے تھے ان میں سے ایک فوت ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یہ بہت نیک تھے اور انکی یاد میں لوگوں نے آہستہ آہستہ عقیدت شروع کر دیا جو بعد میں شرک کا شکل اختیار کر چکا۔۔۔

خانہ کعبہ کے اندر 360 بت رکھنے کی وجہ

اس لیے کہ ہر دن کی پرستش کے لئے الگ الگ بت تھا

پہلی روایت انصار کے بارے میں ہے

کہ انصار زمانہ جاہلیت میں صفاء اور مرود کے درمیان سعی کرنے سے تنگی محسوس کرتے تھے اس لیے ان دونوں پر مناہ کے علاوہ بت تھے

تو بخاری شریف کے اس باب میں دونوں روایتوں کے درمیان تعارض محسوس ہو رہا ہے

ایک روایت کے مطابق یہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی

دوسری روایت کے مطابق یہ قریش کے بارے میں نازل ہوئی

درست بات یہ ہے کہ محمد بنین نے اس بات کی تحقیق کی ہے کہ پہلی روایت انصار کے بارے میں معلوم ہوتی ہے اور دوسری روایت قریش کے بارے میں

لیکن ہمیں تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ انصار زمانہ جاہلیت میں بھی صفاء اور مرود پر سعی کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے کیونکہ وہاں دو اور بت رکھے ہوئے تھے

اور اسلام لانے کے بعد ہی انصار صفاء اور مروہ کے درمیان چکر کونا پسند کرتے تھے۔ کیوں کہ ان پر بے رکھے ہوئے تھے۔ اس لیے انہوں نے اسلام لانے کے بعد پوچھا چکر لگانے کے بارے میں اور دوسری طرف قریش بھی اسلام قبول کرنے کے بعد صفاء اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کو برائی سمجھتے تھے۔ کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ جاہلیت کا کام ہے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ انصار اور قریش دونوں سعی بین الصفاء والمرودة کو برائی سمجھتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے صفاء اور مروہ کے درمیان سمعی کرنے کے لیے "ان الصفاء والمرودة" والی آیت نازل فرمائی۔ لہذا قریش اور انصار دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

باب قوله تعالى ومن الناس من يتخذ من دون الله اندادا
امام بخاري اندادا کو ضد ادا کے معنی میں لیتے ہیں
شارح میں اس بات کا رد کرتے ہیں کہ ندا بمعنی ضد نہیں ہے بلکہ ندا بمعنی مثل کے ہے
جیسا کہ علامہ کرمانی رحمۃ اللہ نے ارشاد الساری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ "الندر لغتاً مثل لا ضد"
لیکن سہارنپوری فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا مثل بنایا جائے گا تو اسکے معنی ضد ہونا پایا جائے گا۔ کیوں کہ توحید کی ضد شرک

فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من مات وهو يدعا من دون اللہ نداد خل الجنة
عبدالله بن مسعود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کوئی جملہ نہیں کہا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوبات سمجھ میں آتی ہے وہی کہا ہے

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب۔ یا یہا الذین آمنوا کتب علیکم القصاص

دیت۔

خون بہا کی قیمت

اعتدی

حد سے بڑھنا۔

دیت وغیرہ سب کچھ کر لیا لیکن پھر بھی دل میں غصہ لیے ہوئے تھا اور قاتل کو مارڈا۔

الحر بالحر والعبد بالعبد

اللہ نے سورۃ بقرہ آیت نمبر 178 میں فرمایا

آزاد کے بد لے میں آزاد ہو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور غلام کے بد لے غلام کو

کیا غلام کے بد لے آزاد کو قتل کیا جائے گا یا نہیں

یعنی اگر آزاد شخص غلام کو قتل کرے تو قصاص ہو گا یا نہیں

اس میں فقہا کا اختلاف ہے

مذہب نمبر 1

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک قتل الحر بالعبد ممنوع یعنی آزاد شخص غلام کو قتل کرے تو اسکے بد لے میں آزاد کو قتل نہیں کیا جائے

د لیل۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر 178

الحر بالحر والعبد بالعبد

یعنی آزاد کے بد لے آزاد اور غلام کے بد لے غلام

لہذا غلام کے بد لے میں آزاد کو قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا

دليـل نـمبر 2

شوافع ایپ حدیث دلیل میں پیش کرتے ہیں

لایقیت حربید

غلام کے بد لے میں آزاد ہو قتل کو نہیں کیا جائے گا

مذہب نمبر 2

احناف کے نزدیک قتل الحرب بالعبد۔ غلام کے بد لے میں آزاد کو قصاصاً قتل کیا جائے گا

دليل

سورۃ مائدہ آیت نمبر 45

النفس بالنفس والعين بالعين الخ.

اس آیت میں النفس بالنفس مطلق ہے جان سے بد لے جان کو قصاصاً قتل کیا جائے گا

اور شوافع کی دونوں دلیلوں کا اختلاف یہ جواب دیتے ہیں کہ

سورۃ بقرہ آیت نمبر 178 سے آپ نے مفہوم یہ نکالا ہے کہ غلام کے بد لے میں آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا یہ مفہوم اس ایت میں صراحتاً موجود نہیں ہے

باقی رہی تو وہ سورۃ مائدہ کی آیت 45 سے منسوخ ہو گئی.....

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تورہ میں قصاص کا حکم تحدیت کا نہیں تھا اور انجیل میں دیت اور عفو موجود تھا قصاص کا حکم نہیں تھا لیکن اللہ نے امت محمدیہ کو اعتدال والی امت بنایا ہے لہذا اللہ نے قرآن مجید میں قصاص کا حکم دیا اور دیت کی بھی اجازت دی اور معاف کی بھی اجازت دی

فالعفو ان يقبل۔۔۔

در اصل عفو کی دو صورتیں ہیں

1 العفو مع المال یعنی قصاص کو معاف کرنا مال کے ساتھ اسے دیت کہتے ہیں

دیت کا ترجمہ کیا جاتا ہے خون بہا

یہاں بہا کا معنی قیمت ہے یعنی خون کی قیمت

2 العفو بدون المال

یعنی قصاص بھی معاف کر دینا دیت بھی معاف کر دینا

محمد شین مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت میں عفی سے دونوں مراد ہے

-

یودی باحسان سے مراد

اچھے طریقے سے دیت ادا کرنا

اس کا مطلب کہ بغیر ٹال مٹول کے اور کمی کیسے پوری دیت ادا کرنا

حد شا محمد بن عبد الله الانصارى قال. حد شا حميد ان انسا حد شهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال۔ کتاب اللہ التصاص۔

یہ حدیث امام بخاری کی ثلاشیات میں سے سولویں روایت ہے

ٹلاشیات کی تعریف

ان روایات کو کہتے ہیں جسمیں محدث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تین واسطے ہو۔ عام طور پر ان تین واسطوں میں ایک صحابی ایک تابعی ایک تبع تابعی ہوتا ہے

ٹلاشیات بخاری

بخاری شریف میں کل بائیس ثلاشیاں ہیں

ان بائیس میں سے بیس ٹلاشپاٹ کے شیوخ بخاری حنفی ہے

مکی ابن ابراہیم بلخی 1

یہ امام بخاری کے شیخ ہیں اور امام ابو حنیفہ کے خاص شاگرد ہیں

ان سے بخاری شریف میں گیارہ ثلاشیات منقول ہے

۱-۲-۳-۴-۶-۷-۱۱-۱۲-۱۴-۱۹۱۷ نمبر ثلاثی

شیخ نمبر 2 ابو عاصم النبیل ضحاک ابن مخلد

یہ بھی امام ابوحنیفہ کے شاگرداور امام بخاری کے شیخ ہیں

ان سے بخاری شریف میں 6 ثلثیات منقول ہے

-8- 9-15-18-215

شیخ نمبر 3

محمد ابن عبد اللہ انصاری

یہ امام ابویوسف اور امام زفر کے اصحاب میں سے ہیں

ان سے تین ثلثیات منقول ہے

روایت نمبر 20_16_10

اب ثلثیات بخاری میں سے روایت نمبر 13 میں شیخ بخاری عاصم ابن خالد حفصی ہے

اور روایت نمبر 22 کے شیخ خلاد ابن یحییٰ کوفی ہے

ان دونوں کا حنفی ہونا معلوم نہیں

الہذا امام بخاری امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کے شاگردوں ہیں

اہم بات

بخاری شریف میں باکیس ثلثیات ہے

سنن ابن ماجہ میں پانچ ثلثیات ہے

جامع ترمذی میں ایک ثلاثی روایت ہے جو کتاب الفتن میں موجود ہے وہ یہ ہے

یا تی علی الناس زمان الصابر فیهم علی دینہ کا لفاظ علی الجمر

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں میں اپنے دین پر صبر کرنے والا اس شخص کی طرح جس نے
مٹھی میں انگارا پکڑا ہوا ہے

باقی صحابہ میں سے مسلم ابی داؤد اورنسانی کے اندر کوئی ثلاثی روایت نہیں ہے

امام بخاری کی کتاب کتاب الآثار میں ثلاثی روایات ہونے کے باوجود شناسی روایات بھی بہت ہے یعنی اس میں صرف ایک صحابی
اور تابعی کا فاصلہ ہے

اس لیے کہ امام ابوحنیفہ روتیا بھی تابعی اور روایتا بھی تابعی ہے

کتاب اللہ القصاص

یعنی حکم کتاب اللہ القصاص

 سبق نمبر 22 [7:55 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

ربیع

اگر اس بعد بنت اجائے یا فعل مونث آجائے تو پھر یہ خاتون کا نام مراد ہو گا زوج ہو گا

اور اگر اس کے بعد ابن اجائے یا فعل مذکر اجائے تو پھر یہ مذکر کا نام ہو گا اور زوج نام ہو گا

پورا نام ربع بنت نظر۔ انس بن مالک کی پھوپھی ہے

انس سے مراد انس بن مالک النضر مراد ہے

ربيع بنت نظر یہ انس ابن مالک کی پھوپھی ہے

انس بن مالک انس بن نظر اور ربع بنت نظر کے درمیان آپس میں کیا رشتہ ہے۔۔۔؟؟

(1) ربع بنت نظر اور انس بن مالک کے درمیان پھوپھی اور سمجھتے کار شستہ ہے

(2) ربع بنت نظر اور انس بن نظر یہ دونوں آپس میں بھن بھائی ہے

(3) انس بن مالک اور انس بن نظر چچا اور سمجھتے کار شستہ ہے

انس بن نظر چچا ہے اور انس بن مالک سمجھتے ہیں۔

یہ پیچیدگی اس لیے پیش آتی ہے کہ چچا اور سمجھتے کا نام ایک ہے

(جو ہم ترمذی میں نظر بن انس عن ابیہ انس پڑھتے ہیں تو وہاں یاد رکھنا چاہیے کہ انس بن مالک کے بیٹے کا نام بھی نظر ہے اور چچا کا نام بھی نظر ہے)

اس حدیث سے انس ابن نظر کی فضیلت معلوم ہو رہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ کے بعض بندے اتنے مستحاب ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ پورا فرمادیتا ہے۔

انس بن نظر اللہ کے کتنے مقرب بندے تھے اس کا اندازہ اس روایت سے لگایا جاسکتا ہے۔۔۔

کہ میرے چچا انس بن نظر کو بدرومیں شریک نہ ہونے کا غم تھا کہتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے کبھی جہاد فی سبیل اللہ کا موقع ملا تو میں جان بازی سے لڑوں گا

چنانچہ بدر کے بعد جب غزوہ احمد ہور حاتھا تو یہ اس میں شرکیک تھے
انتہے میں سعد بن معاذ سامنے آئے تو ان کو کہنے لگے۔ مجھے جنت کی خوشبو آرھی ہے
خوب بہادری سے لڑے بیہاں تک کہ شہید ہو گئے بعد میں صحابہ کرام نے انکے جسم کو دیکھا تو ان کے جسم پر 80 سے زیادہ زخم
کے نشانات تھے اس پر سورۃ نمبر 133 حزاب کی آیت نمبر 22 نازل ہوئی

"من المؤمنين رجال صدق و اماعاً حدو اللہ علیہ""

الصيام

الصيام مصدر ہے نہ کہ جمع صوم کے
صوم کا معنی بھی روزہ اور صوم کا معنی بھی روزہ ہے۔

گردان یوں کرتے ہیں

"صوم یصوم صوماً و صياماً"

صوم اگر اسم جنس کے طور پر بولا جاتا ہے تو اس کا اطلاق ایک پر بھی ہوتا ہے اور زیادہ پر بھی ہوتا ہے
اگر ایک روزہ مراد لینا ہو تو تائے وحدت لگا کر بولتے ہیں جیسے صومہ ایک روزہ

() کما کتب علی الذین من قبلكم (

جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی روزے فرض کیے گئے تھے

جیسے آدم علیہ السلام پر ایام بیض کے روزے فرض تھے
 امت محمدیہ میں یہ سنت مؤکدہ ہے
 موسیٰ علیہ السلام کے قوم پر عاشورا کے روزے فرض تھے
 رمضان کے روزے نصاریٰ پر فرض تھے
 جب رمضان سخت گرمی میں آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم بہار میں 30 کے بجائے 40 روزے رکھیں گے اور نصاریٰ کے ہاں چالیس روزے ہو گئے۔۔۔

سبق نمبر 23 [7:56 am, 09/08/2022]

باب قولہ تعالیٰ۔ یا ابھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام
 عاشورا یہ عشر کی جمع ہے
 کیوں کہ اس کے اندر کئی تاریخی واقعات ہیں
 وجہ تسمیہ
 لان اللہ تعالیٰ اکرم فیہ عشر امن الانبیاء بعشر کرامات
 کہ اللہ نے دس محرم کی تاریخ میں دس انبیاء کو دس کرامات عطا فرمائی
 1 - آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہو ہوئی
 2 - نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری
 3 - موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی

4_ یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی

5_ یوسف علیہ السلام کنعان کے کنویں سے نکالے گئے

6_ عیسیٰ علیہ السلام دس محرم کو پیدا کیے گئے

7_ داؤ د علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی یوم عاشورہ کو

8_ابراهیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملی

9_یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آئی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا بارہ ربع الاول سن 12 ہجری کو اور حضرت حسین کی شہادت کا واقعہ پیش آیا سن 61 ہجری دس محرم کو

لیکن اس سے دن نہیں مدلے گا۔۔۔۔۔

صوم رمضان

رمضان کے روزے شعبان دو ہجری میں فرض ہوئے۔ اب عاشورہ کارروزہ سنت غیر موکدہ ہے۔ اس کے ساتھ نوتارنخ کارروزہ ملانا بھی سنت غیر موکدہ ہے

اس لیے کہ یہود کی مخالفت کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اگر آئندہ سال میں زندہ رہا تو اور دس کارروزہ رکھوں گا لیکن آئندہ یوم عاشورہ آنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال

ہو گیا

عاشرہ کاروزہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے فرض تھا یا نہیں

شافعیہ اور حنبلہ کا مذہب یہ ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشرہ کاروزہ فرض نہیں تھا

ان حضرات کی مشہور دلیل حضرت امیر معاویہ والی مرفوع روایت ہے جو بخاری جلد اول کتاب الصوم میں گزر چکی ہے

وہ حدیث نمبر 2003 ہے

حضرت امیر معاویہ فرماتے ہیں "سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقہل: حذیۃ‌الیوم عاشرہ او لم یکتب علیکم صیامہ" یعنی یہ یوم عاشرہ ہے اس کاروزہ تم پر فرض نہیں کیا گیا۔

احناف کے نزدیک عاشرہ کاروزہ پہلے فرض تھا رمضان کے روزے کا حکم نازل ہونے کے بعد عاشرہ کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو گئی

چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ موطا میں فرماتے ہیں "صیام عاشرہ اکان واجبا قبل ان یقتضی رمضان ثم نسخہ شهر رمضان فھو تطوع من شاء صامہ و من شاء لم یصمہ و هو قول ابی حنیفة"

احناف کے دلائل وہ صریح روایات ہیں جن سے عاشراء کے روزے کی فرضیت معلوم ہو رہی ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف کے اس باب میں آنے والی روایات

احناف کی طرف سے شوافعی اور حنبلہ والی روایت کا جواب

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ نے علامہ ابن ہمام کی طرف سے یہ جواب نقل کیا ہے کہ

حضرت امیر معاویہ سے جو روایت بخاری شریف کتاب الصوم میں موجود ہے اس سے عاشرہ کے روزے کی فرضیت کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ کیوں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے ہے جو فتح موقع پر اسلام لائے تھے اور فتح کہ سن آٹھ ہجری میں ہوا

روزے سن دو ہجری میں فرض ہوئے

اب جب حضرت امیر معاویہ نے یہ فرمایا۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم —————— اخ

تو یہ انہوں نے سن 8-9-10 ہجری میں سنا ہے کہ ہذا یوم عاشوراً میکتب علیکم صیام

اہذا حضرت امیر معاویہ کا یہ فرمان بالکل درست ہے

اہذا دونوں روایتیں بخاری شریف کی درست ہے کوئی تعارض نہیں۔۔۔۔۔

باب قوله۔ ایام معدودات فتن کاں منکم مریضا۔۔۔۔۔ الخ

ایام معدودات

یہ مفعول فیہ ہے اس کا فعل صوموا محفوظ ہے یعنی "صوموانی ایام معدودات"

ھ

روزے کی فرضیت کی شرائط

1 مسلمان ہونا۔ 2 عاقل ہونا

3 باغ ہونا

یہ تینوں شرائط قیودات احترازی ہے

اہذا اسافر پر بیمار پر حاضر پر حاملہ پر مرضعہ پر بہت زیادہ بوڑھے لوگوں پر روزہ فرض ہوتا ہے

اور یہ قضاء کریں گے روزے کی۔

صرف شیخ فانی فدیہ دے سکتا ہے اور ایسا مریض جس کے صحت کے امکانات نہ ہو وہ اپنی زندگی میں فدیہ دے سکتا ہے

باقی سب روزے کی قضاء کریں گے۔۔۔۔۔

وعلی‌الذین یطیقونہ فدیۃ

ان لوگوں پر جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہو وہ فدیہ دے دے ایک مسکین کو

اس سے تو معلوم ہوتا ہے جو روزہ کی طاقت رکھتا ہو وہ بھی فدیہ دے دے

چنانچہ اس پر محمد شین نے کافی جوابات دیئے ہیں

جواب نمبر 1

خود امام بخاری اگلا باب قائم کر رہا ہے۔ فَنَ شَهَدَ مَنْكُمُ الْشَّهْرَ فَلِيصْمِمْ

امام بخاری نے اس میں حضرت عبد اللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے

قال ھی منسوخة

یعنی آیت نمبر 185 نے 184 کا یہ حکم منسوخ کر دیا

جواب نمبر 2

امام بخاری اسی باب کے اندر عبد اللہ بن عباس کی روایت میں وعلی‌الذین یطیقونہ کی دوسری قراءت ذکر کر رہے ہیں کہ

حضرت عبد اللہ ابن عباس سے یطیقونہ میں دوسری قراءت یہ منتقل ہے کہ

وعلی‌الذین یطیقونہ

بمعنی مکملونہ ای یکلفونہ

یعنی ان لوگوں پر جن کو روزے کامگف کیا گیا ہے اگر وہ روزہ نہ رکھ سکے تو فدیہ دے دیں

حضرت عبد اللہ بن عباس اس روایت میں فرماتے ہیں

لیست بمنسوخہ

یہ آیت منسون نہیں ہے

جواب نمبر 3

تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی نے ایک اور جواب دیا ہے اگر اسکو یطیقونہ ہی پڑھے تو بھی منسون نہیں ہے کیوں کہ یطیقون یہ اطاق یطیق اطاقۃ باب افعال سے ہے۔ اور باب افعال کا ایک خاصہ سلب مأخذ ہے مجرد طاق کا مطلب ہے طاقت ہونا

جب باب افعال میں لائے

اطاق یطیق تواب معنی ہوا طاقت کانہ ہونا

لہذا علی الذین یطیقونہ فدیۃ کا معنی ہو گا

ان لوگوں پر جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ فدیہ دے دیں۔۔

 سبق نمبر 24 [7:56 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

آج کل سفر میں آرام ملتا ہے نہ تھکن زیادہ ہوتی ہے اور نہ ہی پیاس لگتی ہے تو کیا روزہ رکھ سکتے ہیں ؟؟

تو جواب یہ ہے کہ جیسا روزہ رکھ سکتے ہیں

کوئی آرام دہ سفر کر رہا ہو تو کیا وہ قصر کر سکتا ہے یا نہیں ؟؟

جی ہاں وہ قصر کر سکتا ہے

باب قوله فمن شهد منكم الشهرين فليصمه

دور جدید کا سوال

انسان نے اتنی زیادہ ترقی کی اور سائنس نے اتنی زیادہ ترقی کر چکی کہ لوگ چاند میں پلاٹ خرید رہے ہیں اور قریب ہے کہ وہاں پلاٹ بنائیں تو

کیا یہ دینی اسلامی تصور ہے کہ ہر مہینے چاند دیکھے حالانکہ سائنس دان آپ کو بتاسکتے ہیں ۔۔۔۔۔؟؟؟

ایک ہے وجود ہلالی اور ایک ہے روئیت ہلال
اور شریعت نے ہمیں روئیت ہلال کا حکم دیا ہے
کیوں کہ قرآن مجید سورۃ بقرہ آیت نمبر 185 میں ہے
فمن شهد منكم الشهرين فليصمه
(جو مشاہدہ کرے تم میں سے اس مہینے کا تو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے)

سائنس وجود ہلال بتاتی ہے اور ہم روئیت ہلال کے قائل ہیں

بخاری کی سند کے اندر کبیر بن عبد اللہ نام آیا ہے اُنکی وفات ہوئی ہے سن 120 ہجری میں
بیزید مولیٰ اور سلمہ بن اکوع اُنکی وفات ہوئی سن 146 ہجری میں

بکیر اکبر من بیزید

اور بیزید اصغر من بکیر

یہ روایات کی ایک خاص قسم ہے "روات الاکابر عن الاصغر"

(یعنی شیخ چھوٹا ہے اور شاگرد بڑا ہے)

قال ابو عبد اللہ مات بکیر قبل بیزید

امام بخاری اس جملے میں کیا فرمانا چاہتے ہیں ..؟؟؟؟

تو سمیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ روایت روایات الاکابر عن الاصغر میں سے ہے ۔۔۔ !!

福德یہ کی مقدار

ایک مسکین کو کھانا کھلائے یا فدیہ ادا کرے

وہ فدیہ نصف صاع گندم ہو گی (اسکے علاوہ بھی ہو سکتی ہے)

ایک صاع ساڑھے تین کلوکا ہوتا ہے

اور نصف صاع پونے دو کلوکا ہوا

الہذا نصف صاع گندم یا اسکے پیسے فدیہ میں ادا کرے

(اس سال روزے کا فدیہ یہ تھا 160 روپے)

باب قوله: احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائهم———ان

رفث

لغوی معنی۔ ہر فخش کام کو کہتے ہیں

اور یہاں ازدواجی تعلقات مراد ہے

ھن لباس کم و اتم لباس لھن

اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے ازدواجی تعلقات کے حقوق بیان فرمائے ہیں

تفسرین نے کہا ہے کہ

لباس کا کام ہوتا ہے چھپائی جانے والی چیز کو چھپانا۔——

صحابہ کرام گناہوں سے معصوم نہیں تھے

گناہوں سے معصوم ذات صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی ہیں

اب صحابہ کی غلطیوں کو بیان کرنا نشانہ بنانے کیلئے تو یہ حرام ہے

(اللہ اللہ فی اصحابی۔——— میں بغرض سے مراد نشانہ ہی ہے)

علم اللہ انکم کنتم تختانون انکم

در اصل اسلام سے پہلے اور اسلام کے آغاز میں یہ حکم تھا کہ آپ سورج کے غروب ہونے کے وقت تک افطار کریں اور جب تک نہ سوئں تو اس وقت تک کھانا پینا کر سکتے ہیں ازدواجی تعلق قائم رکھ سکتے ہیں

اب اگر ہو گئے تو اگلے دن غروب آفتاب کے وقت افطار کریں گے اسکے علاوہ نہیں

سحری کا تصور نہیں تھا

اس زمانے میں بعض صحابہ کرام سے خطاب ہو گئی اور انہوں نے رمضان کی راتوں میں ازدواجی تعلق قائم کیا۔ جیسے حضرت عمر نے ازدواجی تعلق قائم کیا تھا

اور بعد میں عمر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے معذرت کر دی تو تونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ما کنت جدیرا بذلک یاعمر" اے عمر تم اس بات کے لائق تونہ تھے

پھر اور صحابہ کرام نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ ہم سے بھی غلطی ہو گئی ہے

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ آیت نمبر 187 نازل فرمادی "وَكُلُوا شَرْبًا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمْ لَكُمْ" ---

الہذا یہ آیت بھی موافقات عمر میں سے ہے !!!!!!!.....

[7:56 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله تعالى - وَكُلُوا شَرْبًا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمْ لَكُمْ ---

من الفخر

یہ آیت باقی آیت نازل ہونے کے کچھ دیر بعد نازل ہوا تھا

کہ اس سے مراد دھاگہ نہیں ہے بلکہ صحیح صادق ہے

دین اسلام میں نہار کا اطلاق صحیح صادق سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے

اور شریعت میں لیل کا اطلاق غروب آفتاب سے لیکن صحیح صادق سے ذرا پہلے تک ہوتا ہے۔۔

العاف

لغوی معنی

رکنے والا

المقيم۔ اسکا مرادی معنی ہے

ان كان الخيط الابيض والسود

سفید دھاری اور سیاہ دھاری

مراد صحیح صادق اور غروب آفتاب ہے

گردن ہے اگلے حصہ کو حلق کہتے ہیں

اور پچھل حصے کو قفا کہتے ہیں

لایزال

جب نفی پر نفی داخل ہو جائے تو اثبات کے معنی میں ہوتا ہے

جیسے لایزال یا کل

کہ وہ کھاتے رہتے تھے

باب قوله: وليس البر بان تأتو البيوت من ظهورها۔۔۔

اس آیت میں یہود کی ایک عادت کا رد کیا جا رہا ہے

کہ وہ جب احرام باندھ کر گھر سے نکل جاتے تو کسی ضرورت کیلئے جب گھر واپس آتے تو دروازے کے علاوہ کہیں پیچھے سے پھلانگ کر آتے کہ ہم تو احرام میں ہے

(جس کو خشک تقوی کہتے ہیں)

تو اس کا رد فرمایا اس آیت کریمہ میں۔۔۔

تقوی کا خلاصہ

جس کام کا اللہ نے حکم دیا ہے اس پر عمل اور جس سے منع کیا ہے اس سے رکنا یہی تقوی ہے۔۔۔

باب قوله: وَقَاتُلُوكُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

فتنة کا لغوی معنی

آزمائش

یہاں مرادی معنی شرک ہے

رجالان سے کوئی مراد ہے

علامہ کرمانی صحیح بخاری کی شرح ارشاد الساری میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد علماء ابن عرار اور حبان صاحب الدینیہ مراد ہے

یا حبان کی جگہ نافع ابن ازرق تھے

یہ دونوں خارجی تھے

خوارج کا عقیدہ

خوارج حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو پسند کرتے تھے انکو حق پر سمجھتے تھے اور حضرت عثمان اور حضرت علی کو خطاء پر سمجھتے تھے

روافض کا عقیدہ

رافضی حضرت علی کو حق پر سمجھتے ہیں اور خدائی کا درجہ بھی دیتے ہیں اور باقی خلفائے ثلاثہ کو برآکھتے ہیں

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ

چاروں خلفاء برحق ہے اور اہل بیت کا بھی احترام کرتے ہیں۔۔

فتنه الزبیر

یہاں روایت میں فتنہ زیر سے مراد وہ واقعات ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زیر رضی اللہ عنہ یہ مکہ کے گورنر تھے اور سن 73
بھری کے آخر میں حجاج بن یوسف ثقفی نے مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا عبد اللہ بن زیر کے خلاف قدم اٹھاتے ہوئے

ان واقعات کو فتنہ زیر کہا گیا

اب کچھ مسلمان عبد اللہ بن زیر کے ساتھ ہو گئے اور کچھ حجاج بن یوسف کے ساتھ ہو گئے

اور آپس میں قتل و قتال کی نوبت آگئی

اس واقعے کو فتنہ زیر کہہ کر بیان کیا گیا۔۔۔۔۔

ان اللہ حرم دم اخی

اس سے اشارہ ہے اس حدیث کی طرف

کل المسلم علی المسلم حرام دمہ۔۔۔۔۔

خبرنی فلان

بخاری شریف کے اس باب میں ایک روایت اخبرنی فلان کے الفاظ سے آئی ہے جو کہ ضعیف روایت ہوتی ہے

تو اس کا جواب یہ ہے اسی حدیث میں آگے دوسرے راوی حیوہ بن شریح کا ذکر بھی آیا ہے

اور دوسرے جواب یہ ہے

کہ فلان سے مراد عبد اللہ بن اہیعہ ہے لیکن یہ راوی ضعیف ہے تو اس وجہ سے کام ذکر نہیں کیا۔۔۔۔۔

[26 سبق نمبر 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

اما عثمان فکان

عثمان رضی اللہ عنہ کی کوئی بات تھی جو اللہ نے معاف فرمادی تھی

در اصل حضرت عثمان غنی بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے کیون کہ انکی اہلیہ حضرت رقیہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شدید بیمار تھی

اس عذر کی وجہ سے وہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انکو معاف کر دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو مال غنیمت میں سے بھی حصہ دیا تھا اور

آخرت کے اجر کی بشارت بھی سنائی تھی

) یاد رہے کہ مختلف عذر کی وجہ سے بدر میں جو صحابہ شرکت کرنے سے پیچھے رہ گئے تھے وہ کل آٹھ صحابہ تھے اور انکو اللہ تعالیٰ

نے معاف بھی فرمادیا تھا (

معافی والی آیت سورۃ آل عمران آیت نمبر 152 "ولقد عفا عَنْكُمْ"

باب قولہ تعالیٰ: وَ انْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ لَا تَلْقُوا بَأْيَدٍ كِيم

التحلیل والاحلاک واحد

محمد ثین اور مفسرین نے اسکی یہ تفسیر کی ہے کہ

تم اللہ کے راستے یعنی جہاد میں خرچ کرو اگر تم خرچ نہ کرو گے تو پھر کفار تم پر غالب آ جائیں گے اور تم مغلوب ہو جاؤ گے

یعنی اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرنا گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔۔۔۔

باب قولہ: فن کان مریضا اوبہ اذًی من رأسہ
 یہاں سے امام بخاری ان آیات کا ذکر کر رہے ہیں جو حج سے متعلق ہے
 دراصل سورۃ بقرہ میں حج کے احکام کا ذکر آیت نمبر 196 سے شروع ہوا اور آیت نمبر 203 تک حج کے احکام کا مسلسل ذکر ہوا
 ہے
 للهذا حج سے متعلق یہ کل آٹھ آیتیں ہوئیں

اہم بات

اس ایک آیت یعنی 196 میں حج سے متعلق تین دم کا ذکر ہے

1 (دم احصار

2 (دم جنایت

3 (دم تمتع

دم احصار

حاجی حج کا احرام باندھے پھر اسکو کسی وجہ سے حج کرنے سے روک دیا جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایک قربانی حرم میں
 کروادے اور احرام کھول دے

دم جنایت

یعنی اگر حج کے واجبات میں سے کسی واجب میں کوتاہی ہو جائے تو ایک جانور قربان کرنا پڑتا ہے
اس کو دم جنایت کہتے ہیں

دم تمنع

جب کوئی بندہ حج تمنع کرتا ہے تو اس پر دم تمنع واجب ہو جاتا ہے
تمتع کہتے ہیں اپنے وطن سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا پھر احرام کو کھول دینا پھر اٹھ دواجہ کو منی جاتے وقت حج کا احرام باندھنا
اسے حج تمنع کہتے ہیں

ان تین دموں کا ذکر اس ایک آیت نمبر 196 میں ہے

1 (دم احصار۔۔ کا ذکر اس آیت کے اس حصے میں ہے (فَمَا أَسْتَيْرَ مِنَ الْحَدِّ)

2 (فِنْ كَانَ مُكْمِمٌ مِرِيشًا "یعنی جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا اسکے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزوں کا فدیہ دے دیں یا صدقہ دے
دیں یا قربانی کرے

اس کو دم جنایت کہتے ہیں

اسکی تفصیل بخاری شریف کی اس باب 32 میں آرھی ہے

3 (فِنْ تَمَنَعَ بِالْعُمَرَةِ إِلَى الْحِجَّةِ فَمَا أَسْتَيْرَ مِنَ الْحَدِّ
جو شخص عمرہ کرے حج تک فائیدہ اٹھائے تو تو اسے چاہیے کہ قربانی کرے جو میسر ہو
آیت کے اس حصے میں دم تمنع کا ذکر ہے

امام بخاری اگلے باب اس دم تمعن پر قائم کریں گے

فديه من الصيام

یہ ترجمۃ الباب سے مناسبت ہے

والعلم ينشر على وجہی

جوئے دو وجہ سے پیدا ہوتی ہے

1 (گندگی کی وجہ سے

(2) سخت گرمی پسینہ کی وجہ سے

) یہاں جوئیں گرمی پسینہ کی وجہ سے (

فرزلت فی خاصة و هي لکم عامة

اصول فقه کا ایک اہم اصول مسئلہ معلوم ہو گیا

بعض اوقات شان نزول خاص ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے

یہ شان نزول ہے اس آیت کا

سبق نمبر 27 [09/08/2022]

فنا توک فی علی و عثمان

قال فما عثمان

در اصل خارجی لوگ حضرت عثمان غنی پر تین اعتراضات کرتے تھے

1 حضرت عثمان غنی بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے

2 جنگ احمد سے فرار ہوئے تھے

3 بیعت رضوان میں موجود نہیں تھے

ان تینوں اعتراضات کے جوابات بخاری جلد ثانی کتاب المغازی باب نمبر 19 باب قوله تعالیٰ۔ ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمuan سورۃ عمران آیت نمبر 155

یہ آیت ان تیر اندازوں کے بارے میں ہے جو احمد میں اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے اور اس سے پہلے سورۃ آل عمران کی آیت 152 میں "ولقد عفا عَنْكُمْ" کے الفاظ بھی ہے

اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک حاجی نے حضرت عبد اللہ ابن عمر سے سوال کیا کہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے...؟؟

تو حضرت عبد اللہ ابن عمر نے کہا نہیں شریک ہوئے تھے

پھر اس نے دوسرا سوال کیا

کیا عثمان غنی احمد سے فرار ہو گئے تھے..؟

عبد اللہ ابن عمر نے کہا جی ہاں

پھر اس نے پوچھا کیا عثمان غنی بیعت رضوان میں شریک نہیں ہوئے تھے..؟

عبد اللہ ابن عمر نے کہا جی ہاں

وہ بندہ بر اخوش ہوا اور اللہ اکبر کا نعرہ لگایا

کیوں کہ اسے اپنی ذہنیت کے مطابق جواب مل گئے تھے (خوارج کی ذہنیت)

پھر اسی روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر نے اسکو قریب بلا یا اور کہا
 1_ یہ درست ہے کہ عثمان غنی احمد میں اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے (خارجی اسکو فرار کہتے ہیں اور اہل سنت والجماعت اسکو اپنی جگہ سے ہٹنا کہتے ہیں)

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام صحابہ کو جو اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے سب کو معاف کر دیا جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت نمبر 152
 155 میں ہے--

2_ تم نے یہ سوال کیا
 کہ حضرت عثمان بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے
 تو اس کا جواب یہ ہے کہ انکی بیوی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ شدید بیمار تھی اس لیے وہ مدینے میں انکی دیکھ بھال میں مصروف رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بشارت دی کہ آپکے لیے بدر میں شریک افراد جتنا ثواب ہے اور مال غنیمت میں آپ کا حصہ بھی ہے

3_ اور بیعت رضوان میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان غنی کو مکہ بھیجا تھا میں جب انکی شہادت کی افواہ ائمہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعت لی اسکو بیعت رضوان کہتے ہیں اور عثمان غنی کو اتنی بڑی فضیلت ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بنائیں ہاتھ کے اوپر رکھا اور کہا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اس لیے ان تینوں واقعات میں خوارج کے اعتراضات بیکار ہیں۔۔۔

ان ابواب لو سمجھنے کے لیے چند بنیادی باتوں کو سمجھنا ضروری ہے

1۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے تین طریقے بتائے ہیں

افراد۔ قران۔ تمنع

حج افراد کا طریقہ

اپنے وطن سے حج کا احرام باندھ کر مکہ جانا اور دس ذوالحجہ کو حج کا احرام کھول دینا

قرآن

قرآن کا لغوی معنی ملانا مانا

اس کا طریقہ یہ ہے

اپنے وطن سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ کر جائے پہلے عمرہ کرے احرام نہ کھولے کیوں کہ حج کا احرام بھی باندھا ہوا ہے

پھر دس ذوالحجہ کو حج کا احرام کھول دے

) پاکستان سے جانے والے ان حاجی ان دو قسموں کا حج نہیں کرتے کیوں کہ طویل عرصے تک احرام باندھنا پڑتا ہے اور احرام کی پابندی مشکل محسوس ہوتی ہے (

حج تمنع

تمنع کا معنی ہے

فائدہ اٹھانا

حج تمعن کا یہ طریقہ ہے کہ پاک سان سے عمرہ کا احرام باندھ کر جانا عمرہ کر کے احرام کو کھول دینا پھر اٹھ ذوالحجہ تک بغیر احرام کے رہنا پھر منی جاتے ہوئے حج کا احرام باندھنا اور دس ذوالحجہ کو احرام کھول دینا

یہ حج تمعن کا طریقہ ہے۔

اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ آیت نمبر 196 میں فرمایا۔۔۔

"فَنَّ تَمَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجَّ فَمَا أَسْتَيْسِرُ مِنَ الْحَدِّي" ۝

امام بخاری نے یہ باب اسی پر قائم کیا ہے۔۔۔۔۔

  سبق نمبر 28 : [7:57 am, 09/08/2022]

حج کی ان تین اقسام میں افضل کونسا ہے

مذہب نمبر 1

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سب افضل حج

افراد پھر تمعن پھر قرآن

مذہب نمبر 2

احناف کے نزدیک یہ درجہ بندی بالکل بر عکس ہے

سب افضل قرآن ہے پھر تمعن اور پھر افضل کا درجہ ہے

اسلام سے پہلے تمعن کی اجازت

اسلام سے پہلے تمیح کی اجازت نہیں تھی اس لیے کہ اشہر حج میں عمرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی اشہر حج دو مہینے دس دن ہیں

شوال ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن

آغاز اسلام میں بھی اشہر حج کے اندر عمرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی

کیوں کہ حج تمتع میں پہلے عمرہ کرنا ہوتا ہے پھر حج کرنا ہوتا ہے

پھر جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ آیت نمبر 196 نازل فرمائی

تمتع کا معنی بھی فائیدہ اٹھانا

اور متعہ کا معنی بھی فاسدہ اٹھانا

چنانچہ احادیث میں تمنع والی آیت کو آیت متعہ بھی کہا گیا

(جکہ متعہ کا اصطلاحی معنی نکاحِ موقت کیلئے مختص ہے)

فما استيسر من المدى

اسے دم تمتع کہتے ہیں

دِم تمتّع کی قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں

مذہب نمبر 1

امام ابوحنیفہ کے نزدیک دم تمتع دم شکر ہے لہذا امیر بھی کہا سکتا ہے اور غریب بھی کہا سکتا ہے اور خود دم تمتع کرنے والا بھی کھا سکتا ہے

(الفتاوى عليه) (

مذہب نمبر 2

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک دم تمعن دم جبر ہے

لہذا یہ قربانی کرنے والا خود اس میں سے نہیں کھا سکتا

ابورجاء عن عمران ابن حصین

راوی ابورجاء کا نام عمران ابن ملخان ہے

اس لیے اس سند کے بارے میں محمد شین فرماتے ہیں کہ هذالاسناد من الغرائب اجتماع فیہ ثلثة رجال گلہم یسمی بعمران

یعنی یہ نادر سندوں میں سے ہیں کہ اس سند کے اندر تین راوی ایسے آرہے ہیں کہ تینوں کا نام عمران ہے.....

قال رجل برآیہ ماشاء

یہاں رجل سے مراد کون ہے

محمد شین کا کہنا ہے کہ یہاں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراد ہے یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مراد ہیں

یہ حضرات حج تمعن کرنے سے کیوں روکتے تھے ؟؟

اس کا جواب سمجھنے کیلئے تفصیل درکار ہے

نقشہ بنائیں

))) چوکور خانہ کعبہ بنائیں اور اس کے ارد گرد بیضوی شکل کا دائرہ بنائیں

اب اسکے ارد گرد ایک اور بڑا دائرہ

خانہ کعبہ کے اوپر لکھیں خانہ کعبہ

بیضوی شکل پر لکھیں حرم

برے دائرے پر لکھے حل

اور دائیرے سے باہر پر نقطے لگا کر لکھے میقات))))

میقات سے باہر رہنے والوں کو افاقتی کہتے ہیں

حج تمتّع کی اجازت آفاقی کیلئے ہیں

حضرت عثمان غنی نے اپنے دورِ خلافت کے آخری حصے میں مکہ کے اندر گھر بنالیا تھا اس لیے وہ اہل حرم میں شمار ہونے لگے تو اپنے
اہل خانہ کو حج تمتّع سے روکنے لگے

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کی تین قسموں میں سے حج افراد کو افضل سمجھتے تھے اس لیے وہ اپنے متعلقین کو حج تمتّع سے منع
کرتے تھے

اگرچہ انکے نزدیک حج تمتّع جائز تھا

باب قوله ليس عليكم جناح ان تتبعوا فضلا من ربكم

یہاں سے تجارت کر کے نفع کمان مراد ہے

یہاں ابن عینہ سے مراد سفیان بن عینہ ہیں

جو منکر قربانی ہوتا ہے وہ منکر حدیث ہوتا ہے

وہ کہتے ہیں کہ قربانی صرف حاجیوں پر ہوتی تھی سب پر فرض نہیں۔؟؟

جواب

1 _____ (مناسک حج میں قربانی ہے ہی نہیں

2 _____ (احادیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ میں رہے اور دس سال قربانی کرتے حالانکہ حج ایک ہی کیا تھا

سبق نمبر 29 [7:57 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ بقرہ آیت نمبر 199

"ثم افیضوا ممن جیث افاض الناس"

یہاں علامہ قسطلانی کے حوالے سے بین السطور میں ارجعوا معنی بیان کیا گیا ہے افیضوا کا

اور بخاری شریف کے دونوں حدیثوں میں بھی یہی ارجعوا والا معنی ہے

اسی کو اکثر مفسرین بھی لیتے ہیں

لیکن تفسیر عثمانی میں علامہ شیخ الہند نے ترجمہ کیا ہے کہ "تم طواف کیلئے پھر و ""

حج کا مکمل طریقہ

حج کے طریقے کو سمجھنے کے لیے حج کے پانچ ایام کے اعمال سمجھنے چاہیے

حج کے کل پانچ دن ہوتے ہیں

9_10_11_11_8 ذوالحجۃ

حج کا پہلا دن 8 ذوالحجۃ

آج صرف ایک کام کرنا ہے کہ حج کا احرام باندھ کر منی میں جا کر اپنے خیمے میں رہنا ہے

حج کا دوسرا دن

آج دو کام کرنے ہیں

1 (وقوف عرفہ جو کہ فرض ہے

2 (وقوف مزدلفہ جو کہ واجب ہے

حج کا تیسرا دن

آج تین کام کرنے ہیں

1 (صرف جمہر عقبہ کی رمی (یہ واجب ہے)

2 (قربانی یہ بھی واجب ہے (دم تمعنی)

3 (سر کے بال منڈوانا / کتروانا۔ حلق یا تصریہ واجب ہے

طواف زیارت

اس کا دوسرا نام طواف افاضہ ہے۔ یہ حج میں فرض ہے۔ اس کو ادا کرنے کیلئے تین دن کا وقت ہوتا ہے 10.11.12 ذوالحجۃ کی مغرب تک یعنی غروب آفتاب سے پہلے پہلے

حج کا چوتھا دن 11 ذوالحجۃ

آن صرف ایک کام کرنا ہے

تینوں جرات پر رمی کرنی ہو گی۔۔۔

حج کا پانچواں دن

آن بھی صرف ایک کام کرنا ہے

تین جگہ تینوں جرات پر رمی کرنی ہے

فلسفہ

کسی چیز کی حقیقت کو فلسفہ کہتے ہیں

اہم بات

یاد رہے کہ خانہ کعبہ۔ مسجد حرام۔ منی اور مزدلفہ یہ سب حدود حرم میں داخل ہے

لیکن عرفات حدود حرم سے باہر ہے چنانچہ قریش اور انکے پائے کے قبلے میدان عرفات نہیں جاتے تھے وہ حج کے دوران مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم خمس ہیں

خمس

یہ اخمس کی جمع ہے بمعنی طاقتوں اور بہادر

(یعنی سپیشل لوگ)

اہذا قریش یہ کہتے تھے کہ ہم حج کے دوران حدود حرم میں رہیں گے اور باقی عوام حج کے دوران عرفات جائیں

اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ آیت نمبر 199 نازل فرمائی

"ثم افیضوا ممن حیث افاض الناس" ---

کہ پھر تم بھی وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس لوٹ رہے ہیں

اسی آیت میں قریش کو یہ حکم دیا گیا کہ تم میدان عرفات جاؤ

من دان دینجا

یعنی بنو عامر بنو ثقیف اور بنو خزاعہ ہیں

اہم بات

یہاں سوال یہ ہے کہ حج کے ایام میں جو قربانی ہے کیا وہ مال کے قربانی کے تبادل ہے ؟؟؟؟؟؟؟

جواب۔ نہیں جی یہاں الگ قربانی لازم ہوگی

دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو شخص کے دوران مسافر ہو یعنی پندرہ دن سے کم پر گیا ہواں کے اوپر تو قربانی ہے ہی نہیں
الہذا اس پر قربانی الگ کرنا لازم نہیں ہوگا

فعلیہ ثلثہ ایام فی الحج

اس جملے کو سمجھنے کے لیے چند باتیں سمجھنا ضروری ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سال بھر کے پانچ دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے
ایک دن عید الفطر کا اور چار دن عید الاضحی کے یعنی 13.12.11.10. ذوالحجۃ کو

() یاد رکھے کہ قربانی کے پہلے تین دن ہیں تیرہ تاریخ کو قربانی کرنا احتلاف کے نزدیک جائز نہیں ہے)

9 ذوالحجۃ یعنی یوم عرفہ کا روزہ رکھنا غیر حاجی کیلئے مسنون ہیں اور حاجی کیلئے مکروہ ہے
الہذا جو شخص دم تمتنع نہ دے سکے اس کیلئے لازم ہے سورہ بقرہ آیت نمبر 196 کے حوالے سے کہ وہ دس روزے رکھے جس میں
سے تین ایام حج کے دنوں میں حالت احرام میں ۔۔

اللہ ایسا شخص 6 یا 7 ذی الحجه کو حرام باندھے گا تاکہ یوم عرفہ سے پہلے اسکے تین روزے مکمل ہو جائیں اور اگر یوم عرفہ بھی روزے میں اجائے تو کوئی حرج نہیں۔۔۔۔۔

  سبق نمبر 30 : [7:57 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

حتیٰ یقہن عرفات من صلوٰۃ العصر الی ان آیکون

یعنی پھر وہ وقوف عرفہ کرے عصر کی نماز سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک یہ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے کہا فرمادیا کہ عصر سے غروب تک وقوف کرے

حالانکہ وقوف عرفہ کا وقت زوال یعنی ظہر ہے وقت سے لیکر غورب تک ہوتا ہے

اس جواب یہ ہے کہ دراصل میدان عرفات میں حج کے امام کے پیچھے جمع تقدیم ہوتی ہے آج بھی سنت کے مطابق حج کا امام مسجد نمرہ عرفات میں پہلے دور کعات ظہر کی پڑھاتے ہیں پھر فوراً بعد دور کعات عصر کی پڑھاتے ہیں

اس لیے کہ اس دن عصر کی نماز ظہر کے وقت پی پڑھیں جاتی ہے

اس لیے عبد اللہ ابن عباس کا یہ کہنا من صلوٰۃ العصر کہنا درست ہے کیوں کہ یہ ظہر کے وقت میں پڑھیں گئی
) یاد رہے کہ اگر حاجی اپنے خیمے اپنے امام کے پیچھے عرفات میں نماز پڑھے تو ظہر کی نماز ظہر کی وقت میں اور عصر کی عصر کے وقت پڑھے

اس لیے کہ احناف کے نزدیک جمع تقدیم کیلئے حج کا امام ہونا ضروری ہے)

حتیٰ يَبْغُونَ اجْمَعًا

یہاں تک کہ وہ جمع میں پہنچ جائے یعنی مزدلفہ میں

مزدلفہ کے تین نام ہے

1_ مزدلفہ

2_ جمع

3_ مشعر الحرام

یہ نام سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 198 میں ہے

"فَادْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعُورِ الْحَرَامِ"

درالصل مشعر الحرام مزدلفہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے

لیکن پورے مزدلفہ کو مشعر الحرام کہا جانے لگا

مزدلفہ سارا کاسارا موقف ہے یعنی ٹھرنے کی جگہ سوائے وادی محسر کے

کہ وہاں وقوف نہیں کرنا چاہیے وادی محسر میں حاجی کو ٹھرننا بھی نہیں چاہیے

اس لیے یہ وہ جگہ ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا

وقوف عرفہ میں زوال سے لیکر غروب آفتاب تک ٹھرننا واجب ہے

اور وقوف مزدلفہ کا وقت ہے صحیح صادق سے لیکر یعنی اذان کے وقت سے۔ پورا وقت ٹھرننا واجب نہیں

صحیح ہونے سے پہلے پہلے روانہ ہو جائیں

ثم افيناهم الناس كانوا يفيناهم و قال اللهم ثم افيناهم من حيث افاض الناس

پھر تم لوٹیں مزدلفہ سے کہ بے شک وہاں سے لوگ واپس لوٹتے تھے اور اللہ نے ارشاد فرمایا پھر تم واپس لوٹ جہاں سے لوگ واپس لوٹ رہے ہیں یعنی مزدلفہ سے

بخاری شریف کے اس باب میں دو روایات آئی دونوں میں تعارض ہے بالفاظ دیگر حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبد اللہ ابن عباس کی تفسیر میں تعارض ہے

اس لیے کہ حضرت عائشہ کی تفسیر سے معلوم ہو رہا ہے کہ عرفات سے واپس لوٹے

اور ابن عباس کی تفسیر سے معلوم ہو رہا ہے مزدلفہ سے واپس لوٹے

اہنہ ادوانوں تفسیروں میں تعارض ہے

توجیہ سیکھ

محمد شین نے اس کا یہ جواب دیا کہ حضرت عائشہ والی روایت میں عرفات سے لوٹنا مراد ہے لیکن وہاں الناس سے مراد غیر الحسن ہے

اور ابن عباس والی روایت میں ثم افیضوا ممن حیث افاض الناس یہاں مزدلفہ سے واپس لوٹنا مراد ہے اور الناس سے مراد خمس
ہے

للهذ التعارض نه رها

دونون تفسیر وں کاما آخر مطلک ایک ہوا۔

حَتَّىٰ تَعْمَلُونَ

اس میں تلبیہ کی تنبیہ فرمائی ہے کہ رمی کرنے سے یہلے حاجی کو تلبیہ پڑھنا بند ہوتا ہے

سبق نمبر 31 [7:58 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله تعالى و من حم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة

زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ولی دعا سب سے زیادہ مانگی ہے

گزشتہ سبق میں پانچ باب امام بخاری حج کے احکام کے بارے میں لائے تھے

باب نمبر 32 سے لیکر باب نمبر 36 تک اور آیت نمبر 196 سے حج کا ذکر شروع ہوا تھا اور آیت نمبر 203 پر حج کا ذکر مکمل ہو گیا

یہ باب آخری باب ہے حج کے احکام کے بارے میں۔۔۔

باب نمبر 37

و هو والد الخصم

آیت نمبر 204 یا اخس بن شریق ہے بارے میں نازل ہوئی ہے

یہ منافق تھا اور بڑا فصح و بلیغ تھا

نو مسلم مسلمانوں کے سامنے آکر مسلموں کی تعریف کرتا مسلمانوں کو اسکی باتیں بڑی اچھی لگتی تھی اور جب واپس جاتا تو

مسلمانوں کی کھیتوں کو تباہ کر دیتا تھا اور انکے جانوروں کی ٹانگلیں جات دیتا تھا

(اس آیت میں نسل سے مراد جانور ہی ہے)

امام بخاری دو سندر کیوں لے کر آئے

دو وجہات سے دو سندریں لیکر آئے ہیں

پہلی وجہ۔۔ کہ پہلی روایت عن کے ساتھ ہے
دوسری وجہ۔۔ دوسری روایت حدثی کے ساتھ لیکر آئے ہیں۔

باب نمبر 38

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة

حتی اذا استیئس الرسل وظنو انهم قد کذبوا

اس آیت میں کذبوا کے اندر دو قرائتیں ہیں

قرائت اول

کذبوا بغیر تشدید ذات کے

یہ قرائت ابن عباس سے منقول ہے بخاری شریف کی اس روایت میں

اور یہی قرائت جہور کے نزدیک ہے

امام عاصم امام حمزہ اور امام کسائی کا یہی مذهب ہے۔۔۔

اور یہی قرائت مصحف میں لکھی ہوئی ہے۔

قرائت ثانی

دوسری قرائت کذبوا بتشدید ذات کے ہیں

بخاری شریف کی اس روایت میں قراء میں سے امام نافع امام ابن کثیر امام ابو عمر و اور امام ابن عامر کی قراءت ہے
یہ قراءت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے

ام حسبتكم ان تدخلوا الجنة

اس روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس کی بات کی کھلی تردید فرمائی ہے یہ اصل میں بحث کیا ہے

در اصل حضرت ابن عباس نے اس آیت میں کذبواذال کے تشدید کے بغیر پڑھا ہے
اب اس آیت یعنی سورۃ بقرہ کی آیت کا ترجمہ یہ ہو گا "حتی اذا استیئس الرسل و ظنوا انهم قد کذبوا" یہاں تک کہ رسول مالپوس ہو گئے

سبق نمبر 32 : [7:58 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

یہاں دو اشکال سامنے آتے ہیں

کیا رسول مایوس ہوئے۔۔۔؟ 1

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جیسا کہ سورۃ 39 زمر آیت نمبر 53 میں ہے

لَا تُقْتَلُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

اور دوسری آیت سورۃ یوسف آیت نمبر 87

لَا تَمْتَكُّنُوا مِنْ رُوحِ اللَّهِ

روح کا معنی فیض مہربانی

یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

تو پھر رسول مایوس کسے ہوئے

دوسرا اشکال

حضرت عبد اللہ ابن عباس کی قرائت میں یہ ہوتا ہے کہ قد کذبوا کیا ان سے جھوٹ بولا گیا۔

یہ وہ دو اشکالات ہیں جنکی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبد اللہ ابن عباس کی قرائت کو سن کر معاذ اللہ کہا

پھر انہوں نے قد کڈِ بوکی قراست پڑھی

جوایات

بہت سے محدثین نے اسکے مختلف جوابات دیئے ہیں

لیکن ہمارے مشائخ کے نزدیک بہتر ررررررین جواب وہ ہے کہ جو بخاری شریف کی شرح فیض الباری (علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ) جلد نمبر چار صفحہ نمبر 161 کے حاشیے میں حافظ ابن حجر سے منقول ہے

اس جواب کے بعد پھر کسی اور جواب کی ضرورت نہیں رہتی۔

اور وہ جواب یہ ہے کہ ---

یہ دونوں اشکال اس وقت ہوتے ہیں کہ جب ظنو اور کذب و کم نسبت رسول کی طرف ہوا اور اگر ان دونوں میں ضمیر کا مر جمع قوم ہو تو پھر دونوں اشکال ختم ہو جاتے ہیں

اور اس جواب کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خود اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی ہیں

یہ روایت سنن النسائی جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 136 میں موجود ہے۔!

حدیث نمبر 11193 ہے

حدیث کی عبارت قابل توجہ ہے

"استئیس الرسل من ایمان قومُهم و ظن قومُهم ان الرسل قد کذبوا هم""

(سنن نسائی عن ابن عباس)

لہذا پہلا اشکال استئیس الرسل من ایمان قومُهم سے ختم ہو گیا

اور و ظن قومُهم سے دوسرا اشکال بھی ختم ہو گیا۔

اگر ظنو اور کذب و ادonoں کے ضمیر کا مر جع رسول ہو تو وہ حضرت عائشہ والی قرائت کے مطابق ہے اور پھر ابن عباس والی روایت کے مطابق رسول مایوس ہو گئے

لیکن اگر دونوں کے ضمیر کا مر جع قوم ہو تو قرائت ابن عباس بالکل صحیح ہے

۔۔۔ فلا اشکال عليه۔۔۔

باب 39: باب قوله تعالى نسأك حرث لكم فاتوا حرثكم ألي ششم

سورۃ بقرہ آیت نمبر 233

ظہر قلبہ

اپنے دل کی پشت پر

بمعنی زبانی سنانا

اعور اور احول میں فرق

اعور:: کانا جسکی ایک آنکھ بالکل خراب ہو

احول:: بھینگا یعنی دونوں آنکھ کے دونوں ڈھیلے ناک کی طرف مڑے ہوئے ہو

من و رائھا سے مراد

اس سے مراد دبر نہیں ہے بلکہ

جماع فی الفرج خلاف المرأة

مسئلہ و طی فی دبر الزوجۃ

مذہب نمبر ایک

امام مالک کے نزدیک و طی فی دبر الزوجۃ مباح ہے (حلال ہے)

مذہب نمبر دو

احناف شوافع اور حنابلہ یعنی جمہور کے نزدیک وطنی درازوجہ حرام ہے

امام مالک کے دلائل

دلیل نمبر 1

سورۃ بقرہ آیت نمبر 223

نساء کم حرث لكم فاتوا حرثكم

یہاں امام مالک رحمہ اللہ نے اُن بمعنی این لیا ہے

یعنی جہاں سے جس جگہ سے تم چاہو اپنی بیویوں کے پاس آؤ

دلیل نمبر 2

بخاری شریف کے اس باب میں آنے والی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول دونوں روایتیں

جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت وطنی درازوجہ کے بارے میں نازل ہوئی

جمہور کے دلائل

جمہور علام کی دلیل بھی یہی آیت اور یہی دو حدیثیں ہیں

جس سے امام مالک کے آیت اور حدیث سے استدلال کا جواب بھی مل جائے گا

جواب

محمد شین آیت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ

جواب نمبر 1

انی تین معانی کیلئے آتا ہے

نمبر ایک انی بمعنی این

پھر ترجمہ ہو گا جہاں سے جس جگہ سے تم چاہو

نمبر دو انی بمعنی متی بمنی کب جب

پھر ترجمہ ہو گا جب تم چاہو

نمبر تین

انی بمعنی کیف بمعنی کیسے جیسے

پھر ترجمہ ہو گا جس طرح تم چاہو

جمہور فقہاء یہ کہتے ہیں کہ یہاں انی بمعنی کیف کے ہیں

اللہ امام مالک کی دلیل کا جواب بھی ہو گیا

اور یہ آیت جمہور فقہاء کی دلیل بن گئی

آیت کا جواب نمبر 2

اس آیت میں لفظ حرث آیا ہے۔ جس کا معنی ہوتا ہے کھیتی

کھیت وہ ہوتا ہے جس میں بیج بویا جائے پھر اس سے پیداوار ہو

لہذا اس سے مراد فرن ہی ہو گا دبر مراد ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ اس سے پیداوار ممکن نہیں

یہ جواب امام محمد رحمہ اللہ نے دیا ہے

 سبق نمبر 33 [8:03 am, 09/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

دونوں حدیثوں کا جواب

جواب نمبر ایک

عام طور پر مفسرین اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر کا قول باہت کا ہے

لیکن طحاوی جلد ثانی کتاب النکاح باب وطئ النساء فی ادب الرّصّن میں یہ روایت ہے کہ

"سئل عن ابن عمر يعني حضرت عبد اللہ ابن عمر سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا

فقال أويidle مسلم

کیا کوئی مسلمان یہ کام کر سکتا ہے۔

اب یہاں اشکال یہ ہوتا ہے کہ پھر طحاوی شریف کی روایات میں اور بخاری شریف کے اندر موجود ان دور روایات میں تعارض محسوس ہو رہا ہے

اس کا جواب علامہ قسطلاني رحمۃ اللہ نے یہ دیا کہ

قال ابوحنیفہ رحمہ اللہ و جمہور اہل السنۃ بحر متہ و حملوا علی مادر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انه یا تیحافی قبلہ من دبرھائی من جانب
دبرھائی۔

30/6/2022

 سبق نمبر 34 : [6:01 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 40۔۔ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن۔۔

اس سے مراد ایک یادو طلاقیں مراد ہے تین طلاق پر گز مراد نہیں ہے آیت میں آگے والی عبارت اسی پر دلالت کرتی ہے

اجل

اجل کا معنی مدت ہے اور یہاں مدت سے مراد عدت کی مدت ہے

تعضلو حسن

عقل کا معنی ہے روکنا

حدیث الباب میں آیت کریمہ نمبر 232 کاشان نزول بیان ہوا ہے

ان سکھن ازوا جھن

یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا عورت میں خود نکاح کر سکتی ہے؟؟۔

جواب

جی ہاں کر سکتی ہے اگر عورت ثیبہ ہو تو

اور مذکورہ صورت میں بھی عورت ثیبہ ہے

حد شی معقل بن یسار قال کانت لی اخت

یہ معقل بن یسار کی چپازاد بھن تھی

بعض نے اس کا نام جمیل بتایا ہے بعض نے لیل اور بعض نے اور بعض نے کہا کہ اس کا نام فاطمہ تھا۔۔۔

تختطب الی

میری طرف نکاح کا پیغام بھیجا گیا ہے

یعنی میری طرف پھر نکاح کا پیغام بھیجا گیا اس طلاق دینے والے کی طرف سے میری چپازاد بھن کیلئے کیون کہ معقل بن یسار چپازاد بھن کے ولی تھے

قال ابو عبد اللہ۔۔۔

یہاں ابو عبد اللہ سے مراد امام بخاری ہے

وقال ابراہیم عن یونس

ابراهیم کا نام ابراہیم بن طھمان تھا اور یونس بن عبید مراد ہے۔۔

تینوں سندوں میں فرق

پہلی سند میں حدثنا الحسن ہے

دوسرے اور تیسرا سند میں عن الحسن ہے

تحویل سے پہلی سند میں عن یونس ہے اور تحویل کے بعد والی سند میں حدثنا یونس ہے

اس لیے ان تینوں سندوں کو ذکر کیا امام بخاری نے۔

طبقہ حاز و جہا

اس شوہر کے نام میں مختلف اقوال ہیں۔۔

ابوالبداح ہیں

بداح بن عاصم ہیں

عبداللہ بن رواحہ ہیں

عبداللہ بن بشیر ہیں

قالی معقل

حضرت معقل نے غیرت کی وجہ سے انکار کر دیا تھا اس پر یہ آیت نمبر 232 نازل ہوئی

یہی روایت بخاری شریف کتاب النکاح میں آتی ہے وہاں اس بات کی آگے کی وضاحت موجود ہے کہ حضرت معقل بن نبی کریم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول اب اللہ کے حکم کی تعمیل ہو گئی۔۔

چنانچہ معقل نے غیرت جاہلیہ کو چھوڑ دیا اور اپنی چچا زاد بھن کا نکاح کروادیا اسی شوہر سے

باب نمبر 41 آیت نمبر 234

اس آیت کا نام آیت تربص ہے

آیت نمبر 240 کا مفسرین آیت حول نام رکھتے ہیں

یہ دونوں آیتیں متوفی عنہا زوجھا کے بارے میں ہیں

الذین یتوفون مسکم و یزرون ازواجا یتر بصن با نفسھن۔۔

قرآن مجید میں کل پانچ قسم کی عدتیں بیان ہوئی ہے

آیت نمبر 1

مطلقہ کی عدت۔ یہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 228 میں ہے۔ والملائق تیز بصن با نفسھن ثلائۃ قروع

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کہ مطلقہ کی عدت احتفاف کے نزدیک تین حیض ہے اور شوافع کے نزدیک تین طہر ہیں (جیسا کہ اصول الشاشی میں تفصیل موجود ہے)

آیت نمبر 2

متوفی عنہا زوجھا کی عدت

یہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 234 میں ہے۔ والذین یتوفون مسکم و یزرون ازواجا یتر بصن با نفسھن اربعۃ الشھرو عشرات

یعنی وہ عورتیں جنکے شوہر فوت ہو جائیں انکی عدت چار مہینے دس دن ہیں

آیت نمبر 3

آیہ کی عدت

یعنی وہ عورت میں جو حیض آنے سے مايوس ہو جائے (عام طور پر 45۔ اور 50 سال کی عمر میں عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے) اسکو آیہ کہتے ہیں ایسی عورت کے ہاں پھر اولاد نہیں ہو سکتی۔

اسکی عدت کا ذکر سورۃ الطلاق کی آیت نمبر 4 میں آیا ہے۔ واللَّهُ يَعْلَمُ مِنْ الْجِنِّ وَالْإِنْسَانِ

اس سے معلوم ہوا کہ ایسہ کی عدت تین مہینے ہے اس لیے کہ حیض شمار نہیں کر سکتے

(یہ آیہ مطلقہ ہو تو یہی حکم ہے اور آیہ متوفی عنہا زوجہا ہو تو اسکی عدت چار مہینے دس دن ہو گی)

آیت نمبر 4

وہ عورت میں جنکو بالغ ہونے کے بعد حیض آیا ہی نہ ہو انکی عدت بھی تین مہینے ہمیں طلاق کی صورت میں اور اس کا ذکر بھی سورۃ طلاق آیت نمبر چار میں ہے

آیت نمبر 5

حامله عورت کی عدت

اسکی عدت وضع حمل ہے جو نہیں بچہ پیدا ہو گا عدت مکمل ہو جائے گی چاہے شوہر کی وفات کے ایک ہفتے بعد پی بچہ پیدا ہوا ہو اس عدت کا ذکر بھی سورۃ طلاق آیت نمبر چار میں آیا ہے

و اولات الاحمال جلحن ان يضعن حملهن

یعنی حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے۔۔۔

در اصل عدت کا فلسفہ استبراء رحم ہے یعنی سابق شوہر کے نطفے سے رحم کو پاک کرنا تاکہ کسی اور کے ساتھ بچے کا نسب خلط ملنے ہو اور یہ مقصد استبراء رحم کا وضع سے حاصل ہو چکا

یہ کل پانچ عد تین ہوئی ان میں سے دو عدوں کا ذکر سورۃ بقرہ میں آیا ہے اور تین عدوں کا ذکر سورۃ طلاق آیت نمبر 4 میں موجود ہے

  سبق نمبر 35 : [6:08 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 41

یہاں محمد شین ایک بحث فرماتے ہیں کہ
حضرت مجاهد کے قول کو امام بخاری نے نقل کیا پھر حضرت عطا کی روایت کو نقل کیا
اور ان دونوں روایتوں میں آپس میں اختلاف ہے
حالانکہ یہ دونوں شاگرد ہیں حضرت عبد اللہ ابن عباس کے
اس بات کا جواب حضرت گنگوہی نے بخاری شریف کی شرح الامام الدراری میں اس کا جواب دیا ہے کہ

(یہ جواب شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابواب والتراجم میں بھی نقل کیا ہے کہ) حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ

آیت تربص یعنی سورۃ بقرہ آیت نمبر 234 اور آیت حول یعنی سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 240 ان دونوں آیتوں میں کسی قسم کا نہیں ہے اور نہ یہ تاویل کرنے کی ضرورت ہے کہ آیت نمبر 240 پہلے نازل ہوئی اور آیت نمبر 234 بعد میں نازل ہوئی تھی

اور اس پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں آیتوں کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ متوفی عنہا زو جہا کی عدت پہلے بھی چار مہینے دس دن ہوا کرتی تھی اور شوہر کے ورثا پر واجب تھا کہ وہ اس بیوہ کو ایک سال مکمل ہونے تک رہائش اور دیگر اخراجات ادا کریں پھر آیت حول سے یہ معلوم ہوا کہ اگر وہ عورت سال پورا ہونے سے پہلے شوہر کے گھر سے چلی جائے تو اس کیلئے جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا حضرت عطا اور حضرت مجاہد کی روایات سے کہ ایک سال کا خرچہ دینا شوہر کے ورثاء پر لازم تھا آیت میراث کے نزول سے پہلے اور جب آیت میراث نازل ہو گئی تواب شوہر کیلئے وصیت کرنا لازم نہ رہا اس بات کی کہ اس کے مرنے کے بعد بیوہ کو ایک سال کا خرچہ دیا جائے گا

لہذا ان دونوں کی روایات میں کوئی اختلاف نہ رہا

اور ان دونوں آیتوں میں ناسخ اور منسوخ بھی کوئی نہ رہا

سبیعہ بنت حارث کا واقعہ

سبیعہ بنت حارث ان کا پورا نام روایات میں آتا ہے

سبیعہ بنت حارث الاسلامیہ

ان کے شوہر تھے سعد ابن خولہ

جب انکی وفات ہوئی تو سبیعہ بنت حارث حاملہ تھی (آٹھ نو مہینے کی)

چنانچہ شوہر کی وفات کے چند دنوں بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اس کے بعد اب ابوالسنابل نے نکاح کا پیغام بھیجا

سبیعہ کہتی ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی نکاح کی تو آپ نے اجازت دے دی

پھر سبیعہ نے ابوالسنابل سے نکاح کر لیا

(یہ واقعہ تھا جو محمد بن سیرین نے مجلس میں ذکر کیا تھا)

لنزلت سورہ النساء القصری بعد الطولی

سورۃ نساء قصری یہ لقب ہے سورۃ الطلاق کا جس کا نزولی نمبر 99 ہے

سورۃ نساء طولی یہ لقب ہے سورۃ بقرہ کا جس کا ترتیب نزولی نمبر 87 ہے

یاد رہے کہ اصل سورۃ النساء میں عورتوں کے احکام تفصیل سے بیان ہوئے

اس کے علاوہ دو سورتیں اور ایسی ہیں جنمیں عورتوں کے شرعی احکام بیان کیے گئے ہیں

ایک سورۃ طلاق اور دوسری سورۃ بقرہ

چونکہ سورۃ طلاق چھوٹی سورۃ ہے اس لیے اسکو نساء قصری کہا جاتا ہے

سورۃ بقرہ سورۃ نساء سے زیادہ لمبی سورۃ ہے اس لیے اسکو نساء طولی کہا گیا ہے

سورۃ طلاق کے آیت نمبر 4 میں حاملہ کی عدت بیان کی گئی اور سورۃ نساء طولی یعنی بقرہ میں متوفی عنہا زوجہا کہ عدت بیان کی گئی

ہے

سورۃ طلاق کا نزولی نمبر 99 اور بقرہ کا 87 ہے

معلوم ہوا کہ سورۃ طلاق سورۃ بقرہ کے بعد نازل ہوئی

یعنی حاملہ کی عدت متوفی عنہا زوجہ کے عدت کے بعد نازل ہوئی
اہذا و ضع حمل کی عدت کو ترجیح دی جائیگی
یہ وہ بات ہے جو حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے اس جملے میں ارشاد فرمائی
”النَّزَّلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقَصْرِيَّ بَعْدَ الطَّوْلِ“

اگر دو عد تیس جمع ہو جائیں تو کونسی کا اعتبار ہو گا

مذہب نمبر 1

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما آخر الاجلین یا بعد الاجلین کا اعتبار کرتے تھے
اس لیے کہ یہ حضرات دونوں آیتوں پر عمل کرنا چاہتے ہیں متوفی عنہا زوجہ والی آیت اور و ضع حمل والی آیت

مذہب نمبر 2

احناف کے نزدیک ہر صورۃ میں و ضع حمل کو عدت سمجھا جائے گا
چاہے وہ متوفی عنہا زوجہ کی عدت سے پہلے پوری ہو جائے یا چار مہینے دس دن کے بعد و ضع حمل ہو
یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا بھی ہے
اور و علیہ الفتوی

امام بخاری نے یہ روایت نقل کر کے اس بات کو بھی واضح کر دیا کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود بھی و ضع حمل کے عدت کے
قابل تھے

بعد الاجلین کے قابل نہیں تھے

اور احباب کی دلیل سبیعہ بنت حارث والی روایت ہے
بخاری شریف کی اس روایت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ملتا ہے
لیکن یہی روایت بخاری شریف کتاب الفکاح صفحہ نمبر 2422 میں تفصیل موجود ہے

.....

والذین یتوفون مُكْمِمٍ وَيَذْرُونَ

اس میں وصیۃ کے اعراب میں دو قرائتیں ہیں

1 وصیۃ بالنصب

یہ قرائت امام حفص امام حمزہ ابو عامر اور ابن عامر کے نزدیک ہیں
اس وقت وصیۃ یہ مفعول مطلق ہو گا اور اس کا فعل یو صون مخدوف ہو گا
ای یو صون وصیۃ

2 دوسری قرائت وصیۃ بالرفع

اس وقت یہ خبر ہو گی مبتداً مخدوف ہو گا
ای حکیم وصیۃ لازوا جہنم

.....

باب نمبر 42

صلوٰۃ و سطّی سے مراد عصر کی نماز مراد ہے

باب نمبر 43

سکوت سے مراد

لوگوں کے ساتھ کلام کرنے سے خاموشی

نہ بالکل سکوت مراد ہے

یہاں شارحین نے یہ بحث فرمائی ہے کہ امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں قانتین کی تفسیر مطیعین سے کی ہے اور روایت میں سکوت سے آرہی ہے

اس کا جواب شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے ابواب والترجم میں دیا ہے

کہ دراصل لفظ قوت کے سات معانی ہیں

1 رکوع کرنا

2 خشوع

3 طول القيام

4 غض البصر

5 خفض الجناح

6 الرهبة للله (اللہ سے ڈرانا)

7 السکوت

اور مختلف آیات اور احادیث مبارکہ میں ثبوت سے مراد ان ہی میں سے کوئی معانی مراد ہوتا ہے لہذا مطیعین کی تفسیر بھی درست ہے اور سکوت کی تفسیر بھی۔۔۔۔۔

 سبق نمبر 36 : [6:09 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 44

"فَإِنْ خَفِتُمْ فِرْجَالَا أَوْ كَبَانًا"

اس آیت کریمہ میں صلوٰۃ الخوف کی طرف اشارہ ہے اور صلوٰۃ الخوف کے ادا کرنے کا طریقہ سورۃ نساء کی آیت نمبر 4 سورۃ نساء کی آیت نمبر 102 میں دو ہے
واذَا كنْتُ فِي هِيمٍ سے لیکر۔ والیاً خذ واحذر هم وَا سلْحَتْهُمْ تک

اس آیت میں صلوٰۃ الخوف کا طریقہ اجمالاً مذکور ہے اجمال کہاں ہیں یہ آنے والے تفصیلی طریقوں سے معلوم ہو گا

صلوٰۃ الخوف کا معنی

اداء الصلوٰۃ فی حالة الخوف

احادیث میں صلوٰۃ الخوف ادا کرنے کے کل تین طریقے آتے ہیں

طریقہ نمبر 1

یہ طریقہ اس حدیث میں ہے جو امام بخاری نے اس باب میں بیان کی ہے

یہ روایت حضرت عبد اللہ ابن عمر سے منقول ہے

بخاری شریف کے اس باب میں روایت کے الفاظ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت موقوف ہے

لیکن اسی باب کے اخیر میں امام بخاری نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ روایت مرفوع ہی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ امام بخاری نے بخاری شریف میں باب صلوٰۃ الخوف کے اندر یہی روایت مرفوعاً ذکر کی ہے ایک اور سند کے ساتھ لیکن وہاں بھی راوی ابن عمر ہی ہے

اس روایت میں صلوٰۃ الخوف کا یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ ----

امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے اور یہ گروہ سجدہ کرنے کے بعد اپنی نماز پوری کیے بغیر دشمن کی طرف چلا جائے۔

پھر دوسرا گروہ آئے امام اس کو دوسری رکعت پڑھائے اور سلام پھیر دے

اب یہ دوسرا گروہ اپنی نماز اسی وقت پوری کر لے اور دشمن کے سامنے چلا جائے۔

پھر پہلا گروہ آ کر اپنی دوسری رکعت ادا کرے۔

یہ طریقہ بخاری شریف کی اس روایت میں موجود ہے

لیکن انہمہ اربعہ میں سے کوئی بھی اس طریقہ پر عمل پیرا نہیں ہے۔

دوسری طریقہ

یہ طریقہ جامع ترمذی میں موجود ہے

یہ روایت ترمذی میں ہے اور حضرت سہل ابن ابی حمّہ سے منقول ہے--

ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرا گروہ دو شمن کے مقابل کھڑا رہے۔ جب امام سجدہ کر چکے تو پہلا گروہ اپنی دوسری رکعت اسی وقت پوری کر لے اور امام اتنی دیر کھڑا ہو کر انتظار کرتا رہے۔

پھر دوسرا گروہ آئے اور امام اس کو ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے اور یہ گروہ مسبوق کی طرح اپنی دوسری رکعت پوری کر لے۔۔۔۔۔

صلوة الخوف کے تینوں طریقے جائز ہیں لیکن یہ طریقہ نمبر دو امام شافعی امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک راجح ہے

تیسرا طریقہ

یہ طریقہ حضرت عبد اللہ ابن عباس سے موقوفاً منقول ہے اور یہ روایت امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب الآثار میں موجود ہے پہلا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر چلا جائے پھر دوسرا گروہ دوسری رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر چلا جائے پھر پہلا گروہ آکر اپنی نماز پوری کر لے۔۔۔۔۔

اس کے بعد دوسرا گروہ آکر اپنی نماز پوری کر لے

یہ طریقہ احناف کے نزدیک راجح ہے وجہ ترجیح یہ ہیکہ یہ طریقہ صلوٰۃ الخوف کا اوفاق بالقرآن ہے یعنی قرآن کریم کی آیت کے زیادہ موافق ہے۔۔۔۔۔!!

باب نمبر 45

یہاں اشکال یہ ہوتا ہے کہ بخاری شریف کا باب نمبر 41 کا عنوان بھی یہی تھا باب نمبر 45 کا بھی یہی عنوان ہے لہذا یہ باب مکر ہے

اس کا جواب شارحین یہ دیتے ہیں کہ باب نمبر 41 کا تعلق آیت نمبر 234 سے تھا اور اس باب کا تعلق آیت نمبر 240 سے ہے

لہذا تکرار نہیں ہوا

اور اس بات پر دلالت اس باب میں آنے والی روایت کر رہی ہے۔۔۔۔۔

00 سبق نمبر 37 [6:10 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 46

نَحْنُ أَحْقَنَاكَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ

کیا ابراہیم علیہ السلام جو اللہ کے پیغمبر تھے ان کو شک ہوا تھا اور کیا انبیاء کرام کو شک ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا کہ نَحْنُ أَحْقَنَاكَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ

کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں۔؟؟؟؟

جواب

محمد شین نے اس کا جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے شک نہیں کیا بلکہ یہ علم الیقین اور عین الیقین کا معاملہ ہے اسی لیے جب اللہ نے پوچھا "اَوْلَمْ تَوْمَنْ" کیا تم ایمان نہیں رکھتے تو فرمایا کہ "بلی۔ ہاں کیوں نہیں یہ علم الیقین کا اقرار تھا

"وَلَكُنْ لِيَطْمَئِنَ قَلْبِي" لیکن تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے یہ عین الیقین کی التماس ہے شک نہیں

اس لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو شک نہیں ہوتا

تیسری بات کا جواب محمد بنین نے یہ دیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو افعاً کہا کسر نفسی کی وجہ سے کہا کہ اگر ابراہیم علیہ السلام کو شک ہوا تھا تو ہم شک کرنے کے زیادہ حقدار تھے لیکن جب ابراہیم علیہ السلام کو شک نہیں ہوا تو ہمیں بھی شک نہیں ہے

یہ جواب علامہ قسطلانی اور علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ شارحین بخاری نے دیا ہے

فخذ اربعۃ من الطیر

روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو چار پرندے لیے تھے وہ یہ ہیں
مرغ۔۔۔ مور۔۔۔ کبوتر۔۔۔ کوا
جیسا کہ تفسیر عثمانی میں بھی لکھا ہے

صرھن

اس کا ایک معنی ہے کاٹنا
یعنی ان چار پرندوں کے چار چار ٹکرے کیے۔ سر کو الگ کیا۔ پر کو الگ کیا۔ پاؤں کو الگ کیا۔ دھڑ کو الگ کیا۔

ثُمَّ أَجْعَلَ عَلَى كُلِّ جِبَلٍ مَنْهَنْ جَزَأً

پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک جزء کر کے چار پہاڑوں پر رکھ دیں پھر ان کو بلا کیں تو وہ دوڑتے ہوئے آئیں گے زندہ ہو کر یائینک سعیا

صرھن کا ایک معنی

مالک کرنا اور مانوس کرنا بھی ہے چنانچہ تفسیر عثمانی میں شیخ الہند رحمہ اللہ نے صرھن کا ترجمہ کیا پھر ان کو ہلا لے اپنے ساتھ یعنی
مانوس کر لے۔۔۔

صرھن میں قرائتیں

حضرت عبد اللہ ابن عباس سے صرھن کے بارے میں پانچ قرائتیں منقول ہیں

نمبر 1

صرھن۔ بضم الصاد و سکون الراء

یہ قرائت جمہور کے نزدیک ہے اور یہی قرائت مصحف میں درج ہے

نمبر 2

صرھن بکسر الصاد و بسکون الراء

یہ قرائت امام حمزہ کے نزدیک ہے

نمبر 3

بکسر الصاد و بتشدید الراء

صرھن

نمبر 4

بضم الصاد و بتندید الراء

صرھن

ان چاروں قراءتوں میں رسم الخط کے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی

نمبر 5

بتثیث الراء

فڑرھن

یہ قرائت ابوالبقاع کے نزدیک ہے

قراء کے نزدیک یہ قرآۃ شاذہ ہے

اس قرائت کی صورت میں رسم الخط میں بھی تبدیلی آئیگی

باب نمبر 47

" قالوا اللہ اعلم فخضب عمر "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوں ناراض ہوئے؟

کیا واللہ اعلم کہنا غلط بات ہے؟

اس کا جواب محمد بنین نے یہ لکھا کہ جہاں مراد اور مقصد معین نہ ہوں وہاں واللہ اعلم کہنا درست ہے ورنہ اگر استاد شاگرد سے پوچھے یہ صیغہ کونسا ہے تو وہاں واللہ اعلم جواب میں کہنا غلط ہو گا وہاں نعلم اولاً نعلم کہنا ہو گا

اس لیے حضرت عمر ناراضی ہوئے کیوں اس آیت کی مراد اور مقصود متعین ہے

فعمل بالمعاصی حتی اغراق اعمالہ

یہاں محمد شین حبط اعمال کی بحث کرتے ہیں کہ

کیا گناہوں کی وجہ سے نیک اعمال صالح ہو جاتے ہیں؟

+ مسئلہ حبط اعمال +

مذہب نمبر 1

مرجہ کا مذہب یہ ہے کہ نجات کیلئے ایمان کافی ہے اعمال ضروری نہیں

الہذا گناہ کبیرہ ایمان کیلئے نقصان دہ نہیں ہے۔

مذہب نمبر 2

خوارج کے نزدیک گناہ کبیرہ کا مر تکب کافر ہو جاتا ہے

مذہب نمبر 3

معترض کے نزدیک گناہ کبیرہ کا مر تکب نہ کافر ہوتا ہے نہ مؤمن بلکہ میں میں ہوتا ہے

مذہب نمبر 4

اہل سنت و اجماعت کا مذہب

اس مذہب کے بارے میں تفصیل ہے

بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن سے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

جیسے شرک۔ کفر۔ انکار آخرت۔ نبی کی شان میں گستاخی۔

شرک

اس سے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

سورۃ النعام آیت نمبر 88

." "ولوا شرکوا بھی عذاب مکانوا يعلمون " " .

2

آیات قرآنی کے انکار سے اور انکار آخرت سے بھی تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

جیسا کہ سورۃ اعراف آیت نمبر 147

" "والذین كذبوا بآیاتنا ولقاء الآخرة حبطت اعمالهم ---

معلوم ہوا آیات قرآنی کے انکار سے اور آخرت کے انکار سے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

کفر سے

سورۃ مائدہ آیت نمبر 5

ومن يكفر بالآیمان فقد حبط اعماله ---

نبی کی شان میں گستاخی سے بھی سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

سورۃ حجرات آیت نمبر 2

.. وَلَا تَجْهَرُ وَاللَّهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرٍ بِعِصْمِكَ لَبِعْضٍ أَنْ تَجْهَرَ إِعْمَالَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ---

اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جس سے مخصوص اعمال یا ان کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے

جیسے

1 .. سورۃ بقرہ آیت 264

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطِلُوا أَصْدِقَاتِكُمْ بِالْمُنْ وَالْأَذْيِ ---

اے ایمان والو تم اپنے صدقات یعنی مالی عبادات کو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع نہ کرو۔۔

2 _____ ریاکاری

جس عمل میں ریاکاری ہو وہی عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

سورۃ نساء آیت نمبر 38

"وَالَّذِينَ يَنْفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِزْقَ النَّاسِ ---

جو خرچ کرتے ہیں لوگوں کو دکھانے کے لیے۔۔

_____ 26.7.2022 _____

8 8 8 8 8 8 سبق نمبر 38 : [6:10 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 48

الحف

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلَّا فَا

الحج

یہ قرآن مجید میں نہیں ہے

احفاظ

فِي حَكْلَمٍ (سورۃ محمد آیت نمبر 37)

اور ان تینوں کا معنی ایک ہے۔۔۔

باب نمبر 49

بعج کی تعریف

مبادلة المال بالمال بالترافق

سود کی تعریف

کل قرض جر نفع فحوم رام

سوال

قرآن مجید میں ربوا کی تعریف کیوں نہیں کی گئی؟؟

اس وجہ سے کہ اس وقت کے کفار کو بھی ربوا اور نبی کی تعریف معلوم تھی

آیات ربوا کل سات ہیں

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 275 سے 281 تک

ان سات آیات پر امام بخاری پانچ باب قائم کر رہے ہیں

ان میں سے چار باب ایسے ہیں جنمیں امام بخاری ایک ہی روایت بار بار لارہے ہیں مختلف سند کے ساتھ

باب نمبر 49-50-51-52

لما نزلت الآيات من آخر سورۃ البقرہ فی الربوا

یعنی آیت نمبر 275 سے لیکر 281 تک کی آیات

باب نمبر 50

یک حق

مثنا۔ برکت ختم کرنا

ابو عبد اللہ

امام بخاری کی کنیت

باب نمبر 51

فاذنو

اس میں دو قرائتیں ہیں

قرائت نمبر 1

ب

فَكَمْ بَعْدَ هَمْزَةِ سَاكِنٍ هُوَ يُعْنَى بِكُونِ الْهَمْزَةِ وَفُتْحِ الْذَالِ

یہ قرائت جمہور کے نزدیک ہے اور مصحف میں بھی یہی قرائت لکھی ہے

قرائت نمبر 2

بَدَ الْهَمْزَةِ وَكَسْرَةِ الْذَالِ

فاذنو

یہ قرائت امام حمزہ اور امام عاصم کے نزدیک ہے

(دونوں قرائتوں کی صورت میں رسم الخط میں کوئی تبدیلی نہیں آئی گی)

باب نمبر 52

نظرہ

کا معنی مہلت دینا

میسرۃ

سہولت کا وقت

اشکال

شارحین بخاری یہاں ایک اشکال نقل کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمۃ الباب میں جو آیت ذکر کی ہے اس کا تعلق دین یعنی قرض کے ساتھ ہے اور جو حدیث لاکیں ہیں اس کا تعلق ربوا کے ساتھ ہے

تو پھر حدیث کا تعلق ترجمۃ الbab کے ساتھ کیا ہوا؟؟؟

شارحین بخاری نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں

جواب نمبر 1

حضرت گنگوہی نے بخاری کی شرح لامع الداری جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 34 میں یہ جواب دیا ہے کہ یہ آیات آیت 275 سے 281 تک ان سب کا تعلق ربوا کے ساتھ ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں قرضدار کو مہلت دینا اور قرضدار کو قرضہ معاف کرنے کی تلقین کی ہے تو اس قرضدار سے ربوا یعنی سود لینا کیسے جائز ہو گا

یاد رہے کہ سود کا تعلق بھی قرض ہی کے ساتھ ہوتا ہے

لہذا حدیث کا تعلق بھی ترجمۃ الباب سے موجود ہے

جواب نمبر 2

علامہ عینی نے عمدة القاری جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 132 میں یہ جواب دیا ہے کہ

یہ تمام آیات ربوائی سے متعلق ہیں

کیوں کہ ربوائیں اکثر قرض دے کر سود لیا جاتا ہے۔ اس لیے ربوا سے متعلق آیات کے تحت ربو اوالی حدیث لائے ۔۔۔۔

باب نمبر 53

ترجمون

اس میں دو قرائتیں ہیں

بضم التاء وفتح الجيم ۱

اس وقت یہ جمع مذکور بحث فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہو گا

یہ قراءت جمہور کے نزدیک ہے اور یہی قراءت مصحف میں ہے

فتح التاء و بکسر الجيم ۲ ترجمون

اس وقت یہ فعل مضارع معلوم کا صیغہ ہو گا

یہ قراءت ابو عمر کے نزدیک ہے ۔۔۔۔

آخر آیہ نزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ الربوا

آخری آیت کو نسی ہے اور آخری سورت کو نسی ہے

اس کے بارے میں مختلف روایات ہیں ان روایات میں تطیق کیسے ہوگی ..؟؟؟

جیسے

نمبر ایک روایت

بخاری شریف ہے اس باب میں ہے کہ آخری آیت جونازل ہوئی وہ آیت ربوا ہے

روایت نمبر دو

بخاری شریف میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 176 کے بارے میں روایت آئیگی کہ آخری آیت آیت کالہ ہے۔

روایت نمبر تین

سورۃ توبہ کی تفسیر میں بخاری شریف کے اندر یہ روایت آرہی ہے کہ آخری سورت جونازل ہوئی وہ سورۃ براءۃ ہے

روایت نمبر چار

جب ھم سورۃ نصر کی تلاوت کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی کل ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور سورۃ نصر کا ترتیب نزولی نمبر 114 ہے اس لیے کہ روایات میں یہ بات موجود ہے کہ آخری سورۃ قرآن کی جونازل ہوئی وہ سورۃ نصر ہے

لہذا ان تمام روایات میں تطیق کیسے ہوگی کیوں کہ ان روایات میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔۔۔

جواب

محمد شیعین نے بخاری کے اس باب کی آنے والی تشریح میں فرمایا ہے کہ

حضرت عبد اللہ ابن عباس نے جو یہ فرمایا

قال آخر آية نزلت على النبي آية الربوا

اس کا مطلب یہ ہے کہ ریواکے بارے میں جو سات آیتیں نازل ہوئی یعنی آیت نمبر 275 سے 281 تک

ان آیات کے اعتبار سے ربوا کے بارے میں یہ آخری آیت ہے۔ کیوں کہ یہ آیت نمبر 128 ہے

اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید کے اعتبار سے یہ آخری آیت ہے۔۔۔۔۔

مئہ

آخری آیت جو نازل ہوئی وہ آیت کالا ہی ہے جو سورۃ نساء کی آیت نمبر ۱۷۶ ہے

() یعنی آیات کے نزول کے اعتبار سے آخری آیت (

نمبر --- تین ---

آخری سورۃ جو احکام کے اعتبار سے پوری نازل ہوئی وہ سورۃ توبہ ہے

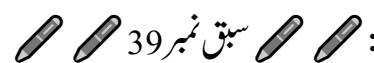
جس کا ترتیب نزولی نمبر 113 ہے

نمبر--چار

اور سورتوں میں سے بالکل مکمل جو آخری سورۃ قنال ہوئی وہ سورۃ نصر ہے

جس کا ترتیب نزولی نمبر 114 ہے۔۔۔۔۔

لہذا تمام روایات میں تطبیق ہو گئی !!!!!!!.....

 سبق نمبر 39 : [6:12 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 54

{ { وان تبدوامانی انفسکم }

محمد سے مراد

امام بخاری کے شیخ ہیں

ان کا پورا نام

فتح الباری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 206 میں تین نام لکھے ہیں

1۔ یہ محمد ابن یحییٰ زہلی ہیں

یہ قول کلابازی کا ہے

2۔ یہ محمد ابن ابراہیم ابو شنبجی ہیں

یہ قول امام حاکم کا ہے

3 یہ امام بخاری کے شیخ محمد ابن ادريس الرازی ہیں

یہ قول ابو نعیم رحمہ اللہ کا ہے۔

حدنا التفیلی

تفیلی یہ امام بخاری کے شیخ کے شیخ ہیں

انکی کنیت ابو جعفر ہیں

ان کا نام عبد اللہ ابن محمد ابن علی ابن تفیل ہے

ان وفات سن 254 ہجری میں ہوئی ہے

پوری صحیح بخاری میں ان سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے

صحیح مسلم میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے

باقی کتب میں ان سے مختلف روایات منقول ہے

حدنا مسکین

یہ تفیلی کے شیخ ہیں

ان کا پورا نام

مسکین ابن بکیر الحراني ہیں

انکی وفات سن 198 ہجری میں ہوئی ہے

پوری صحیح بخاری میں ان سے بھی صرف یہی ایک روایت منقول ہے

وھو ابن عمر

اس کا قائل مروان بن اصغر ہی ہے

تو یہ روایت مجہول نہ رہی

سوال کہ مروان بن اصغر نے ایسا کیوں نہیں کہا کہ عن ابن عمر

مروان اصغر کے جو شاگرد ہیں انہوں نے جب روایت کی تو اسی طرح روایت کی بعد میں جب مروان نے وضاحت کی تو انہوں نے اسی طرح لکھ دیا کہ عن رجل من اصحاب النبی وھو ابن عمر۔۔۔

غفرانک

اس کیلئے وہ مکمل بحث یاد کرنا ہو گی جس ترمذی میں باب ما یقول اذ اخرج من الخلاء میں پڑھی گئی ہے کہ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد غفرانک یہ دعا پڑھنی چاہیے

اور غفرانک ایسا مفہوم ہے جس کا فعل حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔۔۔

ان تبدوا مانی انفسکم او تختنوه قال نسختما الآلیۃ بعد حدا

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے اپنے بعد آنے والی آیت سے

اس کے بعد آنے والی آیت آیت نمبر 286 ہے

جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا يكف اللہ نفسا الا و سعها

یعنی اللہ تعالیٰ کسی شخص کو پابند نہیں بناتا مگر اسکی طاقت کے مطابق

کیا ان تبدوامانی نفسکم منسوخ ہے؟

اکثر مفسرین اور محدثین نے یہی فرمایا ہے کہ یہ منسوخ ہے

تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری جلد نمبر 8 صفحہ 206

اور درمنثور جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 340

اور مزید تفصیل کیلئے دیکھیے

تفسیر کبیر جلد نمبر سات صفحہ نمبر 125

اس پوری تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ جب سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 284 نازل ہوئی "ان تبدوامانی نفسکم او تختفوہ یا حاسکم بہ اللہ

"

یعنی اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا تم اس کو چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا

تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے کہ انسان کے دل میں بہت سے وساوس اور خیالات آتے ہیں اگر کپڑہ ہونی شروع ہوئی تو کون نجات پائے گا

صحابہ نے یہ پریشانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا حکم ہے تم سمعنا و اطعنا کہو یعنی ہم سن لیا اور مان لیا

پھر ایک سال کے بعد آیت نمبر 286 لا یکف اللہ نفسا الا و سمعنا نازل ہوئی

یعنی اللہ تعالیٰ انسان کو اسکی طاقت کے مطابق پابند بناتا ہے ذہن میں آنے والے خیالات کو کوئی روک نہیں سکتا

اس لیے اس پر کپڑہ بھی نہیں ہوگی

الہذا حضرت عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا کہ ان تبدوامانی نفسکم کو لا یکف اللہ نے منسوخ کر دیا.....

جواب نمبر دو

حضرت گنگوہی نے بخاری شریف کی شرح لامع الدراری جلد نمبر نو صفحہ نمبر 34 میں فرمایا کہ
یہاں نسخ بمعنی تخفیف کے ہے کہ دوسری آیت نازل کر کے اللہ نے امت کیلئے تخفیف کر دی
اس لیے یہاں نسخ اصطلاحی مراد نہیں ہے
کیون کہ نسخ اصطلاحی احکام میں ہوتا ہے اور ان تبد و امانی افسکم یہ اخبار میں سے ہیں

جواب نمبر تین

وہبہ ز حلیلی نے التفسیر المنسیر جلد نمبر تین صفحہ 220 میں یہ جواب دیا کہ
یہاں نسخ نہیں ہے جمع بین الایتن ممکن ہے
کہ ان تبد و امانی افسکم میں وہ خیالات مراد ہیں جو اختیاری ہو جیسے بعض وغیرہ اور لا یکلف اللہ نفساً میں وہ خیالات مراد ہیں جو غیر
اختیاری ہو جیسے حسد وغیرہ
الہذا یہاں نسخ نہیں ہے

جواب نمبر چار

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ
القرآن یفسر بعض عضائکہ قرآن خود ایک جگہ کی تفسیر دوسری جگہ کرتا ہے
چنانچہ سورۃ حجرات آیت نمبر بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یا ایہا الذین آمنوا جتبوا کثیراً مِن الظن۔

اے ایمان والو زیادہ گمان کرنے سے بچا کرو کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے یہ فرمایا کہ

گمان تب گناہ ہوتے ہیں جب یہ گمان قول یا فعل سے ظاہر کر دیئے جائیں

جیسے کسی کے متعلق بد گمانی ذہن میں آئی پھر اسے بیان کر دیا یعنی غیبت کر دی یا تمہت لگادی یا چغلخوری کر دی اب گناہ ہو گا

لہذا ان دونوں آیتوں میں نہ نہیں ہے۔۔۔

سورۃ بقرہ مکمل شد

[سورۃ آل عمران کا تعارف]

1.... اس سورت کا نام آل عمران ہے

2.... یہ سورۃ مدنی ہے

3.... اس کا ترتیب توقیعی نمبر تین ہے

4.... اور ترتیب نزولی نمبر 89 ہے

5.... کل آیات دو سو

6.... رکوع بیس ہے

7.... اس سورۃ کا نام اس سورۃ میں دو مرتبہ آیا ہے

آیت نمبر 33 میں "اللَّهُ أَصْفَلُ أَدْمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عُمَرَانَ"

البته صرف عمران کا ذکر آیت نمبر 53 میں بھی آیا ہے "اذ قالت امرأة عمران

یہاں عمران سے مراد

عمران کا تعارف

انپیا کی تاریخ میں عمران دوہیں

پہلے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام عمران ہے لیکن اس عمران کا ذکر قرآن میں نہیں ہے

دوسرے۔ حضرت مریم کے والد کا نام بھی عمران ہے

سورۃ آل عمران میں حضرت مریم کے والد مراد ہیں

جب اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 35 میں فرمایا۔ اذ قالت امرأة عمران "يعنى جب عمران کی بیوی نے کہا

یہاں عمران کی بیوی سے مراد مریم علیہا السلام کی والدہ ہے

حضرت مریم علیہ السلام کے واقعات میں یہ ذکر ملتا ہے کہ لفظ حاذ کریا

ہذکر پاکون مے

در اصل حضرت مریم علیہ السلام زکر یا علیہ السلام کے پاس رہی انہوں نے مریم کی کفالت کی کیوں کہ زکر یا حضرت مریم کے خالو تھے یعنی حضرت زکر پاکی یہوی حضرت مریم کی والدہ کی بھن تھی۔۔

پورے قرآن مجید میں مریم علیہا السلام کے والد عمران کا ذکر تین مرتبہ آتا ہے

نمبر ایک سورہ آل عمران آیت نمبر 33 میں "اَنَّ اللَّهَ اَصْفَلُ الْأَدْمَنَ" وآل عمران۔۔۔

نمبر دو۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 35 "اذ قالت امرأة عمران يعني مریم علیہا السلام کی والدہ

نمبر تین۔ سورۃ تحریم آیت نمبر 12 "وَمَرِيمٌ ابْنَتُ الَّتِي

مفردات کی تشریح

تقاة و تقیہ واحدہ

کہ ان دونوں کا معنی ایک ہے یعنی بچنا

اس سے امام بخاری نے یہاں دو قرائتوں کی طرف اشارہ کیا ہے

ایک قرائت اسمیں تقوۃ ہے

یہ جہور کے نزدیک ہے

اور مصحف میں اسی طرح ہے۔

دوسری قرائت

تقیہ

یہ قرائت قرائیں سے امام یعقوب کی ہے

یاد رہے کہ دونوں قرائتوں کی صورت میں رسم الخط میں کوئی فرق نہیں آئے گا

صریح معنی بردا

ٹھنڈک

شفا حفرة

کنارہ۔ گھڑا

جیسے کنوئیں کا کنارہ

آیت نمبر 103

تبوا

آیت نمبر 121

لشکر بنانا۔ لشکر کو ترتیب دینا

والمسوم

نشان لگا ہو اعمدہ گھوڑے۔

ربیون

آیت نمبر 146

یہ جمع ہے اس کا واحد ربی ہے یہ اسم منصوب ہے

بمعنی رب والا

آن کل یہودی اپنے علمائے کوربی کہتے ہیں

اور قادیانی اور مرزبانی اپنے علمائے کوربی کہتے ہیں

تحسوا نحتم

آیت نمبر 152

بمعنی تم جڑ سے ختم کر رہے تھے ان کو قتل کر کر کے

غزا

آیت 156

اس کا واحد غازی ہے بمعنی جہاد کرنے والا

سنکتب

بمعنی محفوظ لکھنا یاد کرنا

نزلہ

آیت نمبر 198

بمعنی ثواب

اور یہ ضیافت کا معنی بھی ممکن ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت

انخلیل المسومنہ

عمدہ اور خوبصورت گھوڑے (حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ)

حصورا

آیت نمبر 39

یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خوبی بیان ہوتی ہے آیت میں
کہ باوجود شہوت کے وہ عورتوں کے پاس نہیں ائمیں گے اپنے آپ پر کنٹرول کرنے والے ہوں گے۔۔۔۔۔

من فور حُم

جوش۔ غصہ

بجز اجی من المیت

کہ نطفہ ایک بے جان چیز لیکن اس سے ایک زندہ انسان پیدا ہوتا ہے

الابکار

فجر کا اول وقت یعنی صبح سوریرے

العشی

سورج کے زوال سے لیکر غروب ہونے تک
یا سورج کے پیلا ہونے سے لیکر غروب ہونے تک۔۔۔۔۔

 سبق نمبر 40 : [6:12 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 1 سورۃ آل عمران آیت نمبر 07

آیت مکملات

یہ مکمل کی جمع ہے یا مکملہ کی جمع ہے
 لغوی معنی ہے کسی بات کو یا کسی چیز کو مضبوط کرنا
 اصطلاحی طور پر اس آیت کو کہتے ہیں جس کا معنی اور مفہوم واضح ہو
 الہذا مکملات ان آیت کو کہتے ہیں جس کا مطلب بالکل واضح ہو آیت کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ام الکتاب کہا۔ ام کا معنی ہے
 اصل یعنی یہ اصل کتاب ہے قرآن سے مقصود بالذات یہی آیات ہیں۔۔۔

وآخر تباہات

یہ جمع ہے تباہت کی جو اسم فاعل ہے باب تفاعل سے
 اس کا لغوی معنی ہیں ایک دوسرے کا تباہ ہونا
 اور اصطلاحی تعریف۔ وہ آیات جن کا معنی اور مفہوم واضح نہ ہو جیسے حروف مقطعات جو مختلف سورتوں کے شروع میں ہوتے
 ہیں

اسی طرح وہ آیات جن کا مفہوم واضح نہ ہو اسے بھی تباہات کہتے ہیں

زبغ

لغوی معنی ہے ٹیڑھاپن / کجی

مفہومی معنی شک کے ہیں

ہدایت کی رہ سے ہٹ کر دوسری راہ کی طرف چنان یہ زبغ کھلاتا ہے

راخ

جزوں سے مضبوط، گھر انی سے مضبوط

و ما يعلم تاویلہ الا اللہ و الراسخون فی الْعِلْمِ يقُولُونَ آمنا بہ

یہاں والراسخون کی واو میں دو ترکیبیں ہیں

پہلی ترکیب کہ یہ وا عاطفہ ہے

اب معنی یہ ہو گا کہ ان تباہات آیات کی تاویل نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اور وہ لوگ جو راخ فی العلم ہے

یہ امام مجاهد رحمہ اللہ کی تفسیر ہے

دوسری ترکیب جمہور علماء کے نزدیک یہ وا برائے استیناف ہے یعنی کہ پہلا کلام یہاں وا پر مکمل ہوا ب آگے اور بات ہے

اس صورت میں ترجمہ یہ ہو گا۔۔۔۔ ان تباہات کی تاویل کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور الراسخون فی العلم کہتے ہیں

کہ ہم تباہات پر ایمان لائے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے

یہی منقول ہے حضرت ابی بن کعب سے حضرت عائشہ اور حضرت عروہ سے

اس ترکیب کو پسند کیا ہے امام کسائی امام فراء اور امام انخش نے
ان سب نے کہا کہ تباہات کی تاویل کوئی بھی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کے علاوہ

باب نمبر 2 آل عمران آیت نمبر 36

وَإِنْ أَعْيُذُ بِهَا بَكَ وَذُرْ يَتَّحَمُ مِنْ إِشْيَاطِنَ الرَّجِيمِ.....

مریم علیہ السلام کی والدہ نے حضرت مریم کو دعا دی تھی اس لیے کہ انہوں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر میرے ہاں بیٹا پیدا ہو تو
آپکے راہ میں دوں گی

الاَمْرُ كَمْ وَابْنَتُهَا

قاضی عیاض نے فرمایا کہ یہی خصوصیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تھی کہ شیطان ان پر عمل دخل نہیں کر سکتا تھا ان پر اثر
نہیں کر سکتا تھا.....

 سبق نمبر 41  : [6:12 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 3 آل عمران آیت نمبر 77

انَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ

الْيَمِ

وَهُوَ فِي مَوْضِعٍ مَفْعُلٍ۔

یہاں سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہاں الْيَمِ مولم کے معنی میں ہے جیسے فعل فاعل کے معنی میں ہوتا ہے

یہیں مرکب کی تعریف

ایسی قسم اٹھانا جس کی وجہ سے دوسرے انسان کے مال کو کھایا جائے یعنی کسی کو روک کر محبوس کرے، کسی جال میں پھنسا کر قسم اٹھائی جائے اس کو یہیں صبر کہتے ہیں

شانِ نزول

پہلی روایت کے مطابق آیت کریمہ اشعت بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ ان کا انکے چپازاد بھائی (جنکنام معدان تھا) کے زمین میں کنوں تھا اس نے دعویٰ کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بینک او یہیں" تو اشعت بن قیس نے کہا "اذا يحلف يار رسول اللہ" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "من حلف على یہیں صبر يقطع بهما مل امری مسلم و هو فيها فاجر لقى اللہ و هو عليه عضبان" ۴

آیت کا دوسر اشان نزول

حضرت عبد اللہ بن اوفی کا واقعہ ہے جو اس سے اگلی حدیث میں موجود ہے۔۔۔

اقام۔۔۔

لغوی معنی قائم کرنا

اس سے اقیموا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے
یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا قائم کرنے کا حکم کیوں دیا ہے۔۔۔؟؟؟؟
حضرت شاہ ولی اللہ نے اقام کا معنی بیان کیا کہ اقام کا معنی شائع کرنا عام کرنا راجح کرنا کے آتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے نماز کو عام
کرنے شائع کرنے اور راجح کرنے کا حکم دیا ہے
جیسے قرآنی قانون کو قائم کرو۔۔۔

باب کی تیسری روایت

تیسری روایت میں حضرت ابن عباس کے ایک فیصلے کا تذکرہ ہو رہا ہے جس کا تعلق اس آیت کے ساتھ ہے کسی شان نزول کا
ذکر نہیں ہوا

تحرزان

حرز بجز سوئی سے چڑے کی سلائی کرنا موزے دستانے وغیرہ۔۔۔

ذکر و حاباللہ

حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ اس عورت کو اللہ تعالیٰ کی بات یاد دلا اور مراد تھی آیت کریمہ نمبر 77 آیت سن کر اندر کمرے والی عورت نے اعتراض کیا کہ اس نے اپنی سہیلی کے ہاتھ میں سوئی گھسائی تھی۔

سبق نمبر 42 : [6:13 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 4۔ قل یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بینا و بینکم ۔۔۔۔۔

اس آیت کے مخاطبین کون تھے؟؟؟

اس میں دو قول ہیں۔

قول اول.....

نصاریٰ نجران مراد ہے نجران کے نصاریٰ کا ایک وند آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا تو آپ نے اللہ کے حکم سے ان کو یہ فرمایا تھا

قول ثانی.....

اس کے مخاطب یہود مدینہ ہے مدینہ منورہ میں رہنے والے یہودی قبیلے ۔۔۔۔۔

حدیث ابوسفیان من فیہ الی فی ..

دونوں جگہ فی سے مراد۔ فی بمعنی فم کے ہے یعنی انہوں نے یہ باتیں مجھے خود بتائی سنی سنائی باتیں نہیں ہے۔۔۔

ابوسفیان کا تعارف

احادیث میں دو ابوسفیان کا ذکر آتا ہے

ابوسفیان صخر بن حرب یہ فتح مکہ کے موقع پر رمضان سن آٹھ 8 ہجری کو مسلمان ہوئے تھے اس سے پہلے مشتریں مکہ میں سے تھے

ابوسفیان کے اسلام لانے سے پہلے انکی بیٹی حضرت ام حبیبہ کا نکاح سن 7 ہجری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا

(یاد رہے کہ سے نکاح ذی القعده سن 7 ہجری میں ہوا تھا لیکن ازواج مطہرات میں سے آخری نکاح حضرت میمونہ سے ہوا تھا
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ام حبیبہ سے نکاح حضرت میمونہ سے پہلے ہوا تھا)

شوہر کا باپ بیوی کیلئے سر ہوتا ہے اور شوہر کی ماں بیوی کیلئے ساس ہوتی ہے بیوی کا باپ شوہر کیلئے خسر ہوتا ہے اور بیوی کی ماں
شوہر کیلئے خوش دامن ہوتی ہے اور ابوسفیان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جداً مجد میں جا کر سلسلہ نسب ملتا ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک یہ ہے۔۔۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف

اور ابوسفیان کا یہ ہے

ابوسفیان ابن حرب ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف

تو دونوں کا سلسلہ نسب عبد مناف پر جا کر مل جاتا ہے

ابوسفیان اموی تھے اور قریش کے سرداروں میں سے تھے

ابوسفیان نمبر دو

یہ ابوسفیان ابن حارث بن عبدالمطلب ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چپازاد بھائی ہے اور رضا عی بھائی بھی ہے یہ وہی ابوسفیان ہے جو جنگ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے

یہ وقت تھا جب آپ نے فرمایا تھا

"اَنَا النَّبِيُّ لَا اَكَذِّبُ، اَنَا اَبْنَ عبدِ الْمُطَّلَبِ" " "

انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اس سے مراد صلح حدیبیہ کی مدت ہے صلح حدیبیہ سن 6 ہجری میں ہوا اور وہ مدت یہ چل رہی تھی کہ ہم دس سال تک جنگ نہیں کریں گے

یہ واقعہ ابوسفیان کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے کیوں کہ ابوسفیان سن 8 ہجری میں اسلام لائے تھے

الی ہر قل

یہ روم کے بادشاہ کا نام تھا جس کا لقب تھا قیصر
یعنی روم کے ہر بادشاہ کو قیصر کہتے تھے اور فارس ایران کے ہر بادشاہ کو کسری کہتے تھے اور مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہتے تھے
موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جو فرعون تھا اس کا نام رامیس تھا۔ اسی طرح جیش کے کر بادشاہ کو نجاشی کہتے تھے!..

یہ ہر قل بادشاہ عیسائی تھا یعنی انجلی کو مانتا تھا عیسیٰ کو نبی مانتا تھا

عظیم بصری

اس کا نام تھا حارث بن ابی شمر الغسانی

فاجلسونی میں یہ واجلسوا اصحابی خلفی

سربراہِ مملکت سے بات کرنے کا سلیقہ اس جزء سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایسے حالات ہوئے تو صرف متكلم آگے جائے گا

ثم دعا بر جمانتہ

یعنی جو ایک زبان کی دوسرے زبان میں تشریح کرتا ہے ترجمان کہلاتا ہے کیوں کہ ہر قل کی زبان رومی تھی

وَأَيْمَ اللَّهُ

لغوی معنی اللہ کی قسم (اس وقت کے سارے مشرک اللہ کو مانتے تھے اور ایک مانتے تھے توں کو واسطہ مانتے تھے)

بامحاورہ ترجمہ یہ ہو گا

اللہ کی قسم اگر مجھ پر ان ساتھیوں کے جھٹلانے کا دباونہ ہوتا تو میں کچھ جھوٹ بھی بولتا ان کے سوالوں کے جوابات میں ...

ثُمَّ قَالَ لِتَرْجِمَةٍ

ہر قل بادشاہ نے ابوسفیان سے دس سوال پوچھے تھے ہر سوال کے پیچھے ایک حکمت ہوتی ہے ایک فلسفہ ہوتا ہے، ہر قل بادشاہ اپنے سوالات کا فلسفہ آگے جوابات میں بیان کریں گے

یصیب منا و نصیب منه

کبھی حم سے ان کو نقصان پہنچتا ہے اور کبھی ان سے حم کو نقصان پہنچاتا ہے۔

جیسے بدر میں مشر کین ستر لاشیں میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے اور ستر افراد گرفتار ہوئے لیکن مسلمان کل چودہ شہید ہوئے
آٹھ انصار اور پچھے مہاجر

اور پھر بعد میں سن تین بھری میں غزوہ احمد ہوا اس میں مسلمانوں کا نقصان ہوا اس لیے کہ اس میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور
تنینیں کافرمارے گئے۔۔۔۔۔

حضرت سلمان فارسی کے ایمان لانے کا واقعہ

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ میں پہلے موسیٰ تھا پھر عیسائیٰ مذہب قبول کر کے مومن ہو گیا ماباپ نے اذیتیں دیں

میں موصل کے علاقے چلا گیا وہاں ایک پادری کے پاس رہنے لگا

جب موصل کا انتقال ہونے لگا تو اس نے مجھے کہا تم نصیبین چلے جاؤ

جب اسکا انتقال ہونے لگا تو مجھے کہا کہ تم عموریہ کے پادری کے پاس جاؤ

جب وہ مر نے لگے تو اس نے کہا اب تم کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں

اب آخری نبی کے آنے کا وقت ہو گیا اور میں تمہیں اسکی تین نشانیاں بتاتا ہوں

1 وہ کجھوروں والی پتھری لی زمین میں آئیں گے

2 وہ صدقہ نہیں کھائیں گے بدیہ قبول کرتے ہوئے

3 انکے دونوں کندھوں کے درمیان مہربوت ہو گی

بخاری شریف کتاب التفسیر

گزشتہ سبق سے پیوستہ

حضرت سلمان فارسی کہتے ہیں کہ میں شام میں تھا وہاں سے ایک قافلہ مدینے آیا تو میں بھی ان کے ساتھ آیا
 تو بنو کلب نے مجھے دھوکے سے غلام بننا کر بھیج دیا یہودیوں کو اور میں غلام بن گیا
 میں اسی یہودی تاجر کے باغ میں کام کر رہا تھا
 اس وقت سلمان فارسی کی عمر نوے سال تھی
 تو میں نے نیچے لوگوں کی آواز سنی جو کہہ رہے تھے کہ کوئی صاحب یثرب آیا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ میں آخری نبی ہوں
 تو میرے ذہن میں ایک بات آئی کہ یہ تو وہی پتھر لیلی زمین ہے
 بڑی مشکل سے اس یہودی تاجر سے اجازت لیکر کچھ کھجوریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تو آپ نے پوچھا کہ یہ
 کیسی کھجوریں ہیں؟؟؟
 تو میں نے کہا یہ صدقہ ہے
 تو فرمایا میں صدقہ نہیں کھاتا
 سلمان فارسی کہتے ہیں اگلے دن میں پھر کھجوریں لے گیا اور بتایا کہ یہ ہدیہ ہے تو قبول فرمایا اور صحابہ کے ساتھ کھانے لگے
 تو میں گھوم کر نبی کریم صلی اللہ علیہ کے پیچھے گیا
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہچان گئے اور مہر نبوت دکھائی مجھے
 تو میں فوراً نکلے پڑھ پڑھ کر مسلمان ہو گیا
 اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بن گئے۔۔۔!!!!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو آخری نبی کا نام تک بتا دیا تھا اپنی امت کو

سورۃ حف آیت نمبر 6

"وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي أَسْمَهُ أَحْمَدٌ"

یوْتَكَ اللَّهُ الْأَجْرُ مِنْ تِينَ

ایک اجر عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا

اور دوسرا اجر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا۔۔۔

اُثُمُ الاریسیین

اگر ایمان نہ لائے تو تمہارے قوم کا گناہ بھی تم پر ہو گا۔

کیوں کہ "النَّاسُ عَلَى دِينِ مُلُوكِهِمْ"

لوگ اپنے بادشاہ کے دین اور طریقے پر ہوتے ہیں۔۔۔

ترجمۃ الباب کے ساتھ مناسبت

اس طویل روایت میں ترجمۃ الباب کے ساتھ مناسبت روایت میں آنے والی آیت مبارکہ ہے

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كُلِّ مِنْهُ -- فَقُولُوا اشْهِدُوا بِمَا مُسْلِمُونَ.

(سورہ آل عمران آیت نمبر 64)

لقد امر ابن ابی کبشہ

یہ ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کیا کہا تھا...؟؟؟

در اصل ابو کبشہ یہ کنیت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی حضرت علیمہ سعدیہ کے شوہر کی
لہذا حضرت حلیمہ سعدیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ تھی اور ابو کبشہ جن کا نام حارث ابن عبد العزیٰ تھا یہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی باپ تھے

لہذا ابن ابی کبشہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ..

لہذا اب ترجیح یہ ہو گا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ توبہت بڑھ گیا

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ توبہت بڑھ گیا

لیخاف ملک بنی اصغر

بنی اصغر کا بادشاہ بھی ڈرنے لگا ہے --

بنی اصغر سے مراد اہل روم ہے

ان کو بنی اصغر کہنے کی دو وجہوں ہیں

1 _____ روئیوں کے رنگ پیلے ہوتے تھے۔

2 _____ یہ وجہ زیادہ رانج ہے۔!

کہ رومیو کے جد امجد میں ایک نام اصغر بھی آتا ہے اس لیے ان کو بنی اصغر کہتے ہیں ...

&&&&

[6:15 pm, 17/08/2022]: صحیح کے سبق میں ایک حوالہ سورۃ صافات کلخا تھا وہ سورۃ صاف تھا درست کیجیے کسی نے کھا ہو تو

{ سبق نمبر 45 }:[6:15 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

آل عمران باب نمبر 5

حضرت انس اور ابو طلحہ کا آپس میں رشتہ کیا تھا

در اصل حضرت ابو طلحہ یہ حضرت انس کے سوتیلے والد تھے

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا نام زید ابن سہل تھا

اصل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت ابو طلحہ سے عقد ثانی کیا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے پہلے شوہر کے بیٹے تھے

جب ام انس نے ابو طلحہ سے شادی کر لی تو اب انس ابو طلحہ کے ربیب بنے

(ربیب کہتے ہیں سابق شوہر کا بیٹا اور بیٹی کو ربیبہ کہتے ہیں)

وانی اڑی ان تجعله افی الا قربین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے فرمایا کہ اس باغ کو اپنے رشتداروں میں تقسیم کرو
کیوں کہ اس میں دگنا ثواب ہو گا
ایک صد قے کا ثواب ہے
اور ایک صلد رحمی کا۔

فجعلها لحسان وابي

اس حدیث کا مطالعہ بہت ضروری ہے اس بحث کو سمجھنے کے لیے بخاری شریف کے اس روایت کے مطابق ان حضرات کے نسب ذہن میں رہنے چاہیے

نمبر ایک

حضرت ابو طلحہ کا نسب

ابو طلحہ اسمہ زید ابن سکھل ابن الاصود ابن حرام ابن عمر و ابن زید مناۃ ابن عدی ابن عمر و ابن مالک ابن الجار

حضرت حسان بن ثابت کا نسب

حسان ابن ثابت ابن المنذر ابن حرام

(اس سے معلوم ہوا کہ حرام ابوالثالث لہما عینی حرام یہ ابو طلحہ اور حسان بن ثابت کے تیسرے جد امجد تھے)

نمبر تین

ابی ابن کعب کا شجرہ نسب

ابی ابن کعب ابن قیس ابن عبید ابن زید ابن معاویہ ابن عمر و ابن مالک الجار

(ابو طلحہ اور ابی بن کعب چھٹے جد امجد پر جمع ہو رہے ہیں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ اپنے رشیداروں کو یہ باغ دے دیں تو یہ دونوں حضرت ابو طلحہ کے رشیدار تھے
نسباً

اور حضرت انس یہ ربیب تھے نسیار شیدار نہیں تھے

یاد رہے کہ متبثی اور ربیب کا اوراثت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

اس کا حل یہ ہے کہ ایک تھائی کی وصیت کردی جائے متبثی یا ربیب کیلئے

یازندگی میں جتنا چاہے ان کو دے دیں

4_8_2022

 سبق نمبر 46  : [6:15 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 6

ابو حمزة کا نام

انس بن مالک ابن عیاض الیش--

مدرس

یہودیوں کا درس دینے والا۔

اس یہودی عالم کا نام تھا عبد اللہ ابن صوریا

باب نمبر 7: کنتم خیر امۃ اخراجت للناس

خیر الناس

پہلے والے الناس سے مراد مسلمان مجاہدین

دوسرے الناس سے مراد کفار ہیں--

باب 8: اذ همت طائفتان مکرم ان تقبلوا

طائفتان سے مراد

دو گروہ مراد ہیں

1 بنو حارثہ اوس میں سے

2 اور بنو سلمہ خزرج میں سے ...

جابر ابن عبد اللہ

یہ خود بنو خزرج میں سے تھیں

وَمَا نَحْنُ بِالْأَهْلَمْ نَزَّلْ

یہاں نفی پر نفی داخل ہوئی تو معنی اثبات کا ہوا
یعنی کہ یہ نزول حامسرہ لحم۔۔ اس آیت کا نزول ان کیلئے خوشی تھی
وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی تو ہم خوش نہ ہوتے

باب نمبر 9: لیں لک من الامر شیء

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کیلئے بد دعا کی نماز میں اور اللہ چاہتا تھا کہ وہ توبہ کرے اور انکی توبہ قبول ہو
بد دعا اس وجہ سے کی تھی کہ انہوں نے صحابہ کرام کو تکلیف پہنچائی تھی ...

اذْرُفْ رَأْسَهُ مِنْ الرَّكْوَعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ

اس سے تین باتیں معلوم ہوئی کہ قتوت نازلہ کب پڑھی جائے.....

1 رکوع سے اٹھنے کے بعد

2 آخری رکعت میں

3 اور فجر کی نماز میں ..

اور یہ احناف کی دلیل بن رہی ہے

اَللَّهُمَّ اَلْعُنْ فَلَانَا وَفَلَانَا وَفَلَانَا

یہ فلاں فلاں سے کون مراد ہے

یہ تینوں نام کتاب المغازی غزوہ احمد کے بارے میں حدیث نمبر 4070 میں

1 صفوان ابن امیہ

2 سهل ابن عمیر

3 حارث ابن ہشام

ان تینوں کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بد دعا فرمائی اس لیے کہ انہوں نے تین صحابہ کو تکلیف پہنچائی تھی

ولید ابن ولید کو

سلمہ ابن ہشام کو

عیاش ابن ربیعہ کو

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کفار کیلئے بدعا کرنے سے منع فرمادیا یہ لیں لک من الامر شیء اخ آیت سے
اس سے اشارہ فرمایا کہ کافر اگرچہ آپ کے دشمن ہیں لیکن اللہ چاہے تو ان کو ہدایت دے دیں یا عذاب دے دیں
تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر عثمانی

جامع ترمذی میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ صفوان ابن امیہ سہل ابن عمیر حارث ابن ہشام جن تینوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی اور ان تینوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا.....

 سبق نمبر 47 : [6:15 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 9

وطائف

وطاکہتے ہیں سختی سے کپڑنا

سنین

سال

سنی

قطع سالی

تینوں قبیلوں کے نام

رعل

ذکوان

عصیہ

باب نمبر 10

حسنیین

یہ موئنث ہے احسن کا اور تثنیہ ہے حسنی کا

اور حسنی کا موئنث احسن ہے

رجال

پیدل فوج

اور اسکی ضد آتی ہے فارس یعنی شہسوار

باب نمبر 12

لفظ قرح میں دو قراءتیں ہیں

بفتح القاف

یہ قرائت حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے
اور جہور کے نزدیک بھی یہی قرائت ہے اور مصحف میں بھی اسی طرح لکھا ہے

بضم القاف

یہ قرائت حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے منقول ہے اور اہل کوفہ ہے نزدیک بھی یہی قرائت ہے
قرح کا معنی ہے زخم ..

استجاوا

اجابو اکھہ کرامہ بن خاری نے اس طرف اشارہ کیا کہ یہاں استجاوا میں سین طلب کیلئے نہیں ہے
جیسے مستحب بمعنی میبیب ہے

سورۃ النعام آیت نمبر 36

انما یستحبب الذین یسمعون

یہاں یستحبب میبیب کے معنی میں ہے

سورۃ شوریٰ آیت نمبر 26

و یستحبب الذین آمنوا۔

یہاں بھی اسی طرح میبیب کے معنی میں ہے۔۔۔۔۔

سبق نمبر 48 : [6:15 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 14 ولا تمحسِّبِنَ الْذِينَ يَخْلُونَ

اصل میں لا تمحسِّبِنَ اس میں دو قرائتیں ہیں

نمبر ایک ---

یاء کے ساتھ جیسا کہ مصحف میں ہے ولا تمحسِّبِنَ الْذِينَ --- اس وقت یہ مذکر غائب کا صیغہ ہو گا

قرائت نمبر دو

ولا تمحسِّبِنَ --- اس وقت یہ مذکر حاضر کا صیغہ ہو گا

دونوں قرائتوں میں ترجمہ درست ہو گا کوئی تبدیلی نہیں ہو گی! ..

سیطوقون

گلے کے اندر طوق ڈالنا

شجاع

بمعنی سانپ

اقرع

گنجایا

ذیبتان

دو نقطے (ہونگے اسکے آنکھوں پر)

بلہز نتیہ

باچھوں کو کہتے ہیں (جڑوں کے دونوں کنارے)

باب 15 قوله و تسمعن من الذين اتوا الكتاب ---

یہ آیت کعب بن اشرف یہودی کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتا تھا اور تکلیفیں پہنچاتا تھا ...

قطیفہ

ایک کپڑا جو گدھے کے اوپر ڈالا جاتا ہے

福德 کیتی

福德 کی طرف منسوب یعنی فرد کا بنایا ہوا کپڑا

عجاجہ

بمعنی غبار۔ یہ فاعل ہے داہ کا

لا حسن مما تقول

یہ عبد اللہ بن ابی کی طرف سے قرآن کی فصاحت اور حسن کا اعتراض ہے

ابو حباب

عبد اللہ بن ابی کی کنیت

بکیرہ

یہ بحرہ کی تصیر ہے

یہ مدینہ منورہ کا پرانا نام ہے

یہ مجم البلدان میں لکھی ہوئی ہے جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 346 پر موجود ہے!

فیعصوبه بالعصاہ

پٹی باندھنا، یعنی دستار باندھنا، تاج پہنانا

شرق بذاک

غصب بالحسد۔۔۔ غصب میں آکر حسد میں مبتلا ہوا

() ملی زندگی میں جہاد کا حکم نہیں تھا صرف صبر در گزر اور عفو ہی کا حکم تھا مدینہ جانے کے چند مدت بعد جہاد کا حکم نازل ہوا (

حتى اذن الله فيهم

قرآن میں سب سے پہلے چاد کی اجازت کس آیت کے نزول سے ملی

اس بارے میں تین اقوال ہیں

قول 1 سورۃ الحجج آیت نمبر 39 سے 41 تک "اذن للذین یقاتلون با خصم ظلموا"

رانچ قول بھی یہی ہے کہ یہ پہلی آیت نزول جہاد کی ہے۔۔

قول ثانٍ

سورہ بقرہ آیت نمبر 190

وَقَا تلوا في سبيل اللہ الذین یقا تلو نکم

قول ثالث

سورۃ توبہ کی آیت نمبر 111

ان اللہ اشتراى یقًا تلون فی سبیل اللہ فیقتلوں و یُقتلوں!

لیکن اس آیت کے نزول کے بعد عفو اور صبر کا حکم اب بھی باقی اور موجود ہے..

صنا دیدر

صندیدر کی جمع بمعنی بڑے بڑے سردار۔

فَابِعُوا الرَّسُولَ عَلَى الْإِسْلَامِ۔۔۔

اسلام قبول نہیں کیا بلکہ صرف ظاہر کیا

##

49 سبق نمبر : [6:15 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 16 ::

یہاں دو قرائتیں ہیں

پہلی قرائت حضرت علقمہ بروایت ابن عباس منقول ہے

اس قرائت میں اُتوں ہے

جمع مذکر غائب بحث فعل ماضی مجہول

بمعنی جوانہیں دیا گیا

حضرت ابوذر غفاری کی روایت میں اتو منقول ہے مصحف میں بھی آ تو ہے

جمع مذکر غائب بحث فعل ماضی معروف

اس وقت یہ آ تو جاؤ کے معنی میں ہو گا

امام بخاری اس باب میں دور روایات لائیں ہیں

پہلی روایت حضرت ابوسعید خدری سے منقول ہے

اس کے مطابق یہ منافقین کے متعلق ہے

دوسری روایت عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے

جس کے مطابق یہ آیت یہود کے متعلق ہے

باب قوله ان في غلق السموات والارض

امام بخاری اب مسلسل چار باب لائیں گے اور ان میں ایک ہی روایت بار بار نقل کریں گے مختلف سندوں سے ان روایات میں سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کا ذکر بار بار آ رہا ہے یعنی عشر الاواخر من آل عمران یہ عشر الاواخر سے مراد محمد شین کے نزدیک سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 190 سے آخری آیت نمبر 200 تک مراد ہے غور فرمائیں کہ یہ کل گیاہ آیات بن رہی ہیں لیکن عرب کے محاورے کے مطابق اکائی کو چھوڑ دیا گیا ہے

طرحت

بچھایا گیا

وسادة

تکمیل

ثُمَّ اُوتَرَ

ساری زندگی کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے صرف ایک رکعت و ترپڑھی اختلاف اس بات میں ہے کہ دور کعت کے بعد سلام پھیر اور پھر ایک رکعت اور پڑھی ۔

 سبق نمبر 50 : [6:16 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

{ سورۃ النساء کا تعارف }

یہ مدنی سورۃ ہے

تو فیقی نمبر چار ہے

ترتیب نزولی نمبر 92 ہے

کل آپاں 176 ہیں

کل رکوع 24 ہے

سورۃ نساء کی وجہ سے

نساء کا معنی ہے عورتیں۔

یہ امر آہ کی من غیر لفظہ جمع ہے۔ یعنی عربی زبان میں کبھی کبھی جمع مفرد کے الفاظ کے علاوہ سے بنتی ہے یعنی جمع میں مفرد والے الفاظ نہیں ہوتے

جیسے یہاں نساء امر آہ کی جمع ہے۔ ایسی جمع کو جمع من غیر لفظہ المفرد کہتے ہیں

امر آہ کی جمع دو طرح آتی ہے

1 نساء۔ جیسا کہ اس سورت کا نام ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر ایک میں آیا ہے۔ "وَبَثْ مُنْهَمَارِ جَالَا كَثِيرًا وَنِسَاءٌ

2 دوسری جمع نسوۃ آتی ہے یہ جمع بھی قرآن مجید میں موجود ہے سورۃ یوسف آیت 30 میں ہے "وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ"۔

قال ابْن عَبَّاسٍ يَسْتَكْفِفُ بِمَعْنَى يَسْتَكْبِرُ

یہ سورۃ نساء کی آیت نمبر 172 میں آرہا ہے

پوری آیت اس طرح ہے --- وَمَنْ يَسْتَكْفِفُ عَنِ عِبَادَةٍ وَيَسْتَكْبِرُ ---

یعنی جو شخص استکاف کرے اپنی عبادت سے یعنی تکبر کرے

اس آیت میں یستکف کی تفسیر یستکبر سے ہوئی ہے واورائے تفسیر ہے

قوام

بفتح القاف یا بکسر القاف ہو دونوں کا معنی ایک ہے

امام بخاری نے سورۃ نساء کی الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے قواما کہا حالانکہ یہ لفظ سورۃ نساء میں بالکل بھی نہیں ہے

یہ لفظ سورۃ فرقان آیت نمبر 25 میں آیا ہے۔ وکان یعنی ذالک قواما ””

حالاں کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر 5 میں قیاما کا لفظ آیا ہے

پھر امام بخاری قواما کا لفظ لا کر تشریح کیوں کر رہے ہیں....

جواب نمبر ایک

بعض مدینین نے یہ توجیہ بیان کی ہے کہ امام بخاری اصل میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قیاما اصل میں قواما تھا و اوما قبل مکسور و او کو یاء میں بدلا تو قیاما ہو گیا

جواب نمبر دو

امام بخاری لفظ قواما لا کر اس بات کی طرف اشارہ فرمائے ہیں کہ قواما قیاما قواما تینوں کا معنی ایک ہی ہے یعنی زندگی و معیشت کا قیام

جواب نمبر تین

سورۃ نساء میں قیاما سے امام بخاری قواما لفظ لا کر تشریح بیان کر رہے ہیں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ یہاں دو قراءتیں ہیں
1۔ بالاو یعنی قواما یہ قراءت ابن عمر سے منقول ہے

جیسا کہ ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے

2

جیسا کہ امام طبری نے نقل کیا ہے

یہ قرائت بھی ابن عمر سے منقول ہے

اس مقام کی مزید تفصیل کیلئے دیکھیے فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 237 پر

لحن سہیل

يعنى ربح لشىء وللبيك الحمد كى تحقيق.

بخاری کے اس عمارت کو سمجھنے کے لیے آیت نمبر 15 کا مکمل مطالعہ بخوبی

اللہ نے اس آیت میں فرمایا

واللائي يأتين الفاحشة من نساءكم الى لحن سهلا !!

وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کرے اس پر چار گواہ طلب کرو پھر وہ چار گواہ زنا کی گواہی دے پھر ان بد کار عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ ان کو موت اچائے پا اللہ ان کیلئے کوئی راستہ بنائے۔۔۔

اور اللہ تعالیٰ نے بعد میں یہ راستہ بنایا کہ شادی شدہ کیلئے رجم اور غیر شادی شدہ کیلئے کوڑے کی سزا مقرر فرمائی۔۔۔

(شنبه و سه شنبه و چهارشنبه)

پہلی و ثالث و رباع ایسے صیغے ہیں جنکے معنی میں تکرار یا پاچاتا ہے

شیخ کا معنی دو دو

ثلاث کا معنی تین تین

رباع کا معنی چار چار

ان الفاظ میں تکرار صرف دو سے چار کے درمیان ہے یا بعد کے الفاظ میں بھی ہیں جیسے پانچ پانچ چھ چھ ..؟؟

اس میں بصرین اور کوفین کا اختلاف ہے

بصرین کے نزدیک

عربی زبان میں تکرار کا معنی صرف انہی الفاظ میں محدود ہے یعنی شنی و ثلاث و رباع میں

آگے خماسہ وغیرہ میں نہیں ہے

کوفین کے نزدیک

خماسہ اور مخمسہ میں بھی جائز ہے عشاء اور عشرہ تک

یعنی پانچ پانچ چھ چھ اور دس دس تک

لیکن امام بخاری نے ولا تجاوز العرب رباع یہ جملہ کہہ کر بصرین کے مذہب کو ترجیح دی ہے

شنی و ثلاث و رباع

اس کا ترجمہ شیخ الہند نے دو دو اور تین تین چار چار کیا ہے

معنی میں اس تکرار کی وجہ سے بعض حضرات نے اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ذکر کیے ہیں

مذہب نمبر ایک ---

اہل ظواہر کا ایک قول ہے کہ بیہاں و اوجع کیلئے ہے معنی میں تکرار نہیں ہے

الہذا ایک وقت میں ایک آدمی نوبیویاں کر سکتا ہے

اس لیے کہ $9=4+3+2$ کے ہو گئے

مذہب نمبر دو

اہل ظواہر کا دوسرا قول ہے کہ معنی میں تکرار ہے اور واؤ جع کیلئے ہے

الہذا

$= 4 2+2$

$= 6 3+3$

$= 8 4+4$

کل ملا کر اٹھارہ بیویاں ہو گئی یعنی بیک وقت اٹھارہ بیویاں رکھ سکتا ہے

الہذا خوارج کا مزہب بھی یہی ہے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک انسان ایک ہی وقت میں اٹھارہ 18

بیویوں سے نکاح کر سکتا ہے۔!!!!

سبق نمبر 51 : [6:16 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مذہب نمبر تین

جمهور علماء نزدیک مثی و ثلاٹ و رباع کے معنی میں تکرار ہے لیکن وہ جمع کیلئے نہیں ہے جیسا کہ علامہ قرطبی نے الجامع للاحکام القرآن جلد نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۱۷ میں فرمایا کہ یہاں وہ جمع کیلئے نہیں بلکہ بدلتے ہیں

چنانچہ حضرت شیخ الہند نے بھی جمہور علماء کے مسلک کے مطابق ترجمہ فرمایا کہ واوبدل کیلئے ہے اور معنی میں تکرار ہے

شیخ الہند کا ترجمہ پڑھئے

دودو، تین تین، چار چار،

لہذا اس آیت کے تحت جمہور علماء کے نزدیک بیک وقت چار بیویاں رکھ سکتا ہے

مطابع
لکھنؤ

میں مانگیر ذوق العقول کیلئے آتا ہے تو عورتیں تو ذوق العقول ہے ان کیلئے جیسے استعمال ہوا۔؟؟

جواب کہ یہاں مامن کے معنی میں ہے۔۔۔۔۔

باب نمبر 3 - واذا حضر القسمة

قسمہ کا معنی

ترکہ تقسیم کے قابل مال

قال حمی ملکۃ ولیس بمنسوخة

یہ روایت لا کر امام بخاری ایک خاص بات بتانا چاہتے ہیں

علامہ کرمانی رحمۃ اللہ بخاری شریف کی شرح ارشاد الساری میں فرماتے ہیں کہ دراصل ایک ضعیف روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں۔ انہا مسنونۃ، کہ یہ آیت نمبر 8 منسوخ ہے لہذا بخاری شریف میں امام بخاری یہ روایت لا کر واضح کر رہے ہیں کہ خود ابن عباس سے یہ قوی روایت منقول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔۔۔

باب یو صیکم اللہ فی اولاد کم

جس وقت یہ جابر رضی اللہ عنہ بیمار تھے اس وقت اس بیماری کے وقت میں اسکی کوئی اولاد نہ تھی البتہ نوبہنیں تھی انکی

اور عرب میں رواج تھا کہ بھنوں کو کو حصہ نہیں دیتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے عورت کو مال کا کوئی حق ہی نہیں ہوتا تھا

  سبق نمبر 52 [6:16 pm, 17/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 4: یو صیکم اللہ۔۔۔۔۔

سورۃ نساء کی آیت نمبر 11، 12، 13 یہ آیات میراث کھلاتی ہیں ...

ذل مزلت یو صیکم اللہ فی اولاد کم

یہاں امام بخاری جو روایت لائے اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ یوں صیکم اللہ والی آیات میراث حضرت جابر کے بارے میں نازل ہوئی اور سورۃ نساء کی تفسیر کرتے ہوئے امام بخاری جو آخری باب قائم کریں گے اس میں یہ بات موجود ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آیت کلالہ نازل ہوئی یعنی سورۃ نساء کی آخری آیت نمبر 176 "یستفونک فی النساء۔۔۔۔۔

تو بخاری شریف کی ان دور و ایات میں بظاہر تعارض محسوس ہو رہا ہے

حضرت چابر کے بارے میں آیت نمبر 11 نازل ہوئی یا آیت نمبر 176 ..؟

شار حین بخاری اور محمد بن شین اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سورۃ نساء کی آخری آیت کلالہ نازل ہوئی تھی یعنی آیت نمبر 176

اور پوچھیں اللہ والی آپات میراث کا آخری حصہ بھی حضرت چابر کے بارے میں نازل ہوا تھا

اور وہ آیت کا حصہ بھی کلالہ کے بارے میں ہے یعنی ""وان کان رجل پورث کلالہ...""

یہ جواب علامہ شرف الدین دبیاطی نے دیا

تفصیل کے لیے دیکھئے فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب الفراکض جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 4!!!!!!...
.....

باب نمبر 5: ولکم نصف ماترک از وا جنم.....

اسلام کے آغاز میں مال کی وصیت لازم تھی اولاد کیلئے

پھر آیات میراث کے ذریعے اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا

و جعل للا بؤين لكل واحد منهما السادس..... الخ

یعنی ماں باپ میں سے پر ایک کیلئے چھٹا حصہ رکھا اور تھائی حصہ رکھا

یہ دو حصے کیوں ہیں

اس لیے کہ اگر میت کا بیٹا یا بیٹی ہو تو ایسی صورت میں ماں باپ کو چھٹا حصہ ملے گا

اور اگر میت کی اولاد نہ ہو تو پھر ماں باپ کو تھائی حصہ ملے گا

و جعل للمرأة الشن والربع

اور بیوی کیلئے اگر شوہر مر جائے تو آٹھواں حصہ ہے اور چوتھائی حصہ ہے

یہ دو حصے کیوں ہیں

اگر بیوہ کی اولاد ہو تو پھر بیوہ کو آٹھواں حصہ ملے گا

اور اگر اولاد نہ ہو تو پھر ربع چوتھائی حصہ ملے گا

وللزوج الشطر والربع

شطر کا معنی نصف آدھا۔۔

اور شوہر کیلئے اگر بیوی مر جائے تو شوہر کیلئے اولاد نہ ہو تو آدھا حصہ

اور اگر اولاد ہو تو پھر چوتھائی حصہ ملے

باب نمبر 6: لا يحل لکم ان ترثوا النساء کرھا

حوالہ بمعنی اثما

یعنی گناہ

تَعْوِلُوا بِعِنْدِي تَمْسِيلُوا

ماکل ہونا

نخلۃ بمعنی مہر

عموماً عطیہ، تختہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

 سبق نمبر 53 :[7:53 pm, 26/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 7: وَكُل جعلنا موالی مماثرک الوالدان --

اس آیت کے دو حصے ہیں

1 وَكُل جعلنا موالی مماثرک الالدان والاقربون ...

اور ہم نے ہر ایک وارث کیلئے حصہ مقرر کر دیا ہے اس میں سے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑے

2 وَالذين عقدت ايمانككم فاتوهن نصيبحهم ---

یعنی کہ وہ لوگ جن سے تم نے قسموں کے ذریعے سے معاهدہ کیا ہے تو تم ان کا حصہ دیدو

اس لیے کہ گز شترے زمانوں میں ایسا ہوتا تھا کہ جب کوئی کسی کا حلیف ہو جاتا تھا دو اجنبی دوست دو اجنبی خاندان آپس میں معاهدہ کر لیتے تھے کہ جو کوئی پہلے مرے گا تو دوسرا اس کا وارث بنے گا

یہ بات اسلام کے آغاز میں باقی رہی تھی۔ چنانچہ مہاجرین جب مدینہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر انصاری اور مہاجر کے درمیان موآخات قائم فرمائی تھی بھائی بھائی بنادیا تھا

چنانچہ مدینہ کے ابتدائی دور میں مہاجر کا وارث انصاری بنتا تھا بجاۓ اسکے رشتہ اروں کے

جیسا کہ اس حصے میں بتایا تھا و الذين عقدت ايمانككم فاتوهن نصيبحهم ---

لیکن بعد میں اس آیت کا حصہ نمبر ایک نازل ہوا وَكُل جعلنا موالی مماثرک الالدان والاقربون "کہ ہم نے ہر وارث کیلئے حصہ مقرر کیا ہے

تو اس حصے نے دوسرے والے حصے کو منسوخ کر دیا ...

یاد رہے کہ دوسرਾ حصہ پہلے نازل ہوا تھا اور پہلا حصہ بعد میں نازل ہوا تھا جو کہ ناسخ ہے ...

() مولی کے سات معنے

1 موالي او ليماء و رشد۔ یعنی وہ اولیا کا مولی ہو و راشت کے اعتبار سے

2 عاقدت ھو مولی اليمین و ھوالحیف۔۔۔۔

یہاں امام بخاری نے عاقدت کہا ہے اور قرآن میں عقدت آیا ہے تو امام بخاری نے اشارہ کیا کہ اس میں دو قرائتیں ہیں

عقدت اور عاقدت

یاد رہے کہ دونوں قرائتوں میں رسم الخط کی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہو گی

والذين عاقدت ايمانكم۔۔

وہ لوگ جنکو تمہارے قسموں نے معاهدے میں باندھ دیا ہے

یہ مولی کا دوسرا معنی ہے اسے مولی اليمین کہتے ہیں اور اس کو حلیف بھی کہتے ہیں۔

یہی انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات کا رشتہ تھا جس سے انصاری مہاجر کا وارث بنتا تھا

3 مولی ایضا ابن اعم۔۔ مولی چپزاد بھائی کو بھی کہتے ہیں

4 مولی المنعم المعتق۔۔ انعام کرنے والا اور آزاد کرنے والا جسے ہم مولی اعلیٰ کہتے ہیں۔۔

5 مولی المعتق۔۔ وہ مولی یعنی آزاد شدہ غلام جسے ہم مولی اسفل کہتے ہیں۔۔

6 ____ مولی الملیک--- مولی بادشاہ اور مالک کو بھی کہتے ہیں--

7 ____ مولی مولی فی الدین .. ایک مولی کا معنی سرپرست ہوتا ہے یعنی دین کے اعتبار سے سرپرست ہو.....

سورۃ نساء کی آیت نمبر 33 کے پہلے حصے میں ولکل جعلنا موالي میں معنی نمبر ایک مراد ہے

یعنی ورثاء

والذین عقدت ایمانکم میں مولی الیمین معنی نمبر دو مراد ہے

اور قرآن مجید میں سورۃ البقرہ کی آخری آیت انت مولانا میں مولی کا معنی نمبر چھ مراد ہے

اور جب ہم ایک دوسرے کو مولانا اور عالم کہتے ہیں تو اس میں معنی نمبر سات مراد ہوتا ہے !!!!!!!.....

 سبق نمبر 54 [7:53 pm, 26/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 8: ان اللہ لا یظلم مثقال ذرة

طویل حدیث کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس طویل حدیث کا ترجمہ الباب کے ساتھ کوئی مناسبت اور ربط نہیں ہے

جواب نمبر ایک

شارح بخاری علامہ عین رحمہ اللہ نے لکھا میں کسی شارح کو اس کا ربط بیان کرتے ہوئے نہیں پایا

جواب نمبر دو

شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے الابواب والترجمہ میں یہ جواب دیا ہے کہ یہی روایت بخاری شریف میں کتاب التوحید باب قول اللہ وجہ یو منذ ناضرة۔ الی رجھاناظرة میں موجود ہے
اس میں ترجمۃ الباب والی آیت بھی موجود ہے "قال ابو سعید فان لم تصد قونی فاقرو ان اللہ لا یظلم مشقال ذرة" ہذا حدیث کا ترجمۃ الباب میں آنے والی آیت سے ربط واضح ہو گیا.....

  سبق نمبر 55 [7:53 pm, 26/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

فَكَيْفَ إِذَا جَنَّا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجَنَّا بَكَ عَلَى طُولِاءِ شَهِيدٍ
کیا حال ہو گا جب ہم لا کئی نگے ہرامت میں سے گواہ اور حرم محمد کو ان پر گواہ بنائیں گے

یہاں شہید سے مراد ہر نبی ہے جو اپنے امت پر گواہی دے گا
جیسے سورۃ مائدہ آیت نمبر 117 میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
وَكُنْتَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَمَّا دَعَتْ فِيهِمْ

جب تک میں ان میں رہا تو میں ان پر گواہی دوں گا

وَجَنَّا بَكَ عَلَى طُولِاءِ شَهِيدٍ

یہاں خطاب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے آپ کو گواہ بنانے کر لائیں گے ان لوگوں پر

الختال والختال کا تعلق

اس کا تعلق سورۃ نساء کی آیت نمبر 36 سے ہے

ان اللہ لا یحب مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فِي خُورٍ....

یہاں ابو عبیدہ نے کہا المختال والختال واحدة

شارحین بخاری لکھتے ہیں کہ یہاں ابو عبیدہ کو تسامح ہوا ہے

یاد رہے کہ اس تسامح کی نسبت امام بخاری کی طرف نہیں کریں گے۔

اور تسامح یہے ابو عبیدہ نے کہا المختال والختال واحدة

حالانکہ مختال کا معنی متکبر ہے اور ختم یہ ختل سے مشتق ہے بمعنی دھوکہ

الہذا مختال اور ختم کا ایک معنی کہنا یہ ابو عبیدہ کا تسامح ہے

لیکن بعض شارحین بخاری لکھتے ہیں کہ بخاری کا ایک نسخہ اصلی ہے

اس نسخے میں یہاں اختال کے بجائے الخال لکھا ہے اور خال کا معنی بھی متکبر ہوتا ہے

اگر یہاں خال والا نسخہ مراد لیا جائے تو پھر تسامح شمار نہیں ہو گا

کیوں کہ پھر واقعی المختال والختال کا معنی ایک ہی ہو گا۔ اس وقت اس کا معنی یہ ہو گا۔ ناک منه مٹا دیں گے گردن کے پچھلے حصے کی طرف سے

وَإِن كُنْتُم مَرْضِي أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ كَمْ مِنْ الْغَائِطِ

یہ سورۃ نساء کی آیت نمبر 43 بھی ہے اور سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 6 بھی ہے
اس آیت کے اس حصے کو آیت تعمیم کہا جاتا ہے

() وقال جابر كانت الطواغيت الى اخierre

یہاں امام بخاری لفظ طاغوت کی تشریح کر رہے ہیں

در اصل لفظ طاغوت نساء میں دو جگہ آیا ہے

سورة نساء آیت نمبر 51 میں۔۔۔ یو منون بالجہت والطاغوت۔

اور دوسری جگہ آیت نمبر 60 میں بھی آرہا ہے یہ ریدون ان میتحاکموں کو الی الطاغوت

یعنی شیاطین بھی ایک دوسرے کو وحی کرتے ہیں یہاں وحی سے وحی کا لغوی معنی مراد ہے

فَانْزَلِ اللَّهُ أَكْتَبَ

تیم والی آیت قرآن مجید میں دوبار آیا ہے

سورہ النساء کی آیت نمبر 43 میں

اور سورہ مائدہ آیت نمبر 6 میں

اب یاد رکھنا چاہیے کہ عائشہ صدیقہ کے واقعہ اُف میں جب آیت تیم نازل ہوا تو وہ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۶ تھی اور سورۃ نساء کی آیت نمبر ۴۳ الگ سے نازل ہوئی ہے امام بخاری نے صرف تیم کی ذکر کی مناسبت سے یہ روایت سورۃ نساء کی آیت نمبر ۴۳ کے ساتھ ذکر کی ہے ورنہ فانزل اللہ تیم یہ جو تیم کی آیت نازل ہونے کا ذکر ہے وہ سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶ ہے یعنی اس روایت کو لاکر خاک بیان کرنا مقصود نہیں ہے

دوا لو الامر

ذوی الامر سے مراد

امیر حاکم سربراہ ہے

امیر کی بات اس وقت تک مانیں گے جب تک معصیت کا حکم نہ دے
گناہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کرنا۔۔

حضرت زبیر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے بیٹے ہیں

زبیر رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب یہ ہے

زبیر ابن صفیہ ابن عبد المطلب

احفظ کا معنی

غصہ دلانا

احفظ یہ باب افعال سے ہے بمعنی غصہ دلانا

اور اگر باب سمع یسمع سے آئے تو پھر معنی ہو گاز بانی یاد کرنا اور حفاظت کرنا

اسی سے لفظ حافظ ہے جو کہ اسم فعل کا صبغہ ہے

در اصل ثلاثی مزید فیہ سے اسم ظرف کا صبغہ نہیں آتا لیکن علم الصیغہ میں لکھا ہے کہ اگر ثلاثی مزید فیہ سے آپ اسم ظرف کا صبغہ لانا چاہے تو اسے باب کے اسم مفعول کو اسم ظرف کی جگہ استعمال کرے

یہاں بھی قانون نافذ ہوا ہے

مراغم

مراغم باب مقاولہ کا اسم مفعول ہے۔ راغم یہ راغم مراغمہ

ھاجر بھا جر مھاجرۃ کا معنی ہے ہجرت کرنا

اور مھاجر کا معنی ہو گا ہجرت کی جگہ

یہاں مراغم کا معنی ہے راجح یعنی ہجرت کی جگہ !!!!!!!

 سبق نمبر 56 [ذ: 7:53 pm, 26/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 15: فما کلم فی المتفقین فنتین

واللہ ارکھم

حضرت شیخ الہند نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ اللہ نے انکو الٹ دیا

باب نمبر 16 آیت نمبر 83

یہ آیت نمبر 83 ہے اور اس سے جو پہلی آیت تھی وہ آیت نمبر 88 تھی

یہاں ابواب کی ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا

شیخ الحدیث مولانا زکریا اپنی مشہور کتاب الابواب والترجمہ میں اس پر بحث فرماتے ہیں کہ یہاں ایک اشکال ہوتا ہے کہ ان دو بابوں میں سورۃ النساء کی آیات کی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا آیت نمبر 83 کے باب کو 88 پر مقدم ہونا چاہیے تھا۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا لکھتے ہیں میں نے بخاری کے مختلف نسخوں میں یہی ترتیب پائی ہے اہذا یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ فلاں نے نہیں ترتیب درست ہے تو اختلاف نسخ بھی نہیں کہا جاسکتا ممکن ہے کہ بعد کے نسخوں لکھنے والوں نے یہ تصرف کیا ہو

حضرت شیخ الحدیث لکھتے ہیں کہ ایسا کتاب التفسیر میں بخاری کے اندر سورۃ آل عمران میں بھی ہو چکا ہے ورنہ امام بخاری اکثر باب قائم کرتے ہوئے آیات کی ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہیں

البحث الثاني

دوسری بحث یہاں محمد شین یہ فرماتے ہیں کہ آمام بخاری اس باب میں کوئی حدیث نہیں لارہے حالانکہ صحیح مسلم میں اس آیت کے تحت ایک روایت موجود ہے جو حضرت عمر سے منقول ہے اس میں اس آیت کا شان نزول بیان ہوا ہے

اس کا جواب شارحین بخاری یہ دیتے ہیں کہ دراصل وہ روایت علی شرط بخاری نہ تھی اس لیے امام بخاری نے باب قائم کر دیا لیکن روایت نہیں لائے اور صحیح مسلم میں وہ روایت تفصیلی طور پر موجود ہے

اور صحیح مسلم میں وہ حدیث اس طرح ہے کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ازواج مطہرات سے کچھ دیر کیلئے علیحدہ ہو گئے لوگوں میں بات پھیل گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو طلاق دے دی ہے حضرت عمر کو یہ بات پتہ چلی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا اطاقت نساںک، کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

حضرت عمر جیتے ہیں میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو گیا میں نے بلند آواز سے لوگوں میں پکارا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی

اس پر یہ آیت نازل ہوئی .. اب حضرت عمر نے فرمایا۔ کفنت انا استبطب ذلک۔ میں نے اس بات سے یہ استنباط کیا یعنی کو ششش کر کے اندر کہ بات معلوم کی

یاد رہے کہ یہ طویل حدیث مسلم شریف میں موجود ہے لیکن اختصار کے ساتھ یہ بخاری شریف میں بھی اور جگہ موجود ہے لہذا یہ متفق علیہ روایت ہوئی

لینین چونکہ اس تفسیر میں شان نزول کے حوالے سے یہ روایت علی شرط البخاری نہیں تھی ..

یستتبطنہ

یستخر جونہ

خوب اچھی طرح تشیش کرتے ہیں

  سبق نمبر 57 : [7:53 pm, 26/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله و اذا جا حکم امر من الا من الخوف

یعنی بے جان، پھر یا مر یعنی گلی مٹی

الا انانث الموات حجر او مدراء

یہ آیت سورۃ نساء کی آیت نمبر 117 ہے

ان یہ عوون منہ دونہ الا انانثا

وہ نبی پکارتے اللہ کے علاوہ مگر بے جا۔ چیزوں کو

اس کا ترجمہ عورتیں بھی ہو سکتا ہے

اناث یہ انسٹی کی جمع ہے بمعنی عورت کے

اناث سے مراد

اللات والمنات والعزی بنت مراد ہے جنکو مشکریں مکہ بنات اللہ کہتے تھے یعنی اللہ کی بیٹیاں

ان بتوں کے نام عورتوں کے نام پر رکھے گئے تھے

امام بخاری نے اس جگہ اناث کی تفسیر موات سے کی ہے یعنی بے جان

یہ بھی اناث کا معنی ہے اس لیے کہ یہ بت بے جان سے بنائے جاتے تھے

امام بخاری نے نقل کیا کہ الموات حجر او مدراء

یعنی یہ بت بے جان ہیں جو پھر یا گارھے مٹی سے بنائے گئے تھے

یہ ساری وضاحت اس لیے لکھنی ہو گی کہ امام بخاری نے اناث کی تفسیر موات سے کی ہے

لیکن تفسیر عثمانی میں حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے اناث کا ترجمہ عورتیں کیا ہے!.....

مریدا

بمعنی متعدد یعنی سرکش

فیلیتکن

یہ لفظ بتکہ سے ہے بمعنی کاٹنا۔ وہ چوپیائیوں کے کانوں کو کاٹتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ اونٹینیوں کے کانوں کو کاٹتے تھے جس سے پتہ چلتا تھا یہ اونٹ بتوں کے نام کر دیے گئے ہیں

قیلا و تولا

اس سے اشارہ کیا کہ قال کے دو مصادر آتے ہیں اور دونوں کا معنی ایک ہے

طبع ختم

مہر لگادی گئی

امام بخاری نے یہاں مجھوں کا معنی کر دیا اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ اللہ نے مہر لگا کر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود لگوائی مہر
اس سے اس آیت کا بھی جواب ہو گیا جو سورۃ بقرہ میں ہے کہ ختم اللہ علیٰ قلوب حم
کہ اللہ نے مہر نہیں لگائی بلکہ انہوں نے خود لگوائی !!!....

باب نمبر 17: وَمَنْ يُقْتَلُ مُوْمِنًا مَتَّعْدًا فَجَزَاهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا....

یہاں مشہور دو بحثیں ہیں

البحث الاول

مومن عمد اجان بوجھ کر مومن کو قتل کرے تو مخلد فی النار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہے گایا نہیں۔؟

مذہب نمبر ایک

معترض اور خوارج کے نزدیک یہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا
انکی دلیل سورۃ النساء کی یہی آیت نمبر 93 ہے .. "فَجَزَاهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا ""

مذہب نمبر دو

اہل سنت والجماعت کے نزدیک مخلد فی النار یعنی ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا

اس گناہ کی سزا پانے کے بعد ایمان کی وجہ جہنم سے نکالا جائے گا

اس کی دلیل وہ مشہور حدیث ہے

"لَا يَبْقَى فِي النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مُشْقَالٌ خَرَدْلٌ مِنْ إِيمَانٍ"

یعنی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ذرہ بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں رہے گا

پھر آیت نمبر 93 میں فجز ائمہ جہنم خالد افیحہ کا جواب کیا ہو گا...؟؟؟

جواب نمبر 1

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے تفسیر بیان القرآن میں یہ جواب دیا کہ خالد افیحہ یعنی ہمیشہ وہ شخص جہنم میں رہے گا جو مومن کے قتل کرنے کو حلال سمجھے اور حرام کو حلال سمجھنا یہ کفر ہے۔ ایمان نہیں رہا اس لیے ہمیشہ جہنم میں رہے گا

جواب نمبر 2

فجز ائمہ جہنم خالد افیحہ کا معنی یہ ہے کہ اس کی اصلی سزا تو یہی ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہتا لیکن اس کے ایمان کی وجہ سے اللہ کا یہ فضل ہو گا کہ سزا کے بعد ایمان کی وجہ سے جہنم سے نکال دیا جائے گا لہذا آیت اور حدیث میں کوئی تعارض نہیں رہا۔۔۔۔۔

جواب نمبر 3

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں کہ فجز ائمہ جہنم خالد افیحہ یہ مومن غیر تائب کے بارے میں ہے یعنی جس نے توبہ نہ کی ہو!!.....

ابحث الثانی

ایسے مومن قاتل کی توبہ قبول ہو گی یا نہیں...؟؟؟
اس بارے میں صحابہ اور تابعین کے درمیان بھی اختلاف رہا ہے

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور حضرت زید بن ثابت سے منقول ہے کہ من قتل مومناً متعبد اکی توبہ قبول ہوگی۔۔۔

حضرت عبد اللہ بن عباس سے دو قول منقول ہے

قول اول.....

اس مومن قاتل کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔۔

قول ثانٍ

توہہ قبول ہو گی

ہمارے مشائخ اور محدثین کا یہ کہنا ہے کہ من قتل مومناً متعمد اکی توبہ قبول ہوگی اس پر اب امت مسلمہ کا اجماع ہے
چنانچہ علامہ عینی رحمہ اللہ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 18 صفحہ 183 میں لکھا ہے کہ
”ابع المسلمون علی صحیح توبۃ القاتل عمدۃ“

اشکال

اس کا جواب بعض مفسرین نے یہ لکھا کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر 93 یہ منسوخ ہے اور سورۃ فرقان کی آیت نمبر 68 سے 70 تک یہ آپات ناخ ہے

جس میں یہ الفاظ ہیں.... الا من تاب و امن و عمل صالحٰ..

یہ جواب علامہ قرطجی نے دیا ہے لیکن بخاری شریف میں اس باب میں آنے والی روایت سے یہ جواب درست معلوم نہیں ہوتا

اس لیے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا ہے ہی آخر مانزل و مانسخ ہاشمی ۴۰

یعنی یہ آخری ہے جو نازل ہوا اور اسکو کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا

اصل میں یہ عبد اللہ ابن عباس نے یہ کہا کہ سورۃ فرقان کا نزولی نمبر ۴۲ اور سورۃ نساء کا نزولی نمبر ۹۲ ہے

لہٰذا سورۃ نساء بعد میں نازل ہوئی سورۃ فرقان اس کیلئے ناسخ نہیں ہو سکتی

اس سوال کا جواب عمدة القاری جلد نمبر 18 صفحہ 183 پر دیا ہے

جواب نمبر ایک

حضرت عبد اللہ ابن عباس کا یہ قول اس گناہ کی تغییظ اور محبوں ہے۔ یعنی قتل مومن شدید گناہ ہے

جواب نمبر دو

یعنی مشرک کے علاوہ سب کی بخشش ہو گی!!!!!!..... دوسرا جواب اس کا مفسرین نے یہ دیا کہ سورۃ نساء کی اس آیت میں فحزاۃہ جہنم خالد افیحایہ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۱۶ سے منسون ہے اور وہ آیت یہ ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک

 سبق نمبر 58 : [7:53 pm, 26/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 18: ولا تقولوا لمن ألقى لكيم السلام

یعنی ان اجنبی لوگوں جو جنکے عقائد اور اعمال آپ پر واضح نہ ہوں وہ اگر آپ کو سلام کرے تو ان کو ایمانہ کہو کہ تو مسلم نہیں ہے

السلام السلام واحد

اس میں امام بخاری نے لفظ سلام میں چار قراتیں بیان کی ہیں

1 بفتح السین و بسکون اللام

یہ قرائت امام عاصم جحدروی کے نزدیک ہے

2 بکسر السین و بسکون اللام

یہ قرائت امام عاصم بن ابی الجود ہے ہاں ہے

3 بفتح السین و بفتح اللام

یہ امام نافع امام حمزہ اور ابن عامر کے نزدیک ہے

4 السلام یہ حضرت عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے اور جمہور کے نزدیک بھی یہی قرائت ہے اور مصحف میں بھی اسی طرح ہے

اسکا معنی اور تفسیر سلام ہے

یہ بھی یاد رہے کہ ان چار فرائتوں میں رسم الخط میں کوئی تبدیلی نہیں آئی گی

کان رجل غنیمة

مقتول کا نام عامر ابن اضبط تھا اور قاتل کا نام مسلم ابن جسام تھا

اور غنیمة بکریوں کے روپڑ کو کہتے ہیں۔۔۔

باب نمبر 19: لا يstoi القاعدون من المؤمنين والمجاهدون

سوال

یہاں امام بخاری نے آیت کے حصے غیر اولی الضرر کو کیوں نہیں لکھا حالانکہ قرآن مجید میں غیر اولی الضرر ہے ..؟؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آیت کا یہ حصہ بعد میں نازل ہوا تھا اور باقی آیت پہلے نازل ہوئی تھی

اسی کو امام بخاری آگے حدیث میں بھی بیان کر رہے ہیں ..

عن صالح ابن کیسان عن ابن شہاب

یہاں صالح ابن کیسان جو کہ شاگرد ہیں عمر میں بڑے تھے

اور ابن شہاب زہری عمر میں چھوٹے تھے

اس لیے اس روایت کو روایات الاکابر عن الا صاغر کہتے ہیں

الفائدۃ الثانیۃ

عام طور پر احادیث میں تابعی صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں

لیکن ذخیرہ احادیث میں چند احادیث ایسی بھی ہیں جن میں تابعی سے صحابی نے روایت نقل کی ہے اور وہ پھر صحابی سے نقل کرے گا

حضرت سہل بن سعد یہ صحابی ہیں اور یہ خلیفہ مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں اور یہ تابعی ہیں پھر مروان بن الحکم زید بن ثابت سے نقل کرتے ہیں

غیر اولی الضرر

اس لفظ غیر میں تین قراتیں ہیں

1 غیر۔۔ برفع الراء

یہ قرائت ابن کثیر ابو عمرو اور حمزہ اور عاصم کے نزدیک ہے اس وقت غیر اولی الضرر یہ القاعدون کی صفت بنے گی اور یہ القاعدون مبدل منه ہو گا اور غیر اولی الضرر بدل ہو گا۔

2 غیر۔۔ بفتح الراء

یہ قرائت ابن عامر اور کسائی کے نزدیک ہے

اس وقت غیر اولی الضرر یہ حال واقع ہو گا اور القاعدون ذوالحال ہو گا

یا منصوب ہونے کی صورت میں غیر الا کے معنی میں ہو گا القاعدون مستثنی منه اور غیر مستثنی ہو گا

غیر بکسر الراء 3

قراء کے نزدیک یہ روایت شاذ ہے

اس صورت میں بھی دو ترکیبیں ہو گئی

یا تو غیر اولی الضرر المومنین کی صفت۔ میگی

یا غیر اولی الضرر یہ مومنین سے بدل ہو گا اور مومنین مبدل منه ہو گا

عن بدر و الخارجون من بدر

اس عبارت کی وضاحت

یہاں بعض نسخوں میں من بدر ہے اور بعض میں الی بدر ہے

اگر من ہو جیسا کہ ہمارے نسخوں میں ہے تو پھر عن بدر اور والخارجون من بدر یہ ایک ہی ہو گے اور والخارجون کی واو تفسیر کیلئے ہو گی

اب ترجمہ یہ ہو گا.... نہیں برابر ہو سکتے وہ لوگ جو ایمان والوں میں سے بیٹھے رہیں غزوہ بدر کے بارے میں یعنی جو بدر سے نکلنے والے تھے یعنی جو شریک نہیں ہوئے

اور جس نئے میں من بدر کے بجائے الی بدر ہے

تو پھر معنی یہ ہو گا... القاعدون عن بدر

جو غزوہ بدر کے اندر بیٹھے رہیں

والغارجون الی بدر اور جو غزوه بدر کی طرف نکلے

یہ دونوں برابر نہیں ہے

اب معنی واضح ہو جائے گا اور مراد بھی واضح ہو جائیگی

باب نمبر 20: ان الذين توْلَمُ الْمُلْكَةَ ظالِمٌ ا نفسم.....

یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کو ظاہر نہیں کرپائے کمزور تھے اور جب مشکریں مکہ نے جنگ شروع کی مسلمانوں کے ساتھ تو وہ انکے ساتھ آگئے اور مسلمانوں کو مارا

اب جب یہ مریں گے تو پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تم نے ہجرت کیوں نہیں کی تم لڑے کیوں مسلمانوں سے!!!!!!.

 سبق نمبر 59 [7:53 pm, 26/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 20: ان الذين توْلَمُ الْمُلْكَةَ ظالِمٌ ا نفسم... فاولئک ماواهم جہنم ...

بے شک وہ لوگ جنکی فرشتے جان نکلتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے ان فرشتوں نے کہا تم کس حال میں تھے ان لوگوں نے کہا ہم مکہ کی سر زمین میں کمزور تھے

فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین اتنی وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے پس یہی وہ لوگ ہیں جنکا ٹھکانہ جہنم ہوا

یہاں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کو دل سے چاہتے تھے لیکن کافروں کے خوف سے اسلام کا اظہار نہیں کرتے تھے اسلامی اعمال بھی نہیں کرتے تھے جہاد بھی نہیں کرتے تھے اور ہجرت بھی نہیں کرتے تھے

پھر غزوہ بدر میں ایسا ہوا کہ انہی لوگوں نے کافروں یعنی مشرکین مکہ سے مل کر مسلمانوں کے ساتھ جنگ کی اور انہی مشترکین کے لشکر میں قتال کے وقت شریک تھے

یہی دل سے اسلام چاہنے والے مسلمانوں کو قتل کرتے رہے مسلمان شہید کہلانے اور یہ خود بھی قتل ہوتے رہے لیکن انکا ٹھکانہ جہنم ہوا

قطع علی اهلالمدینہ بعث

مدینے والوں پر حضرت عبد اللہ ابن زبیر کے دور خلافت میں لشکر میں نکنا قطعی لازم کر دیا گیا ابوالاسود کہتے ہیں کہ میر انام بھی ان میں لکھا گیا

عمدة القارئ شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے کہ دراصل مدینے کے لوگوں پر مشتمل ایک لشکر عبد اللہ ابن زبیر کی طرف سے ایک لشکر تیار کیا گیا اہل شام کے خلاف جنگ کرنے کیلئے اسکا ذکر اس روایت میں ہو رہا ہے!.....

باب نمبر 22: فَعَصَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُو عَنْهُمْ

یہاں بخاری کے اس ترجمۃ الباب میں فعی اللہ لکھا ہے جبکہ قرآن مجید میں فالک عسی اللہ ہے۔؟؟

شارحین بخاری لکھتے ہیں کہ بعض نسخوں کے اندر یہ درست لکھا ہے فالک عسی اللہ لکھا ہے
اس لیے یہ بعد میں لکھنے والوں سے غلطی ہوئی ہے

قال پینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العشاء

یہ روایت سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 128 کے باب میں گزر چکی ہے
وہاں فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنے کا ذکر ہے اور یہاں عشاء کی نماز میں
بخاری شریف کی ہی ان دونوں روایتوں میں تعارض ہے ..؟؟

جواب یہ ہے کہ ممکن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازوں عشاء اور فجر میں قنوت نازلہ پڑھی ہو
احناف فجر کی روایتوں کو ترجیح دیتے ہیں کیوں کہ اکثر روایات میں فجر کا ذکر ہے

باب نمبر 23: ولا جناح علیکم ان کا نکم اذی من مطر

دراصل یہ صلوٰۃ الْخُوف والی روایت ہے اسکا آغاز اسی طرح ہے واذا كنت فی حم
اس کی مکمل تفصیل پہلے لکھی جا چکی ہے۔!!!!

فیضلہ

یہ باب تین باب سے آتا ہے

سمع یسمع

نصر ینصر سے

فتح یفتح سے

اور قرآن میں باب نصر سے آیا ہے

باب نمبر 25: اجعلک من شانی فل حل

میں تجھے اپنے بارے میں حل میں کرتی ہوں

یعنی تجھے اپنی باری اور ننان نقہ کا حق معاف کرتی ہوں (لیکن تو مجھے جدانہ کر طلاق نہ دے)

شقاں

تفاسد یعنی آپس میں لڑائیاں ہونا جھگڑے ہونا

الش

حرص یعنی کسی چیز کے اندر انسان لائق کرے

کا الملاعنة

یعنی بیوہ بغیر شوہر کی عورت

لڑکا کر رکھ دینا کہ نہ ادھر کی رہے کہ ادھر کی رہے !!!

 سبق نمبر 60 : [11:41 pm, 29/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله تعالى ان المتفقين في الدرك الاسفل من النار

نفقا

بمعنی سربا یعنی سرگ

آج بھی جدید عربی کے اندر حر میں شریفین کے اندر سرگوں پر نفقاً لکھا ہوتا ہے
جس طرح ڈرنگ کے دومنہ ہوتے ہیں اسی طرح منافق کے دوچہرے ہوتے ہیں اس لیے منافق کو دور نہ بھی کہتے ہیں

باب قوله: انا او حينا ايك الى قوله و هارون و سليمان

لیں بغیر احاد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف فضیلتیں قرآن اور حدیث میں ایسی آئی ہیں جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں جیسے خاتم الانبیاء، افضل الرسل، سید الانبیاء، امام الانبیاء، اور اعطیت بجموع الکلم والی پانچ فضیلتیں،،،، اور خود حدیث میں موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انسید ولد آدم،،، تو پھر ہم یہ کیوں نہیں کہہ سکتے کہ نبی علیہ السلام یونس علیہ السلام سے بہتر ہے...؟؟؟ اور پھر اگر کوئی کہہ دے کہ نبی علیہ السلام یونس علیہ السلام سے بہتر ہے تو کیا "فقد کذب" کا اس پر اطلاق ہو گا حالانکہ اس نے چیز بولا؟

اس کا جواب محمد شین اور مفسرین نے یہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیسرے پارے کی پہلی آیت میں فرمایا.....
تک الرسل فضلنا بعضهم على بعض ۝

کہ ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی، اس لیے ہر رسول ہر نبی کی اپنی جگہ فضیلت بیان کی جائے تقابل نہ کیا جائے جس میں ایک طرف افتخار آتا ہے اور دوسری طرف احتقار آتا ہے، یہ کہنا درست ہو گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں امام الرسل ہے افضل الرسل ہے لیکن کسی خاص نبی کو متعین کر کے نہ کہا جائے جیسے یوں کہنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یونس علیہ السلام سے بہتر ہے کیوں کہ اس میں افتخار کا پہلو آئے گا

اس لیے انبیاء اور رسول کے حالات بیان کرتے ہوئے تقابل نہ کیا جائے ہر ایک کی فضیلت بیان کی جائے یہی غلطی بعض لوگوں سے حضرت فاطمۃ الزہر اور حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں ہوئی کسی نے یہ کہنا شروع کیا کہ فاطمہ میں یہ فضیلت ہے اور عائشہ میں یہ ہے یعنی تقابل شروع کیا اور اس تقابل سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے

حضرت فاطمۃؓ کے جو فضائل احادیث میں آئے ہیں وہ بغیر تقابل کے بیان کرنے چاہیے اور جو حضرت عائشہؓ صدیقۃؓ کے فضائل آئے ہیں وہ انہی کی ذات کے بیان کرنے چاہیے تقابل نہ کرنا چاہیے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے فضائل الگ الگ بیان کرنے چاہیے تقابل نہیں کرنا چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انساً سید ولد آدم کہا تو بطور افتخار کے نہیں کہا تھا،،،،

باب قولہ: یستقتو نک، قل اللہ یقتیکم فی الکالاتة....

کالاہ کہتے ہیں

جس کا نہ اپر کوئی وارث ہونے نیچے

یہ مصدر ہے تکلیف سے،،

آخر سورۃ نزلت براءۃ ...

حضرت براء بن عازب نے جو یہ فرمایا آخر سورۃ نزلت براءۃ یعنی آخری سورۃ جو نازل ہوئی وہ برائت ہے جبکہ بالاتفاق 114 سورتوں میں سے آخری سورۃ نصر نازل ہو گئی جس کا ترتیب نزولی نمبر 114 ہے جبکہ سورۃ براءۃ کا ترتیب نزولی نمبر 113 ہے پھر یہ آخری سورۃ کیسے ہوئی نازل ہونے کے اعتبار سے۔؟؟؟

علم القرآن کے ماہر مفسرین اور محدثین یہ جو ب دیتے ہیں کہ اس سے مراد احکام والی سورت ہے ورنہ آخری سورۃ نازل ہونے کے اعتبار سے سورۃ نصر ہے لیکن احکام جن سورتوں میں بیان ہوئے ان میں آخری سورۃ توبہ ہے

وآخر آیۃ نزلت یستقتو نک ---

اور آخری آیت جو نازل ہوئی وہ آیت کلالہ ہے یعنی سورۃ نساء کی آیت نمبر 176

بعض علوم القرآن کے نزدیک آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورۃ المائدہ آیت نمبر 3 ہے الیوم اکملت لکم دیکھم -----

جیسا کہ التبیان فی علوم القرآن میں لکھا ہے

لیکن مفسرین محققین کا یہ کہنا ہے کہ اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ احکام شریعت مکمل ہو گئے دین مکمل ہو گیا، اگرچہ قرآن بعد میں نازل ہوتا رہا

یہ آخری آیت نہیں بلکہ اس آیت کی ایک الگ اہمیت ہے جو بخاری شریف کے اس باب کے حدیث میں آرہی ہے

یعنی تکمیل دین کی خبر

((سورۃ المائدہ))

¹ یہ مدنی سورۃ ہے

² اس کا ترتیب توقیفی نمبر 5 ہے

3 ترتیب نزولی نمبر 112 ہے

4 اس کی کل آیات 120 ہے

5 رکوع 16 ہے

6 اس سورۃ کا نام سورۃ مائدہ کے اندر دو مرتبہ آیا ہے

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 112 میں "ان ینزل علینا مائدة من السماء"

دوسری جگہ، آیت نمبر 114 "ربنا انزل علینا مائدة من السماء،"

7 مائدہ کی وجہ تسمیہ

عربی میں مائدہ دستر خوان کو کہتے ہیں اور خوان بھی عربی میں دستر خوان کو کہتے ہیں لیکن صاحب بیضاوی نے مائدہ اور خوان میں یہ فرق بتایا ہے کہ

المائدة الخوان اذا كان عليه الطعام،

خوان عام سادہ دستر خوان کو کہتے ہیں اور مائدہ وہ جو جس پر کھانا لگانا گا ہو

8 چونکہ اس کے اندر دستر خوان کا ذکر ہے اس وجہ سے مائدہ نام رکھا گیا

""

سبق نمبر 61 : [0:08 am, 30/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

حرم

اسکا واحد حرام ہے

بمعنی حالت احرام والے لوگ

فبما نقضهم

اسکی تفسیر کی نقضهم سے

اس میں اشارہ ہے کہ مازاںدہ ہے

الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ

آیت نمبر 21

کتب بمع جعل کے ہے

تبوع

آیت نمبر 29

بمعنی تحمل اٹھانا

وقالَ غَيْرٌهُ أَغْرِيَهُ

آیت نمبر 14

بمعنی تسیط مسلط کرنا

دائرۃ

آیت نمبر 52

بمعنی دولت (گردش)

اجور حسن

آیت نمبر 5

بمعنی محور حسن یعنی ائمہ مہر

محضہ

آیت نمبر 3

بمعنی بھوک

قال سفیان ما فی القرآن آیۃ اشد علی

لستم علی شیء -----

تم کسی چیز پر نہیں ہو یہاں تک کہ تم تورات کو قائم کرو اور انجیل کو اور قرآن کو قائم کرو (یعنی ان پر عمل کرو)

وجہ یہ تھی سخت ہونے کی کہ اس میں تورات اور انجیل پر بھی عمل کرنے کو کہا گیا ہے

من احیا صرا

آیت نمبر 32

یعنی جو کسی انسان کو زندہ رکھتا ہے تو گویا کہ وہ تمام انسانوں کو زندہ رکھتا ہے

شرعہ

آیت نمبر 48

بمعنی طریقہ

منہاج کا معنی بھی طریقہ (سنّت)

المُحْسِنُونَ

آیت نمبر 48

اور اس آیت کی تفسیر میں اس لیے وقت پیش آتی ہے کہ المُحْسِنُونَ یہ اللہ تعالیٰ کا صفتی نام بھی ہے اور قرآن حکیم کا بھی ایک نام ہے

اس آیت میں یہ قرآن کا نام ہے بمعنی امین اور نگہبان

کیوں کہ یہ پچھلی آسمانی کتابوں کی نگہبانی کرتا ہے

یعنی جو باتیں تورات اور انجیل میں سے حذف کی گئی تھی یا تحریف کر دی گئی تھی قرآن نے اسکی نشاندھی کی اور قرآن مُحْسِن ہے اس اعتبار سے بھی کہ اب تورات زبور اور انجیل کو مانے والے اگر کوئی بات کہیں گے وہ بات قرآن و سنّت کے مطابق ہو گی تو قبول ہو گی ورنہ وہ باطل ہو گی اور رد کی جائے گی...

باب نمبر 3: فلم تجدوا ما قتيموا

لستم

یہ سورۃ مائدہ آیت نمبر 6 میں ہے اور احناف اس سے جماع مراد لیتے ہیں

تمسو حن

یہ بقرہ آیت نمبر 23 میں ہے

یہاں بھی نکاح یعنی جماع مراد ہے

واللاتی د خلتم بھن

سورۃ نساء آیت نمبر 23 میں ہے

اس سے مراد بھی نکاح یعنی جماع ہے

والانضاء

یہ سورۃ نساء کی آیت نمبر 21 میں آیا ہے "وقد افضی بعضکم الی بعض

اس سے مراد بھی نکاح یعنی جماع ہے

فی بعض اسفارہ

یہ دراصل غزوہ بنی المصطلق کا واقعہ ہے اس غزوے کا دوسرا نام غزوہ مریپیع ہے

یہ دو شعبان بروز پیر سن پانچ ہجری میں ہوا ہے

و جعل یطعننی بیدہ

اور وہ میرے کمر میں اپنے ہاتھ کو چھبوٹنے لگے

اس باب کی پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ اس میں آیت کاشان نزول بیان ہوا ہے

سبق نمبر 62 : [0:08 am, 30/08/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب 4: انما جزاء الظین بیحابر بن اللہ و رسوله

الحادية

الکفوہ

امام بخاری کے نزدیک معارض کافر ہوتا ہے

اور جمہور کے نزدیک معارض کافر بھی ہو سکتا ہے اور مومن بھی

تفصیلات کے دیکھیے فیض الباری شرح صحیح البخاری جلد نمبر چار صفحہ نمبر 177

ابی قلابة

ان کا نام عبد اللہ ابن زید ہے

فذر و اوذ کروا

دیگر تفصیلی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے درمیان قسامتہ کا ذکر چل رہا تھا

باب قوله؛ لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم

یمین کی تین قسمیں ہیں

1۔ یمین لغویعنی بیکار قسم۔ اس میں نک گناہ ہوتا ہے نہ کفارہ ہوتا ہے

امام شافعی کے نزدیک یمین لغو کی تعریف یہ ہے "قول المرء بلا قصد، کسی شخص کا بلا ارادہ قسم کھانا لغو کھلاتا ہے

اور احناف کے نزدیک یمین لغو ماضی سے متعلق بات کو صحیح کر قسم کھانا بعد میں پتہ چلے کہ ایسا نہیں تھا اسے لغو کہتے ہیں

وعلیہ الفتوی

جیسے کسی نے پوچھا استاد آئے ہیں یا نہیں تو اگلے نے قسم کھائی کہ نہیں آئے کیوں کہ انکی سواری کھڑی نہیں تھی

لیکن جب درسگاہ میں آئے تو استاد کلاس میں تھے اور انکی اپنی گاڑی خراب ہو گئی تھی اس لئے استادر کشے میں آئے تھے

تو وہ اپنی گمان کے مطابق سچا تھا لیکن حقیقت میں اس نے جھوٹ بولा تو اسے یمین لغو کہتے ہیں اس پر موافذہ نہیں ہو گا

.....!!!!!!

بخاری شریف کتاب التفسیر

2 غموس پیغمبر

زمانہ ماضی سے متعلق جھوٹی قسم کھانا، اللہ کی قسم میں وہاں نہیں گیا تھا حالانکہ یہ گیا تھا
یہ گناہ کبیر ہے، تو بے سے یہ گناہ معاف ہو جائے گا لیکن اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے

3 منعقدہ یکین

وہ قسم جو مستقبل کے بارے میں کھائی جائے اللہ کی قسم میں وہاں نہیں جاؤں گا اگر قسم کو پورا رکھئے تو کوئی کفارہ نہیں اور اگر قسم توڑ دے تو کفارہ ہے اور اگر کسی گناہ کی قسم کھائی تو پھر قسم توڑنا واجب ہے اور کفارہ دینا بھی واجب ہے گناہ کی قسم جیسے ماں باپ سے کہنا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے بات نہیں کروں گا تو ماں باپ سے ترک تعلق گناہ کبیرہ ہے

قسم توڑنے کا کفارہ

قسم توڑنے کے مختلف کفارے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ آیت نمبر 189 میں بیان فرمائے ہیں

لخ---طعام فکفارتہ

کفارہ نمبر ایک

دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا اگر نہ کھانہ دے سکتے ہوں تو غلہ دے سکتے ہیں

ایک مسکین کے کھانے کے بد لے میں ایک صدقہ فطر کے مطابق ادائیگی کر سکتے ہیں چنانچہ ایک مسکین کے بد لے میں پونے دو کلو گندم دینا ہوگی اگر دو کلو گندم لگائیں تو کل چھ کلو گندم دینا ہوگی ایک کلو گندم آج کل تقریباً ۱۶۰ روپے کلو ہے

لہذا دو کلو گندم ہوگی ۱۶۰ روپیہ

لہذا اچھے کلو گندم کے پیسے بھی دیئے جاسکتے ہیں کفارہ میں

کفارہ نمبر دو

دس مسکینوں کو کپڑوں کے جوڑے بنانے کر دینا

کفارہ نمبر تین

غلام کو آزاد کرنا

کفارہ نمبر چار

اگر پہلے تین کفاروں میں کوئی کفارہ ادا نہ کر سکے تو پھر کفارہ میں تین روزے رکھے جاسکتے ہیں

مالک ابن سعیر

ان سے پوری بخاری میں دو روایتیں منقول ہے باقی کوئی نہیں

دیگر صحاح ستہ میں ان سے روایات منقول ہے

قال ابو بکر لا ازی بیمینا

حضرت ابو بکر نے فرمایا میں کسی قسم کو نہیں جانتا کہ میں اس کے علاوہ اس سے بہتر کوئی بات سمجھتا مگر یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کر لیتا اور میں وہ کام کرتا جو اچھا ہوتا یعنی میں اس قسم کو توڑ دیتا تھا اور اس سے اچھا کام کر کے کفارہ ادا کر دیتا تھا

باب 8: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِرِّمُوا طَيِّبَاتٍ مَا حَلَّ اللَّهُ كَرِيمٌ

متعہ کی تعریف

ایک معین مدت کیلئے نکاح کرنا چاہیے اس میں مهر ہو یا نہ ہو یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ متعہ آغاز اسلام میں حلال تھا پھر غزوہ خیبر کے موقع پر اسکو حرام کر دیا گیا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی نے اس حدیث میں جو اجازت نقل کی ہے یہ غزوہ خیبر سے پہلے کی ہے خیبر کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام قرار دیا تھا اب اس کے حرام ہونے پر اجماع ہے اس روایت کو سمجھنے کے لیے یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ایک وقت تک بعض صحابہ متعہ کو حلال سمجھتے رہے جیسے عبد اللہ ابن مسعود اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ بعد میں جب ان صحابہ تک یہ منسوخ ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اس

بات سے رجوع کر لیا تھا بائل سنت و اجماع کا اس پر اجماع ہے کہ اب متعہ حرام ہے صرف روافض کے نزدیک آج بھی جائز ہے

دلیل میں وہ بخاری شریف کی یہ روایت بھی پیش کرتے ہیں اس لیے ہم نے اس کا واضح جواب پڑھ لیا

باب 9 قوله تعالیٰ انما الخمر والمسیر

یہ سورۃ مائدہ آیت نمبر 90 ہے یہ حرمت خمر کے بارے میں آخری آیت ہے جو فتح مکہ کے سال سن آٹھ ہجری میں نازل ہوئی

حرمت خمر کے تدریجی مراحل

حرمت خمر تدریجی نازل ہوئی یعنی آہستہ آہستہ اسے حرام قرار دیا گیا.....

1 سب سے پہلے سورۃ بقرہ آیت نمبر 219 نازل ہوئی

"یسکونک عن الخمر والمسیر۔ قل فیهمَا اثْمٌ كَبِيرٌ

یہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بڑا کناہ ہے ...

اس آیت میں واضح طور پر شراب کو حرام نہیں کیا گیا اس لیے بہت سے مسلمان اس وقت شراب پیتے رہے

2۔ پھر دوسرے مرحلے میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 نازل ہوئی

لَا تَقْرِبُوا الصَّلَاةَ وَاتَّمْ سَكْرَای

تم نماز کے قریب نہ جاؤ اس حال میں کہ تم نشے میں ہو

اس آیت میں بھی واضح طور پر حرمت خر نہیں ہوئی

3۔ پھر تیسرا مرحلے میں سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 90 نازل ہوئی

اَنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَسِيرُ وَالاَنْصَابُ وَالاَذْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَنِ فَاجْتَبَوْهُ ...

اس آیت میں حرمت خر قطعی طور پر نازل ہو گئی

خر کا معنی شراب

میسر کا معنی جوا

انصاب اور اذلام کی تشریح خود امام بخاری فرمائے ہیں

اذلام سے مراد وہ تیر ہے جس کے ساتھ وہ قسم معلوم کرتے تھے

انصاب وہ نصب کیے ہوئے پھر جس پر وہ جانوروں کو اپنے نام پر ذبح کرتے تھے اسکو تھان بھی کہتے ہیں اور اسکا ترجمہ استان بھی کیا ہے

حضرت شیخ الہند نے سورۃ مائدہ آیت نمبر 3 میں نصب کا معنی تھان کیا ہے اور آیت نمبر 90 میں انصاب کا معنی بت کیا ہے

اس لیے کہ بت بھی بظہر کے بنے ہوئے ہوتے تھے تو انصاب کا معنی نصب کیے جانے والے بظہریابت جس پر جانوروں کو ذبح کیا جاتا تھا...

الزلم القدح لاریش ل

ریش پر کو اور قدح تیر کو کہتے ہیں یعنی

زلم وہ تیرے ہوتے تھے جو بغیر پروں کے ہوتے تھے

والاستقامت

وہ کسی ترکش میں تیر ڈال کر ان میں سے کسی کونکا لئے تھے اگر وہ تیر روکتا تو رک جاتے اور اگر وہ حکم دیتا تو وہ لوگ وہ کام کر گزرتے

 سبق نمبر 64 : [7:03 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

وقد اعلم القدح اعلاماً بضرورب

وہ تیروں پر سات قسم کے نشانات لگاتے تھے

1 ایک تیر پر لکھا ہوتا ہا امر نی رب نی یعنی میرے رب نے مجھے حکم دیا

وہ لوگ تیروں کو ترکش میں گھماتے تھے پھر اگر اس تیر پر لکھا ہوتا امر نی رب نی تو وہ کام کر لیتے تھے

ظاہر ہے یہ اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے

یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے (من اظلم من افترى علی اللہ کذبا)

2 ____ دوسرے تیر پر لکھا ہوتا تھا خانی ربني یعنی میرے رب نے مجھے منع کر دیا ہے

ظاہر ہے کہ رب نے تو نہیں روکا یہ بھی اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے

3 ____ تیسرا تیر پر لکھا ہوتا تھا واحد منکم یعنی تم میں سے ایک ہے

4 ____ چوتھے پر لکھا ہوتا تھا "من غیر کم" یعنی تمہارے علاوہ سے

اگر کسی کے نسب کے بارے میں تحقیق کرنی ہوتی کہ یہ چند لوگ ہیں ان کی اولاد میں سے ہے یا نہیں یا قاتل کا پتہ چلانا ہوتا یا کسی
چور کا پتہ چلانا ہوتا

تو اگر واحد منکم نکلتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا تم میں سے کوئی ہے،

اور اگر من غیر کم نکلتا تو مطلب کہ تمہارے علاوہ کوئی ہے

5 ____ ملخص۔ اگر یہ تیر نکلتا

تو اس کا مطلب ہوتا اپنے حال پر رہو،

6 ____ العقل۔ عقل کا معنی دیت

یعنی کسی قاتل کے بارے میں تیروں کو گھماتے کہ اس سے قصاص لیا جائے یادیت

اگر العقل نکلتا تو اس سے مراد ہوتا کہ دیت لیا جائے وہ بھی خاندان والوں پر

7 _ الغفل--- یعنی اس پر کچھ نہیں ہے لیس علیہ شیء

اور بسا اوقات الغفل اس تیر کو کہتے تھے جس پر کوئی نشانی علامت نہیں لگی ہوتی تھی

اگر یہ تیر نکلتا تو پھر دوبارہ تیروں کو گھماتے یہاں تک کہ لکھا ہوا تیر نکلتا

وَإِنْ بِالْمَدِينَةِ يُوْمَنْذَ الْحَمْسَةُ أَشْرَبَةٌ

یعنی اس وقت مدینہ میں پانچ قسم کی شراب ہوتی تھی انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی

وہ پانچ شرابیں کونسی ہے

علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی شرح ارشاد الساری میں لکھا ہے کہ وہ پانچ شرابیں یہ تھی

1 شراب العسل (شہد)

2 شراب التمر (کھجور)

3 شراب الحنطة (گندم)

4 شراب الشعير (جو)

5 شراب الذرة (کمی)

بخاری شریف کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب نوشی نہیں ہوتی تھی انگور طائف میں ہوتا تھا اور یہ مہنگا ہوتا تو مدینہ والے اسکا خراب نہیں بناتے تھے

لیکن بخاری ہی کی ایک اور روایت جو کہ اس باب کی آخری روایت ہے اس میں "ذرہ-کی جگہ عنب یعنی انگور کا ذکر ہے

فضیح

فضیح فتح سے بنائے اسکا معنی ہے توڑنا

فضیح اس شراب کو کہتے تھے جو کچی شراب ہوتی تھی غیر مطبوع یعنی پکی ہوئی نہیں ہوتی تھی

یہ اس علاقے کی سستی ترین شراب تھی جو کہ کھجروں سے یا شہد سے بنائی جاتی تھی

غزوہ احمد کا حساس مسئلہ

یہ شراب اس وقت تک حرام تھی ہی نہیں اور جو چیز حلال ہوا س پر کپڑ نہیں

یہودیوں مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے کہ تمہارے ان مسلمانوں کا کیا ہو گا جو شراب کہ حالت میں شہید ہو گئے تھے

تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت 93 نازل کی اور اس میں ان تمام شہداء کی برائت بیان کر دی

"لیس علی الدین آمنو عملوا اصلاح جناح....."

والخمر ما خامر العقل

نشہ وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے جو عقل پر حاوی ہو (خیر اور شر کی تمیز نہ رہے، مہن ماں کی تمیز نہ کر سکے انسان)
باتی یہ دیگر تمبا کوچائے پانی وغیرہ اس حکم میں نہیں آتے!!!!!!

سبق نمبر 65 [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب 12: ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سایبۃ ولا وصیلۃ ولا حام...
واذ قال اللہ يقول قال اللہ،،،واذ هُنَّا صَلَةٌ...-----

یہ ابو عبیدہ نے مجاز القرآن میں تفسیر کی ہے جسے امام بخاری نے نقل کیا ہے
کہ ابو عبیدہ نے قال کی تفسیر یقول سے کی ہے یعنی ماضی مضارع کے معنی میں ہے اور اذ صلہ ہے زائد ہے
کیوں کہ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ سوال قیامت میں ہو گا اس لیے ابو عبیدہ نے کہا کہ قال اللہ میں قال یقول کے معنی میں
ہے اور اذ زائد ہے اسی وجہ سے ابو عبیدہ نے پھر الگ سے قال اللہ کہا یہ بتانے کیلئے کہ اذ زائد ہے
لیکن علامہ قرطبی نے الجامع لاحکام القرآن جلد نمبر 6 صفحہ 375 میں ایک اور توجیہ ذکر کی ہے
کہ یہاں اذ اذ کے معنی میں ہے اور اذ اجب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو مستقبل کے معنی میں کردیتا ہے
(چنانچہ تفسیر عثمانی میں شیخ الہند کا یہ ترجمہ موجود ہے،،، اور جب کہے گا اللہ)
علامہ قرطبی نے اذ اذ کے معنی میں ہوا سکی نظیر میں سورہ سباء آیت نمبر 51 پیش کی ہے،،، وَأَوْتَرَى إِذْ فُرِّعُونَ،،، یہاں بھی اذ اذ کے
معنی میں ہے

المائدة، اصلہا مفعولیہ کے عینہ راضیہ، و تعلیقہ بانیہ و معنی، مید بھاصاحبھا

المائدة

یہ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 112 اور 114 میں بھی ہے

آیت نمبر 112۔۔۔ حل یستطع رکب ان ینزل علینا مائدة من السماء.....

آیت نمبر 114۔۔۔ ربنا انزل علینا مائدة من السماء.....

مائدة کا معنی ہے دستر خوان

اور امام بیضاوی نے لکھا ہے کہ ””المائدة انخوان اذا كان عليه الطعام،“”

یعنی مائدہ اس دستر خوان کو کہتے ہیں جس پر کھانالگا ہوا ہو۔

یہاں المائدة شکلا فاعل نظر آ رہا ہے لیکن امام بیضاوی اسکی تصریح کر رہے ہیں اس سے مفعول کا معنی سمجھ میں آ رہا ہے

چنانچہ امام بخاری نے کہا کہ ””المائدة اصلہا مفعولیہ،“”

یعنی یہاں فاعل مفعول کے معنی میں ہے یعنی مائدہ ممیدہ کے معنی میں ہے،“

پھر اس کے بعد امام بخاری نے دو نظیریں پیش کی جہاں فاعل مفعول کے معنی میں ہوتا ہے

^۸کے عینہ راضیہ و تعلیقہ بانیہ

یہاں راضیہ بھی مفعول کے معنی میں ہے اور تطابق باہمیہ بھی مفعول کے معنی میں ہے

متوفیک

یہ لفظ سورۃ مائدہ میں نہیں ہے پھر امام بخاری یہ لفظ یہاں کیوں لائے

اس لیے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ متقویک کا لفظ لائے جو کہ سورۃ عمران آیت نمبر 55 میں ہے

اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک،

اور سورۃ مائدہ میں آیت نمبر 117 میں ہے

فَلَمَّا تُوفِيَتِنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ،

چونکہ سورۃ مائدہ میں تو فیتنی آرہا تھا اسکی مناسبت سے حضرت عبد اللہ ابن عباس کی جو تفسیر متوفیک کے بارے میں تھی وہ
یہاں نقل کر دی

اس لیے کہ دونوں لفظ تُوفیٰ سے بنے ہیں

لغوی تحقیق

مائده میدہ کے معنی میں ہے

یہ مادہ میدہ ضرب لضرب سے ہے

مادا صل میں میدہ دھا

یاما قبل مفتوح، یا کو الاف سے بدل دیا

ماندہ اصل میں ماندہ تھا اسکا مفعول ممیودۃ آئے گا

یا کی حرکت ما قبل کو دے دی واو کو ساقط کر دیا ممیدۃ ہو گیا!!!!!!.....

والسلام علیکم

سبق نمبر 66 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

وقال ابن عباس متقویک ممیتک ---

حیات عیسیٰ علیہ السلام

امام بخاری نے یہ فرمایا، و قال ابن عباس متقویک ممیتک، یہاں تفسیر سورۃ مائدہ کی چل رہی ہے لیکن امام بخاری نے متقویک کے لفظ کی جو تشریح کی ہے یہ لفظ سورۃ مائدہ میں نہیں ہے بلکہ سورۃ عمران کی آیت نمبر 55 میں ہے،، واذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی،،،

امام بخاری نے سورۃ آل عمران کے اس لفظ کی تشریح سورۃ مائدہ کے ابواب میں اس لیے کی کہ سورۃ مائدہ کی آیت 117 میں اسی جیسا لفظ آرہا ہے،، فلمَا توْفِيْتُنِي كَنْتَ انْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ ---

اس لفظ کی مناسبت سے متوفیک کا لفظ اور اس کی تفسیر یہاں نقل کی کہ دونوں جگہ توفی سے مراد حضرت عبد اللہ ابن عباس کے نزدیک موت ہے،

چونکہ امام بخاری نے سورۃ آل عمران کی اس آیت میں متوفیک کی تفسیر میتک سے کی ہے جو حضرت ابن عباس نے تفسیر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے حالانکہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور قیامت کے قریب نزولِ عیسیٰ ابن مریم پر امت کا جماعت ہے

تفسیر کلیئے دیکھیے شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی کتاب "القول الحجم فی نزول عیسیٰ ابن مریم"

البتہ اس میں اختلاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جس وقت زمین سے آسمان کی طرف اٹھایا گیا وہ ان کو زندہ اٹھایا گیا تھا یا انکو پہلے موت دے گئی اسکے بعد زندہ کر کے اٹھایا گیا

جیسا کہ وہب ابن منبه اور ابن حزم ظاہری کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے موت دی گئی پھر زندہ اٹھایا گیا

علامہ ابن حزم کی رائے یہ ہے کہ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 55 میں اُنی متقویک اور سورۃ ماکدہ آیت 117 میں فلماتوفیتنی میں توفی سے مراد موت ہے جیسا کہ امام بخاری نے حضرت عبد اللہ ابن عباس کی یہ تفسیر نقل کی

محققین لکھتے ہیں کہ اس کا یہ ہرگز مقصد نہیں کہ علامہ ابن حزم حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے قائل نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے سے پہلے موت دی گئی اسکے بعد زندہ کر کے اٹھایا گیا اور قیامت کے قریب وہ دنیا میں آسمان سے زمین پر زندہ تشریف لائیں گے چنانچہ ابن حزم نے اپنی مشہور کتاب الحُجَّیٰ میں اسکی وضاحت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونگے

تفصیل کلیئے دیکھیے الحُجَّیٰ بالاثار جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 28 کتاب التوحید باب الایمان بجمع الانباء فرض،،،

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ ابن حزم کا عقیدہ حیاتِ عیسیٰ کا ہے،،

وہب ابن منبه کے عقیدے کی وضاحت

باتی رہا وہب ابن منبه رحمہ اللہ تو یہ بھی حیاتِ عیسیٰ کے قائل ہیں

چونکہ مرزا غلام احمد قادریانی نے مسح موعود ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا اس لیے وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں

چنانچہ مرزا قادریانی ابن حزم ظاہری وہب ابن منبه اور اس جگہ صحیح بنجری میں حضرت عبد اللہ ابن عباس کی اس تفسیر سے استدلال کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ سب اصم شخصیات بھی وفات عیسیٰ کے قائل ہے

چنانچہ ہم نے ابن حزم کے عقیدے کو واضح طور پر پڑھ لیا

اسی طرح وہب ابن منبه کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آسمان کی طرف اٹھانے سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر کچھ وقت کیلئے موت طاری کر دی گئی تھی اسکے بعد پھر انکو زندہ کر دیا گیا اور آسمانوں پر اٹھا لیا گیا

لہذا وہب بن منبه بھی حیات عیسیٰ کے قائل ہیں

تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 366،،،

اسی طرح عبد اللہ ابن عباس کی متوفیک کی تفسیر ممیتک سے کرنے کی تحقیق محدثین یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عبد اللہ ابن عباس وفات عیسیٰ کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ حیات عیسیٰ کا نہیں ہے اس لیے کہ امام شعرانی نے اپنی کتاب طبقات کبریٰ میں روایات نقل کی ہے عبد ابن عباس سے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انکے جسم مبارک کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لیا اور وہ اب بھی زندہ ہے وہ دنیا کی طرف آئیں گے پھر بادشاہت کریں گے اور اس کے بعد عام انسانوں کی طرح انتقال فرمائیں گے

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر ابن کثیر میں اور علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں اور صاحب کنز العمال نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے اسی عقیدہ حیات عیسیٰ کی روایات نقل کی ہے

تفصیل کے لیے دیکھیے، الطبقات الکبریٰ للشعرانی جلد نمبر ایک صفحہ 25،، روح المعانی جلد نمبر ایک صفحہ 595،،، تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 493،،، کنز العمال جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 618

ان روایات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ متوفیک کا ترجمہ ممیتک سے کرنے کی مراد کیا ہے۔

محمد شین حضرت عبد اللہ ابن عباس کی متوفیک کی تفسیر میتک سے کرنے کی ایک یہ مراد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس یہ کہنا چاہتے ہیں قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونگے حکومت کریں گے اسکے بعد انکو موت آئیگی چنانچہ کئی مفسرین نے یہی مطلب لیا ہے

جیسا کہ مدارک اور تفسیر خازم میں لکھا ہے

صاحب مدارک لکھتے ہیں ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء و رفع الآن

کیوں کہ یہاں ذہن میں اشکال یہ آتا ہے کہ قرآن میں پہلے متوفیک ہے تو پھر متوفیک سے مراد بعد نزول من السماء کیسے مراد لے سکتے ہیں

اسکا جواب مدارک اور تفسیر خازن میں ہے کہ متقویک کا تعلق بعد نزول من السماء سے ہے

کہ اللہ تعالیٰ اسوقت موت دے گا اب زندہ اٹھار ہے۔۔۔

اہذا تفسیر مدارک اور تفسیر خازن سے یہ معلوم ہوا کہ میں آپ کو آپ کے وقت میں جو قیامت کے قریب ہو گا آسمان سے اترنے کے بعد وفات دول گا اور اب میں اپ کو زندہ اٹھایتا ہوں

تفصیل کیلئے دیکھئے مدارک جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 224،

تفسیر خازن جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 224

یہاں تک یہ بحث تھی کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے متوفیک کی تفسیر میتک سے کی ہے اس کا جواب کیا ہے۔

اس کے جواب میں ہم نے دو توجیہات پڑھنی ہے

اب یاد رہے کہ جمہور مفسرین اور محمد شین کے نزدیک سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 55 میں متقویک سے مراد اور سورۃ مائدہ آیت نمبر 117 میں فلماقوفیتی سے مراد موت نہیں ہے،

بلکہ توفی کا معنی ہے اخذ الشیٰ و افیا یعنی کسی چیز کو پورا پورا لینا

اور اسکی دلیل وہ احادیث متواترہ ہے جن سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھایا ہے

اسکی دلیل خود قرآن مجید کی سورۃ نساء آیت 157 ہے،“

وَمَا قُلْوَهُ وَمَا صَلْبُوهُ وَلَكُنْ شَبَهَ لَحْمٌ،“

اسی طرح سورۃ نساء کی آیت نمبر 158 میں،“ بل رفعہ الیہ میں حیات عیسیٰ کا عقیدہ واضح ہے ہے اور یہ پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے !!...“

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نے اس موضوع پر ایک محققانہ کتاب لکھی ہے جس کا نام التصریح بِمَا تَوَاتَرَ فِي نَزْوَلِ الْمُسْحِ،“ اور اسی طرح حضرت مولانا ادریس کاندھلوی کی کتاب القول الحجم فی نزول عیسیٰ ابن مریم میں واضح طور پر دلائل کے ساتھ حیات عیسیٰ کا اجماعی عقیدہ بیان کیا ہے

 سبق نمبر 67 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

گزشتہ سے پیوستہ

قادیانی بخاری کی اسی جگہ سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ امام بخاری نے حضرت عبد اللہ ابن عباس کی جو متوفیک کی تفسیر ممیٹک سے کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کا مذہب بھی یہی ہے کیوں کہ انہوں نے یہ قول نقل کرنے کے بعد اسکی تردید ذکر نہیں کی

اسکا جواب محدثین یہ دیتے ہیں کہ

حای عیسیٰ علیہ السلام ایک اجماعی عقیدہ ہے اور امت محمدیہ میں سے کسی نے اج تک اس میں اختلاف نہیں کیا

خود امام بخاری نے کتاب الانبیاء میں اس پر مستقل ایک باب باندھا ہے باب نزول عیسیٰ ابن مریم لہذا حضرت عبد اللہ ابن عباس سے میتک کی تفسیر نقل کرنے کی وجہ سے یہ نہ کہا جائے کہ امام بخاری بھی متوفیک کا ترجمہ موت کرتے ہیں

اور امام بخاری کے اس نقل کرنے سے بھی استدلال نہ کیا جائے کیوں ہم عبد اللہ ابن عباس کی اس تفسیر کا مکمل جواب پڑھ چکے ہیں

چنانچہ شیخ الہند نے بھی فلماتوفیتین کا ترجمہ کیا ہے پھر تو نے مجھ کو اٹھایا اسی طرح اصل سنن والجماعت کا بلکہ پوری امت مسلمہ نے توفی کا ترجمہ موت نہیں کیا ہے !!!!!!! ..

مرزا قادیانی حیات عیسیٰ کا مکمل کیوں ہے . ؟؟؟

در اصل مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے پیروکاروں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ مر چکے ہیں انکو زندہ سمجھنا شرک ہے قیامت کے قریب وہ ہرگز تشریف نہیں لائیں گے اور جو عیسیٰ بن مریم نازل ہونے والے ہیں وہ میں ہوں (مرزا غلام احمد) چنانچہ وہ کتاب الازالہ کلام جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 311 میں لکھتا ہے ،، ابن مریم مر گیا حق کی قسم ،، داخل جنت ہوا وہ محترم اور کتاب کشی نوح میں لکھتا ہے صفحہ 12 میں تم یقیناً سمجھو کر عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ یار خان میں اسکی قبر ہے پھر مرزا قادیانی نے 1891ء میں مسیحیت کا دعویٰ کیا کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ نمبر 551 میں لکھتا ہے ،، اللہ کی قسم میں بہت عرصہ سے جانتا تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم بنایا گیا ہے اور میں انکی جگہ نازل ہوا ہوں اور اپنے آپ کو مسیح موعود کہا پھر کچھ عرصہ بعد برادر اسٹ نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا (کذب لعنۃ اللہ علیہ) ہمارے اکابرین نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں مستقل کتابیں لکھی ہے

انور شاہ کشمیری رح نے کتاب لکھی عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ

حضرت مولانا بدر میر ٹھی کی کتاب حیات عیسیٰ

اسی طرح اور یہ کاندھلوی رحمۃ اللہ کی کتاب حیات عیسیٰ

مفتوح شفیع عثمانی رحمۃ اللہ کی کتاب التصریح بہما تو اترفی نزول المسج

دیگر بھی کئی کتابیں لکھی جا چکی ہے !!!!! ..

بھیرہ

بھر بمعنی ہے کاٹنا مشکر یہ مکہ ان او نیوں کے کان کا ٹھتے تھے جن کے دودھ کو بتوں کیلئے روکتے تھے پھر کوئی شخص اپنے لیے ان او نیوں کو دھوتا نہیں تھا

ایسی او نیوں کو بھیرہ کہتے تھے .

السابقة

سابقه بمعنی مسیبہ

اسکا معنی ہے چھوڑ دینا

اسکو سائبہ اس لیے کہتے تھے کہ ان او نیوں کو بتوں کیلئے چھوڑ دیتے تھے ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے تھے

وصیدہ

بمعنی واصلہ

یعنی ملانے والی

یعنی لگاتار مَوْنَث اونٹنی اونٹنیاں جتنے

الخام

وہ مذکراونٹ جو اونٹ کے ساتھ دس مرتبہ جفتی کرتا تھا تو مشرکین مکہ اس اونٹ کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر کوئی بوجھ وغیرہ نہیں لادتے تھے۔ ...!!!!!!

سبق نمبر 68 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب 13: وَكُنْتَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا وَمَا تَفْسِيرُ

حفلة

حاف حجی جمع ہے بمعنی نگا

غراۃ

غار کی جمع ہے بمعنی نگے پاؤں

غرا

غارل کی جمع ہے بمعنی غیر مختون

وان اول الخلاائق کیسی یوم القیامہ ابراہیم

سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کیوں لباس پہنایا جائے گا۔ ؟؟؟؟؟؟

دو وجہات ہیں.....

1 _____ محمد شین نے لکھا کہ دنیا میں سب سے پہلے کسی محتاج کو لباس پہنانے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اس لیے قیامت کے دن بھی سب سے پہلے انکو لباس پہنایا جائے گا

2 _____ نمرود نے جب کئی دن تک آگ بڑھ کا کر اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا تھا تو اس وقت ان کا لباس اتار کر آگ میں ڈالا تھا

اللہ کی توحید بیان کرنے کی وجہ سے شرک سے روکنے کی وجہ سے انکو بے لباس کیا گیا تھا اس وقت اس لیے قیامت کے دن سب سے پہلے انکو لباس پہنایا جائے گا..

یاد رہے کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اس لیے کہ روایات میں موجود ہے کہ قیامت کے دن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی قیمتی لباس پہنایا جائے گا

(تفصیلات کے دیکھیے فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 384)

یارب اصحابی

انکو اصحابی کیوں نہیں کہا۔؟؟

تو جواب یہ ہے کہ صحابی کی تعریف وہ ہے جو ایمان کی حالت پر فوت بھی ہوا اور یہ لوگ یعنی مرتدین شروع میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے لیکن ایمان کی حالت پر فوت نہیں ہوئے بلکہ مرتد ہو کر مرے تھے تو اس وجہ سے ان پر صحابی کا اطلاق نہیں ہوتا!!!!!!..

باب 14: ان تعذ بہم فا نحتم عباد ک

ایسی آیت جسے بار بار پڑھ کر پوری رات گزاری تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس طرح ترجمة الباب کے ساتھ تعلق بھی واضح ہو گیا

{ سورۃ الانعام }

1 اس سورۃ کا نام سورۃ الانعام ہے
انعام یہ نَعْمٌ اور نَعْمٌ کی جمع ہے
اس کی دو جمعیں آتی ہے ایک انعام اور ایک نعمان
اس کا معنی ہے چوپائے

2 یہ نام سورۃ الانعام کے اندر پھر جگہ آیا ہے

ایک مرتبہ آیت نمبر 136 میں والانعام نصیباً

اور سورۃ انعام آیت نمبر 138 میں یہ نام تین مرتبہ آیا ہے، و قال وحده انعام و حرث حجر

اسی طرح آیت نمبر 139 میں یہ نام آیا ہے... مافی بطور حذہ انعام

اسی طرح آیت نمبر 142 و من الانعام حمولۃ و فرشا۔۔۔

وَجْه تِسْمِيق 3

چونکہ اسکے اندر چوپائیوں کا ذکر بار بار آیا ہے اس لیے اس سورۃ کا نام سورۃ الانعام ہے

یہ کمی سورۃ ہے _____ 4

اس کا ترتیب تو قیمتی نمبر 6 ہے _____ 5

ترتیب نزولی نمبر 55 ہے 6

اس میں کل آیات 165 ہیں 7

اس میں کل رکوں 20 ہیں 8

مفردات کی شریع

فتنت

اصل میں آیت نمبر 23 میں یہ لفظ ہے عام طور پر فتنہ کا ترجیحہ شرک یا آزمائش سے کیا جاتا ہے لیکن یہاں بالکل مختلف ہے

یہاں فتنہ بمعنی عذر اور معذرت کے ہے !!.

معروضات

آیت نمبر 41 میں ہے

یہ عرش سے مشتق ہے بمعنی بلند چیز یعنی جس کو بلند کیا گیا ہو

یہاں مراد... جو بلند کی جاتی ہے بیلیں انگور کی

لاندر کم ب

یعنی اهل مکہ

بہ کی ہ ضمیر راجح ہے قرآن کی طرف

اور یعنی اهل مکہ یہ کم کی تفسیر ہے

حمولة

یہ آیت نمبر 142 میں ہے

بمعنی جن جانوروں پر بوجھ لادا جاتا ہے

وللبسنا

آیت نمبر 9 میں ہے

یہاں لبس کا معنی لشجھنا

البتہ ھم شبہ میں ڈال دیں گے۔

یہاں دو باب ہیں

ایک ہے لبس یا بس یعنی ضرب یا ضرب سے بمعنی انس میں ڈالنا

اور یہی باب جب سمع یا سمع سے آئے تو بمعنی ہوتا ہے لباس پہنانا

یناؤن

یہ آیت نمبر 26 میں آرہا ہے

یتباعدون بمعنی وہ دور رہتے ہیں

تبسل

ای تفصح

ابلسو

ای فضحوا

یہ آیت نمبر 70 میں آرہا ہے

اسکا ایک معنی ہوتا ہے فضح یعنی رسوا کرنا

ابلسو یعنی رسوا کیے گئے

لیکن حضرت شیخ الہند نے ترجمہ کیا ہے : گرفتار نہ ہو جائے

باسطوا اید یکم

یہ آیت نمبر 93 میں آرہا ہے

یہاں بسط کا معنی ضرب ہے یعنی مارنا

اور فرشتے انکی طرف پا تھوڑا نہیں گے مارنے کے لیے!

بسط کا معنی پھیلانا ہے لیکن یہاں بسط کی تفسیر مجاز اضرب سے کی ہے کیونکہ ظالم مشرک لوگوں کی روح قبض کرتے ہوئے فرشتے

انکو ماریں گے

سبق نمبر 69 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

ائشنٹر تم

یہ آیت نمبر 128 میں آیا ہے

یعنی تم میں سے بہت سے گراہ ہو گئے

ذر آمن الحرش

یہ آیت نمبر 136 میں آرہا ہے

ذر آب معنی پیدا کرنا

اما اشتملت

یہ دو جگہ آیا ہے 143-144 میں بھی
کیا وہ جانور مشتمل نہیں ہوتے کچھ مذکور پر کچھ مونث پر قوم کیوں ان میں سے بعض کو حلال اور بعض کو حرام کرتے ہو...؟

مسفوحا

آیت نمبر 145 میں آرہا ہے

مہراقا بمعنى بہتا ہو اخون

صدف

آیت نمبر 158

بمعنى اعراض کرنا

ابلسووا

بمعنى نا امید ہونا

ابلسو او او بسو

لیکن یہ صیغہ سورۃ النعام میں نہیں ہے امام بخاری یہ اس لیے لائے نقل کرتے ہوئے کہ سورۃ النعام کی آیت نمبر 44 میں اسی سے
بننے والا ایک اور صیغہ اسم فاعل کا آیا ہے، فاذ اھم مبلسون

الہذا مبلسون کا معنی ہوا نا امید ہونے والے، مایوس ہونے والے

وابسلوا

انعام آیت نمبر 70

بمعنی اسلاموا یعنی سپرد کر دینا

یہاں مراد ہے ہلاکت کیلئے سپرد کر دینا یعنی عذاب کیلئے

آیت نمبر 70 اس طرح ہے اولنک الذین ارسلوا بہما کسبوا

یاد رہے کہ چار سطراں پہلے امام بخاری نے ابسلاوی تفسیر فضحوا سے کی ہے یعنی رسوا ہوئے

ان دونوں تفسیروں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ دونوں کا مفہوم بالآخر ایک ہی ہے !

سرمدا

بمعنی دامًا

محمد شین لکھتے ہیں کہ سرمدا یہ لفظ سورۃ انعام میں نہیں ہے بلکہ یہ سورۃ نمبر 28 سورۃ القصص کی آیت نمبر 71 اور 72 میں ہے

سوال یہ ہوتا ہے کہ امام بخاری اس لفظ کو سورۃ انعام کی تفسیر میں کیوں لائے...؟؟؟

در اصل سورۃ انعام کی آیت نمبر 96 میں ایک لفظ آرہا ہے،،، و جعل اللیل سکناً اللہ نے رات کو سکون کا ذریعہ بنایا

اور سورۃ القصص کی آیت نمبر 71 میں فرمایا،،، قل ار آیتم ان جعل اللہ علی اللیل سرمداً

سرمدا کا معنی ہے دامًا

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے! اگر اللہ تم پر رات کو نیشہ بنادیتا تو تمہیں سکون نہ ملتا جبکہ اللہ نے رات کو سکون کا ذریعہ بنایا ہے جیسا کہ سورۃ انعام آیت نمبر 96 میں فرمایا،،، و جعل اللیل سکناً۔۔۔

اس مناسبت سے امام بخاری نے سرمدا کے لفظ کو یہاں ذکر کیا...

استھوتہ

آیت نمبر 71

بمعنی اصلتہ یعنی گمراہ کرنا

تمتروں

آیت نمبر 2

بمعنی شنک کرنا

وقر

آیت نمبر 25

امام بخاری یہاں وقر کے دونوں لغات کا معنی الگ الگ بیان کر رہے ہیں

بفتح الواو بمعنی بہر اپن

بکسر الواو بمعنی بوجھ

اساطیر

آیت نمبر 25

گزشتہ لوگوں کی گھڑی ہوئی کہانی

اسکا واحد اسطورہ اور اسطارہ بھی آتا ہے

اساطیر کا ترجمہ ترھات یعنی باطل داستانیں،

البساَّ

آیت نمبر 42

یہ بوس سے مشتق ہے بمعنی سختی و شدت

اور بوس سے اگر مشتق ہو تو بمعنی فقر، محتاجی

جہرۃ

ایت نمبر 47

بمعنی معاینۃ سامنے، کھل کر

الصورِ

یہ صورۃ کی جمع ہے بمعنی تصویریں

جیسے سورۃ اور سورہ

(جب بھی لغات کی تشریح میں کوئی تسامح سامنے آئے گا تو اسکو لغات القرآن ابو عبیدہ کی طرف منسوب کیا جائے گا)

لفظ صور یہ سورۃ انعام میں نہیں ہے بلکہ لفظ صور موجود ہے، یوم نفحۃ الصور

علامہ کرمانی نے فرمایا کہ یہاں لفظ صور بسکون الواوہی صحیح ہے

اس سے مراد وہ سینگ ہے جس میں حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے جسے صور پھینکا کہتے ہیں۔

و راًگریہاں صور کا لفظ پڑھیں لفظ ابو او جو صورۃ کی جمع ہے

جیسا کہ ابو عبیدہ نے کہا ہے تو پھر، ویو مہنفی الصور کا معنی ہو گا،، جس دن صور توں میں پھونکا جائے گا

لیکن امام بغوی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ اس سے صور اسرافیل ہی مراد ہے

ملکوت

آیت نمبر 75 میں آرہا ہے

بمعنی باد شاہت

ملکوت یہ ملک کے معنی میں ہے

جیسے رصوت ایک لفظ ہے جس کا معنی ہے رب اور دبدبہ

عربی مقولے کا ترجمہ ۔۔

رب سے رہنا بہتر ہے اس سے کہ تم پر لوگ رحم کھائے

جن

بمعنی اظلم

آیت نمبر 76

اندھیرا کرنا

علی اللہ حسبانہ

یہ سورۃ انعام میں نہیں ہے

سورۃ انعام کی آیت نمبر 196 میں حسباً نہ ہے،،، و جعل اللیل سکناً و الشمش و القمر حسباً ۖ ۰۰۰

امام بخاری یہ نقل کر رہے ہیں کہ حسباً کا ایک ترجمہ تو حساب کرنا ہوتا ہے

اور ایک معنی مرامی پھینکنے کا آل

جسا کا معنی یہ آتا ہے رجوم اللشیاطین،،، یعنی ستاروں کو اللہ نے شیاطین کو مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے

سبق نمبر 70 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

مستقر

آیت نمبر 98، وهو الذين انشأكم من نفس واحدة فستقر و مستودع ،

وہی اللہ ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ہے پس قرار پکڑنے کی جگہ (مرد کی پشت) اور امانت کی جگہ (ماں کا رحم)

القنو

یہ واحد ہے

آیت نمبر 99

و من انخل من طعماً قتوان

بمعنی خوشہ۔ گچھ

اس کا تثنیہ اور جمع قنوان آتی ہے

فرق صرف نون کے اعراب کیسا تھا ہو گا

اگر نون پر زیر ہو تثنیہ ہو گا قنوان

اور اگر نون پر پیش ہو یا ڈبل پیش تو جمع ہو گا جیسے قنوان ...

اور یہ جو مثال یہ کی ہے صنو اور صنو ان کی یہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے

سورۃ الرعد آیت نمبر 4،

صنو وغیر صنو ان

صنو کا معنی جڑے ہوئے درخت سے۔

وغیر صنو ان۔۔ اور درخت سے نہ جڑے ہوئے !!...
.....

باب نمبر 1: وَعِنْ مَفَاتِحِ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ...

یہاں مفاتیح الغیب کا ذکر تو ہوا ہے صرف لیکن انکو بیان نہیں کیا گیا ہے اس سورۃ میں

تو وہ سورۃ لقمان کی ایت نمبر 34 میں موجود ہے

(اسکو تفسیر قرآن بالقرآن کہتے ہیں)

جو کہ پانچ مفاتیح الغیب ہیں۔،

1 ____ قیامت کا علم صرف اللہ کے پاس ہے ! ..

حدیث جبرائیل سے مزید اسکی وضاحت ہوتی ہے

یہاں سوال ہوتا ہے کہ

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا یا نہیں ...

جواب، نہیں تھا نہ کلی علم غیب تھا اور نہ جزوی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی خبروں کا پتہ تھا اس پر ہمارا ایمان ہے،

اس لیے کہ غیب کے اور غیب کے خبر میں فرق ہوتا ہے

غیب کی تعریف یہ ہے کہ بغیر واسطے کے بغیر آئے کے کسی چیز کا علم ہونا یہ علم غیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے
!!! ..

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی خبر تھی جو اللہ تعالیٰ بتلاتے تھے انکو،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی خبروں کا علم تھا

(تک من انبیاء الغیب نوحیحا الیک)

اور جب اللہ بتائے گا تو وہ غیب نہیں رہیا بلکہ غیب کی خبر رہیگی،“

اسی طرح کوئی انسان کسی آئے سے کوئی بات معلوم کرتا ہے تو وہ غیب نہیں رہتا،

مفاتیح نمبر 2

بازش کا علم

3 ____ ماں کے پیٹ کے اندر جو کچھ ہے وہ بھی صرف اللہ جانتا ہے ! .

(اثر اساوند وغیرہ سے جو معلومات ملتی ہے وہ خبر غیب ہے۔ اور یہاں آیت میں لفظ عام ہے اس سے مراد شقی سعید عمر رزق وغیرہ سب کچھ بھی ہو سکتا ہے)

4 _____ کل کی کمائی کو کوئی شخص نہیں جانتا

5 _____ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں جا کر مرے گا۔۔۔۔۔

باب 2: قل صو القادر علی ان يبعث عليكم

شیعہ

آیت نمبر 65 میں ہے

یہ شیعہ کی جمع ہے بمعنی فرقہ

کہ وہ فرقہ ایک دوسرے میں خلط ملط ہو جائیں گے، حق اور باطل بات کو ملا جلا کر پیش کرنے کی وجہ سے،

باب 3: و لم يلبسوا ايما نحتم بظلم

اس آیت نمبر 82 میں ظلم سے مراد عام ظلم نہیں بلکہ شرک ہے

اور شرک کو ظلم اس لیے کہتے ہیں کہ

ظلم ضد ہے عدل کی

اور عدل کہتے ہیں و ضع الشیئ فی محلہ

اور ظلم کہتے ہیں و ضع الشیئ فی غیر محلہ

سجدہ کرنا اللہ کو و ضع الشیئ فی محلہ ہے

اور غیر اللہ کو سجدہ کرنا و ضع الشیئ فی غیر محلہ ہے جو کہ شرک ہے ...!!!!!!

 سبق نمبر 71 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

انآخر من یونس ابن متی

میرے بارے یہ نہ کہیں کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں اس لیے کہ تیسرے پارے کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،، تلک الرسل فضلنا بعضم علی بعض ،، ان رسولوں میں سے بعض ہو ہم نہ بعض پر فضیلت دی ہے

اور دوسری آیت یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ

لَا نَفْقَةَ مِنْ أَحَدٍ مِنْ رَسُولِهِ ،،

سب رسولوں پر ایمان لانا ہمارے لیے لازم ہے

جس رسول کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے وہی بیان کی جائے لیکن رسولوں کا آپس میں تقابل نہ کیا جائے کہ فلاں رسول فلاں رسول سے بہتر ہے

اس ارشاد نبوی میں اور پیغمبروں کے بجائے یونس علیہ السلام کو کیوں خاص کیا گیا ...

اسکی وجہ بخاری شریف کی شرح ارشاد الساری میں علامہ کرمانی نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ،،،

وَخُصْ يُونِسَ بِالذِّكْرِ خَوْفًا مِنْ تُوهِمَ حَطِيقَةِ مَرْتَبَةِ الْعَلِيَا بِقَصَّةِ الْحَوْتِ

یعنی کوئی شخص مجھلی والے واقعے کی تفصیلات میں جا کر یونس علیہ السلام کے مرتبے کو کہیں کم نہ کر دے،

باب 5: ثم قال هو منضم

هو ضمير كامرجع داؤ دعليه السلام ہیں۔ سورۃ ص میں ذکر ہے کہ حضرت داؤ دعلیہ السلام نے سجدہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکی یعنی داؤ دعلیہ السلام کی اقتدار کرتے ہوئے سجدہ کیا کیونکہ سورۃ النعام کی آیت نمبر 90 میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی اقتداء کا حکم دیا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

اوَّلَنَّكُمُ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ

یعنی یہ لوگ تھے جنکو اللہ نے ہدایت دی پس آپ بھی انکے طریقے پر چلے،

باب 6: وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حِرْمَنَاتٍ ذِي ظَفَرٍ

یہاں حادو سے مراد ہدایت نہیں ہے بلکہ یہودی مراد ہے

اس لیے کہ حاد باب نصر سے ہے

اس کے دو معنی ہیں توبہ کرنا، یہودی ہونا،

اور آیت میں یہودی ہونا مراد ہے

کل ذی ظفر

ایک ناخن والا جانور جس کا سن یعنی کھر آگے سے پھٹا ہوانہ ہو جیسے اونٹ اور شتر مرغ وغیرہ،،،،، جبکہ گائے بھینس بکری وغیرہ ائمہ ناخن آگے سے پھٹے ہوتے ہیں یعنی دوناخن ہوتے ہیں!.. گائے اور بکری ائمہ لیے حلال تھی لیکن انکی چربی حرام تھی ان پر،

یہ صیغہ حادو قرآن مجید میں دونوں باب سے آیا ہے

سورۃ انعام کی اس آیت میں اس سے یہودی ہونامرا د ہے۔

اور سورۃ اعراف کے آیت نمبر 156 میں توبہ کے معنی میں ہے جیسے.... انا هدنا الیک، بے شک ہم نے تیری طرف توبہ کی وہاں یہودی ہونامرا د نہیں ہے

استظراد

یہ محدثین کی خاص اصطلاح ہے

اس کا لغوی معنی ہے پچھے پچھے چلانا

امام بخاری رح مفردات کی تشریح کرتے ہوئے کبھی استظراد اکسی اور سورۃ کا لفظ بھی لے آتے ہیں یہ بیان کرنے کیلئے کہ یہ لفظ قرآن مجید میں اور جگہ بھی آیا ہے

پھر امام بخاری اس باب کی طرف بھی اشارہ نقل کرتے ہے کہ ان دونوں میں جو قرآن مجید میں دو جگہ آئے ہیں ائمہ معنی میں فرق ہے یا نہیں

جیسے یہاں حادو ذ کر کیا جو سورۃ انعام میں ہے

پھر اسکے ساتھ ہدنا کا لفظ ذکر کیا جو سورۃ اعراف میں ہے یہ ذکر استطراداً ہے یعنی حاد و اور ہدنا کے معنی میں فرق بیان کرنے کیلئے،،،

باب 7: ولا تقر بوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن

قال ابو عبد اللہ (امام بخاری)

وکیل

سورۃ انعام آیت 102

بمعنی حفاظت کرنے والا احاطہ کرنے والا

قبلًا

آیت نمبر 111

و حشرنا علیہم کل شیئ قبلًا

یہ قبیل کی جمع ہے

اس کا معنی یہ ہے کہ عذاب کی کئی قسمیں ہیں

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی شرح لامع الدراری جلد نمبر 9 صفحہ 84 پر لکھا ہے کہ یہاں قبلًا کا معنی گروہ اور جماعت ہے

اور قبل کا معنی اقسام اور اصناف یہ سورۃ کہف کی آیت نمبر 55 میں ہے، او يَتَبَّعُهُمْ العِذَابُ قَبْلًا،،،

سبق نمبر 72 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

زخرف

سونا

مفہوم۔۔۔ کسی چیز پر ملمہ سازی کر کے اسکو خوبصورت بنادیں حالانکہ وہ باطل ہو تو اسکو زخرف کہتے ہیں

حرث حجر

حرث کھلت۔۔۔ حجر ممنوع

توں کیلئے مخصوص کیے ہوئے حصے۔۔۔

حجر کے آٹھ معانی،

1،،،، حجر بمعنی حرام،

اس وقت بمعنی جھور ہے ہو گا ہر وہ چیز جس سے منع کیا جائے،

2 _____ حجر کہتے ہیں ہر وہ عمارت جسکو انسان بنائے

3 _____ گھوڑے کے موئٹ کو بھی حجر کہا جاتا ہے یعنی گھوڑی کو

4 جر عقل و شعور کو بھی کہتے ہیں

5 قوم ثمود کے علاقے کا نام بھی وادی جمر ہے،“

6 زمین پر کسی جگہ پھر رکھ کر نشان لگائے تو اسے بھی جمر کہتے ہیں

7 بیت اللہ کا جو حطیم والا حصہ ہے اسکو بھی جمر کہتے ہیں گویا کہ یہ حطیم مشتق ہے محظوم سے

8 حجر الیمامہ،،،، تقع الخاء

لی ایک جگہ کا نام ہے

باب 9 لی شفع نفس ایمان خا

یہاں سے قیامت کے علامات کبری مراد ہے

اور علامات صغیری وہ ہے جو ابتدائی طور پر ظاہر ہونگے ہیں انکو محمد شین ابواب الفتن میں بیان کرتے ہیں اور تقریباً وہ سارے ظاہر ہو چکے ہیں،

علامات کبریٰ جو امام مہدی کے ظاہر ہونے کے بعد ظاہر ہونگی جیسے امام مہدی کا نازل ہونا، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، دجال کا آنا، یاجوج ماجوج، زمین کا دھنسنا، آگ جو لوگوں ملک شام کی طرف ہنکائے گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا،.....

ان علامات کبریٰ میں سے سورۃ النعام کی آیت نمبر 158 میں جس علامت کا ذکر ہے وہ بخاری شریف کی حدیث کے مطابق سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے جس دن مغرب سے طلوع ہو گا پھر اسکو دیکھ کر کوئی ایمان لائے گا تو اسکا ایمان قبول نہ ہو گا

“”

((سورۃ الاعراف))

1 اس سورۃ کا نام سورۃ الاعراف ہے

2 وجہ تسمیہ

اعراف کہتے ہیں الاعراف سورین الجنة والنار،

جنت اور جہنم کے درمیان ایک بلند جگہ ہو گی اسکو اعراف کہتے ہیں،

اعراف میں وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنت میں جانے کے قابل ہوں گے نہ جہنم میں، جیسے جامع ترمذی کی حدیث میں آتا ہے کہ جسکی تشریح میں محدثین نے لکھا کہ وہ بچے جو غیر مسلموں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں اور بچپن ہی میں انتقال کر جاتے ہیں انہیں اعراف میں رکھا جائے گا

اس سورۃ کے اندر اس اعراف کے مقام کا ذکر ہے

اس لیے اسکو سورۃ اعراف کہتے ہیں

3 یہ نام اس سورۃ میں دو جگہ آیا ہے

1 سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 46 میں،،، و علی الاعراف رجال یعنی فون،،،

2 آیت نمبر 48 میں بھی آیا ہے.. و نادی اصحاب الاعراف،،،

ان دونوں آیتوں کی تفصیل تفسیر عثمانی میں پڑھئے،،،،،

4 یہ مکمل سورۃ ہے

5 اس کا توقیفی نمبر 7 ہے

6 نزولی نمبر 39 ہے

7 اسکی کل آیات 206 ہے

8 اسکی کل رکوع 24 ہے!!!!!!

مفردات کی تشریح

قال ابن عباس

وریاشا۔۔۔ المال

محفظ میں ریشائے

اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہاں دو قرائتیں ہیں

1 ریشا

یہ قرائت منقول ہے ابن عباس، حضرت مجاهد حسن بصری سے

2 ریشا

یہ بھی حضرت عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے اور حضرت عثمان غنی سے بھی مردی ہے
ان دونوں کا معنی ایک ہے
دونوں قرائتوں کی صورت میں قرآنی رسم الخط میں کوئی فرق نہیں آئے گا یہ ساکن کے بجائے یاء پر کھڑی زبر لگا کر دوسرا
قرائت پڑھ سکیں گے
امام بخاری چند سطروں کے بعد ریاش اور ریش کا ذکر دوبارا بھی کریں گے،
اس کا معنی ہوتا ہے مال اور لباس کی زیب و زینت

عَفْوا

یعنی بڑھنا زیادہ ہونا

اس کا ترجمہ ہم معاف کرنا بھی کرتے ہیں
حدیث میں بھی عفو کا معنی بڑھنا آیا ہے جیسے، انہک الشوارب واعف للحی، موچھوں کو باریک کرو اور داڑھی کو بڑھاوے

الفتح

یہ لفظ سورۃ الاعراف میں نہیں ہے
یہ لفظ سورۃ سبا کی آیت نمبر 26 میں ہے
اس کا معنی ہوتا ہے قاضی یعنی فیصلہ کرنے والا

افتیضنا

یہ لفظ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 89 میں ہے

امام بخاری اس نسبت سے سورۃ سباء کا لفظ بھی لارہے ہیں
اسکا معنی ہوتا ہے ہمارے درمیان فیصلہ کر دے!

نطقنا الجبل

نطقنا بمعنی رفعنا، جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا

انجست

آیت نمبر 160

چشے پھوٹ پڑے

متبر

خسران بمعنی گھاٹا

آیت نمبر 149

آسی

آیت نمبر 93 میں ہے

کفیف آسی علی قوم کافرین

بمعنی غمگین ہونا

یہ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 26 اور 68 میں آیا ہے جبکہ سورۃ اعراف میں نہیں ہے،

یہاں بھی استطراد اہوا ہے

وقال غیرہ

یہاں تک تشریح حضرت ابن عباس سے تھی اب آگے حضرت عبیدہ سے جو تشریح منقول ہے مجاز القرآن میں وہ ذکر کر رہے ہیں

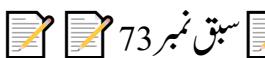
ان لاتسجد اذا امرتک

یہاں لازم نہ ہے

یک خفاف

بمعنی چھپ کانا، لگانا

جب تک انہوں نے وہ درخت نہیں کھایا تھا اس وقت تک آدم اور حوا کو اپنی ستروں کا احساس نہیں تھا جیسے ہی رہ کھایا تو انکو احساس ہونے لگا اور وہ اس درخت سے اپنے ستروں جو چھپا نے لگ گئے !!!!!!!

 سبق نمبر 73 : [7:04 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

حین

حین سے مراد ایسے لمحات ہیں جنکو شمارنہ کیا جاسکے

قبیلہ

آیت نمبر 27

نسل کو کہتے ہیں

اڈار کوا

آیت نمبر 28

بمعنی اجتماعیاً یعنی انہوں نے جمع کیا

مشاق

مسام باریک باریک سوراخ کو بولتے ہیں

منخر اہ

ناک کے نتھنے کو بولتے ہیں

احلیہ

ذکر کے سوراخ کو بولتے ہیں

غواش

غاشیہ کی جمع ہے

بمعنی ڈھانپنے والی

آیت نمبر 39

نشراء

آیت نمبر 57

لفظ بشراء، و هو الذى يرسل الرياح بشراء

نشر کا معنی متفرق

در اصل قرآن مجید میں آیت نمبر 57 اس طرح ہے و هو الذى يرسل الرياح بشراء

ایک قرائت باکے ساتھ ہے یعنی خوشخبری کے

اور ایک قرائت نون کے ساتھ ہے نشرا

یعنی وہی اللہ ہے جو ہو اؤں کو متفرق طور پر بھیجتا ہے

یہاں باکے ساتھ جو قرائت ہے وہ امام عاصم کے نزدیک ہے

اور اسی طرح مصحف میں بھی لکھا ہوا ہے

اور بعض قراء کے ہاں یہاں نون ہے جیسے ابو عبیدہ نے نون کے ساتھ لکھا ہے جو امام بخاری نے ذکر کیا ہے

نکدا

بمعنی تھوڑے سے

یغنوا

آیت نمبر 92

بمعنی بیشوازندگی گزارتے ہیں

حقیق

آیت نمبر 105

بمعنی حق

استر ھبوصم

آیت نمبر 116

ڈر اور خوف

تلتف

آیت نمبر 117

نگل گیا ہے یعنی لقمہ بنانے کرنے کا

ظرف

آیت نمبر 131

قسمت معلوم کرنا حاصلہ معلوم کرنا

طوافان

آیت نمبر 133

سیلا ب یعنی مر نے والوں کی بہت بڑی تعداد کو بھی طوفان کہتے ہیں

التمل

چپڑی، جوئیں

عروش

یعنی چھت

عروش کا الفاظ سورۃ الاعراف میں نہیں ہے اس سے ملتا جلتا ہو الفاظ آرہا ہے

سقوط

ہر وہ شخص جو نظر وں میں گرجائے

اسساط

آیت نمبر 160

بمعنی قبائل

بنی اسرائیل کے بارہ قبائل

یعدوں

آیت نمبر 163

بمعنی آگے بڑھنے لگے

تعداً کا معنی بھی تجاوز کے ہے

شرعاً

آیت نمبر 163

راستہ کو بولتے ہیں اور شراع راستہ بنانے والے

بینیں

شدید عذب

اخلد

آیت نمبر 176

ہمیشہ رہنا

قعد و تقا عس

بمعنی مائل ہو گیا و نیا کی طرف

سنستدر جہم

آیت نمبر 182

ڈھیل دینا

ممن جنة

آیت نمبر 184

بمعنی جنوں پا گل پن

فمرت

آیت نمبر 189

یعنی اسکولیکر چلتی رہی حمل سمیت پھر مدت حمل پوری کر لی

یز عنک

آیت نمبر 200

بمعنی ہلکا سمجھنا یا حق سے سمجھنا

سبق نمبر 74 : [7:05 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

لطف

اسمیں دو قرائتیں ہیں

طیف یہ ابن کثیر ابو عمر امام کسائی اور امام یعقوب کے نزدیک اگر ہیں

قرائت نمبر دو

لطف، یہ قرائت امام نافع ابن عامر اور امام عاصم اور امام حمزہ کے نزدیک ہے

اور اسی طرح قرائت نمبر دو کے مطابق مصحف میں لکھا ہے

امام بخاری نے فرمایا کہ طیف اور لطف دونوں کا معنی ایک ہے یعنی لمم، وہ شخص جسے غصہ یا پاگل پن کا دورہ پڑا ہو

جیسے کہا جاتا ہے، بہ لمم، یعنی اسے جنون یا غصے کا دورہ پڑتا ہے

در اصل طیف اور لطف کا کرنی انسان کے ذہن میں آنے والا خیال اور وسوسہ ہے

اسی طرح اس کا معنی انسان پر طاری ہونے والا غصہ یا جنون ہے

اب اس آیت اذا مسحتم لطف من الشیطان کا معنی یہ ہو گا

یعنی جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں جب انکو شیطان کی طرف سے خیالات و سو سے یا غصے کی جذبات آتے ہیں تو وہ اللہ کی یاد میں لگ جاتے ہیں یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے ہیں یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہیں

جیسا کہ احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علاج بتایا ہے،

یمدو تھم

آیت نمبر 202

یزینون یعنی انکے جو بھائی ہیں وہ انکو گمراہی کی با تین مزین کرتے ہیں

و خفیہ،،،

اعراف آیت نمبر 205

خفیہ کا معنی خوف ہے اور یہی اسکا مادہ ہے یعنی خوف،،،

اور خفیہ

آیت نمبر 55 میں آیا ہے

اسکا معنی ہے چھپانا اور اسکا مادہ ہے خوفی،،،

والاصال

آیت 205

شام کے اوقات

اسکا واحد اصل ہے

اور یہ اصل بھی قرآن مجید میں آیا ہے سورۃ فرقان کی آیت نمبر ۵ میں بکرۃ و اصیلاء.....

باب 1: قل انما حرم رب الفواحش ما ظهر منها وما بطن

زمانہ جاہلیت میں اگر چھپ کر زنا وغیرہ کیا جاتا تھا تو اسکو برائیں جانا جاتا تھا لیکن اگر سر عام زنا کیا جاتا تو اسکو براما جاتا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے فرمایا کہ زنا، گناہ ہے پھر چاہے چھپ کر ہو یا کھلم کھلا،،،

باب 2 قوله ولما جاء موسىٰ لم يقتنَا و كلمه ربه الخ

ارِنی انظر الیک

روئیت اور نظر کا معنی ایک ہی ہے

لیکن فرق یہ ہے ارنی افعال قلوب میں سے ہے تو معنی یہ ہوا کہ
اے میرے رب مجھے قوت روئیت دے دے تاکہ میں تم کو دیکھ سکوں

وخر موسیٰ صعقا

بے ہوشی طاری ہونا یعنی موسیٰ علیہ السلام بے ہوش کر گر پڑے،،،

جاء رجل من اليهود

اس یہودی کا نام فحاص تھا محدثین کے نزدیک

لطم و جھ

لطم بمعنی تپھڑانہ

باب 4: قل يا ايها الناس انى رسول الله اكيم جميعا.....

امی کا ترجمہ عام طور پر کیا جاتا ہے ان پڑھ لیکن آج کل عوام الناس کے سامنے ان پڑھ کا ترجمہ کرنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ آج کل ان پڑھ جاہل کو کہتے ہیں

امی یہ ضد ہے قارئ کی

جیسا کہ بخاری کی پہلی حدیث کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما اناب قارئ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھنے والے تھے اور نہ لکھنے والے تھے

تو امی کا ترجمہ ہوانہ لکھنے والے اور نہ پڑھنے والے،،،

اگر یہ سوال کیا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے یا قارئی توجہ اب ہو گا امی

اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ عالم تھے یا با حل توجہ اب ہو گا کہ عالم

کائنات میں سب سے زیادہ علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اس لیے کہ کائنات عالم کو کہتے ہیں اور کائنات میں اللہ تعالیٰ شامل ہی نہیں ہے اور العام ماسوی اللہ تو کائنات میں سب سے زیادہ علم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی ہے !!..

سبق نمبر 75 : [7:05 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر: 4

فقد غامر

غامر کا معنی محشی محدث نے بین السطور لکھا ہے اپنے علاوہ سے جھگڑا کرنا
اور اس روایت کے آخر میں امام بخاری نے معنی بتایا غامر سابق بالخیر،
کہ غامر کا معنی ہے وہ شخص جو نیک کام میں سبقت لے جائے
تو دونوں معنوں میں تضاد محسوس ہوتا ہے
اس الجھن کا جواب علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر شارحین بخاری یہ جواب دیتے ہیں کہ غامر کے کئی معانی آتے ہیں
غامر کا معنی خاصم بھی ہے جھگڑا
غامر کا معنی اپنے آپ کو نقصان دہ معاملے میں ڈالنا
نیکی میں آگے بڑھنا بھی ایک معنی ہے غامر کے
اگر اس روایت کے آخری حصے کو دیکھا جائے تو سابق بالخیر کا معنی زیادہ لاکچ ہوتا ہے
اور اگر روایت کے آغاز کو دیکھا جائے تو خاصم کا معنی زیادہ درست ہوتا ہے

حدائق اسحاق

یہی روایت بخاری جلد اول کتاب الانبیاء کے باب نمبر 27 حدیث نمبر 3403 میں گزری، وہاں واضح طور پر سند میں موجود ہے
اسحاق ابن نصر

لیکن یہاں محسنی محدث نے ابن ابراہیم ابن رہوی لکھا ہے

ان بالوں میں سے درست بات کو نہیں ہے۔؟؟

محمد شین اس کا جواب یہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری کے دو شیخ ہیں اسحاق نام کے، دونوں کے والد کا نام ابراہیم ہے، لیکن ایک اسحاق
کے دادا کا نام نصر ہے اور دوسرے اسحاق کے دادا کا نام رہوی ہے

گویا کہ امام بخاری کے دو شیخ ہوئے

اسحاق ابن ابراہیم ابن رہوی

اسحاق ابن ابراہیم ابن رہوی

علم اسماء الرجال اور شارحین بخاری یہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے چونکہ کتاب الانبیاء میں اسحاق ابن نصر کہا ہے تو یہاں بھی
اسحاق ابن نصر ہی مراد ہے،

ذہن میں یہ اشکال آتا ہے کہ یہ دونوں شیخ تو اسحاق ابن ابراہیم ہیں اسحاق ابن نصر کیسے درست ہو گا؟

تو اس کا جواب یہ لکھا ہے کہ دادا کی طرف نسبت ہے اسحاق ابن نصر

الہذا اس جگہ محسنی محدث کا ابن ابراہیم لکھنا تو درست ہے لیکن ابن رہوی لکھنا درست نہیں ہے!

یز حنون

زحف کا معنی گھستے ہوئے

باب نمبر 7: خذ العفو و امر بالمعروف و اعرض عن الجاحدين

آپ معافی کو اختیار کیجئے،

اس لیے کہ سورۃ اعراف کی سورۃ ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔ اس وقت جہاد کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے اس لیے ابو جہل اور اسکے ساتھیوں سے چشم پوشی کرنے کو کہا گیا ہے

وکان و قافا عند کتاب اللہ

و قافا یعنی بہت زیادہ رکنے والے

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کے سامنے رک جانے والے تھے، جو آیت سامنے پڑھی جاتی اسی پر عمل کر لیتے تھے اس حکم سے آگے تجاوز نہیں کرتے تھے،

اخلاق العبادة

اخلاق خلق کی جمع ہے اور خلق کہتے ہیں پختہ عادت پھر چاہے وہ اچھی ہو یا بری ہو،
اس لیے وہ عادتیں اچھی ہوتا اخلاق حسنہ اور عادتیں بری ہو تو اخلاق سیئہ کہلانی ہے

اخلاق اور اخلاق میں فرق

اور اخلاق بکسر الہڑ پرانے کپڑوں کو بولتے ہیں
یعنی اخلاق زبر کے ساتھ اچھی عادات کو اور زیر کے ساتھ پرانے کپڑوں کو کہتے ہیں

! — !! — !

سبق نمبر 76 : [7:05 pm, 16/09/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

{ سورۃ الانفال }

انفال یہ نفل کی جمع ہے
عام طور پر نقل سے مراد صلوٰۃ النفل ہوتی ہے لیکن یہاں صلوٰۃ مراد نہیں ہے

نفل کا لغوی معنی ہیں زائد

یعنی فرض سے زائد

یہاں نفل کا اصطلاحی معنی مراد ہے

یعنی مال غنیمت میں سے فرض سے زائد حصہ جو غازی مجاہد کو دیا جائے،

یہاں سورۃ الانفال میں یہی معنی مراد ہے،

سورۃ الانفال کا نام اس سورۃ کی پہلی آیت میں دو مرتبہ آیا ہے ہے

یسکلوک عن الانفال، قل الانفال

یہ مدنی سورۃ ہے

اس کا توقیفی نمبر 8 ہے

اور نزولی نمبر 88 ہے

کل آیات 75 ہے

رکوع دس ہے

یہ مدنی سورۃ ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی غزوہ بدر کے بارے میں

مفردات کی تشریح

ریشم

آیت نمبر 46

لغوی معنی ہوا ہوتا ہے لیکن یہاں الحرب یعنی جنگ مراد ہے

نافٹہ

عطیہ جیسے کہا جاتا ہے نفلی عطیہ.

الشوکة

آیت نمبر 7

لغوی معنی کاٹتا ہے اور مرادی معنی ایک حد ہے بمعنی دھار، نوک، ممانعت،

) کتابوں میں حاشیہ میں جو ۱۲ لکھا ہوتا ہے حروف احمد کے حساب سے یہ بارہ بمعنی حد کے ہے (

مرد فین

آیت نمبر 9

بمعنی لگاتار پیچھے پیچھے آنے والے

ذوقوا

آیت نمبر 50

عام طور اسکا معنی ہوتا ہے منہ سے چکنا

لیکن اس آیت میں زبان سے چکنا مراد نہیں ہے بلکہ باشر و و جربو ایعنی تم ملوادر تجربہ کرو

فیر کمہ

آیت نمبر 37

ای میجمع یعنی جمع کرنا

شرد

آیت نمبر 57

بمعنی فرق جدا جدا کر دیا بکھیر دیا

وان جنحوا

آیت نمبر 61

جنہوا بمعنی طلبوا

اگر وہ طلب کرے

یثحن

آیت نمبر 67

بمعنی یغلب

وقال مجاهد مکاء

یہ مکاء آیت نمبر 35 میں ہے

مجاہد رحمہ اللہ نے مکاء اور تصدیہ کا معنی سیٹی بجانے کے کیے ہیں

مکاء وہ سیٹی جو منہ میں انگلیاں ڈال کر بجائی جائے

اور تصدیہ وہ سیٹی جو منہ کو گول کر کے بجائی جائے

لیکن بعض محدثین اور مفسرین تصدیہ کا معنی تالی بجانا کرتے ہیں

چنانچہ شیخ الہند نے یہاں تالی بجانے کا ترجمہ کیا ہے

لیشتوک

آیت نمبر 30

ای لیجسوک یعنی وہ آپ کو قید کر لے

باب 1: ان شر الدواب عند الله أصم أبكم الذين لا يعقلون

اس آیت میں بنی عبد الدار کا ایک قبیلہ مراد ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دین کی بات سناتے تو وہ کہتے رہو سناتے رہو کیونکہ ہم نحن صم بکم عن ماجاء به محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہم بہرے اور گونگے ہیں اس چیز کے بارے میں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے ہیں، یعنی نہ ایمان لانے والے ہیں اور نہ عمل کرنے والے ہیں اس دین اسلام کی بات پر،،

باب 2: يا ايها الذين آمنوا استحبوا اللهم ولرسول اذا دعكم

اس آیت اور اس مسئلے کی تفسیر سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں تفصیل سے گزر چکی ہے !!!

باب نمبر 3: واذ قالوا اللهم ان كان حذا هو الحق من عندك اخ

اس کے قائلین ابو جہل اور اسکے ساتھی ہے

اس وقت کے مشکرین اللہ کو مانتے تھے لیکن شرک بھی کرتے تھے تین سو ساٹھ بتوں کی عبادت کرتے تھے روزانہ کسلیے ایک الگ بت،

اور وہ اسکو اللہ نہیں کہتے تھے بلکہ دیوتا اور الٰہ کہتے تھے

قال ابن عيينة مسمى اللہ مطر الاعذاب

سفیان ابن عینیہ نے اپنی تفسیر میں یوں کہا کہ اللہ نے قرآن میں مطرے سے مراد عذاب ہی لیا ہے لی سفیان بن عینیہ نے تغییب کہا ہے ورنہ قرآن کریم میں مطر اور اس سے متعلق صیغہ کل پندرہ مرتبہ آئے ہیں ان میں سے چودہ مرتبہ میں عذاب مراد ہے اور ایک جگہ قرآن میں مطرے سے بارش مراد ہے

چنانچہ لفظ مطر قرآن میں چار مرتبہ آیا ہے،

أَمْطَرُنَا

ہی پنج مرتبہ آیا ہے

اُنْطَرْت

ہے ایک مرتبہ آپا ہے

مطر ون

یہ ایک مرتبہ آیا ہے

فامط

یہ ایک مرتبہ آیا ہے

مطر

یہ تین مرتبہ آیا ہے

کل پندرہ مرتبہ آیا ہے چودہ جگہ مطر سے مراد عذاب ہے صرف ایک جگہ قرآن میں مطر سے مراد بارش ہے سورۃ نساء کی آیت نمبر 102 میں،

اور قرآن میں بارش کے لیے اللہ تعالیٰ نے لفظ غیث ذکر کیا ہے

اور لفظ غیث قرآن مجید میں تین مرتبہ آیا ہے

1 سورۃ شوریٰ آیت نمبر 28 میں، يَنْزَلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَطَّوْا

2 سورۃ لقمان کی آیت نمبر 34 میں

3 سورۃ الحمد کی آیت نمبر 20 میں

ان تینوں آیات میں غیث سے مراد بارش ہے

باب نمبر 4

اس بات کا جواب کہ اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کی دعا قبول کیوں نہیں کی؟؟؟؟

تو اس بات کا جواب اس باب نمبر 4 آیت نمبر 33 میں دے دیا گیا ہے ...

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَعْذِبَهُمْ وَإِنْ تُفْسِدُمْ.....

پورے بخاری شریف میں یہ واحد روایت ہے جس میں احمد ابن نظر ابن عبد الوہاب اور دوسرے ہیں محمد ابن نظر

کہ ان سے امام بخاری نے صرف اسی جگہ روایت نقل کی ہے انکو شیخ بن اکر

باتی پورے بخاری میں یہ امام بخاری کے شاگرد ہیں !! ..

 سبق نمبر 77 : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 6_باب نمبر 7

حرض

بمعنی ابھارنا، شوق دلانا جہاد پر

صبر

تکلیف پنجے تو اس پر منفی رد عمل سے خود کرو کنا
منفی رد عمل سے آنسو یا اففہم جیسی آوازیں نکل گئی کیوں کہ یہ فطری امر ہے!

! _____ !

{ سورۃ توبہ }

اس سورۃ کے دونام مشہور ہیں یہ دونوں نام اس میں آئے ہیں
ورنہ اس سورۃ کے دس سے زیادہ نام الاتقان فی علوم القرآن میں علامہ سیوطی نے لکھے ہیں

پہلا نام سورۃ برآۃ

یہ نام اس سورۃ ہی پہلی آیت میں آیا ہے بلکہ اس سورۃ کا پہلا لفظ یہ یہی ہے..

برآۃ کا معنی بری ہونا

ان منافقین اور مشرکین کا اللہ اور اس کے رسول سے برآۃ کا ذکر ہے اس لیے یہ نام رکھا گیا

دوسرانام سورۃ توبہ

یہ نام اس سورۃ کی آیت نمبر 104 میں ہے، الم یعلووا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ

چونکہ اس سورۃ میں توبہ کا ذکر ہے اس لیے سورۃ توبہ بھی اس کا نام ہے

یہ مدینی سورۃ ہے

اس کا ترتیب توقیفی نمبر 9 ہے

اور ترتیب نزولی نمبر 113 ہے

اس میں کل آیات 129 ہے

کل رکوع 16 ہے

—

سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھنے اور نہ لکھنے کی وجہ۔

تفسیرین نے اس سوال کے مختلف جوابات لکھے ہیں

جواب نمبر 1

سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ اس لیے نہیں لکھی جاتی،

لَا خاۤنَلَتْ لِرْفَعِ الْاۤمَانِ وَبِسْمِ اللَّهِ اُمَانٌ

یعنی بسم امان ہے اور یہ اس امان کو بلند کرنے کے لیے نازل ہوتی ہے چونکہ اس سورۃ کے اندر منافقین کی رسوائی بیان کی گئی ہے اس لیے اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی اور نہ پڑھی جاتی ہے

جواب نمبر 2

در اصل ہر سورۃ ہے آغاز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ لکھواتے تھے لیکن سورۃ توبہ ہے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھوائی کسی کاتب و حی کو یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا

جواب نمبر 3

سورۃ انفال میں جو قصے اور احکامات بیان ہو رہے تھے سورۃ توبہ میں بھی اسی کے مشابہ قصے تھے اور ہر سورۃ کے درمیان بسم اللہ نازل ہوتی تھی (انزلت للفضل بینالسور) یعنی سورتوں میں جداً کرنے کے لیے، مضامین اور احکام کی مشابہت کی وجہ سے یہاں بسم اللہ نازل ہی نہیں ہوئی

ان جوابات کو ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں علامہ کرمانی رحمۃ اللہ نے ذکر کیا ہے اور تفسیر بیضاوی میں امام بیضاوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے !!

اسی سے ملتے جلتے جواب تفسیر معارف القرآن میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے جلد نمبر چار صفحہ نمبر 307 میں ذکر فرمایا

جواب نمبر 4

سورۃ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ نازل نہیں ہوئی اس لیے لکھی نہیں گئی

جواب نمبر 5

سنن الی داود سنن نسائی اور جامع ترمذی میں ایک روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے حضرت عثمان غنی سے سوال کیا کہ سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ کیوں لکھی جاتی تو حضرت عثمان غنی نے جواب دیا کہ یہ سورت برآۃ سورۃ انفال کا جزء ہے

اگر سورۃ برآۃ سے قرائت شروع کرے یاد رمیان سے پڑھنا شروع کرے تو بسم اللہ پڑھیں گے یا نہیں

اس بارے میں معارف القرآن جلد چہارم صفحہ نمبر 307 مطالعہ کیا جائے تو تین اصول معلوم ہوتے ہیں.....

۱۔ ابتداء قرائت ابتداء سورۃ سے ہو تو بسم اللہ پڑھیں گے،

۲۔ ابتداء قرائت درمیان سورۃ سے ہو تو بسم اللہ پڑھیں گے،

۳۔ درمیان قرائت ابتداء سورۃ ہو تو بسم اللہ نہیں پڑھیں گے !

مفردات کی تشریح

ولیج

آیت نمبر 16

اندر کی بات جاننے والا،

الشَّفَقُ

آیت نمبر 42

بمعنی سفر یعنی مشقت لیکن یہاں سفر مراد ہے

الْخَيْلُ

آیت نمبر 47

بمعنی فساد، خیال موت کو بھی کہتے ہیں

لَا تَفْتَأِي

آیت نمبر 49

بمعنی لا تو بخنی یعنی آپ مجھے ڈالنے نہ،

كَرْهَا وَ كَرْهَا وَاحِدٌ

کرھا سورۃ توبہ کی آیت نمبر 53

جبکہ گرھا سورۃ احتجاف آیت نمبر 15 میں ہے

دونوں کا معنی ایک ہی ہے ناپسندیدہ،

مد خلا

آیت نمبر 57

بمعنی داخل ہونا

پیغمبر حکیم

آیت نمبر 57

بمعنی یہ رعن کہ وہ جلدی کرتے ہیں !!!! .



سبق نمبر 78 : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

موقوفات

آیت نمبر 70

بمعنی الٹ کرنا یعنی زمین پر الٹ کر دی گئی قوم الوط پر

اھوی

یہ سورۃ نجم کی آیت نمبر 53 میں ہے

یعنی الشادی جانے والی بستیاں،

امام بخاری اصحٰوی کا لفظ نقل کر رہے ہیں ما قبل لفظ مؤلفکات کی مناسبت سے

کیوں کہ سورۃ نجم میں والمؤتفکة اصحٰوی اور سورۃ توبہ میں آیا واصحاب مدین والمؤتفکات

لہذا یہ استطراد اہوا

عدن

آیت نمبر 72

بمعنی ہمیشہ رہنے والی

جیسے کہا جاتا ہے عدن بارض یعنی میں اس زمین میں ٹھرا رہا

اسی لفظ سے معدن یا معدن یعنی زمین سے نکلنے والے خزانے

اسی طرح معدن صدق یعنی سچ اگلنے کی جگہ--

الخوالف

رضوان یکونو امع الخوالف

آیت نمبر 87

بمعنی پیچھے رہ جانے والے / والی

اگر خلاف کی جمع ہو تو پھر مرد مراد ہو گئے

اور خالف کی جمع ہے تو پھر پیچھے رہ جانے والی عورتیں مراد ہو گی۔۔

یہاں ممکن ہے کہ یہ خالف کی جمع ہو، پھر ترجمہ ہو گا
وہ راضی ہوئے اس پر کہ وہ پچھے رہ جانے والوں مردوں کے ساتھ رہیں
امام بخاری نے فرمایا کہ ممکن ہے یہ خالفہ کی جمع ہو
اور شیخ الہند نے اپنے ترجمہ میں یہ فرمایا، خوش ہوئے کہ رہ جائیں پچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ،
امام بخاری نے جو وجہ بتائی مؤنث کے جمع ہونے کی
حضرت شیخ الہند نے اپنے ترجمہ میں اس گھری بات کا خیال رکھا
اور وہ یہ کہ اگر خوالف جمع مذکور ہو یعنی خالف کی جمع ہو تو پھر یہ اشکال ہو گا جو امام بخاری نے ذکر کیا کہ اس وزن پر تو عربی زبان
میں دو حرف آتے ہیں

فارس کی جمع فوارس

حالک کی جمع حوالک

لیکن بخاری کی شرح خیر الجاوی میں لکھا ہے کہ اس وزن پر تین الفاظ اور آتے ہی
۱... شاھن جسکی جمع شواہن آتی ہے

۲... ناکس اسکی جمع نواکس آتی ہے

۳... داجن جس میں جمع دواجن آتی ہے

لہذا عربی لغت کے اندر یہ صرف پانچ بطور شاذ کے آتے ہیں
اور خوالف ان میں سے نہیں ہے اس لیے شیخ الہند نے یہاں عورتوں کا ترجمہ کیا

وقال الشاعر۔۔۔

جب میں رات کو اپنی اوپنی پر کجا واباندھنے لگتا، تو وہ غمگین آدمی کی طرح آہ آہ کرنے لگتی ہے!

باب نمبر 1، بر آة من اللہ و رسولہ

آیت کا ترجمہ

یہ بڑی ہونا ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف ان لوگوں سے جن سے تم نے معاهدہ کیا

اذن

عربی میں اذن اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر سماں کی تصدیق کرے اور اسے آگے نقل کر دیتا ہے،

 سبق نمبر 79 : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب براءة من اللہ المشرکین

تطهير و تزكيم

تفسیرین لکھتے ہیں کہ یہاں واو برائے تفسیر ہے اس کو عطف تفسیری کہتے ہیں

جیسا کہ علامہ کرمانی نے فرمایا بخاری کی شرح ارشاد الساری میں، اب ترجمہ یہ ہو گا "آپ انکے صدقات کے ساتھ انکو پاک کریں گے

تزریقیم یہ تطهیر کے معنی میں ہے یعنی زکوٰۃ کا معنی ہے پاک کرنا، پاک ہونا

اس لیے زکوٰۃ کی وجہ تسمیہ یہی بتائی جاتی ہے کہ زکوٰۃ نکالنے کی وجہ سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے اور جو مال زکوٰۃ میں دیا جاتا ہے وہ مسلم کی حدیث کے مطابق واقعی مال کا میل کچیل ہوتا ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،، انما حمی من او ساخ اموال الناس " "

اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،، لا تحمل صدوقۃ محمد ولا آل محمد " "

بنو حاشم سے مراد، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت عقیل، حضرت عصر، حضرت صادق، رضوان اللہ علیہم اجمعین لیکن جو اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 60 میں جو زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بتائے ہیں تو ان لوگوں کیلئے میل کچیل نہیں ہے، امام بخاری نے فرمایا، وَنُوحًا كثیر،

مراد اس سے کہ اس جیسے مترا دفات بہت سارے ہیں،،،

پھر امام بخاری نے حضرت عبد اللہ ابن عباس سے ایک اور معنی زکوٰۃ کا نقل کرتے ہوئے فرمایا، (الزکوٰۃ الطاعنة والا خلاص) یعنی اللہ تعالیٰ کی بات ماننا اور اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے دین کو خالص کرنا

آگے امام بخاری نے عبد اللہ ابن عباس سے یہ نقل کیا، لا يَوْمَ تُؤْنَى الزَّكُوٰةُ إِلَيْهِ لَا يَشْهُدُونَ إِنَّ لِلّٰهِ إِلَّا اللّٰهُ "

یہ لفظ سورۃ سجدہ کی آیت نمبر 7 میں ہے (اس سورۃ کا نام سورۃ فصلت بھی ہے)

جیسا کہ عرب میں چھپنے والے قرآن مجید میں یہ نام رکھا گیا ہے

یہاں حضرت ابن عباس نے لا یَوْمَ تُؤْنَى الزَّكُوٰةُ کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ لا یَشْهُدُونَ ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ،

اس بات کو سمجھنے کے لیے سورۃ سجدہ کی آیت نمبر 6 اور 7 کو ملا کر مطالعہ کرنا ہو گا،

آیت نمبر 6، وَوَيْلٌ لِلْمُشْكِرِينَ آیت نمبر 7 الَّذِينَ لَا يَوْمَ تُؤْنَى الزَّكُوٰةُ

ظاہر ہے کہ مشرکین پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی تو پھر الذین لا یَوْمَ تُؤْنَى الزَّكُوٰةُ کا ترجمہ کیسے کریں گے اور اس لیے بھی کہ زکوٰۃ کا ترجمہ نہیں کر سکیں گے کہ یہ سورت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ منورہ میں فرض ہوئی ہے

اس لیے ابن عباس نے لا یَوْمَ تُؤْنَى الزَّكُوٰةُ کی تفسیر یہ فرمائی کہ لا یَشْهُدُونَ ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ...

وہ مشرکین یہ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں

لہذا یہاں زکوٰۃ بمعنی اطاعت اور اخلاص ہوا

اس تفسیر کے مطابق زکوٰۃ قلبی مراد ہے اور زکوٰۃ قلبی یہ ہے کہ دل کو شرک سے پاک کرنا

اس ساری بحث کو سمجھنے کے بعد مشکل یہ پیش آتی ہے کہ تفسیر عثمانی میں شیخ الہند نے لا یو تون الزکوٰۃ کا ترجمہ زکوٰۃ کیا ہے

جواب ----

چنانچہ اس مسئلے کو حل کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی نے اس جگہ میں لکھا ہے کہ بعض اسلاف نے یہاں زکوٰۃ سے مراد کلمہ طیبہ لیا ہے اس لیے کہ یہ سورۃ کمی ہے اور زکوٰۃ مدینہ منورہ میں فرض ہوتی ہے

لیکن شیخ الہند نے زکوٰۃ کا ترجمہ کیا ہے تو پھر یہ کہا جائے گا کہ زکوٰۃ کا ذکر کمی سورتوں میں بھی ہے لیکن فرض مدینہ منورہ میں ہوتی

وآخر سورۃ

آخری سورۃ جونازل ہوتی وہ سورۃ براثہ ہے

اس پر اشکال ہوتا ہے کہ سورۃ توبہ کا نزولی نمبر 113 ہے اور سورۃ نصر کا ترتیب نزولی نمبر 114 ہے تو پھر یہ آخری سورۃ کیسے ہوتی
؟؟؟؟ ..

احکام کے اعتبار سے آخری سورۃ سورۃ توبہ ہے ورنہ سورۃ نصر ہی آخری سورۃ ہے

اربعۃ الشہر کی مراد

شووال، ذی القعده، ذی الحجه، محرم

لیکن امام بیضاوی لکھتے ہیں کہ 20 ذی الحجه سے مدت شروع ہو جاتی ہے

الہذا محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی کے دس دن مراد ہے
یعنی مشرکین کو یہ کہا گیا کہ تم اب جبکہ اللہ اور اس کے رسول مشرکین سے براءۃ کا اظہار کر سکے اب اس کے بعد مشرک اسی
سال حج نہیں کر سکیں گے

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرایا تھا

وذاں من اللہ و رسولہ

کیا اگر جمعہ کے دن حج اجائے تو اسے حج اکبر کہیں گے یا نہیں...؟؟
اس بارے میں ہمارے اکابرین کی دورائے ہیں
یعنی بعض کا کہنا ہے کہ اگر جمعہ کے دن حج آگیا یعنی یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو یہ حج اکبر کہلاتا ہے
اور اکثر کی رائے یہ ہے کہ اگر جمعہ کے دن حج آگیا یعنی یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اسکو حج اکبر کہنا شرعاً
لیکن ہمارے اکثر اکابرین کی رائے یہ نہیں ہے اور یہی راجح ہے

اس لیے کہ عرف الشذی شرح ترمذی جلد نمبر ۲۹۵ میں علامہ انور شاہ کشمیری کے شاگرد علامہ محمد یوسف بنوری
لکھتے ہیں کہ حج اکبر سے مراد ہر حج ہوتا ہے اس لیے کہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں، لیکن اگر جمعہ کو حج ہو تو اسکو حج اکبر کہنا شرعاً
اصطلاح نہیں ہے

اس لیے کہ کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے کہ جمعہ کے دن کے حج کو ہی حج اکبر کہتے ہیں
البتہ جمعہ کو حج ہو تو اس حج کا ثواب ستر حج ہے برابر ملتا ہے، یہ حدیث کتابوں میں ہے جیسا کہ امام زیمی نے یہ حدیث ذکر کی ہے
لیکن اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے
محدثین نے اس بارے میں کتابیں لکھی ہیں جیسا کہ ملا علی قاری نے ایک رسالہ الحظ الاول وند فی حج الاکبر لکھا ہے

اس میں مختلف حوالوں سے حج اکبر کی فضیلت کو بیان کیا ہے

جیسا کہ تفسیر طبری میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر 3 کی تفسیر میں ہے کہ جلد نمبر تین صفحہ نمبر 313 کہ حضرت حسن بصری اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس سال حضرت ابو بکر صدیق نے حج کیا تھا اس میں مسلمان اور مشرکین جمع تھے اس لیے اسکون حج اکبر کہا گیا ہے

(لیکن یاد رہے کہ یہ بھی جمہ کی وجہ سے نہیں کہا گیا)

امام ابن سیرین کا قول ہے کہ حج اکبر وہ حج ہے جو اس دن کے موافق ہو جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراب نے حج کیا تھا

طبری جلد نمبر 6

امام ابن سیرین کا قول مندرجہ ذیل کتابوں میں ہے، تفسیر خازن، تفسیر بغوی، تفسیر قرطبی، المحرر الحبیط، در منثور،

لیکن حتیٰ بات وہ ہے جسے ہمارے اکابرین نے ترجیح دی ہے یہ تفصیلی رائے ہے جو حضرت شفیع عثمانی رحمہ اللہ نے معارف القرآن جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 314 میں لکھی ہے کہ

جمعہ کے دن حج ہو تو اسکون حج اکبر کہنا یہ شرعی اصطلاح نہیں ہے کسی حدیث میں بھی نہیں آیا ہے بلکہ یہ حسن بصری اور امام ابن سیرین کے اقوال ہیں

اللہ اجمعہ کے دن کے حج کو حج اکبر کہنا یہ شرعی اصطلاح نہیں ہے،

پھر سورۃ توبہ آیت نمبر 3 میں یوم الحج الاکبر سے کیا مراد ہے ؟؟؟

اس کیلئے بخاری کے اس باب اور پچھلے باب کی روایت کا مطالعہ کیا جائے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کروانے کے لیے کس دن بھیجا تھا یہ مانع الحج الاکبر توجیح اکبر والا دن کو نہ تھا

بخاری کی ان روایات میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہ یوم اخر تھا اور یوم اخر دس ذی الحجه کو کہتے ہیں
لہذا اس سے معلوم ہوا کہ حج اکبر ہر حج ہوتا ہے اور عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں اور یہ بات مختلف احادیث سے ثابت ہے!!!!!!

&

 سبق نمبر 80 : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 4 (باب قوله تعالى الا الذين عَمِدُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ)

امروہ معنی امیر بنایا

یوذن معنی اعلان کر رہے تھے

اس باب میں اور کوئی بحث نہیں

باب نمبر 5 (باب قوله تعالى قُتِلُوا أَعْمَةُ الْكُفَّارِ نَحْمَلُ لَا يَبْلُغُ لَهُمْ)

ترجمہ: تم قتال کرو کافروں کے سرداروں سے ان کیلئے کوئی فسمیں نہیں رہی۔

: ماتَقْتُلُ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآيَةِ الْثَّلَاثَةِ.

اسکیمیں ثلاثة سے مراد

ابو جھل ابن حشام

عتبه ابن ربیعہ

ابوسفیان

اور بعض روایات میں سہیل ابن عمر و بھی ہے
ان چاروں میں سے ابو جھل اور عتبہ ابن ربیعہ تو بدر میں قتل ہو گئے تھے
اور ابوسفیان اور سہیل ابن عمر و مسلمان ہو گئے تھے

ینفرون

معنی ڈاکہ ڈالنے کیلئے نقب لگانا

اعلاقنا

معنی عمدہ مال

* باب نمبر 67: (باب قوله تعالى والذين يكتنرون الذبي والفضنه ولابن سهيل الله فبشرهم بعذاب اليم) آیت نمبر 34
باب قوله تعالى يوم يجمي علىها جبار حمم وجنو بحهم وظهورهم هذا ما كنتم لا نفسكم فذوقوا ما كنتم تكتنرون *

شجاعا اقرع

معنی گنجاسانپ

جعلها طهراً المال

ترجمہ۔۔۔۔۔ اللہ نے زکوٰۃ کو بنادیا پا کی مال کیلئے

یہاں جعلہ میں حاضر سے مراد زکوٰۃ ہے

باب نمبر 8 (باب قوله تعالیٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا)

. اربعۃ حرم ذکر الدین القيوم

اس روایت کو سمجھنے کیلئے آیت نمبر 36 و 37 دونوں کامطالعہ ضروری ہے

سورۃ توبہ کی ان دونوں آیتوں کامطالعہ کرے تو چند باتیں معلوم ہوتی ہے

(1) سال کے 12 مہینے اللہ نے مقرر کر دی ہے تھے (12 مہینے بنانا کسی سائنس دان کا کمال نہیں)

(2) اور یہ 12 مہینے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے تخلیق کے دن بنائے تھے

آیت نمبر 36 میں فی کتاب اللہ سے مراد لوح محفوظ ہے

اسمیں سے چار مہینے اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مقرر کر دی ہے تھے تین مہینے لگاتار ہے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم

اور ایک مہینہ رجب الگ سے ہے

 سبق نمبر 81 : [10:32 pm, 08/10/2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله تعالى، ان عدۃ الشہور عند اللہ اتنی عشر شہرا

حدیث کا ترجمہ

بے شک زمانہ گھوم گیا اپنی اصلی حالت پر وہ حالت کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا.....

یعنی اب نسیئ کا رسم نہیں ہو گی یعنی مہینوں کی تقدیم و تاخیر کی رسم نہ ہو گی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ یہ زمانہ اور دور پھر اسی حالت پر آگیا ہے جس حال پر اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا تھا آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے وقت

کیوں اسلام لانے سے پہلے لوگوں نے نئی رسم اختیار کر کھی تھی جس کا ذکر اللہ نے سورۃ توبہ آیت نمبر 37 میں فرمایا

انما النسیئ زیادة فی الکفر... اخ

یعنی نسیئ کی یہ رسم کفر کے زمانے میں زیادہ ہو گیا تھا، اسلام سے پہلے لوگ حرمت کے چار مہینوں میں سے تقدیم و تاخیر کر لیتے تھے، کبھی محرم کو آگے کر دیتے تھے اور صفر کو پیچھے کر دیتے تھے

یعنی محرم کا مہینہ آئندہ ہو گا اور اس مہینے کو ہم صفر مقرر کر رہے ہیں تاکہ وہ اس تقدیم و تاخیر سے اپنی مناسنی کر سکیں اور اسکو نسیئ کی رسم کہا جاتا تھا

حضر علامہ شیعراحمد عثمانی تفسیر عثمانی میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ رسم نسیئ ایک شخص، قلم کنافی "نے ایجاد کی تھی

اشهر الحرم کی وجہ حرمت اور اشهر الحرم کی تعین

اشهر الحرم بخاری کی اس روایت کے مطابق چار مہینے ہیں

تین لگاتار، ذی القعدہ، ذی الحجہ، ور محرم اور چوتھا مہینہ الگ ہے رجب کا

اور یہ چار مہینے اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان پیدا کرتے وقت حرام کر دیے تھے اور سال کے بارہ مہینے بھی اللہ تعالیٰ نے اسی دن
مقرر کر دیئے تھے

جیسے توبہ کی آیت نمبر 36 "ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنتی عشر" سے معلوم ہوتا ہے

یہاں - حرمت دو معنوں میں ہیں

عزت

حرام ہونا

چونکہ اللہ کے نزدیک یہ آسمان اور زمین کی پیدائش سے حرمت والے مہینے ہیں اس لیے یہ تمام انبیاء کی شریعتوں میں قابل احترام مہینے اور متبرک سمجھے جاتے تھے

() یہ توجیہ حرمت بمعنی عزت کے مطابق ہے ()

محمد شین نے ان چار مہینوں کی حرمت کی مختلف توجیہات لکھی ہے! ..

توجیہ نمبر 1

ان چار مہینوں میں ہر عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے اسی طرح کوئی گناہ کرے تو اس کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے

توجیہ نمبر 2

سابقہ شریعتوں میں ان چار ماہ میں قتل و قاتل ممنوع تھا اسی طرح شکار بھی ممنوع تھا

ورجب مضر

علامہ کرمانی بخاری کی شرح ارشاد الساری میں فرماتے ہیں کہ رجب کو مضر کی طرف منسوب کیا گیا
اس لیے کہ مضر ایک قبلیہ کا نام تھا جو رجب کے مہینے کی تعظیم کرتا تھا اس لیے اسکا نام رجب مضر پڑ گیا

باب قوله، ثانی اشین اذ صافی الغار اذ يقول اصحابه ...

الغار

غار کہتے ہیں پہاڑ کے اندر کے بڑے سراخ کو

حد شنا عبد اللہ بن محمد قال حد شنا ابن عینہ عن ابن جریح....

یہاں عبد اللہ بن محمد شیخ بخاری اور ابن جریح کے درمیان ایک واسطہ ہے اور وہ ہے سفیان ابن عینہ
اور دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ یہ روایت عن ابن جریح ہے یعنی حدیث معنونہ ہے

چنانچہ اس روایت کے آخر میں، نقلت لسفیان، یعنی عبد اللہ بن محمد شیخ بخاری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سفیان بن عینہ سے کہا
کہ اسکی سند کیا ہے تو فقال حد شنا، تو انہوں نے عن کے بجائے حد شنا کہا

اتنے میں انکو کسی شخص نے باقوں میں مصروف کر لیا لیکن انہوں نے این جر تج نہیں کہا
 اس سے امام بخاری نے یہ ظاہر کیا کہ پہلے سند عن این جر تج کہا اور دوبارہ سند پوچھی تو حد ثنا کہا
 پھر امام بخاری نے اگلی حدیث لائی اسی مضمون کی اپنے شیخ عبد اللہ ابن محمد ہی سے
 لیکن اس دوسری روایت کے سند میں عبد اللہ ابن محمد اور این جر تج کے درمیان دو واسطے ہیں
 ایک یحیٰ بن معین کا
 اور دوسری حاجج بن محمد کا ...

حین و قعہ بینہ و بین این زبیر
 یعنی جب حضرت عبد اللہ ابن زبیر اور حضرت عبد اللہ ابن عباس کے درمیان بیعت کی وجہ سے اختلاف پیدا ہوا
 کیوں کہ اس وقت حضرت عبد اللہ ابن زبیر خلیفہ وقت تھے اور یہ بنو امیہ میں سے تھے
 اور این عباس بنوہاشم میں سے تھے
 لوگوں کا دباؤ تھا کہ حضرت ابن عباس بھی حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے بیعت کر لیں اور اس کیلئے حضرت اب عباس تیار نہیں
 تھے

تفصیلات کیلئے کتب سیرت کامطالعہ کیجیے ...
 لیکن اس کے باوجود حضرت ابن عباس کے ذہن میں حضرت عبد اللہ ابن زبیر کا بڑا مقام تھا
 چنانچہ اس روایت کے آنے والے حصے میں حضرت ابن عباس حضرت عبد اللہ بن زبیر کی پانچ نسبی خصوصیات کا ذکر کر رہے
 ہیں

یعنی حضرت عبد اللہ ابن زیر کے والد حضرت زیر بن العوام تھے جو کہ ایک طرف عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی بھی تھے

2 و امہ اسماء

یعنی حضرت ابن زیر کی ماں حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق تھیں جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی بہن ہے،

3 و خالتہ عائشہ

یعنی حضرت ابن زیر کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ ہیں جو کہ حضرت اسما کی بہن اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں،

4 و جدہ ابو بکر " "

یہاں ابو الام مراد ہے یعنی حضرت ابو بکر صدیق ننانا تھے عبد اللہ ابن زیر کے اور یہی ترجمہ الباب سے تعلق رکھتا ہے،

5 و جدۃ صفیہ "

جدہ کا اطلاق ام الاب پر بھی ہوتا ہے اور اور ام الام پر بھی ہوتا ہے
یعنی نانی، جبکہ یہاں دادی مراد ہے، انکی دادی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب تھیں، حضرت صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھی اور حضرت زیر بن العوام کی والدہ تھی اور عبد اللہ ابن زیر کی دادی تھیں!!!!!!

سبق نمبر 82 : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

گزشتہ سے پیوستہ

وکان۔ میں حماشی

یعنی حضرت ابن عباس اور ابن زبیر کے درمیان کوئی معاملہ تھا، تو وہ کیا معاملہ تھا تو معلوم ہوا کہ بیعت کا معاملہ تھا

وقال الناس

لوگ کہتے ہیں،

کون لوگ کہتے ہیں؟

وہ لوگ جو حضرت عبد اللہ ابن عباس کے حامی تھے،

وَأَيْنَ بِهذَا الامر عنہ

یعنی خلافت انکے بارے میں کوئی دور نہیں ہے انکے احترام اور عزت کی وجہ سے

اما ابوہ

یہاں سے حضرت ابن عباس حضرت عبد اللہ ابن زبیر کے باخث فضائل بیان کر رہے ہیں

جمیں سے چھ نسبی فضائل ہیں اور دو شخصی فضائل ہیں

اس سے پہلے روایت میں پانچ نسبی فضائل بیان ہوئے تھے

اب چھٹا نسبی فضائل میں سے کیا ہے وہ معین کرنا ہو گا

1 __ اما ابوه فحواری النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

یعنی عبد اللہ ابن زبیر کے باپ نبی علیہ السلام کے حواری تھے یعنی مددگار تھے، اس سے مراد حضرت زبیر بن العوام ہیں

2 __ اما جدہ فصاحب الغار یہد ابو بکر ...

اور حضرت عبد اللہ بن زبیر کے نانا صاحب الغار تھے

یہی جملہ ترجمۃ الباب سے تعلق رکھتا ہے، "یعنی ثانی اشین اذھانی الغار"

3 __ وامہ فذات النطاق یہد اسماء....

اور ابن زبیر کی ماں وہ ذات النطاق تھی، مراد اس سے حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق ہیں

ذات النطاق کا معنی ہے، کمر کے پٹکے والی یعنی قمیص کے اوپر کمر پر جو کپڑا / پٹکا باندھا جاتا ہے اسکون نطاق کہتے ہیں

حضرت اسماء بنت ابو بکر کا لقب ذات النطاقین تھا اس لیے کہ یہ ہجرت کے وقت اپنے والد حضرت ابو بکر اور نبی علیہ السلام کیلئے رات کی تاریکی میں کھانا لیکر غار ثور میں آتی تھیں۔

چونکہ غار ثور کا دھانہ یعنی منہ اونچا تھا اس لیے وہ کھانا کسی کپڑے میں باندھ کر اندر لٹکاتی تھی

ایک رات وہ کھانا لے کر آئی اس میں لٹکا نے والا کپڑا بھول گئی جب غار ثور پہنچی تو اپنی کمر کا پٹکا بھول کر دو حصوں میں پھاڑا تو اب
یہ نطا قین ہو گئے

اس لیے ان کا لقب ذات النطا قین ہو گیا

اس کپڑے کے ایک حصے میں کھانا باندھ کر لٹکایا اور دوسرے حصے کو اپنی کمر پر باندھا،،،

4 وَامَا خالَتَهُ فَأَمَّا الْمُؤْمِنِينَ يَرِيدُ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ...

یعنی ابن زیر کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین تھی کیون کہ یہ حضرت اسماء کی بہن تھی

5 وَامَا عَنْتَهُ فَزُروجُ النَّبِيِّ يَرِيدُ بِهَا خَدِيْجَةَ...

() یہ والی خوبی پہلی روایت میں نہیں تھی (

یعنی ابن زیر کی پھوپھی وہ نبی کی بیوی تھی یعنی حضرت خدیجہ الکبریٰ

عمیقہ کا معنی ہے پھوپھی

لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت خدیجہ حضرت ابن زیر کی پھوپھی نہیں تھی بلکہ انکے والد زیر بن العوام کی پھوپھی تھی

یعنی حضرت خدیجہ حضرت ابن زیر کی دادی پھوپھی تھی

لہذا اس عبارت میں دادی پھوپھی کو بھی پھوپھی کہہ دیا جائز ا

اس لیے کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد ابن اسد ہیں اور زیر بن العوام بن ابن خویلد ہیں

لہذا حضرت خدیجہ عوام کی بہن ہیں اور زیر بن العوام کی پھوپھی ہوئی اور حضرت عبد اللہ ابن زیر کی دادی پھوپھی ہوئی.....

6 وَامْعَنَّا لِنَبِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَدَةٍ، يَرِيدُ صَفِيَّةً ...

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی دادی تھی
یہاں جدت سے مراد ام الاب ہے یعنی حضرت صفیہ۔۔۔

یاد رہے کہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب تھی اور اور ام الزبیر تھی

یہاں تک نسبی خوبیاں بیان ہو گئی
اب دو شخصی خوبیوں کا ذکر ہے...۔۔۔

7 تَمَ عَفِيفٌ فِي الْاسْلَامِ ...

یعنی حضرت عبد اللہ ابن زبیر اسلام میں پاکدا من تھے

8 قاری للقرآن ...

یعنی قاری قرآن بھی تھے

وَاللَّهُ أَن وَصْلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ

یعنی اگر یہ بنو امیہ والے میرے ساتھ صلح رحمی کریں گے تو نسبی رشتے کی وجہ سے صلح رحمی کریں گے،

عبداللہ ابن عباس اور اور ابن زبیر کے درمیان رشتداری کو نئی تھی..؟

اور بنو عباس کی بنوامیہ سے کیا رشتداری تھی

اسکو سمجھنے کیلئے دونوں کا نسب نامہ ذہن میں رکھنا ہو گا.....

عبداللہ ابن عباس ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف !!

اور دوسری طرف

امیہ ابن عبد الشمس بن عبد مناف،

گویا کہ عبد مناف کے دو بیٹے ایک بیٹا ہاشم اسکی اولاد بنو ہاشم کھلانی

لہذا ابن عباس بنو ہاشم میں سے ہیں

اور دوسرا بیٹا عبد الشمس تھا اور اسکی اولاد بنوامیہ کھلانی

تو اس طرح بنوامیہ اور بنو عباس کا نسب نامہ جا کر جد امجد عبد مناف پر مل جاتا ہے

اس وجہ سے عبد اللہ ابن عباس نے نبی جملہ کہا، وصلوئی و صلوئی من قریب ..

اور عبد اللہ ابن زبیر کا تعلق بنوامیہ سے تھا

ان کا نسب نامہ یہ ہے

عبداللہ ابن زبیر ابن العوام ابن خویلہ بن اسد

اللہد ابن زبیر بنو اسد سے تھے

حضرت عبد اللہ ابن عباس کا ابن زبیر سے اختلاف یہ تھا کہ بنو عباس کا بنو امیہ سے اختلاف چلا آرہا تھا اور بنو امیہ بنو اسد کے
قبائل کو ترجیح دیتے تھے

(یہ تھا حضرت ابن عباس کا ابن زبیر سے اختلاف کی وجہ)

 سبق نمبر 83 : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله ثانی اثنین اذ هما فی الغار

فاطر التوتیات والاسلامات والحمدیات

ترجمہ:

انہوں نے یعنی ابن عباس نے ترجیح دی بنو توتیات اور بنو اسلامات کو اور حمیرات کو ترجیح دی

توپیات

: اس سے مراد بنو توبت ہیں یہ بھی بنو اسد کا قبیلہ تھا۔ یہ منسوب ہے تویت ابن الحارث ابن اسد ابن عبد العزی کی طرف

اسماں

یعنی بنو اسامہ یہ منسوب ہے اسامہ ابن الاسد ابن عبد العزی کی طرف لہذا یہ بھی بنو اسد کا قبیلہ ہوا۔

حمدیات۔

اس سے بنو حمید قبیلہ مراد ہے یہ قبیلہ منسوب ہے حمید ابن زہیر ابن الحارث ابن عبد العزی کی طرف ...

یعنی ابن عباس نے فرمایا کہ ابن زہیر خود بنو اسد میں سے تھے۔

اور بنو اسد کے قبائلکو ترجیح دیتے تھے

(ابن ابی العاص)

- حضرت عبد اللہ ابن عباس حضرت علی کے دور خلافت میں ایک علاقے کے گورنر ہے تھے۔ حضرت علی کی وفات اور خلافت کے ختم ہونے پر حضرت عبد اللہ ابن عباس کہ میں آکر قیام پذیر ہو گئے۔ یعنی سن 40 ہجری میں۔ پھر 20 سال تک مکرمہ میں گوشہ نشینی اختیار کر رکھی۔

پھر سن 60 ہجری کے قریب جب حضرت امیر معاویہ کا انتقال ہوا اور انکے بیٹے یزید کے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سن ہجری 60 میں حضرت ابن زہیر نے کے میں یعنی مجاز اور دیگر علاقوں میں اپنی خلافت قائم کر لی تھی۔ لیکن جب یزید ابن معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ شروع ہوا تو عباد ثلاثة: عبد اللہ ابن عمر، عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ ابن زہیر نے بیعت سے انکار کر دیا (یزید کی)

دوسری طرف حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی خلافت مکہ میں اور دیگر علاقوں میں قائم ہو چکی تھی۔ مجاز مصر، عراق اور دیگر علاقوں کے لوگوں نے حضرت ابن زبیر کے ہاتھوں بیعت کر لی تھی

اسوقت بھی حضرت ابن عباس کے میں تھے۔

پھر زید کے انتقال کے بعد حضرت ابن زبیر خلافت کی عام ہونے لگی اسوقت بھی حضرت عبد ابن عباس کمہ میں تھے۔ اب لوگوں نے یعنی ابن زبیر کے ساتھیوں نے حضرت ابن عباس کو بیعت کی دعوت دی اسوقت وہاں محمد بن حنفیہ بھی موجود تھے مکہ میں۔

ان دونوں حضرات نے عبد اللہ ابن زبیر کی بیعت سے انکار کر دیا۔

اور انکار کی وجہ یہ بتائی کہ جب تک تمام مسلمان ایک بیعت پر متفق نہ ہو جائیں اسوقت تک ہم کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ اب عبد اللہ ابن زبیر نے ابن عباس اور محمد ابن حنفیہ دونوں بزرگوں پر سختی شروع کر دی اور انکو مکہ میں روکے رکھا۔ اسی دوران دوسری طرف عبد الملک بن مروان کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ شام، مصر اور کوفہ میں

اسوقت کوفہ کا حاکم مختار ابن عبید تھا۔ جب انکو معلوم ہوا کہ مکہ میں عبد اللہ ابن زبیر نے ابن عباس اور محمد ابن حنفیہ کو قید کر لیا ہے تو مختار نے لشکر بھیجا اور ان دونوں بزرگوں کو وہاں سے نکال لیا۔ اور پھر عبد اللہ ابن عباس اور محمد ابن حنفیہ یہ دونوں طائفے میں جا کر آباد ہو گئے

مختار کے لشکر نے ان دونوں بزرگوں سے اجازت چاہی کہ ہم ابن زبیر کے ساتھ قتال کریں گے۔ لیکن ان دونوں بزرگوں نے اس لشکر کو انکے خلاف قتال سے روک دیا۔

پھر حضرت ابن عباس کا سن 68 ہجری میں طائف میں انتقال ہوا اور محمد ابن حفیہ کا ایلیتے کے علاقے میں سن 74 ہجری ہی میں انتقال ہوا

(ان واقعات کے مطالعے کے لیے مزید دیکھئے۔)

فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 8 ص 327 ()

حدیث: 4666

ابن عمیم ال بنی

یہاں ابن سے مراد پوتا ہے بیٹا نہیں۔

وابن ابی بکر

یہاں ابن سے مراد نواسہ ہے یعنی عبد اللہ ابن زبیر حضرت ابو اکبر کے نواسہ تھے۔

وابن اخی خدیجہ

یعنی زبیر کے بیٹے تھے

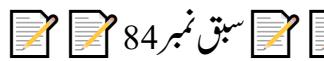
ایک نجومی قاعدہ

إنَّ كَمْ كَانَ أَجَاءَ تُؤْيِدُهُ مَنْ مُخْفَى مِنَ الشَّقْلِ هُوَ تَأْهِي

اس وقت ترجمہ یہ کریں گے "اور شان یہ ہے کہ "

وان کان لا بد لان یر بني بنو عمي

شان یہ ہے کہ میری پرورش میرے چپا کی اولاد بنوامیہ کریں، یہ زیادہ بہتر ہے اس سے کہ میری پرورش اُنکے علاوہ کوئی اور کرے یعنی بنو اسد کرے!!!!!!

 84 سبق نمبر : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله والمؤلفة قلوبهم .

سورۃ توبہ کی آیت نمبر 60 میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصرف بتائے ہیں اور ترجمۃ الباب میں جس مصرف کا ذہب ہے وہ مصرف نمبر 4 ہے

فقیر :

جسکے پاس 200 درہم کے بقدر مالیت نہ ہو

مسکین

جس کے پاس ایک دن کا کھانا بھی نہ ہو۔

عالمین

زکوٰۃ کا کام کرنے والے

مُوَافِةٌ قلوب

لوگوں کے دلوں کو اسلام میں جوڑنے کے لیے زکوٰۃ دینا

الرُّقاب

غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے زکوٰۃ کا پیسہ دینا۔

غار میں

قرضدار کو زکوٰۃ دیں تاکہ وہ اپنا قرضہ دے سکے۔

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو اللہ کے راستے میں دین کا کام کر رہے ہو انکو دے سکیں

ابن السبیل

حالت سفر میں کوئی محتاج ہو گیا۔ اگرچہ وہ اپنے ملک میں لاکھپتی ہو

فقط میں آربعہ

یہی حدیث امام بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل والی عاد اخا حمودا کی حدیث نمبر 3344 میں لائے ہیں
اُس حدیث میں ان چاروں افراد کے نام موجود ہیں۔ جنکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سونا دیا تھا

1۔ اقرع ابن حابس

2۔ (عینینہ ابن بدر

3۔ زید الطالبی

4۔ علقہ ابن علائیۃ

فقال رجل

اس شخص کا نام ہے ذوالخویصرة

ضھنی

"بمعنی نسل"

یعنی اس شخص کی نسل سے ایسی قوم نکلے گی جو دین سے نکل جائے گی۔

پھر یہی لوگ خوارج کہلائے بعد میں۔

بخاری شریف کتاب الانبیاء کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ
خوارج اس شخص کی نسل میں سے تھے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم پر اعتراض کرتا ہے
اسکا اثر اسکی نسلوں نسلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

باب قوله: الذين يلعنون المطوعين

ابی مسعود:

انکا نام عقبہ بن عمر والبداری الانصاری تھا

 سبق نمبر 85  : [10:32 pm, 08 / 10 / 2022]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب 12 استغفر لهم اولاً تستغفر لهم..... الخ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت میں آپ مغفرت مانگنے سے منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ آپ ستر دفعہ بھی مغفرت مانگو
ان کیلئے تو قبول نہیں ہو گی۔

اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کیلئے مغفرت مانگی۔۔۔

رَأْسُ الْمَنَافِقِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ تھا

یہ بیٹا عبد اللہ جو تھا مخلص صحابہ کرام میں سے تھا

جب رَأْسُ الْمَنَافِقِينَ مرجیاتوان کے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ میرے ابا جی کو کفن کیلئے اپنی قمیص دے دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص دے دی، پھر بیٹے صحابی نے کہا کہ میرے ابا جی کی نماز جنازہ پڑھادیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے، حضرت عمر نے نبی علیہ السلام کے کپڑے کپڑے لیے اور عرض کیا ایسا رسول اُسکی نماز جنازہ نہ پڑھائیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے انکے استغفار اور عدم استغفار میں اختیار دیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 80 پڑھی، استغفر لہم او لا تستغفر لہم۔۔۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رَأْسُ الْمَنَافِقِينَ کی نماز جنازہ پڑھادی، اس پر سورۃ توبہ کی آیت نمبر 84 نازل ہوئی،

وَلَا تَصُلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَا أَبْدَأَ لَهُمْ وَلَا تَقْرُمْ عَلَى قَبْرِهِ...۔۔۔

یہ آیت نمبر 84 موافقات عمر میں سے کھلا تی ہے

14 بَابُ قُولٍ۔۔۔ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا نَقْلَبْتُمُ الْيَهِيمَ..... اخ

یہ روایت ان تین صحابہ سے متعلق ہے جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بچاں راتوں تک بات نہیں کی تھی یہاں تک کہ اس کے بعد ایک رات کے وقت انکی توبہ کی قبولیت کی ایت نازل ہوئی

وہ تین صحابہ یہ ہیں

1۔۔۔ کعب بن مالک

2_ مرارہ امن رجع

3_ ہلال امن امیہ

باب مکان للنبی والذین آمنوا

فنزلت مکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا ...

یہاں مفسرین محدثین ایک اہم اشکال کرتے ہیں کہ یہ آیت مدنی ہے یہ سورت مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی اور آپ کے پیچا ابوطالب کی وفات ہجرت سے پہلے ہوئی تو پھر یہ آیت کاشان نزول کیسے درست ہو گا۔؟؟۔

محمد شین نے اسکا جواب دیا کہ اس اشکال کا جواب خود حدیث میں ارشاد نبوی میں موجود ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔۔۔۔۔

لاستغفرن لک مالم انه عنك

میں لگاتار ابوطالب کیلئے استغفار کرتا رہوں گا جب تک روکانہ جاؤں
چنانچہ ہجرت کے بعد نبی علیہ السلام پر یہ آیت نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے استغفار روک دیا
اس لیے اشکال نہ رہا

باب قولہ، لقد تاب اللہ علی النبی وآلہ واصحہ بنین.... الخ

ساعۃ العصری سے مراد غزوہ تبوک ہے

اسی لیے غزوہ تبوک کا دوسرا نام غزوۃ العصری ہے

اور اس میں انہی تین صحابہ کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے

ان کے بارے میں یہ آیت نمبر 117 اور 118 نازل ہوئی ہے

رَوْفٌ وَرَحِيمٌ اس آیت میں جناب رسول اللہ کو کہا گیا ہے

جبکہ یہ اللہ تعالیٰ کے صفتی نام ہیں

تو معلوم ہوا کہ الف لام کے بغیر اللہ کے صفتی نام کسی بشر کیلئے کہہ سکتے ہیں سوائے لفظ اللہ اور الرحمن،

کہ عبد الرحمن کو آپ الرحمن صاحب نہیں کہہ سکتے۔۔۔

سبت نمبر 86 : [am, 09 / 10 / 2022 10:59]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب نمبر 20 لقد جا حکم رسول من افسکم عزیز علیہ

مقتل اہل الیماہ

اہل یماہ کے قتل کے زمانے میں

جنگ یماہ

یہ مسلمہ کذاب سے جنگ ہوئی تھی سن 11 ہجری میں اور اس میں ایک ہزار ایک سو یا ایک ہزار چار سو مسلمان شہید ہوئے تھے، جس میں سے ستر حفاظت قرآن تھے....

حضرابوکبر صدیق نے قرآن مجید کو جمع کیا تھا اسکی وجہ بھی یہی جنگ یماہ میں حفاظت قرآن کا شہید ہونا تھا،

رقاع

چڑڑہ کا ٹکرے

اکتاف

اونٹ کی ہڈیاں

والعسب

کھجور کے درخت کی چھال

وَصَدُورُ الرِّجَالِ

لوگوں کے سینوں سے۔۔۔

((سورۃ یونس))

اسکا نام سورۃ یونس اس لیے ہے کہ اس میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے

یہ مکی سورۃ ہے

ترتیب توقیفی نمبر 10 ہے

ترتیب نزولی نمبر 51 ہے

اسکی کل آیات 109 ہیں

اسکی کل رکوعات 11 ہے

اس سورۃ کا نام اس سورۃ کے آیت نمبر 98 میں ہے

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةً آمِنَتْ فَعَفَّهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمٌ يُونِسٌ

یاد رہے کہ پورے قرآن مجید میں جتنی قوموں کا ذکر ہے اس میں صرف یونس علیہ السلام کی قوم ہے کہ جب عذاب آنے لگا تو اس قوم نے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کو ہٹا دیا۔۔

مفردات کی تشریح

فاختلط

آیت نمبر 24

پانی کے ملے جلنے رنگ کی وجہ سے چیزیں اگی

ان لحم قدم صدق

اُنکے لیے مجسمہ سچائی آیا

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت ابن عباس)

اور مجاہد فرماتے ہیں یہاں صدق سے مراد خیر ہے

حتیٰ اذا کنتم فی الْفَلَکِ وَجَرِینَ بِهِمْ

المعنى بکم

یعنی بھم بکم کے معنی میں ہے

دعوا حم

آیت نمبر 10

یہاں دعا و حم کے معنی میں ہے

اور مراد اصل جنت ہے

اسی وجہ سے مقررین حضرات بھی تقریر کے آخر میں و آخر دعوانا کہتے ہیں۔۔۔۔۔

احیط بھم

آیت نمبر 22

یعنی وہ ہلاکت کے قریب ہو جائیں گے

واحاطت بہ خطیبتہ

سورۃ یقرہ کی آیت ہے یہ

دونوں کا معنی ایک ہے

 سبق نمبر 87 : [am, 09 / 10 / 2022 10:59]

بخاری شریف کتاب التفسیر

(سورۃ ہود)

اس سورۃ کا نام سورۃ ہود ہے
 چوں کہ اس سورۃ کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ہود علیہ السلام کا ذکر کیا جو قوم عاد کے طرف بھیجے گئے تھے
 اس لیے اس سورۃ کا نام سورۃ ہود ہے
 اس سورۃ کا نام اس سورۃ کی آیت نمبر 50 میں ہے "وَالْعَادُ أَخْلَقْنَا مُهُودًا"
 اس کا ترتیب توقینی نمبر 11 ہے
 اور ترتیب نزولی نمبر 52 ہے
 اسکی کل آیات 123 ہیں
 اور کل رکوعات 10 ہے

مفردات کی تشریح

الْأَذْوَاهُ

سورۃ ہود آیت نمبر 75

جبشی زبان میں مہربان کو کہتے ہیں

بادی الرأی

آیت نمبر 27

بمعنی ظاہری طور پر

یعنی جو ہمارے لیے ظاہر ہو جائے

الجودی

یہ ایک جزیرے کے اندر پہاڑ ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری تھی

انک لانت الحلیم

وہ آپ کا مراق اڑار ہے تھے

یعنی اس سے وہ آپ کی خوبی بیان نہیں کرتے تھے بلکہ مراق اڑاتے تھے

اقلعی

بمعنی امسکی، رک جا

عصیب

آیت نمبر 77

سخت

لاجرم

ہاں کیوں نہیں

وفار التئور

آیت نمبر 40

اور وہ تندور جوش مارنے لگا

تنور سے مراد

بعض نے کہا اس سے زمین کی سطح مراد ہے

روٹی پکانے والا تندور

یا مطلق گڑھا اور کنوں بھی اسکے معنی کیے گئے ہیں

باب نمبر 1 الا انہم بیشون صدور ہم لیستحقوا منہ الخ

آیت نمبر 5 میں یہاں بخاری شریف میں دو تفسیریں آرہی ہیں

تفسیر نمبر ایک

حضرت مجاهد رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے کہ اس آیت میں کفار اور مشرکین کا رویہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ کفار اور مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آتا دیکھ کر اس طرح کرتے تھے کہ وہ اپنے سینوں کو دہرا کر دیتے، جیسے کوئی انسان جھک کر کوئی چیز چھپاتا ہے

تفسیر نمبر دو

یہ تفسیر امام بخاری حضرت عبد اللہ ابن عباس کی روایت کے ذریعے بیان کریں گے
کہ بعض مسلمانوں پر حیا کا اتنا غلبہ ہوتا تھا کہ وہ اپنی بیویوں سے ازدواجی تعلق قائم کرتے ہوئے اپنے سینوں کو دھرا کر لیتے تھے،
جیسے اللہ سے کچھ چھپا رہے ہو،
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

امام بخاری نے دونوں تفسیریں نقل کی ہے لیکن مفسرین اور محدثین کے نزدیک حضرت ابن عباس والی تفسیر راجح ہے!

مفردات کی تشریح
وقال غیرہ، یعنی حضرت عکرمہ کے علاوہ نے کہا ہے ...

حاق

آیت نمبر 8

بمعنی نزل، اترا

یحییٰ

ینزل،

مضارع کا معنی اس لیے بتایا کہ دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

یہ سورۃ قاطر کی آیت نمبر 43 میں ہے، ولا یحییٰ الْمُكَرَّسِیَّ

اسکو بطور استظراد لے آئے ہیں

یوس

آیت نمبر 9

بمعنی ما یوس اور ناشکرا

تبتّس

آیت نمبر 36

بمعنی تحرن، آپ غمگین نہ ہو

یثون صدور حم

وہ اپنے سینوں کو دھرا کر لیتے ہیں

لیستحقوا منه

تاکہ وہ اللہ سے چھپا لے اگر وہ کر سکے۔۔۔

سیء بھم

آیت نمبر 77

ان کا گمان براہو گیا اپنے قوم کے بارے میں

2: باب وکان عرشہ علی الماء

وکان عرشہ علی الماء

اللہ کا عرش پانی پر ہے

جبکہ دیگر روایات میں اللہ کا عرش آسمانوں پر ہونے کا ذکر ہے

مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اور محدثین نے احادیث کی روشنی میں اور علم العقادہ میں متکلمین نے وکان عرشہ علی الماء اور عرش علی السموات کا جواب دیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ہود کی آیت نمبر 7 میں فرمایا..

وهو الذي خلق السموات والارض في ستة ايام وکان عرشہ علی الماء....

یعنی وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا چھ دنوں میں اس حال میں کہ اس کا عرش پانی پر تھا

علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الساری حضرت عبد اللہ ابن عباس کی یہ تفسیر نقل کرتے ہیں، وکان الماء علی متن الرتع۔، اور پانی ہوا کی پشت پر تھا اور اس کے اوپر اللہ کا عرش تھا

جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو پھر اللہ کا عرش آسمانوں کے اوپر ہوا

اور اللہ نے سب سے پہلے پانی کو پیدا کیا پھر پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا...۔

مفردات کی تشریح

اعتراف

آیت نمبر 54

بمعنی اصاہک یعنی تجھے مصیبت میں مبتلا کیا۔۔۔

أخذ بنا صیحتہ

آیت نمبر 56

ہر ز میں پر چلنے والے کی پیشانی اللہ کے ہاتھ میں ہے

یعنی اسکی ملکیت میں ہے

عنید

آیت نمبر 59

وَاتَّبِعُوا اَمْرَ كُلِّ جَبارٍ عَنِيدٍ

یعنی انہوں نے ہر سخت ظالم کی پیروی کی

عنید عنود اور عاند، ان سب کا معنی ایک ہے۔۔۔

یہ عنید جبار کی تاکید ہے

استعمر کم

آیت نمبر 61

لفظی معنی

اس نے تمہیں بسا یا زمین میں

جعکم عمارا۔۔۔۔۔

تمہیں آباد کرنے والا بنایا

انگر ھم

آیت نمبر 70

انگر ھم

اور۔۔۔ استنکر ھم

ان سب کا معنی ایک ہے اور وہ ہے اجنبی سمجھنا

حمدید مجید

آیت نمبر 73

دونوں فعال کے وزن پر ہے

فعال کبھی بمعنی فاعل کے ہوتا ہے اور کبھی مفعول کے معنی میں ہوتا ہے

اور یہاں حمید بمعنی محمود یعنی مفعول کے معنی میں ہے

اور مجید یہ فعل بمعنی فاعل کے ہے

یعنی مجید بمعنی ماجد کے ہے بزرگی والا

یہاں لف و نشر غیر مرتب ہے،“



سبق نمبر 88 : [am, 09 / 10 / 2022 10:59]

بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

سمیل

سورۃ ہود آیت نمبر 82

عام طور پر ہمارے متر جمین اسکا معنی کرتے ہیں، کنکر، پتھر،

جبکہ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ فارسی کا لفظ ہے

یہ اصل میں تھانگ، گل،

اور عربی میں گ کوچ سے تبدیل کردیتے ہیں

امام بخاری سمیل کا معنی بیان کرتے ہوئے سنگ، گل کی طرف نہیں جا رہے بلکہ کوئی اور معنی کر رہے ہیں

بہت زیادہ سخت،

فرمایا سجیل اور سجین دونوں کا معنی ایک ہے،
 وجہ یہ کہ دونوں لام اور نون دونوں قریب المخرج ہے
 اس بات پر امام بخاری ایک شعر لارہے ہیں ----
 اور جی شعر عمدة القاری جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 291 میں اس شعر کے باقی اشعار موجود ہے

 شعر.....

رجلہ

پیدل چلنے والی فوج

لیپربون

وہ مارتے ہیں

ابیض

یہاں بیض کے دو معنی ہیں

- 1 اگر اسکو بیض لفظ الباء پڑھے تو یہ بیضتہ کی جمع ہو گی یعنی خود (یعنی ہیلمٹ)
 2 اگر اسکو بیض بکسر الباء پڑھے تو یہ بیض کی جمع ہے بمعنی، سیف، چمکدار سفید تلواریں ..

اسی طرح ضاحیہ کے دو معنی ہیں

1 چاشت کا وقت

2 ظاہر، غالب،

ضربا

ایسی مار

تواضعی

وصیت کرتے ہیں

بج

اسکے ساتھ

الابطال

بطل کی جمع بمعنی پہلوان طاقتوں

سمجھن

بمعنی شدید

سمجھن یہ ضربا کی صفت ہے

بامحاورہ ترجمہ.....

بہت سے پیدل چلنے والے ایسے ہیں، جو سفید تواروں کو مارتے ہیں / یا خود کو مارتے ہیں چاشت کے وقت یا ظاہر غالب ہونے کی حیثیت سے

ایسی شدید ضرب جس کی بہادر آدمی وصیت کرتے ہیں !!

والی مدین اخا ھم شعیبا

مدین علاقے کا نام ہے

یہاں لفظ اہل مخدوف ہے یعنی اہل مدین کی طرف

اراذلنا

ہم میں سے گرے پڑے لوگ

اجرانی

آیت نمبر 35

میرا جرام

الفلک واحد و جمع

عربی میں الفک ایسا لفظ ہے جمع کیلے بھی یوں ہوتا ہے اور واحد کیلئے بھی ایک کشتی کو بھی فلک اور بہت سی کشتیوں کو بھی فلک کہتے ہیں۔

مجرہ اہام سہا موقعا

سورہ بہود کی آیت نمبر 41 میں بسم اللہ مجرہ اہام سہا میں کل چار قرائتیں ہیں
ان میں سے تین قرائتیں امام بخاری نے ذکر فرمائی ہے چوتھی قرائت جو مصحف میں لکھی جاتی ہے وہ ذکر نہیں فرمائی

قرائت نمبر 1

بضم الیم وفتح الراء

م مجرہ اہام سہا

قرائت نمبر 2

بفتح الیم وفتح الراء

م مجرہ اہام سہا

قرائت نمبر 3

بضم الیم وبكسر الراء

م مجرہ اہام سہا

چوتھی قرائت

یہ قرائت مصحف میں ہے

بفتح الیم ومالۃ الراء

یہ قرائت امام حفص کی ہے

امام بخاری نے یہ قرائت ذکر نہیں کی

مُجَرِّدًا وَمُرْسَلًا

یاد رہے کہ یہاں رسم الخط میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور معنی بھی ایک ہے ..

باب قوله، ويقول الا شهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم

اصحاب،

صاحب کی جمع ہے صحابی کی جمع نہیں ہے

صحابی کی جمع صحابہ ہے

اگر اصحاب سے مراد صحابہ لینا ہو تو پھر لکھیں گے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس لیے کہ صحابی ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کا ایک خاص معنی ہے۔ وہ ہستی جنہوں نے ایمان کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت میں وفات ہوئی ہو

سبق نمبر 89 [am, 09/10/2022 10:59]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله، ويقول الا شهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم

نجوی

سرگوشی

یعنی آہستہ آواز میں ایک دوسرے سے بات کرنا...۔

اس نجوی سے مراد وہ سرگوشی ہے جو قیامت کے دن اللہ اور بندے کے درمیان ہوگی

حتیٰ یضع علیہ کنفہ

یہاں تک کہ اللہ اس پر اپنا کنارہ رکھے گا..

یہاں کنارے سے اللہ کی رحمت اور گناہوں کا ستر مراد ہے

فینادی علی رووس الا شھاد

مؤمن سے سرگوشی میں بات ہوگی ستر اور رحمت کی بنابر---۔

اور کافر سے سرعام گواہوں کے سامنے بات ہوگی

باب قوله، وَكَذَلِكَ أَخْذَرْبَكَ إِذَا أَخْذَ الْقُرْبَى وَهُمْ ظَالِمُهُمْ ---۔

الرفد المرفود

رفد مصدر ہے بمعنی فاعل کے

مدد کرنے والا

مرفود

جس کی مدد کی جائے

ترکنا

تمیلو یعنی مائل ہونا

زفیر و شھین

زفیر صوت شدید (سخت آواز)

شھین صوت ضعیف (پست آواز)

باب قوله واقم الصلة طرف النهر وزلفا من الليل....

اس ایک آیت میں پانچوں نمازوں کی طرف اشارہ موجود ہے

اقم الصلة طرف النهر

اس میں فجر ظہر اور عصر کی نمازوں کی طرف اشارہ ہے

وزلفا من اللیل

رات کے حصے میں

اس سے مغرب اور عشاء مراد ہے

زلفی کا ذکر استطراد ہے

زلفی قرآن مجید میں چار جگہ آیا ہے.....

سورۃ ص 1

آیت نمبر 25

سورۃ ص 2

آیت نمبر 40

سورۃ سباء 3

آیت نمبر 37

سورۃ زمر 4

آیت نمبر 3

لفظ قربی قرآن مجید میں سولہ بار آیا ہے

((سورۃ یوسف))

اس سورۃ کا نام حضرت یوسف علیہ السلام کے نام پر ہے

چونکہ اس سورۃ میں یوسف علیہ السلام کا ذکر ہے اس لیے یوسف نام رکھا گیا ہے

یہ نام اس سورۃ کے اندر پچھیں مرتبہ آیا ہے

جیسے آیت نمبر چار میں، اذ قال یوسف لابیه

سورۃ یوسف کے علاوہ یوسف علیہ السلام کا نام دو مرتبہ اور آیا ہے

ایک سورۃ مؤمن کی آیت نمبر 34 میں

(سورۃ مؤمن کا دوسرا نام سورۃ الغافر ہے)

اور ایک جگہ سورۃ انعام آیت نمبر 84 میں یوسف علیہ السلام کا ذکر ہے

اس طرح پورے قرآن مجید میں یوسف علیہ السلام کا ذکر ستائیں میں دفعہ ہوا ہے

یوسف عبرانی زبان کا لفظ ہے

اس کا معنی ہوتا ہے مزید

یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے کا نام یوسف رکھا تاکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اور زیادہ اولاد دے

بعض محققین نے لکھا ہے کہ جو اپنے بچے کا نام یوسف رکھ دے تو اسکے بعد اور اولاد ہوتی ہے۔

اس کا توقیفی نمبر 12 ہے

نزولی نمبر 53 ہے

کل آیات 111 ہے

رکوع 12 ہے

یہ کمی سورت ہے.....!!!!!!

مفردات کی تشریح

متکا

آیت نمبر 31

اس آیت میں دو قرائتوں ہیں

حضرت عبد اللہ ابن عباس حضرت عبد اللہ ابن عمر حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے نزدیک یہاں ہمزہ نہیں ہے یعنی متکا

قرائت نمبر دو

جمہور کے نزدیک کاف کے بعد ہمزہ ہے یعنی متکا

جیسا کہ مصحف میں لکھا ہے

دونوں قرائتوں کی صورت میں رسم الخط میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

متکا الاترنج

اترنج، نارنگی سنترے کو کہتے ہیں

یعنی ایک پھل مراد ہے

لیکن امام بخاری چار سطروں کے بعد متکا کا ایک اور معنی بتاتے ہوئے خوب تفصیل سے بات فرمائیں گے

سنت نمبر 90 سے : [am, 09/10/2022 10:59]

بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ یوسف

مفردات کی تشریح

متکا

ہر وہ پھل جس کو چری سے کاٹا جائے،

چار سطروں کے بعد امام بخاری نے متکا کا معنی کیا ہے

ہر وہ چیز جس پر آپ ٹیک لگا کر بیٹھے

یعنی مجلس۔

شیخ الہند نے تفسیر عثمانی میں متکا کا معنی مجلس کیا ہے۔۔،

بعض لوگوں نے متکا کا معنی اترنج باطل قرار دیا ہے اور یہ کہا کہ اترنج عربی زبان میں ہے ہی نہیں،

امام بخاری نے یہ ساری تشریح نقل کی ہے ابو عبیدہ سے

جس کی وجہ سے علامہ عینی رحمہ اللہ وغیرہ شارحین بخاری نے ان معانی کی تردید کی ہے،

تفصیل کے لیے دیکھیے عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 18 صفحہ 301

در اصل مفسرین یہاں متکا سے مراد دو تفسیریں نقل کر رہے ہیں

تفسیر نبرايك &

حضرت عبد اللہ ابن عباس، سعید بن جبیر حسن بصری حضرت قادہ، اور حضرت مجاہد سے یہ متفقہ ہے کہ متکا کا معنی تکیہ لگائے ہوئے، کھانے میں شریک لوگ مراد ہیں یعنی مجلس،

لہذا و اعتدلت لحن متکا کا ترجمہ شیخ الہند نے یہ کیا ہے ہے کہ اس نے ان عورتوں کیلئے ایک مجلس تیار کی۔

اور حضرت عکرمہ متکا کی تفسیر کرتے ہیں "کل شی قطع بالسکین" ہر وہ چیز جو چھری سے کافی جائے چنانچہ تفسیر عثمانی میں شیخ الہند نے متکا کا معنی مجلس کیا ہے، لیکن تفسیر عثمانی میں علامہ شبیر احمد عثمانی نے مجلس اور کل شی قطع بالسکین دونوں معنوں کو جمع کیا ہے.....!

صواب

وہ پیمانہ جس کے اوپر کے کنارے ملے ہوتے تھے

تفنیدون

تجھلوں یعنی تم مجھے پاگل بناتے ہو

غمایہ

ہر وہ چیز جو آپ سے کسی چیز کو غائب کر دے اسکو غمایہ کہتے ہیں۔

الجب

وہ کنوں جسکی منڈیر نہ بنایا گیا ہو،

اشدہ

آیت نمبر 22

بمعنی جوان، یعنی وہ عمر جو نقصان زوال سے پہلے کا ہو

شغفہ

آیت نمبر 30

اس میں دو قرائتیں ہیں

ایک عین کے ساتھ

ایک غین کے ساتھ

اگر غین کا ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے دل کا پردہ

اور اگر عین کے ساتھ ہو تو پھر اس کا معنی ہے دل جلا (یعنی جس کا دل جل گیا ہو محبت کی وجہ سے)

اضغٰثُ حَلْمٌ

آیت نمبر 44

اضغٰثِ حَلْمٍ کہتے ہیں وہ خواب جسکی تعبیر نہیں ہوتی یعنی جھوٹے خواب۔۔۔

لیکن قرآن مجید میں اضفٹ جو ضعٹ کی جمع ہے، یہ ضعٹ سورہ ص آیت نمبر 44 میں آیا ہے
وہاں اس سے مراد تنگوں کا لگھاں اور تنگوں کا ایک گٹھ جو ساتھ میں اجائے، وخذ بیدک ضغنا فاضرب بہ ولا تخت

نمير

آیت نمبر 65

یہ مشتق ہے میرہ سے
اور نمیر غله کو کہتے ہیں

ء اوی الیہ

یعنی اسکے بھائی بنی ایمن کو اسکے ساتھ ملا دیا

حرضا

غم میں پگھل جانے والا

غشیۃ من عذاب اللہ

آیت نمبر 108

عام گھیر نے والا عذاب

سُبْتُ نُبْرَهُ 91 : [am, 09 / 10 / 2022 10:59]

بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله؛ و يتيم نعمتك عليك و على آل يعقوب...⁴

نعمت سے مراد نبوت کی نعمت ہے یعنی مسلسل چار نسلوں میں نبوت عطا کی گئی تھی

جیسے یوسف ابن یعقوب ابن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔۔۔

صبر جبیل

صبر جبیل کو دونشناختاں

1 دکھ تکلیف پہنچنے پر زبان سے اللہ کیلئے کوئی بھی شکوہ نہ نکلے، اللہ کے حکم کے خلاف کوئی بھی عمل نہ کرے،

2 اول مرحلے میں ہی صبر کرے، کچھ دیر بعد صبر اجائے تو اسکو صبر جبیل نہیں کہتے،

⁴ باب قوله، و لزومه الاتي هوفي بيتحا عن نفسه

رودت

اس عورت نے پھسلایا

حیت لک

یہ حورانی زبان کا لفظ ہے، حوران یہ ملک شام کا ایک شہر ہے وہاں بولی جانے والی زبان میں محاورہ تھا حیت لک یعنی ادھر آجائو

وقالت حیت لک

اس لفظ میں مختلف قراءتیں ہیں

1 بفتح الهاء (حیت)

2 بکسر الهاء (حیت)

(یہ حاء میں دو قراءتیں ہیں)

3 در میان میں یاء ہے (حیت)

4 در میان میں همزہ ہے (ھنٹ)

5 بفتح التاء (حیت)

6 بضم التاء (حیث)

(یہ تاء میں دو قراءتیں ہیں)

اور ان تمام قراءتوں میں رسم الخط میں کوئی تبدیلی نہیں آئی گی۔۔۔

مشوّره

اس کا ٹھکانہ

بل عجبت و سخرون

امام بخاری ابن مسعود کا یہ قول کیوں کر لے آئے ہیں جبکہ اسکانہ اس سورۃ میں کسی آیت سے ربط ہے اور نہ اس جگہ پر ما قبل میں کسی لفظ کے ساتھ ربط ہے؟

توجہ اب یہ ہے کہ یہاں امام بخاری ابن مسعود سے عجبت کے بارے دو قرائتیں بیان کر رہے جیسے ما قبل میں ہیت میں ابن مسعود کی دو قرائتیں بیان کی

عجبت بفتح التاء

عجبت بضم التاء

دخان مبنین سے مراد

اس دھوئیں کی دو تفسیریں ہیں

1۔ وہ دھواں جو قریش کو قحط سالی کے زمانے میں نظر آیا تھا

2۔ وہ دھواں جو قیامت کے قریب ایک دھواں ظاہر ہو گا جو کہ علامات کبریٰ میں سے ہے

بخاری شریف کی اس روایت کے مطابق یہاں قحط سالی والا دھواں مراد ہے۔

بطشہ الکبریٰ

دو تفسیریں ہیں

ایک بطشہ الکبریٰ سے مراد برکبریٰ کی پکڑ مراد ہے

دوسری قیامت کے دن جو پکڑ ہو گی وہ پکڑ مراد ہے

 سبق نمبر 92 [am, 09 / 10 / 2022 10:59]

بخاری شریف کتاب التفسیر

5: باب قوله فلما جاءه الرسول قال ارجع الى ربك... اخ

یرحمن اللہ لوطاً قد کان یاوی الی رکن شدید کی تشریح

اس جملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ ایک مضبوط خاندان کا سہارا ڈھونڈتے تھے یعنی گھبر اہٹ میں اللہ کے سہارے کی طرف نظر جانے کے بجائے ظاہری اسباب پر نظر گئی تو گھبر اہٹ میں وہی زبان سے نکل گیا

نبی علیہ السلام نے اس جملے میں سورۃ ہود آیت نمبر 80 کی طرف اشارہ فرمایا....

قال لو ان لی کبم قوۃ او آوی الی رکن شدید ...

یعنی لوط علیہ السلام نے کہا اپنی قوم سے تنگ آکر، کاش مجھے تمہارے مقابلے میں طاقت ہوتی، یا میں جا بیٹھتا کسی مستحکم پناہ میں،
یعنی میرا بڑا کنہہ میری برادری میرے ساتھ ہوتی،

اس موقع پر لوط علیہ السلام اللہ کی پناہ چاہتے تھے لیکن گھبر اہٹ میں ظاہری اسباب پر نظر گئی اور خاندان اور جماعت کی طرف خیال گیا، یعنی لوط علیہ السلام گھبر اگئے تھے، اللہ ان پر رحم فرمائے !!!

ولوبشت فی السجن مالبشت یوسف لاجبت الداعی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اتنی دیر جمل میں ٹھہر تا جتنا یوسف علیہ السلام ٹھہرے تھے تو میں توبانے والے کے بلا وے پر جیل سے چلا جاتا

اس جملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوسف علیہ السلام کے صبر تحمل اور برداشت کی تعریف کی ہے، اور اپنی تواضع ظاہر کی ہے۔

باب قوله حتى اذا استليس المرسل ---

یہ مکمل بحث پہلے گزر چکی ہے

((سورۃ الرعد))

اس سورۃ کا نام سورۃ الرعد ہے.....

رعد بخل کی گرج کو کہتے ہیں ----

چونکہ اس سورۃ کے اندر گرج کا ذکر ہے اس لیے یہ نام رکھا گیا ہے -----

یہ نام اس سورۃ کی آیت نمبر 13 میں ہے، ویسیح الرعد بحمدہ

اس سورۃ کا ترتیب توقیفی نمبر 13 ہے

ترتیب نزولی نمبر 96 ہے

یہ سورۃ کمی ہے

تفسرین لکھتے ہیں کہ اس میں آیت نمبر 31 کے علاوہ باقی ساری کمی سورۃ ہے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ آیت نمبر 43 و يقول الذین کفروا۔۔۔ اخ یہ بھی کمی نہیں ہے،

لیکن امام بیضاوی لکھتے ہیں کہ آیت نمبر 43 بھی کمی ہے

اس سورۃ کی کل آیات 43

اور کل رکوع 6 ہے

مفردات کی تشریح

کل بسط کفہیہ الی الماء

مشرک کی مثال، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو،

آخر

آیت نمبر 2

بمعنی تابع کر دیا،

متجرات

آیت نمبر 4

ایک دوسرے کے قریب قریب

المثلث

آیت نمبر 6

ایک دوسرے سے ملتی جلتی چیزیں

معقّل

آیت نمبر 11

اس سے مراد حفاظت کرنے والے فرشتے ہیں۔

اسی سے عقیب کا لفظ آتا ہے پچھے پچھے چلنا

الحال

آیت نمبر 13:

بمعنی سزا

رابیا

آیت نمبر 17

بمعنی بڑھنا

آدمتھ زبد

آیت نمبر

متع بمعنی سامان

زبد بمعنی جھاگ

جناء

آیت نمبر 17

بمعنی خشک

المجاد

آیت نمبر 18

بمعنی ٹھکانہ بستر

ید فعون

الزام کو دور کرنا

والیہ متاب

آیت نمبر 30

لوٹنا، رجوع کرنا

قارعہ

آیت نمبر 31

بمعنی ف

دھنیہ سخت آفت

المیت

آیت نمبر 32

بمعنی اطلت۔۔ مہلت دینا

ملیا

سورہ مریم آیت نمبر 46

یہ استطراد اکھاگلیا ہے



بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله۔ اللہ یعلم مَا تخلَّلَ كُلُّ اِنْشَى وَمَا تغیَّبَ الارحام

قال مفاتیح الغیب خمس

حدیث کے اس مکملے کو سمجھنے کے لیے ان دونوں آیتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے،

1 وَعِنْهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ، سورۃ القمر نمبر 6 آیت 59

2 اَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔۔۔ سورۃ القمر سورۃ نمبر 31 آیت نمبر 34

علم غیب

وہ علم جو بغیر واسطہ کے حاصل ہو

اور یہ علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں حتیٰ کہ پیغمبروں اور فرشتوں کے پاس بھی نہیں۔۔۔

ہاں انبیاء کرام کو اخبار غیب معلوم ہوتا تھا اور یہ قرآن سے ثابت ہے، تلک من انبیاء الغیب نوحیحاً الیک...۔۔۔

((سورۃ ابراہیم))

اس سورۃ کا نام ابراہیم ہے

کیوں کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے

اس سورۃ کا نام اسکی آیت نمبر 35 میں ہے،

یہ اسکی سورۃ ہے

اسکا ترتیب نزولی نمبر 72 ہے

اور ترتیب توقیفی نمبر 14 ہے

اسکی کل آیات 52 ہے

اور کل رکوعات 7 ہے

انک لاتحدی من اعجبت و لکن اللہ یکھدی من یشاء

حاد

(یہ لفظ حاد سورۃ ابراہیم کے عنوان کے تحت آرہا ہے حالانکہ یہ لفظ سابقہ سورۃ الرعد کی آیت نمبر 6 میں ہے، بخاری شریف کی شرح ارشاد الساری میں لکھا ہے کہ یہ بخاری کے کسی ناقل کا سہو ہے، ورنہ اس لفظ کو سورۃ الرعد کی تشریع میں ہونا چاہیے تھا، یہی جواب علامہ سہارنپوری نے حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے۔)

حاد یہ اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے اور رسول کی بھی صفت ہے حاد یعنی داع

یاد رہے کہ بدایت کے دو معنی ہیں،

اراءۃ الطریق

ایصال الی المطلوب

تو

نبی کیلئے اراءۃ الطریق والا معنی ہوتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کیلئے بولا جائے تو پھر ایصال الی المطلوب والا معنی مراد ہوتا ہے۔۔۔

اور اس آیت میں دونوں جگہ ایصال الی المطلوب والا معنی مراد ہے !!!

دو آیتیں قرآن میں ایسی ہیں جنکا معنی سمجھنا بہت ضروری ہے

1 ذلک الکتاب لاریب فیہ حدی للمتقین،

2 شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن حدی للناس...

تو قرآن متقین کیلئے ایصال الی المطلوب ہے

اور پوری انسانیت کیلئے اراءۃ الطریق ہے

بمصر حکم

آیت نمبر 22

مصر حکم یہ صراخ سے بنتا ہے

بمعنی فریاد

تمہاری فریاد کو دور کرنے والا

یہ معنی کیسے بنتا ہے؟

اصل میں مصر یہ باب افعال سے اسم فاعل ہے اور باب افعال کا خاصہ ہے سلب مأخذ

تو اب مصر کا معنی ہے فریاد کو دور کرنے والا۔۔۔

خلاصہ یہ نکلا کہ صرخ کا معنی فریاد کرنا تو جب اصرخ کیا یعنی باب افعال میں لیکر گئے تو اس کا معنی ہوا کہ فریاد کو دور کرنا۔ سلب مأخذ کی وجہ سے ---

باب قوله كشجرة طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء

صحیح بخاری

کتاب: تفاسیر کا بیان

باب: باب: آیت «کشیده طبیعت آصلها ثابت و فرع عجایی اسماء توئی آنکھا کل حین» کی تفسیر۔

حدیث نمبر: 4698

عن ابن عمر رضي الله عنهما، قال: كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: أخبروني بشجرة تُشِّهُ، أو كارجل المسلم، لا يَتَحَاثُ ورثتها، ولا، ولا، ولاتُوْتِي أكلاً لها كُلَّ حِينٍ، قال ابن عمر: فوقع في نفسي أخْهَا الحَمْلةُ، ورأيتُ آباً بَكِيرًا وعمرًا يتكلمان، فلَرِهْتُ أَنْ أَتَلَمَّ، فلَمَّا
لم يقُولُ شَيْئًا، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هي الحَمْلةُ، فلما نَفَخْتُ قُلْتُ لِعَزِيزٍ: يا أباها، والله لقد كان وَقْعَ في نفسي أخْهَا الحَمْلةُ، فقال:
ما منعك أن تَلَمَّ، قال: لم أَرْ كُمْ تَلَمَّونَ فلَرِهْتُ أَنْ أَتَلَمَّ، أو أَقُولُ شَيْئًا، قال عمر: لَأُنْكُونَ قُتْحَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَاء وَكَذَا.

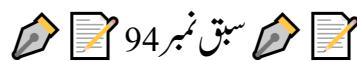
وَلَا، وَلَا، وَلَا كِتْمَةٌ

لایتحات ورقہا۔۔۔ کہ اسکے پتے نہیں جھوڑتے،،،

ولی نقطع شرحا۔۔۔۔۔ اسکا پھل پھودا نہیں ٹوٹا،،،،

ولایعدم فیحشا۔۔۔۔۔ اسکا سایہ کبھی ختم نہیں ہوتا،،،،

وللہ بطل نفعها۔۔۔۔۔ اسکا نفع ختم نہیں ہوتا۔۔۔۔۔



بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت

صحیح بخاری

کتاب: تفاسیر کا بیان

باب: باب: آیت کی تفسیر یعنی ”اللہ ایمان والوں کو اس کی کچھ بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی“۔

حدیث نمبر: 4699

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْجَنَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مُسْكِنَ فِي الْقُبْرِ يُشَهِّدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلٌ يُبَثِّتُ اللَّهَ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ آيَةُ 27.

یہاں قول ثابت سے مراد کلمہ طیبہ ہے۔

آخرت سے مراد قبر ہے، منکر نکیر کے سوال کے وقت یہ جواب دے سکے گا۔

یاد رہے کہ آخرت انسان کے موت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے!

((سورۃ الحجر))

اس سورۃ کا نام سورۃ الحجر ہے

چونکہ اس سورۃ کے اندر حجراً اور اہل حجر کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے یہ نام رکھا گیا ہے

حجر یہ قوم ثمود کی وادی کا نام ہے

یہ مدینہ طیبہ اور ملک شام کے درمیان واقع ہے

اس قوم کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر بننا کر بھیجا گیا تھا

حجر کا ذکر سورۃ الحجر کی آیت نمبر 80 میں ہے، ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین"

یہ ملکی سورۃ ہے

ترتیب نزولی نمبر 54 ہے

ترتیب توقیفی نمبر 15 ہے

آیات 99 ہیں

رکوع 6 ہیں

مفردات کی تشریح

صراطٌ عَلَىٰ مُسْتَقِيمٍ

یہ وہ راستہ ہے جو میری طرف ہی لوٹتا ہے

ل عمر ک

ل عینک، آپ کی زندگی

منکروں

یہاں ا جنی والا معنی مراد ہے نہ کہ انکار والا معنی۔

لوماتائینا

حل لا تائینا، تو ہمارے پاس کیوں نہیں لا تا

شیعی

جمع شیعیت کی بمعنی گروہ، فرقہ،

برو جا

سورج اور چاند کے منازل کو بروج کہتے ہیں

منلخ

حامله کرنے والی، اٹھانے والی

باب قوله من استرق السع

امام بخاری نے یہاں سورۃ الحجر کی آیت نمبر 18 پر باب قائم کیا اور اس اسکے تحت جو روایت لائے ہیں اس میں سورۃ سبکی آیت نمبر 23 کا تذکرہ ہے

تو پھر اس روایت کو امام بخاری یہاں کیوں لائے ..

اس کا جواب یہ ہے کہ جب روایت کو بغور پڑھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس روایت کے اندر سورۃ الحجر کی آیت نمبر 18 کا ہی موضوع بیان کیا گیا ہے اور اس میں سورۃ سبکی آیت نمبر 23 کا تذکرہ ہے

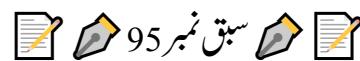
جواب

اس روایت میں جو موضوع ذکر کیا گیا ہے اس کا تعلق بھی سورۃ الحجر کی آیت نمبر 18 کے مضمون کے ساتھ ہے۔

در اصل کچھ شیاطین اللہ تعالیٰ کی باتوں کو چوری سے سنتے ہیں پھر جادو گروں اور کاہنوں کے ذہن میں ڈالتے ہیں وہ کاہن نجومی جب غیب کی باتیں لوگوں کو بتاتے ہیں اور وہ سچی ہو جاتی ہیں تو لوگ نجومی اور کاہنوں کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں اور انکی باتوں پر یقین لے آتے ہیں

یہ شیاطین اللہ کی باتوں کو چوری کیسے کرتے ہیں؟

در اصل یہ شیاطین اللہ سے نہیں سنتے بلکہ اللہ فرشتوں کو بتاتا ہے جب فرشتے دوسرے ماتحت فرشتوں کو پیغام پہنچاتے ہیں تو اس وقت یہ چوری چھپے سن لیتے ہیں پھر انکو شہاب ثاقب مارے جاتے ہیں.....



بخاری شریف کتاب التفسیر

فرع

اس میں پانچ قراءتیں ہیں

در اصل فرع یہ زاء کے ساتھ بھی قراءت ہے اور راء کے ساتھ بھی قراءت ہے

زاء کی صورت میں تین قراءتیں ہیں ..

1_ فرع---بتشدید الزاء وفتح الزاء---

2_ فرع---بتشدید الزاء وبكسر الزاء

3_ فرع_ بغیر التشدید و بكسر الزاء

اور دو قراءتیں راء کی صورت میں ہے

4_ فرع بتشدید الراء وبكسر الراء

5_ فرع بغیر التشدید و بكسر الراء

اس طرح یہ پانچ قراءتیں ہوتی

محف میں قراءت نمبر دو لکھی گئی ہے

باب قوله الذين جعلوا القرآن عضين

مقتسمین

اسکے دو ترجمے ہیں

اس کا معنی ہے تقسیم کرنے والے

اور ایک معنی ہے قسم کھانے والے

اور یہ دونوں ترجمے درست ہیں

لیکن تفسیر عثمانی میں شیخ الہند نے مقتسمین کا ترجمہ کیا ہے بائٹے والے،

اور یہی ترجمہ جمہور کے نزدیک معتبر ہے

یہی حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تفسیر منقول ہے

لیکن امام بخاری نے یہاں حضرت ابو عبیدہ سے حلف والی تفسیر نقل کی ہے

عضین

ٹکرے ٹکرے کر دینا

یعنی بعض قرآن کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے،

وقاصمکھا

شیطان نے ان دونوں کو قسم کھائی

لیکن آدم اور حوانے قسم نہیں کھائی،

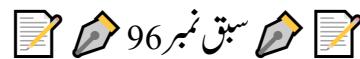
اشکال

کہ یہود و نصاری تو قرآن پر ایمان لائے ہی نہیں تو پھر کسی کے حاجاتا ہے کہ بعض پر ایمان لائے اور بعض کا انکار کیا،

جواب

کہ جو آیتیں تورات کے موافق ہوتی تھی ان پر ایمان لاتے تھے اور جو اسکے مخالف ہوتی اسکا انکار کرتے تھے

خمسی تک



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورة النحل

۱۔ مکی سورت ہے

2- توقیفی نمبر 16

3-نزوی نمبر 70

4- آیات کل 128

5-رکوع

6۔ نخل کا معنی ہے شہد کی مکھی

چونکہ اس سورت کے اندر شہد کی مکھی کا تذکرہ آیا ہے اس لیے اس سورت کا نام سورت النحل رکھا گیا ہے

7- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 68 میں ہے

وادی ریک الٹھل۔۔۔

8۔ سورت کا نام سورۃ النحل ہے

شہد کی مکھیوں میں ایک مکھی ملکہ ہوتی ہے اس کو یعقوب کہتے ہیں یہ بادشاہت کرتی ہے یہ رس نہیں چوستی کچھ مکھیاں چوکیدار ہوتی ہیں وہ بھی رس چون سے نہیں جاتیں اگر کوئی مکھی گندگی والی جگہ سے آجائے تو یہ مکھیاں اس کو مار دیتی ہیں شہد کی مکھیاں مُسَدِّس گھر بناتی ہیں شہد مکھیوں کا فضلہ ہوتا ہے

مفردات کی تشریح

روح القدس۔

آیت نمبر 102 میں ہے قل نزہ روح القدس سے جرا یں گیں

نزل بہ الروح الامین۔

سورۃ الشعرا کی آیت نمبر 193 ہے

فی صِّيق۔

اس کے اندر دو لغات ہیں

1۔ صَيْقُ۔ 2۔ صَيْقٌ

صَيْقُ کی مثال

جیسے حَمْنَقْ حَمْنَقْ سورۃ مریم آیت نمبر 9

جیسے لَيْقَ لَيْقَ سورۃ طہ آیت نمبر 44

جیسے مَيْتِ مَيْتُ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 27

مَيْتِ سورۃ الانعام کی آیت نمبر 122

مَيْت قرآن مجید میں 12 جگہ آیا ہے

فِي تَقْلِيْبِهِمْ سے مراد اختلاف ہے

مفرطون

یہ آیت نمبر 62 میں ہے اس کا معنی ہے مسیون بھلادیے جائیں گے

وَقَالَ لَغْيَرِهِ

ہ ضمیر حضرت مجاہد کی طرف رانج ہے

اذا قرأت القرآن فستعد بالله

یہاں اذا قرأت القرآن شرط ہے فستعد بالله جزا ہے

شرط مقدم ہوتی ہے جزا موخر ہوتی ہے

تو معنی ظاہر ایہ ہو گا کہ جب قرآن مجید پڑھتے ہیں تو اس کے بعد اعوذ بالله پڑھ لیں

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ جواب نقل کیا کہ اس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی فستعد بالله پہلے ہے

قراءت القرآن بعد میں ہے

لیکن ایسا کیوں ہے اس کی توجیہ امام بیضاوی رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہے کہ یہاں قراءت القرآن سے مراد اذا اردت القراءة

ہے یعنی جب آپ قرآن پڑھنے کا ارادہ کریں تو اعوذ بالله پڑھ لیں امام بیضاوی رحمہ اللہ نے اس کی نظریہ فرمایا کہ سورۃ المائدۃ کی

آیت نمبر 6

میں ہے وہاں بھی یہی توجیہ کی جاتی ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا اذا قتم الصلوة ای اذا اردتم القيام الى الصلوة

و معناها استغفار۔

الله کو مضبوطی سے کپڑنا شیطان کے وساوس سے

شکافت۔

یہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 84 میں ہے سورۃ النحل میں نہیں ہے شاکھتہ ناحیۃ کے معنی میں ہے طریقہ ڈھنگ اور حضرت ابوذر

رضی اللہ عنہ کی روایت میں

نیت کا لفظ ہے پھر مطلب ہو گا کہ آپ کہہ دیجئے کہ ہر ایک عمل کرتا ہے سنت کی بنابر

یہ نقل کر کے امام بخاری رحمہ اللہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انسان کو قرآن سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا تاکہ اس کا ڈھنگ اس کی نیت اس کا طریقہ درست ہو جائے اس لیے امام بخاری نے یہاں لفظ ذکر کیا

قصد السبیل۔

یہ سورۃ النحل کی آیت نمبر ۹ میں ہے و علی اللہ قصد السبیل

الدفء۔

یہ آیت نمبر ۵ میں ہے اس کا معنی ہے وہ چیز جس سے گرمی حاصل صل کی جائے تریخون و تسرحون۔

یہ آیت نمبر ۶ میں ہیں
تریخون بالعشی جانوروں کو چراکر شام کے وقت واپس لانا

تسرحون بالغداۃ جانوروں کو صبح کے وقت چرانے کے لئے لے جانا
بِشْقٍ۔

آیت نمبر ۷ میں ہے بمعنی مشقت
علی تخفف۔

آیت نمبر ۴۷ کی کرنا نقسان
الانعام لعبرة۔

آیت نمبر ۶۶ وال کلم فی الانعام لعبرة

یہ علوم القرآن سے ایک مخصوص علم ہے علم الاعتبار یہ لفظ قرآن سے ماخوذ ہے فاعتبر وایا اوی الابصار
علم الاعتبار کی تعریف

اللہ نے قرآن کے اندر جو واقعات اور تقصیٰ لکھے ہیں ان سے سبق حاصل کرنا
 علم الاعتبار کے لئے بہترین کام حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے کیا ہے
 علم الاعتبار کے پانی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کو کمال تک پہنچانے والے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ہیں



سرابیل۔

یہ آیت نمبر 81 میں ہے یہ لفظ اس آیت میں دوبار آیا ہے اور دونوں جگہ معنی الگ الگ ہیں پہلے سرابیل سے مراد عام قمیص ہے اور دوسرے سرابیل سے مراد ذرع ہے یعنی لوہ ہے کی بنی ہوئی قمیص یعنی ذر عین

دخل ایکنٹم۔

یہ لفظ سورۃ النحل میں دوبار آیا ہے آیت نمبر 92 اور آیت نمبر 93 میں اس کا معنی ہے یعنی ہر وہ چیز جس کا داخل ہونا صحیح نہ ہو حمدۃ۔

آیت نمبر 72 مراد پوتے السکر۔

جو حرام قرار دیا گیا ہو اس کی پھلوں سے یعنی شراب

ابن عینہ سے سفیان ابن عینہ مراد ہے سوال۔

یہاں صدقہ سے کون مراد ہے

جواب۔

یہ امام بخاری کے شیخ ہیں امام بخاری کے شیوخ میں سے دوراوی صدقہ کے نام کے ہیں
1۔ صدقہ ابن الحنزیل 2۔ صدقہ ابن الفضل

عدمۃ القاری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے کہ اس سے مراد ہے صدقہ ابی الہزیل ہیں اور علامہ کرمانی شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد صدقہ ابن افضل ہیں

آنکا ثنا۔

آیت نمبر 92 اس کا معنی ہے دھاگے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے

غزل کہتے ہیں روئی سے دھاگہ بنانا

مکہ میں ایک عورت تھی اس کا نام خرقاء تھا وہ انتہائی احقر اور بیو قوف عورت مشہور تھی پہلے اون سے دھاگا بناتی تھیں اور پھر خود ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی

اللہ نے اس آیت میں یہ سمجھایا کہ اللہ سے معاہدہ کر کے نہ توڑو اس عورت کی طرح جو پہلے دھاگہ بنتی ہے اور پھر خود ہی ٹکڑے کر دیتی ہے

انکشا کا لغوی معنی ہے دھاگا کو بٹنے کے بعد کھول کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا

ابرمٰت کا معنی ہے سوت کاتنا

قانت یہ آیت نمبر 120 میں ہے

امت کے کئی معانی ہیں اور قانت کے بھی کئی معانی ہیں

امت کا معنی دین بھی ہے جماعت بھی ہے معلم الخیر بھی ہے یہاں مراد معلم الخیر ہے

اور لفظ قانت قنت سے بنائے قوت کا معنی دعا بھی ہے فرمانبردار ہونا بھی اور سکوت بھی ہے

یہاں مطیع ہونا مراد ہے

(1) باب قوله و مسلم من يرد على ارزل العمر

ارزل۔ گھٹیا حصہ اکسل۔ سستی

.....
سورۃ بنی اسرائیل

1- اس سورت کا ایک نام سورۃ بنی اسرائیل ہے

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 2 میں ہے

2- چونکہ اس کے اندر بنی اسرائیل کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام سورۃ بنی اسرائیل ہے

دوسرا نام سورۃ الایسراء ہے یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 سے مأخوذه ہے اس میں واقعہ معراج کا ذکر ہے واقعہ معراج کے دو حصے ہیں

(1) مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر اسے اسراء کہا جاتا ہے اور یہ سورۃ بنی اسرائیل میں مذکور ہے سبْحَنَ اللَّهِيْ اَسْرَابُّهِ
لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔۔۔

(2) مسجد اقصیٰ لے کر سدرۃ المنشیٰ تک کا سفر اس کا ذکر سورہ بخیر کے اندر ہے عند سدرۃ المنشیٰ

3- کلی سورت ہے

4- توقیفی نمبر 17

5- نزولی نمبر 56

6- کل آیات 111

7- رکوع 12

من العناق الاول

یہ اول ردیجہ کی عمدہ سورتیں ہیں

وَهُنَّ مِنْ تَلَادِيٍ۔

تلادی پر انے محفوظ مال کو کہتے ہیں یہ تین سورتیں میرا پر انہا محفوظ مال ہیں

فَلَيَسْتَعْضُونَ۔

فَلَيَسْتَعْضُونَ کا معنی یہ ہے وہ حرکت دیتے ہیں

نغضت۔ ہل گیا

وقیضنا الی بنی اسرائیل سے لے کر سبع سووات تک یہ بتانا چاہتے ہیں کہ

لفظ قضی قرآن مجید میں 4 معانی میں آیا ہے

1- وَقِيْضَنَا إِلَيْنَا بْنَى اسْرَائِيلَ

یہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 1 میں ہے یہاں قیضنا خبرنا کے معنی میں ہے

یعنی ہم نے ان کو خبر دی

1- قضی ربک۔

یہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23 میں ہے

وَقَضَى رَبُّكَ لَا تَعْبُدُوا—۔۔۔

یہاں قضی بمعنی امر کے ہے

3- اور ایک معنی اس کا حکم بھی ہے یعنی فیصلہ کرنا

جیسے ان ربک یقضی بیتھم یہ سورہ یونس کی آیت نمبر 93 میں ہے

4- اور قضی بمعنی خلق کے بھی ہوتا ہے جیسے فقضھن سبع سووات سورۃ الحم سجدہ کی آیت نمبر 12 میں ہے

نفیرا۔

آیت نمبر 6 میں ہے جو آپ کے ساتھ نکلتے ہیں

لیتل روڈ

آیت نمبر 7 وہ ہلاک کر دینے

ماعلوا۔ جس پر غالب آجائیں گے

حصیرا کا معنی بند کرنا محصر ابند کرنے کی جگہ



میسُور۔

آیت نمبر 28 میں ہے بمعنی زم

خطا۔

آیت نمبر 31 بمعنی گناہ

رُفاتا۔

آیت نمبر 49 بمعنی چوراچورا کرنا

و استزز۔ ہلکا

واجلب۔ چڑھارہے

خیلک۔ گھڑ سوار

و رجلک کی تشریح والر جل والر جانہ سے کی ہے

حاصلبا۔

آیت نمبر 68 تیز آندھی

الحصباء۔ پتھر

تارة۔

آیت نمبر 69 بمعنی ایک مرتبہ اسکی جمع تیر و تاراث

آتی ہے

لَا حتنکن۔

آیت نمبر 62 بمعنی چڑ سے اکھیر ڈالوں گا

احتنک فلاں۔ فلاں سے سارا علم حاصل کر لیا

لٹرہ۔

آیت نمبر 13 بمعنی حصہ اعمال نامہ نصیب

قال ابن عباس۔

اصول

قرآن مجید میں جہاں بھی لفظ سلطان آیا ہے اس سے مراد دلیل ہے

سورہ بنی اسرائیل میں لفظ سلطاناً و مرتبہ آیا ہے آیت نمبر 30 اور آیت نمبر 80 میں

اور سورہ بنی اسرائیل میں لفظ سلطان ایک مرتبہ آیا ہے آیت نمبر 65 میں

پورے قرآن مجید میں لفظ سلطان (بغیر الف کے) 24 مرتبہ آیا ہے اور لفظ سلطاناً (الف کے ساتھ) 11 مرتبہ آیا ہے اور لفظ

سلطانہ ایک مرتبہ آیا ہے

سورۃ النحل کی آیت نمبر سویں ہے اور پورے قرآن مجید میں سلطانیہ ہیں ایک مرتبہ آیا ہے

سورۃ الحلقہ کی آیت نمبر 29 میں

لہذا پورے قرآن میں لفظ سلطان 37 مرتبہ آیا ہے

وَلِيْ مِنَ الدُّلْ—الدُّلْ بمعنی کمزوری

(3) بَابُ قَوْلِهِ اسْرَابِعَدِهِ لِيَلَا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

مکہ مکرمہ سے فلسطین تک کا اس دور میں چالیس راتوں کا سفر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر جب ام ہانی کے گھر سے گئے تو دیکھا کہ واپسی پر کنڈی ہل رہی تھی اس کو مجزہ طوی الزمان کہتے ہیں

بایلیاء۔ بیت المقدس کے قریب ایک جگہ ہے

الجبر۔ حطیم

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیق کا لقب اس وقت ملا جب ابو جہل نے کہا کہ کوئی رات کو بہت المقدس جا سکتا ہے ابو بکر نے کہا نہیں پھر ابو جہل نے کہا کہ کوئی بیت المقدس سے ساتویں آسمان تک جا سکتا ہے ابو بکر نے کہا نہیں پھر ابو جہل نے کہا کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے تو پھر ابو بکر نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انہوں نے درست کہا ہے تو اس موقع پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیق کا لقب ملا

خرق عادت کوئی واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تو اسے مجزہ کہتے ہیں

بیت المقدس کے سب پر دے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہٹادیے گئے تھے اس کو کشف کہتے ہیں

فنجی۔ کھول کر سامنے کر دیا

قصafa۔ ایسی ہوا جو ہر چیز کو اکھیڑ ڈالے

عام مسلمان کے ہاتھ پر خرق عادت کوئی واقعہ پیش آئے تو اسے کرامت کہتے ہیں

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو کفار نے سوال کرنا شروع کر دیا کہ بیت المقدس کی کتنی کھڑکیاں تھیں کتنے دروازے تھے تو اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے سارے پر دے ہٹادیے اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں کھڑے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے تمام سوالوں کا جواب دے دیا اسے کشف کہتے ہیں

(4) باب قوله ولقد كرمنا بني آدم

کرمنا اور اکرمنا دونوں متعدد ہیں

قبیلہ۔ آنکھوں کے سامنے

املق۔ تنگ دست ہو گیا

تقوار۔ بخیل ضرورت کی جگہ بھی خرچ نہ کرے

للاذ قان۔ دوجڑوں کے جمع ہونے کی جگہ اس کا واحد ذقن ہے یعنی جڑا

موفورا۔ پورا پورا مکمل

تبیعا۔ مدد لینے والا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا معنی مدد گار کیا ہے

خبرت۔ طفت یعنی جب شعلوں کو بحاجاد یا جائے

وقال ابن عباس لا تبذرا لا تتفق

حضرت عبد اللہ ابن عباس تفسیر میں ایک خاص بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں قرآن میں فضول خرچی کے معنی میں دو لفظ آئے ہیں

1۔ اسراف

کلو واشر بولا تسر فوا

2۔ تبذیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں میں فرق بتارہ ہے ہیں

اسراف کہتے ہیں ضرورت کی جگہ بلا ضرورت کرنا جیسے گھر میں پانچ روٹیوں کی ضرورت ہو تو سات روٹیاں پکاد دینا

تبذیر کہتے ہیں گناہ کی جگہ پر خرچ کرنا اگر کوئی بندہ گناہ کے لیے ایک روپیہ بھی خرچ کرتا ہے تو یہ تبذیر ہے

عبادت کی جگہ بڑھ چڑھ کر خرچ کرنا سخاوت ہے اسراف نہیں ہے جیسے ایک حج فرض ادا کر لیا پھر ہر سال حج کر رہا ہے ایک

قربانی فرض تھیں چار پانچ کر رہا ہے تو یہ سخاوت ہے کہ اسراف نہیں ہے شریعت نے اس کو سخاوت کہا ہے اسراف نہیں کہا

باب قولہ و اذا ردنَا انْخَلَكَ قُرْيَةً أَمْرَنَا مِنْ تِرْفِيهَا

متز فیہا۔ خوشحال مالدار لوگ

امرنا۔ یہاں حکم دینے کی معنی میں نہیں ہے بلکہ امیر بنانے کے معنی میں ہے

یہ بات قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے کہ کوئی بندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق زندگی گزارے تو اسے دنیا میں کوئی تکلیف اور مصیبت نہیں ہو گا لیکن یہ بات ہے کہ آخرت میں اس کو تکلیف و مصیبت نہیں ہو گی اسے فلسفہ نعمت و مصیبت کہتے ہیں

مال کا زیادہ ہونا کامیابی کی دلیل نہیں ہے بلکہ کامیابی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے

اذا كثروا في الجا حلية۔

جب وہ زمانہ جاہلیت میں مال کے اعتبار سے زیادہ ہو جاتے تھے



امر بنو فلاں۔ فلاں قبیلہ مالدار ہو گیا

امر نامیں چار قراءتیں ہیں

- 1۔ بفتح اليم بعنى أمرنا یہ قراءت جمہور کے نزدیک ہے اور مصحف میں بھی اسی طرح لکھا ہے
- 2۔ بكسر اليم بعنى أمرنا یہ قراءت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
- 3۔ امام یعقوب کے نزدیک یہاں قراءت بدالہزہ وفتح اليم ہے بعنى أمرنا
- 4۔ بتندید اليم یہ قراءت حضرت مجاهد رحمہ اللہ سے منقول ہے بعنى أمرنا

ان چاروں قراءتوں کی صورت میں معنی ایک ہی ہے ہم نے امیر بنا دیا ہم نے دولت مند بنا دیا

(5) باب قوله ذرية من حملنا مع نوح انه كان عبدا شكورا

الذراع۔ دستی کا گوشہ

نہش۔ دانتوں سے نوج کر کھایا

یسمع حم الداعی۔ پکانے والا سنائے گا

ینفذ حم البصر۔ بینائی تیز ہو جائے گی

وانی قد كنت کذبت ثلاث کذبات

یہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بارے میں کیا کہا کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے
حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ مریم کی آیت نمبر 41 میں ابراہیم علیہ السلام کو سچانی کر دیا ہے انه كان صدِيقاً نبيا
محمد شین اور مفسرین لکھتے ہیں کہ اسے توریہ اور تعریض کہتے ہیں اسے کذب نہیں کہتے پھر یہ سوال ہوتا ہے کہ خود ابراہیم علیہ
السلام نے ان تین باتوں کو جھوٹ کیوں کہا

جواب۔

محمد شین اور مفسرین اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے یہ توریہ بھی اپنے رتبے کے لحاظ سے اپنے رتبے کے
خلاف سمجھا جیسا کہ کہا جاتا ہے

حسنات الابرار سینات المقربین

نیک لوگوں کی نیکیاں انتہائی مقرب لوگوں کی برائیاں ہوتی ہیں اس لئے ان تین باتوں کو کذب قرار دیا

وہ تین باتیں کون سی ہیں
ان کذبات میں سے دو کاذک قرآن مجید میں ہے اور ایک کاذک حدیث میں ہے
نمبر 1۔

سورۃ الصافٰت آیت نمبر 89 میں ہے إِنَّ سَقْيَهُمْ

بے شک میں بیمار ہوں
حالانکہ بیمار نہ تھے اس غدر کی وجہ سے اپنے آپ کو بیمار شمار کر لیا تفصیل کے لیے اس آیت کی تفسیر تفسیر عثمانی میں دیکھیے
نمبر 2۔

سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 63 میں فعلہ کبیر ہم

بلکہ انکے بڑے نے بتوں کو تھوڑا ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا تو لوگوں نے پوچھا کس نے توڑا تو انہوں نے کہا ان کے بڑے نے یہ کام کیا فاسکلو ہم ان کا نو اینٹریکن اس کی توجیہات بھی تفسیر عثمانی میں پڑھیں

نمبر 3۔

جو حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی سارہ علیہا السلام کے ساتھ سفر کر رہے تھے راستے میں ایک بڑا بسردار تھا جو کسی کی خوبصورت بیوی دیکھ کر بغضہ کر لیتا تھا اور اگر اس کا بھائی ساتھ ہو تو بغضہ نہ کرتا لہذا جب اس نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ عورت (سارہ) کون ہے تو حضرت ابراہیم نے کہا لہذا اختی یہ میری بہن ہے محمد شین لکھتے ہیں یہاں اخت فی الدین مراد تھی اہذا تور یہ اور تعریض ہے کذب نہیں ہے چونکہ بظاہر کذب محسوس ہوتا ہے اس لئے حضرت ابراہیم نے اپنی طرف کذب کی نسبت کی

المصراعین۔ دو کنارے

(6) باب قوله و اتیانا دا کو دز بورا

بنی اسرائیل آیت نمبر 55

خُفَّفَ عَلَى دَأْوَدَ الْقَرَاءَةِ۔

داوود پر قراءت کو ہلاک کر دیا گیا تھا ایک نسخہ میں القرآن کا ذکر ہے یہ بھی درست ہے

فَكَانَ يَامِرُ عَلَى دَابَتِهِ لِتَسْرِجَ۔

وہ اپنی سواری پر زین کرنے کا حکم دیتے تھے

فکان یقراء قبل ان یفرغ۔

زین باندھنے سے پہلے پوری زبور پڑھ لیتے تھے

طوبی الزمان کی مثالیں۔

زمانے اور وقت کو لپیٹ دینا یہ مجزہ طوبی الزمان کہلاتا ہے

1- پہلے خطڈاک کے ذریعے جاتے تھے وقت لگ جاتا تھا اب موبائل کے ذریعے جاتے ہیں

2- ہانڈی میں گوشت پکائیں تو وقت لگتا ہے کو کر میں پکائیں تو جلدی پک جاتا ہے

3- سالن آگ پر گرم کریں تو 15 منٹ لگتے ہیں oven پر گرم کریں تو چند سیکنڈ لگتے ہیں

اشکال۔

اس روایت میں قرآن کا ذکر ہے قرآن تو اس وقت تک نازل ہی نہیں ہوا تھا پھر یہاں کیا مراد ہے

جواب۔

اس کا جواب مفسرین و محدثین یہ دیتے ہیں کہ قرآن کا ایک لغوی معنی ہے اور ایک اصطلاحی معنی ہے

قرآن کا لغوی معنی ہے کہ قراءت کا مصدر ہے بمعنی پڑھنا قرأ ایقراً اور قراءۃ و قرآن یا سارے مصدر ہیں بمعنی پڑھنا

خَفِّ عَلَى دَأْوَدَ القراءة وَ فِي نِسْخَةِ القرآن

اس کا معنی یہ ہو گا کہ داؤد علیہ السلام پر زبور پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا

یہاں قرآن مصدری معنی میں ہے اسی طرح روایت کے آخر میں ہے فکان یقراء قبل ان یفرغ یعنی القرآن یہاں بھی مصدری

معنی ہے کہ وہ زبور کو مکمل پڑھ لیتے تھے زین کرنے سے پہلے

یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو مجزہ طوی ازمان کہتے ہیں کم وقت میں بڑا کام ہو جانا یعنی وقت کو لپیٹ دینا جیسے معراج کا واقعہ بھی ایک لمحہ میں مکمل ہو گیا تھا کہ ام ہانی کے گھر کے دروازے کی کنڈی جاتے ہوئے ہل رہی تھی

جب معراج کے سفر سے واپس آئے تو وہ کنڈی ہل رہی تھی

(7) باب قوله قل ادعوا اللذين زعمتم من دونه فلا يمكرون كشف الضر عنكم ولا تحويلها۔

كشف الضر۔ نقصان کو دور کرنے کے

ولا تحويلها۔ نہ اس کو پھیرنے کے

ناسا من الجنة۔ جنات میں سے کچھ کا

ناس کا اطلاق انسان اور جن دونوں پر ہوتا ہے

اسی لیے جنات و انسان کی طرف پیغمبر بھیجے گئے

تمام انبیاء کرام علیہم السلام انسان اور جنات دونوں کی طرف بھیجے گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنات اور انسانوں کی طرف بھیجے گئے تھے

اللہ نے اپنی مخلوقات میں سے صرف دو کو اختیار دیا ہے انسان اور جنات کو جائیں وہ اللہ کی بات مانیں یا نہ مانیں اسی لئے اللہ نے فرمایا و ما خلقت لجنة و لا انس الا يعبدون

و تمکھو لاء عبد یعنی ہم۔

یہ اپنے باطل دین پر جنم رہے

تعویذات میں جنات سے مد مانگنا انکا نام یا اسے لکھنا کھلا شرک ہے

(8) باب قوله اولَّکَ اللَّذِينَ يَدْعُونَ يَسْتَعْنُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةِ۔

ید عون یستغون میں ضمیر کا مر جمع الگ الگ ہے

ید عون۔ جنکو وہ لوگ (مشرکین) پکارتے تھے اس میں ضمیر مشرکین کی طرف راجح ہے

یستغون۔ وہ انبیاء تلاش کرتے تھے وسیلہ اپنے رب کی طرف اس میں ضمیر انبیاء کی طرف راجح ہے

اوْلَّکَ اللَّذِينَ سَمِّيَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ أَهْلِهِمْ

بحث وسیلہ

1۔ لفظ وسیلہ قرآن مجید میں دو جگہ آیا ہے

نمبر 1۔

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 35

لِيَأْتِيَهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَإِبْتَاعُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ۔

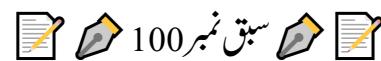
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو

نمبر 2۔

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 57 جس پر ابھی امام بخاری رحمہ اللہ نے کیا باب قائم کیا اوں کی اللذین ید عون یستغون ای ر بھم الوسیلہ

تفسرین لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کے ان دونوں مقامات میں وسیلہ کا معنی ہے الْقُرْبَةُ بِالْطَّاعَةِ یعنی اللہ کی بات مان کر اس کا قرب حاصل کرنا اس ترجمہ اور تفسیر پر کسی کا اختلاف نہیں ہے

اور جب ہم اذان کے بعد ولی دعا پڑھتے ہیں تو اس میں یہ الفاظ ہیں اُت محمد الوسیلہ یہاں محمد میں کا اتفاق ہے کہ اس سے مراد
المنزنة العالية في الجنة مراد ہے جنت میں ایک اعلیٰ مقام جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا



بخاری شریف کتاب التفسیر

2- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہماری دعاقبول فرمایہ کہنا جائز ہے اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے

3- کیا انسان اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنائے کر دعا مانگ سکتا ہے

اس کا جواب ہے کہ جی ہاں بالاتفاق

اس کے لیے بہت سے دلائل ہیں سب سے اہم دلیل حدیث غارہ جس میں تین افراد غار میں بند ہو گئے غار کے منہ کے اوپر بڑا پھر آگیا تینوں افراد نے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ بنائے کر دعا کی اللہ نے دعاقبول فرمائی اور غار کے منہ سے پھر ہٹ گیا

4- کیا انسان دوسرے نیک انسان یا دوسرے نیک انسان کے نیک اعمال کو وسیلہ بناسکتا ہے یا نہیں

اس میں اختلاف ہے

علامہ ابن قیم اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک دوسرے نیک انسان کو یا اس کے نیک اعمال کو وسیلہ نہیں بنایا جاسکتا لیکن احناف کے نزدیک دوسرے نیک انسان کو اور اس کے نیک اعمال کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے جیسا کہ احادیث میں موجود ہے کہ بعض صحابہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ بنائے کر بارش کی دعا مانگی

لیکن ہمارے بعض علماء کا یہ کہنا ہے کہ اس نمبر 4 کے بارے میں احتیاط کیا جائے اگر عوام کو اس کی اجازت دی جائے گی کہ نیک لوگوں کو وسیلہ بنائے کر دعا مانگنا جائز ہے تو پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ فوت شدہ نیک لوگوں سے براہ راست مانگنا شروع کر دینے ہیں جیسا کہ بعض اولیاء اللہ کے مزارات پر ہو رہا ہے کہ ان سے اولاد بھی مانگی جا رہی ہے شفا اور رزق بھی مانگا جا رہا ہے ظاہر ہے کہ یہ شرک کا راستہ ہے مزید تفصیل کے لیے مسئلہ وسیلہ کو دیکھیے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے رسالہ الوسیلہ میں

5۔ اذان کے بعد بودعاہم مانگتے ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سکھائی یہ دعا بخاری شریف میں سورہ بن اسرائیل کی تفسیر میں باب نمبر 10 میں موجود ہے جس میں الفاظ یہ ہیں اُت محمد الوسیلہ یعنی اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرمائے اس دعائیں محدثین نے لکھا کہ اس وسیلہ سے مراد المزنۃ العلیۃ فی الجنة ہے یعنی جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے علماء قرآن مجید میں جو لفظ وسیلہ آیا اس سے مراد بھی یہی جنت کا مقام لیتے ہیں

(9) باب قوله واجعلنا الرؤيا ارتياك الاقنعة للناس۔

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 60

عام طور پر روایا خواب کو کہتے ہیں لیکن یہاں پر روایا سے بیداری مراد ہے یعنی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے

بہت سے نامنہاد مفسرین اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے راہ راست سے بھٹک گئے جیسا کی سرسید احمد خاں نے اپنی تفسیر میں لکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مراج روحانی ہوئی تھی اور دور جدید کے بہت سے مفسرین نے بھی یہی لکھا یہی وجہ ہے کہ جتنے عقليت پسند مفسرین ہیں ان سب نے مراج کے جسمانی ہونے کا انکار کیا ہے اور دور جدید کے بہت سے مفسرین نے بھی یہی لکھا کہ مراج جسمانی نہیں ہوئی تھی روحانی ہوئی تھی اور اہل سنت والجماعت کے علماء کا اتفاق ہے کہ مراج جسمانی ہوئی تھی اور یہاں لفظ رؤیا سے مراد رؤیا اعین ہے جسمانی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے بخاری شریف کے اس باب میں آنے والی حدیث میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی معنی بیان کیا ہے

قال ھی رؤیا عینِ

نچے محشی محدث نے لکھا

لامنام فیہ

اس میں نیند نہیں تھی

مشرکین مکہ کے سوالات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ معراج جسمانی ہوئی تھی ابو جہل کے ذہن میں بھی تھا کہ معراج جسمانی ہوئی تھی

ترجمہ الباب میں موجود لفظ قتنۃ للناس بھی اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ معراج جسمانی ہوئی تھی ورنہ خواب کے اندر معراج روحانی ہوتی تو کوئی اشکال نہ ہوتا کیونکہ خواب توہر کوئی دیکھتا ہے

أُرِیَحَارُ سُوْلَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

دکھایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو

ز قوم۔

تھوڑا درخت انتہائی کڑوا درخت پھل بھی کڑوا پتے بھی کڑوے

(9) باب قولہ ان قرآن الفجر کان مشہودا

فرشتے حاضر ہوتے ہیں

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن الفجر سے مراد فجر میں پڑھا ہوا قرآن مراد ہے

صلوٰۃ الجمیع۔

باجماعت

باب قولہ علی انی بعشک رب مقاماً محموداً

امید ہے کہ آپ کارب آپ کو مقام محمود پہنچائے گا

مقام محمود جنت میں وہ اعلیٰ مقام جس کی تعریف کی گئی محمود مفعول یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا

سوال۔

اللذی وعدتہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کیا تو یہ وعدہ کہاں پر کیا

جواب۔

سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 79 میں

عُلَىٰ إِنْ يَعْثُكْ رَبُّكَ مَقَاماً مُحَمُودًا

جُشی جوثۃ کی جمع ہے جماعتوں کی صورت میں

تین۔ پچھے چلے گی

اذان کے بعد کی دعائیں زائد الفاظ جو حدیث سے ثابت نہیں ہیں

جملہ نمبر 1۔ وال درجة الرفيعة

یہ الفاظ کسی بھی حدیث میں نہیں ہیں لیکن یہ اضافہ معنوی طور پر جائز ہے اگر ان الفاظ کو سنت اور حدیث سمجھا تو بدعت ہو جائے گی

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لا اصل

لہا

جملہ نمبر 2۔ وارز فنا شفاعتہ یوم القيام

یہ کسی ضعیف حدیث میں نہیں ہے علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے لکھ دیا لیکن معنی درست ہے اضافہ درست ہے البتہ اس اضافے کو سنت نہ سمجھیں ورنہ بدعت ہو جائے گی

جملہ نمبر 3۔ إنك لا تختلف المياد

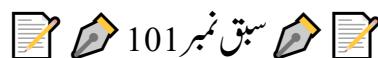
حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ والا جملہ سنن کبریٰ للیہقی میں موجود ہے اس لیے یہ اضافہ سنت سے ثابت ہے

باب قوله قل جاء الحق وزهق الباطل۔۔۔ زھوقا

زھق۔ چلا گیا

نصب۔ بت

يطعنها بعوٰد۔ عود کی لکڑی بتوں کو چبوتے تھے اور کہتے جاتے تھے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کا ن زھوقا



بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله ويسألونك عن الروح

فی حرث۔ کہیت میں

عسیب۔ کجھور کی شاخ کی بنی ہوئی لاٹھی

عسیب۔ کجھور کی شاخ

لا یستقبلکم بشیئ تکر ھونہ۔

بعض یہودیوں نے کہا تمہارے سامنے کوئی ایسی چیز نہ آجائے جس کو تم نہ پسند سمجھتے ہو

باب قوله ولا تتجه بصلاتك ولا تجافت بها

سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 110

ولا تتجه بصلاتك۔

اپنی نماز میں اوپھی آواز سے تلاوت نہ کریں

مختفی بمکہ۔ مکہ میں چھپے رہتے تھے

اس باب امام بخاری رحمہ اللہ دور و راویتین لائے ہیں

دونوں میں تعارض محسوس ہوتا ہے

پہلی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس میں بتایا گیا کہ یہ نماز کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور دوسری روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس سے یہ معلوم ہوا رہا ہے کہ یہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی

اس کے محدثین نے مختلف جوابات دیئے ہیں

جواب نمبر 1-

الدعا، من بعض اجزاء الصلة بعنى دعاء نماز کے بعض اجزاء میں سے ایک جزء ہے تو یہاں اطلاق اکل علی الجزر ہے
صلة کا الغوی معنی دعا بھی ہے لہذا دونوں روایتوں میں تعارض نہیں ہے

جواب نمبر 2

دوسر اجواب محمد شین نے یہ دیا کہ ممکن ہے کہ یہ آیت دو مرتبہ نازل ہوئی ہو
مرۃٌ فی الصلاۃ و مرۃٌ فی الدعا

ایک مرتبہ نماز کے بارے میں ایک مرتبہ دعا کے بارے میں کیونکہ دونوں اونچی آواز سے پڑھتے تھے تو مشرکین چڑتے تھے یہ
آنگاہ اسلام میں تھا بعد میں یہ حکم نہ رہا

سورۃ الکھف

کھف کا معنی ہے غار چونکہ اس غار میں کئی سو سال تک اللہ نے چند لوگوں کو رکھا اس واقعے کا ذکر اس سورت میں ہے اس لیے
اس سورت کا نام سورۃ الکھف رکھا گیا

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 9 میں ہے

ام حسیت ان اصحاب الکھف والر قیم کا نو امن ایتنا عجبا

ترتیب توقیتی نمبر 18 ہے

ترتیب نزولی نمبر 69 ہے

یہ کمی سورت ہے

کل آیات 110 ہیں

رکوع 12 ہیں

مفردات کی تشریح۔

تقریب خصم۔ آیت نمبر 17 بمعنی تتر کھم تمہارا ان کو چھوڑ دینا

وکان له شُمُر۔

یہ آیت نمبر 34 میں ہے اور وہاں لفظ شُمُر ہے دراصل امام بخاری رحمہ اللہ یہاں قرات کا اختلاف بتا رہے ہیں لفظ شُمُر کے اندر 3
قراءتیں ہیں

1۔ بفتح الشاء وبضم الميم يعني شُمُر جیسے مصحف میں لکھا ہے یہ قراءت امام عاصم ابو جعفر اور امام یعقوب کے نزدیک ہے

2۔ بضم الشاء وبسکون الميم يعني شُمُریہ قراءت ابو عمرو کے نزدیک ہے

3۔ بعض قراءت کے نزدیک یہ لفظ بضم الشاء وبضم الميم ہے یعنی شُمُر جیسا کہ بخاری شریف کی اس عبارت میں ہے

وکان له شُمُر۔

اس کے لیے اس کا پھل ہوتا تھا جو باغ سے اترتا تھا یعنی باغ کی آمدی سونا چاندی بعض نے کہا کہ شُمُر شُمُر کی جمع ہے

ندما کا معنی شرمندہ

اللهف۔

پہلا کے اندر جو منہ کھلا ہوتا ہے اس کو غار کہتے ہیں

الرقیم۔

آیت نمبر 19 اصحاب کھف کو اصحاب الرقیم بھی کہتے ہیں رقیم کا معنی الکتاب لکھی ہوئی چیز

جب یہ چند نوجوان اس غار کے اندر جا کر چھپ گئے اور گم ہو گئے تو اس دور کے بادشاہ نے ان کے نام سیسے کی بندی ہوئی تختی پر
لکھوا کر خزانے میں محفوظ کر دیے

300 سال کے بعد یہ باہر آئے نسلیں بدل چکی سکہ بدل بدلہ چکا بادشاہ بدل پکھے یہ کھانا لینے کے لئے آئے تو بازار میں سب کچھ بدل چکا تھا پھر ان کے نام خزانے سے نکالے جو تختی پر لکھے گئے تھے

مرقوم یہ سورہ مطففین کی آیت نمبر 9 میں ہے

ربطنا۔

ہم نے صبر ڈال دیا انکے دلوں پر آیت نمبر 14 میں ہے ایک اور جگہ ربطنا کا لفظ ہے وہاں بھی اس کا معنی صبر ڈالنا ہے سورہ فقص آیت نمبر 10

شططا۔ افراتاحد سے تجاوز کرنا آیت نمبر 14

الوصید۔

الفداء کا معنی صحن و صید دروازے کو بھی کہتے ہیں

موَصِدَه۔ سورۃ الحمزہ آیت نمبر 8 بند کیا ہوا

آصد الباب۔ اس نے دروازہ بند کر دیا

ازکی۔ آیت نمبر 19 اکثر

اُکھا۔ آیت نمبر 33 بمعنی شر حاکمتبہ البشری میں اس کا مطلب بیان نہیں کیا گیا لیکن باقی نسخوں میں لکھا گیا ہے الرقیم۔ لکھنا

رصاص۔ سکہ سیسیہ تمام دھائقوں میں سب سے جلدی گھسنے والی یہ دھات ہے

عَلْمَّٰم۔ حاکم بادشاہ عامل

حاکم نے گمشدہ لوگوں کے نام لکھے تھے کیونکہ پتہ نہیں تھا کہ غار کتنے افراد ہیں

فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى إِذَا نَحْمَ فَنَامُوا -

یہ سورہ کہف کی آیت نمبر 11 کی تفسیر ہے

فَضَرَبَهُمْ نَّهَىٰ تَعْكِيرَهُمْ

وَقَالَ غَيْرُهُ وَالْمُتَّكِلُ تَخْوَافُ

آیت نمبر 58 میں مونلا کی تفسیر ہو رہی ہے

وَالْمُتَّكِلُ - بَابُ ضَرَبٍ سَمِّيَّ هُنْجَاتٍ پَانِا

مُونِلا مُحرِزا - حفاظت کی جگہ

(1) بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ الْأَنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْئِيْ جَدَلًا

انسان اکثر چیزوں میں جھگڑا لو ہوتا ہے

طرقہ - رات کے وقت انکے پاس آئے

وفاطمہ کے پاس آئے

اشکال -

امام بخاری رحمہ اللہ نے جو یہ باب قائم کیا ہے اس کے تحت ایک روایت لائے لیکن اس روایت کی ترجمہ الباب سے ربط اور مناسبت معلوم نہیں ہوتی

جواب -

شارحین محمد شین اس کا یہ جواب دیتے ہیں دراصل یہاں حدیث یہاں اختصار کے ساتھ ہے

یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف جلد اول کتاب التحجد باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علی قیام اللیل میں یہ مکمل موجود ہے اور اس کے آخر میں یہ آیت بھی موجود ہے وکان الانسان اکثریٰ جدلا
لہذا حدیث کی ترجمہ الباب سے مکمل مناسبت موجود ہے پھر محمد شین نے اس پر بھی کلام کیا کہ آخر امام بخاری رحمہ اللہ ایسا کیوں
کرتے ہیں

اس کا جواب حضرت شیخ الہند نے اپنی کتاب ابواب والتراجم میں دیا کہ امام بخاری ایسا تشیذ اذھان کے لیے کرتے ہیں یعنی
ذہنوں کی تیزی کا امتحان لینے کے لیے

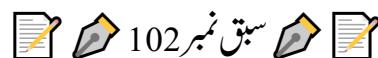
رجما باغیب۔ حقیقت واضح نہیں ہوئی

فُرطًا۔ شر مندگی

سراد قھا۔ آیت نمبر 29 قناتیں

یہاں مراد آگ کی قاتیں

یحوارہ۔ آیت نمبر 34، 37 معنی بیان کرنا



بخاری شریف کتاب التفسیر

(سورۃ الکھف)

لَكُنْهُو اللَّهُرَبِّ

اس میں چند باتیں ذہن میں رکھنی چاہیے

1۔ قرآن مجید میں چند مقامات ایسے ہیں جن میں رسم الخط کے مطابق الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھانہیں جاتا، ان میں سے ایک مقام لکنا بھی ہے اور مصحف میں اسکی نشاندھی ہوتی ہے کہ اس الف کے اوپر گول دائرہ لگایا جاتا ہے ...

2۔ لکنا اصل میں لکن انا تھا، انا کا ہمزہ حذف کر دیا گیا اور لکن کے نون کا انا کے نون میں ادغام کر دیا گیا تو لکنا ہو گیا

3۔ یاد رہے کہ یہ الف رسم الخط میں اسی لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اس پر دلالت رہے کہ یہ اصل میں لکن انا تھا۔

قُبْلَا

سورۃ نمبر 18 الکھف آیت نمبر 55

أَوْ يَأْتِيَ تَحْمُمُ الْعَذَابِ قُبْلًا (استیناف نئے سرے سے)

ترجمہ -

یا ان کے پاس عذاب آئے گانے سرے سے

یہاں امام بخاری نے چار قرائیں ذکر کی ہیں

1 بکسر القاف وفتح الباء يعني قبلًا

2 بضم القاف وبسکون الباء يعني قبلًا

3 بضم القاف وبضم الباء يعني قبلًا (مصحف والا)

4 فتح القاف وفتح الباء۔ قبلًا

چاروں قرائتوں کی صورت میں اسکا معنی استیناف ہے یعنی یا انکے پاس عذاب آئے گانے سرے سے۔۔۔

لید حضوار پھسلنا

سورۃ نمبر 18 الکھف آیت نمبر 56

وَيُجَاوِلُ الَّذِيْنَ نَكَرُوا وَأَبْلَى بَاطِلٍ لِمَدِ حَضُورٍ إِلَهَ الْحَقَّ

باب قوله، واذ قال موسى لفترة

سورۃ نمبر 18 الکھف آیت نمبر 60

اس نوجوان کا نام یوشع بن نون ہے،

جمع البحرين سے مراد

اس میں جغرافیہ کے ماہر مفسرین نے چند مقامات بتائے ہیں

1۔ وہ جگہ جہاں بحیرہ روم اور بحیرہ فارس جا کر مل جاتے ہیں

2۔ جمع البحرين سے مراد دریائے دجلہ (نخْ الدال و بکسر الدال) اور فرات دونوں ایک جگہ مل جاتے ہیں اور پھر بحیرہ فارس میں گرتے ہیں، اسے جمع البحرين کہا گیا۔

3۔ جمع البحرين افریقہ کے دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ کہتے ہیں،

(حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں تھے اور مصریہ براعظم افریقہ میں سے ہے)

حقبا

طویل زمانہ، 70,80 سال کا عرصہ ۔۔۔۔۔

نوفل بکالی یہ کعب بن احبار کے بیوی کے بیٹے تھے اور مسلمان تھے،

(حضرت ابن عباس نے ان کو اللہ کا دشمن جو کہا وہ تغذیا کہا یعنی غصہ کی وجہ سے)

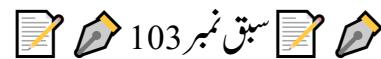
حوت (مچل)

یہ مچلی تھی بھونی ہوئی مچلی، (جیسا کہ تفسیر عثمانی میں لکھا ہے)

ظاہر ہے کہ یہ مردہ تھی

آب حیات میں گرنے کی وجہ سے زندہ ہو گئی

اللہ تعالیٰ کا نظام



بخاری شریف کتاب التفسیر

قال موسیٰ ذالک ما کنا نسخ فارتد اعلیٰ اثمار حما قصصا

مرتد۔

مرتد کو بھی مرتد اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پچھلے دین کی طرف پلٹ جاتا ہے

قال (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

کون کا معنی ہوتا ہے ہونا

علم تکوینی اس علم کو کہتے ہیں کہ کسی کو آئندہ ہونے والی بات کا علم ہو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس یہ علم تھا یہ علم تکوینی کہلاتا ہے جس کی تین مشالیں ابھی آرہی ہیں

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم تشریعی دیا تھا

شرع کا معنی ہوتا ہے راستہ

اور علم تشریعی اس علم کو کہتے ہیں جس میں زندگی گزارنے کے احکامات اور طریقے بتائے جاتے ہیں

نول کرایہ اجرت

نَقْرَچُونْجِ مارنا

قال وَهْذَا شَدَّ مِنَ الْأَوَّلِ۔

شارحین محمدثین لکھتے ہیں کہ یہاں، قال وَهْذَا شَدَّ مِنَ الْأَوَّلِ، میں، قال، كافا عل سفیان ابن عینہ راوی ہیں کیونکہ باقی راویوں کی روایت میں یہ والا جملہ نہیں آرہا سفیان ابن عینہ راوی نے کہا کہ یہ پہلے سے بھی زیادہ شدید تھا

اَهْلُ قُرْيَةٍ۔

مفسرین محمدثین لکھتے ہیں کہ یہاں قریہ سے مراد علاقہ انصاریہ مراد ہے

بعض محمدثین نے لکھا کہ یہ اذربایجان کے لوگ تھے

تیسرا قول یہ ہے کہ یہاں قریہ سے مراد اہل آئیہ

ہیں بیت المقدس کے قریب ایک علاقہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کی بستی کے لوگ ہیں

بعض علماء نے اس کے علاوہ اور جگہوں کا بھی کہا ہے

علامہ کرمانی رحمہ اللہ نے بخاری شریف کی شرح ارشاد الساری میں ان مقامات کا ذکر کیا ہے

رَاجِحُ قَوْلٍ يَہٗ کَمَا يَہٗ أَهْلُ اَنْطَاكِيَہٗ تَھُے

(قرآن مجید میں اعراب اور نقطے حجاج ابن یوسف ثقفی نے لگائے تھے اسلامی تاریخ کا مسلمان ظالم ترین بادشاہ انتہائی ظالم)

اہل انصاریہ راجح قول کیوں؟

مفسرین کہتے ہیں کہ جب حجاج بن یوسف ثقہی قرآن مجید پر نقطے اور اعراب لگارہ تھا اہل انصار کیہ حجاج بن یوسف کے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کے تم قرآن مجید پر نقطے لگا رہے ہو ہماری ساری سلطنت (سونا چاندی اور اس میں جو کچھ ہے) لے لو بس ایک کام کر دو یہ جو قرآن میں، فَأَكُوا، میں ب پر نقطہ ہے اسے ختم کر کے اس کے اوپر دو نقطے لگا دو (فَأَتُوا) کیونکہ جب تک قرآن پڑھا جائے گا اہل انصار کیہ پر یہ داغ لگا رہے گا کہ ان کے پاس موسمی اور خضر آئے تھے انہوں نے ان سے کھانا ناگاتھا انہوں نے انہیں کھانا نہیں دیا تھا

تو یہاں پر دو نقطے لگا دو ہمارا یہ داغ دھل جائے گا

حجاج بن یوسف نے انکار کر دیا

قال مائل (قال کافا عل عبد اللہ بن عباس)

مقتول بچے کا نام جیسور

بادشاہ کا نام ہدود ابن بدر

قصہ بیان کرنے والا شخص (نوف بکالی)

خذ نوناً مچھلی

جریہ البحر۔

دریا کا بہاؤ

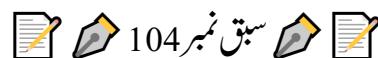
کانت الاولی نسیانا۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلا سوال بھول کر کیا

دوسرے سوال شرط کی وجہ سے کیا

تیسرا سوال جان بوجھ کر کیا

موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کیا یہ علم تشریعی کے اعتبار سے کیا اور خضر نے جو کچھ کیا وہ علم متکوینی کے اعتبار سے کیا



بخاری شریف کتاب التفسیر

(ملک یا خذ کل سفینۃ عصبا) فاردت اذہی مرتبہ ان ید عطا۔۔۔۔۔

کشتی میں سوراخ اس لیے کیا تاکہ بادشاہ عیب دار ہونے کی وجہ سے کشتی کو چھوڑ دے لیکن چونکہ سوراخ کی وجہ سے کشتی کے ڈوبنے کا بھی خطرہ تھا تو پھر بعد میں جب بادشاہ سے آگے بڑھ جائیں گے تو کشتی کو ٹھیک کر لیں گے ڈوبنے سے کشتی نج جائے گی جب کشتی کو درست کرنے کا وقت آیا

بعض نے کہا کہ اس کو ٹھیک کرنے کے لیے شیشہ استعمال کرو

قارورہ کا معنی شیشہ۔ قارکا معنی تار کوں لک

اور دوسری رائے یہ تھی کہ بعض نے کہا یہاں تار کوں لگا کر اس کو ٹھیک کر لو

یہ خاص قسم کارو غن بھی ہوتا ہے جس کو کشتی پر لگایتے ہیں جس سے کشتی کے اندر جو پانی لیک ہو کر آتا ہے وہ آنا بند ہو جاتا ہے آج کل اس کو کشتی والوں کی زبان میں ڈامر کہتے ہیں

کان ابوہ مو منین۔

اس بچے کو اس لیے قتل کیا تھا کہ اس کے والدین ایمان دار تھے اور وہ بچہ کافر تھا

آیت

فَخَسِينَا إِن يَرْحَمُهَا طَغْيَانًا وَكُفْرًا

(یہ حق میں ہو ضمیر راجح ہے بچے کی طرف اور ہماضمیر راجح ہے بچے کے والدین کی طرف)

ترجمہ

پس ہمیں ڈر ہوا کہ یہ کافر بچہ اپنے ماں باپ کو کہیں فہنسانہ دے۔

کہیں والدین بچے کی محبت میں آکر کہیں بچے کے دین پر میں چل پڑیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے چاہا کے المؤمن ماں باپ کو بچانے کے لیے اس کافر بچے کو قتل کروادیں حضرت خضر علیہ السلام کو بتا دیا گیا تھا کہ ایسا ہو گا اس لئے انہوں نے بچے کو قتل کر دیا گیا یہ ظلم نہیں ہوا

فَأَرْدَنَا إِنْ يَبْدُ لِهِمَا رَبْحًا۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے والدین کو پھر اس کا مقابل بچہ دیا

یا انکو لڑکی عطا کی گئی

تیسر او اقہم۔

اہل انصار کی دیوار کیوں درست کی

وہ دیوار دو لڑکوں بچوں کی تھی اور ان کے ماں باپ نیک تھے رب نے ارادہ کیا کہ جب یہ بچہ بڑے ہو جائیں اس دیوار کے نیچے خزانہ تھا اگر اب یہ دیوار گرجاتی تو اس کو لوگ لے لیتے اور ان بچوں کو ہر گز نہ ملتا اس لیے حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعہ اس دیوار کو درست کروادیا

تو اہل انصار کی پر حضرت خضر نے مہربانی نہیں کی بلکہ ان بچوں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعے مہربانی کروائی

سوال۔ علم غیب اور علم تکونی میں کیا فرق ہے

حضرت خضر علیہ السلام کو علم غیب دیا گیا تھا کہ نہیں

جواب۔ غیب کہتے ہیں بغیر واسطے بغیر علم کے بغیر کسی ذریعے کے علم ہو تو اسے علم غیب کہتے ہیں اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس

ہے

حضرت خضر کے پاس علم غیب نہیں تھا کیونکہ جب اللہ نے حضرت خضر کو بتایا تو وہ علم غیب نہ رہا کیونکہ حضرت خضر علیہ السلام نے خود کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ علم سکھایا ہے

جزوی کلی کی بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں

تلک من انبیاء الغیب نوح۔۔۔ الیک

سوال۔ خضر علیہ السلام دنیا میں زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں

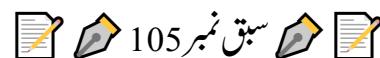
جواب۔ ہمارے اپنے مفسرین اور محدثین میں دو بالتوں میں اختلاف ہے

1۔ ایک اس بات میں کہ کیا خضر بنی تھے یا نہیں

جواب۔ ہمارے اکثر مفسرین کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے ولی تھے نبی نہیں تھے کیونکہ نبی کو علم تشریعی دیا جاتا ہے اور ان کے پاس علم تکونی تھا

2۔ دوسرا اختلاف یہ کہ زندہ ہے یا نہیں

بعض کہتے ہیں زندہ ہیں اور بعض کہتے ہیں زندہ نہیں ہیں دونوں طرح کی روایات موجود ہیں اور اس میں ترجیح کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ اللہ کے ولی ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر زندہ اٹھایا تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں صرف عیسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائیں گے خضر علیہ السلام کا کیا ہو گا آگے معلوم نہیں اس میں زندہ ہونے اور زندہ نہ ہونے دونوں طرح کی رائے ہیں



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ مریم

اس سورت کے دونام ہیں

1۔ سورہ کلھیعص، یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے یہ جمہور مفسرین اور محمد شین کے نزدیک حروف مقطعات ہے ہیں مقطعات کا معنی وہ حروف جو کاٹ کر الگ پڑھے جاتے ہیں لیکن بعض مفسرین نے جیسا کہ علامہ قطلانی نے اور صاحب بیضاوی نے تفسیر بیضاوی میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفاتیہ کی طرف اشارہ ہے

ک سے کریم

ھ سے ہادی

ی سے حکیم

ع سے علیم

صل سے صادق مراد ہے

قول ثانی۔

کلھیعص یہ خود اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے

قول ثالث۔

کلیعہ ص یہ قرآن مجید کے ناموں میں سے ایک نام ہے

اس سورت کا دوسرا نام سورۃ مریم ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مختومہ ہیں

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر ۱۶ آیا ہے

واذ کر فی الکتاب مریم

یہ مکی سورت ہے

توقیفی نمبر ۱۹ ہے

نزولی نمبر ۴۴ ہے

کل آیات ۹۸

کل رکوع ۶ ہیں

لار جمنک۔

سورۃ مریم آیت نمبر ۴۶

میں تمہیں ضرور بہ ضرور برا جھلا کہو گا

ورع یا۔

سورۃ مریم آیت نمبر ۷۴

دیکھنے کا مقام

توڑھم۔

آیت نمبر 83

دھلینا

إِذَا

سورۃ مریم آیت نمبر 89

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں حضرت مجاہد سے إِذَا کی عوچاً نقل کی ہے یعنی ٹیڑھا لیکن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دوسری تفسیر نقل کی

إِذَا لَيْسَ قَوْلًا عَظِيمًا۔ یعنی بڑی بات

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس لفظ (إِذَا) کی یہاں دو تفسیر نقل کی ہیں لیکن شیخ الہندر حمدہ اللہ نے اپنی تفسیر و ترجمہ میں دوسری تفسیر کو لیا ہے یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر یعنی إِذَا کا قولًا عَظِيمًا

رکزأ۔

آیت نمبر 98 آواز

عَتَّیَا۔

آیت نمبر 69 سر کش

بعض نسخوں میں عَتَّیَا کی جگہ غَیَّا کا لفظ ہے وہ بھی درست ہے اور یہ آیت نمبر 59 میں ہے خسروان گھاٹا

بکیا۔

رونے والا

صلیا۔

آیت نمبر 70

ندیا۔

آیت نمبر 73 مجلس

1 باب قوله و انذر هم يوم الحسرة....

فیشر بیون وہ اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھتے ہیں

باب اشعر اس سے

4 باب قوله اطلع الغیب آم اتخذ عند الرحمٰن عهدا۔

قیناً لوبار

* سورۃ طہ *

تعارف۔

اس سورت کا نام سورۃ طہ ہے
یہ بھی حروف مقطعات میں سے ہے
بعض مفسرین نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام بھی قرار دیا ہے
طہ میں چار قراءتیں ہیں

1- طہ دونوں پر کھڑی زبر

2- طہ بکسر الطاء و بکسر الماء

3- طہ لفظ الطاء و بسکون الماء

4- طہ لفظ الطاء و بکسر الماء

سورۃ طہ کا توقیفی نمبر 20 ہے

نزول نمبر 45 ہے

کل آیات 135 ہیں

رکوع 8 ہیں

اس سورت کا نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں آیا

یہ کمی سورت ہے

عقدہ کی تشریح۔

آیت نمبر 27

گرہ، لکھت

ازری۔

آیت نمبر 31

میری پشت

فیصلہ

آیت نمبر 61

وہ تمہیں ہلاک کرے گا

المثلی۔

آیت نمبر 63

فضل

ثُمَّ اسْتَوْ اصْفَـ

آیت نمبر 64

پھر تم آو صف بنا کر قطار بنا کر

شیخ الہند رحمہ اللہ نے تفسیر عثمانی میں صف کا معنی قطار کیا ہے

فوجس۔

آیت نمبر 67

چھپایا محفوظ کیا

فی جذوع النحل۔

ای علی جذوع النحل

خطبک۔

آیت نمبر 95

خطبک بمعنی باک۔ تیر احال

مساس۔

آیت نمبر 95

چوناہ تھر لگنا

لنسفہ۔

آیت نمبر 97

یعنی ہم اس کو چھوڑ دیں گے

قاعا۔

آیت نمبر 106

پہاڑوں اور ٹیلیوں میں سے وہ جگہ جہاں پانی چڑھ جاتا ہو

صفصفا۔

آیت نمبر 106

ہموار زمین جس کے اوپر پانی آجائے

اوزارا۔

زیورات

قضیتھا۔

میں نے اس کو سچیک دیا

قرآن مجید میں فضفختہ نہیں ہے بلکہ فضفختہ ہے

اتفاقی-

بنایا

فسی-

یعنی موہری

لَا يرْجِعُ لَيْهِمْ قُولًا كے بعد الحجل لا کریر جمع کی ضمیر کا مر جمع بتایا

حمسا۔

پاؤں کی آہٹ

حضرتی اعمی۔

آیت نمبر 124

یہاں اعمی سے ناینا مراد نہیں ہے بلکہ دلیل سے ناینا ہونا مراد ہے

ھضم۔

آیت نمبر 112

کمی

عوجا۔

وادی

آمتار

ٹیلہ، وادی

شیخ الہند رحمہ اللہ نے دونوں ترجمے کیے ہیں

سیر تھا الاولی۔

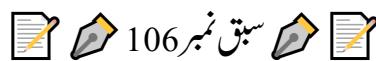
پہلی حالت

انہیں۔

عقل مراد تقوی

ضنکا۔

تنگی مرادی معنی بد بختی



بخاری شریف کتاب التفسیر

حوالی۔

خواہش مراد بذکر

المقدس۔

آیت نمبر 12

برکت والا

طوبی۔

وادی کوہ طور

بمکلنا۔

ہمارے حکم سے

اس میں تین قراءتیں ہیں بکسر الیم بفتح الیم بضم الیم

بکسر الیم ملکنا یہ ابو عمرو ابن کثیر اور ابن عامر کی قراءات ہے

بفتح الیم ملکنا یہ امام عاصم اور امام نافع کے نزدیک قراءات ہے

بضم الیم ملکنا یہ قراءت امام حزہ اور امام کسائی کے نزدیک ہے

تینوں کی قراءتوں کی صورت میں ترجمہ ایک ہی رہے گا

مکاناسوی۔

یہ اسم ظرف مکان ہے ایسی جگہ جوان کے درمیان نصف نصف ہو یعنی برابر ہو
مکاناسوی میں سوی کے تین قراءات میں ہیں
بضم السین جیسا کہ یہ امام حفص کے نزدیک ہے اور مصحف میں اسی طرح ہے
بکسر السین یہ ابو عمرو کے نزدیک قراءات ہے
بفتح السین عویٰ یہ جمہور کے نزدیک ہے ہے تینوں قراءتوں میں نہ رسم لخط بدلتے گا

یہاں

خشک آیت نمبر 77

علیٰ قدیر۔

آیت نمبر 40

وقت معین

لاتینا۔

آیت نمبر 42

کمزور ہونا۔ تم میری یاد میں کمزوری نہ دکھاؤ

1 باب قوله (وصنعتک لنفسی) آیت 41

وصنعتک یہ باب افتغال سے ہے

میں (اللہ) نے تجھے (موسیٰ) بنایا تھا اپنے آپ کے لیے

اس حدیث میں یہ بتایا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آپ ہی نے لوگوں پر بد بختی ڈالی ہے اور جنت سے نکلوایا ہے یعنی نہ وہ درخت کھاتے نہ جنت سے نکلتے اس پر آدم علیہ السلام نے کہا آپ تو وہ ہیں جنکو اللہ نے رسالت کے لئے پیدا کیا اپنے لیے بنایا آپ تو جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ میری پیدائش سے پہلے لکھا جا چکا تھا اس پر موسیٰ علیہ السلام چپ ہو گئے اور آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر دلیل کے ساتھ غالب آگئے

سوال۔

اس حدیث کو پڑھنے والے عام انسان کے ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہی دلیل ہر گنہگار دے گا قاتل بھی یہ کہے گا کہ میرا کیا قصور یہ تو پہلے سے لکھا جا چکا تھا چور ڈاکو بھی یہ کہے میرا کیا قصور یہ تو پہلے سے لکھا جا چکا تھا

جواب۔

اس کا محمد شین نے یہ جواب لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کی یہ ملاقات اور مناظرہ عالم ارواح میں ہوا تھا عالم دنیا میں انسان اپنے اعمال کا خود مکف ہوتا ہے اسے پورا اختیار ہوتا ہے چاہے وہ اللہ کی بات مانے یا نہ مانے

نَنْ شَاءَ فَلَيُوْ مَنْ وَمَنْ شَاءَ فَلَيَكْفُرُ

وہ عالم دنیا میں تقدیر کو نہیں جانتا اللہ نے کیا طے کر دیا ہے وہ یہ نہیں جانتا اسی لئے عالم دنیا میں آدم علیہ السلام نے اپنی غلطی کا اعتراض کیا تھا اور اللہ نے جو الفاظ سکھائے تھے انکے ذریعے توبہ بھی کی تھی آیت۔ فَتَلَقَّى آدُمْ مِنْ رَبِّهِ كَلَمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ عالم دنیا میں توبہ کی تھی

رَبَّنَا ظلمَنَا نَفْسُنَا وَانَّ لَمْ ———— مِنَ الظَّالِمِينَ

آدم علیہ السلام نے عالم دنیا میں کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ میرا کیا قصور یہ تو تقدیر میں لکھا ہوا تھا یہ مناظرِ عالم ارواح میں ہوا اسی طرح آج کل کے گھنگھار کو عالم دنیا میں یہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے میرا کیا قصور یہ تو تقدیر میں ہی ایسا لکھا ہوا تھا

[سورۃ الانبیاء]

یہ ملکی سورت ہے

اس کا ترتیب توقیفی نمبر 21 ہے

نزولی نمبر 73 ہے

کل آیات 112 ہیں

رکوع 7 ہیں

اس سورت کا نام سورۃ الانبیاء ہے انبیاء نبی کی جمع ہے اس سورت کا نام سورۃ الانبیاء اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں مختلف انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے

لیکن اس سورت میں لفظ انبیاء کہیں نہیں ہے بلکہ اس کا واحد نبی بھی سورۃ الانبیاء میں نہیں ہے

البَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ يَعْنِي الْفَلَامُ کے ساتھ قرآن مجید میں تین جگہ آیا ہے دو مرتبہ سورہ آل عمران 112 اور آیت نمبر 181 میں

اور تیسرا جگہ الانبیاء کا لفظ سورۃ النساء کی آیت نمبر 155 میں آیا ہے

قال قاتاہ جذ اذ۔

آیت نمبر 58

ٹکڑے ٹکڑے کرنا

اس میں دو قراءتیں ہیں

بضم الْجِيمِ جَذَّاً يَا جَهْوَرَ كَنْزِيْكَ هُوْ اُورْ مَصْحَفُ اسِيْ طَرَحَ لَكَھَا هُوْ

بَكْسَرُ الْجِيمِ جَذَّاً يَا إِمَامَ كَسَانِيَ رَحْمَةُ اللَّهِ كَنْزِيْكَ هُوْ

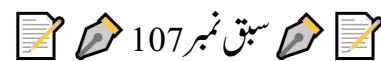
دونوں قراءتوں کی صورت میں نہ معنی بدالے گانہ رسم الخط بدالے گا

قال اَحْسَنْ فِي فَلَكْ۔

آیت نمبر 33

وَهُوَ چِيْزٌ جَسْكَنَهُ اَرْدَغَرْدَغَهُ مَوْجَهُ مَجَانَهُ جِيْسَيْ سَوْتَ کَانْتَنَهُ وَالِيْ مَشِينَ مِنْ لَوْهَهُ کِیْ سَلاَخَ ہُوتَیْ ہے جِسْ پَرْ دَھَاهَگَهُ بَنْ کَرْ گُولَ گُھُومَ کَرْ

لَپِتَتَهُ جَسْکَوَارْ دَوْزَ بَانَ مِنْ تَلَکَهُ کَہتَے ہیں عَرَبِیَ مِنْ اَسْ کَوْ فَلَکَهُ الْمَغْزَلَ کَہتَے ہیں یَقْنَیْ چَرْخَهُ سَوْتَ کَانْتَنَهُ کَا آلَه



بخاری شریف کتاب التفسیر

یصحون۔

تیر رہے ہیں

نفست۔

آیت نمبر 78

رات کے وقت چرنا جانوروں کا گھاس کھانا

یصحون۔

آیت نمبر 43

وہ روکے جاتے ہیں

امتنم امۃ واحده۔

آیت نمبر 92

یہاں امت بمعنی دین کے ہے

تمہارا دین ایک ہی دین ہے

حسب۔

آیت نمبر 98

ایندھن

حسب جبشی زبان میں خشک لکڑی اور ایندھن کو کہتے ہیں۔

وقال غیرہ (معمر) احسوا

آیت نمبر 12

انہوں نے اس کی توقع کی

خامدین۔

آیت نمبر 15

آگ کا بچنا ٹھنڈا ہونا

حصید۔

جڑ سے کٹا ہوا

لا پستھرون

آیت نمبر 19

نہ وہ تھکتے ہیں

حیڑ-

سورۃ الملک آیت نمبر 4

ٹھکنا

عینیت بعید۔

یہ لفظ سورۃ الانبیاء میں بالکل نہیں آیا یہ سورۃ الحج کی آیت نمبر 27 میں ہے جس کا ذکر سورۃ الانبیاء کے بعد آرہا ہے شارحین بخاری لکھتے ہیں اس لفظ کو یہاں نقل کرنے میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہو رہی اس لیے شارحین بخاری نے اسے کاتب کا سہو قرار دیا ہے اگلے صفحے پر سورۃ الحج ہے اس کا ایک لفظ یہاں لکھا گیا ہے

مکسوں۔

آیت نمبر 65

لوڑادیئے گئے اللہ کر دیئے گئے
لیکن شیخ الہند رحمہ اللہ نے اس کا ترجمہ کیا ہے اوندھے ہو گئے

صنعت ابوس۔

آیت نمبر 80

زر ہیں لو ہے کی جیکٹیں

تقطّعوا امر حُمَّ-

آیت نمبر 93

وہ اپنے معاملات کے بارے میں اختلاف کرنے لگے

الْحَسِينَ-

آیت نمبر 102

قدموں کی آہٹ

اُذُنَّاکَ اعلَمَنَاكَ-

اعلام

سورہ حُمَّ (دوسرانام فُصِّلَتْ) سجدہ آیت نمبر 47

ہم نے آگاہ کر دیا

اُذْ شَكْمٌ

سورۃ الانبیاء آیت 109

لِعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ-

سورۃ الانبیاء آیت نمبر 13

امید ہے کہ تم سے پوچھا جائے گا تمہیں سمجھایا جائے گا

ارتضی۔

سورۃ الانبیاء آیت نمبر 28

وہ راضی ہوا

تماثیل۔

سورۃ الانبیاء آیت نمبر 52

بت

الْجَلْنُ۔

سورۃ الانبیاء آیت نمبر 104

صحیفہ ترجمہ اس وقت اس کو ایسا لپیٹ دیا جائے گا جیسے کتاب کو لپیٹا جاتا ہے

1 باب قولہ کمابد آنا اول خلق نعیدہ۔۔۔ 104

جیسا کہ ہم نے ان کو پہلے پہل پیدا کیا ہم دوبارہ اسی طرح پیدا کریں گے

حدیث۔

عراءً نگئے بدن برہنہ بے لباس

غُرلاً غیر مختون

یارب اصحابی۔

اس کا ترجمہ ہے اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں اصحاب صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی

یہاں صحابہ مراد نہیں ہیں

بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے کے باوجود ان کی زیارت نہ کی

صحابی کی تعریف۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت (حقیقتاً یا حکما ناپینا صحابہ حکما) کی ہو

ایمان ہی کی حالت میں ان کی وفات ہوئی ہو

صحابی کی تعریف میں یہ تین اہم بڑی باتیں ہیں ان میں سے ایک بھی کم ہوئی تو وہ صحابی نہیں کہلائے گا

بعد میں یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے قتال کیا تھا

یہ مسیلمہ کذاب اور اسود غشی کے ساتھی تھے

علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

— قال الخطابي لم يرتد من اصحابه أحد۔

جس پر صحابی کی تعریف صادق آتی ہے ان میں سے ایک صحابی بھی کبھی مرتد نہیں ہوا

تفصیلات کے لئے دیکھئے فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 385

سورۃ الحج

اس سورت کا نام سورۃ الحج ہے

حج کا لغوی معنی ہوتا ہے زیارت کرنا

اصطلاح میں حج کہتے ہیں مخصوص مناسک ادا کرنا

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 27 میں ہے

واذن فی الناس بحج یا توک ---

یہ مدینی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 22

ترتیب نزولی نمبر 103

کل آیات 78

کل رکوع 10

مفردات کی تشریح۔

قال ابن عینہ (سفیان ابن عینہ) ا لمختین

سورۃ الحج آیت نمبر 34

اطمینان کرنے والے تواضع کرنے والے عاجزی کرنے والے

امنیتہ۔

اس کے عربی میں دو معنی ہیں

نمبر تمدنی اب معنی آرزو کرنا خیال کرنا

شیخ الہند رحمہ اللہ نے یہی معنی کیا ہے

سورۃ الحج کی آیت نمبر 52 میں آرہا ہے

معنی نمبر 2۔

تمدنی کا دوسرا معنی ہے قراءت تلاوت پڑھنا

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں تمدنی اور امنیہ کا معنی پڑھنے کے بیان کیے ہیں اور تفسیر عثمانی میں شیخ الہند رحمہ اللہ نے اس کا ترجمہ آرزو کرنا کیا ہے

لیکن تفسیر عثمانی میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے تمدنی اب معنی قراءت کو ترجیح دی ہے

الا آمانی۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 78

وَمُنْهَمُ اَمِيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا مَنِ اَنْشَأَ

یہاں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے امانی کا ترجمہ یقرون کیا ہے

لیکن شیخ الہند رحمہ اللہ نے سورۃ البقرہ میں بھی اس کا ترجمہ آرزو ہو گیا ہے

مشید۔

سورۃ الحج آیت نمبر 45

چونے سے تعمیر کیا ہوا (بالقصۃِ چونا)

یسطون۔

سورۃ الحج آیت نمبر 72

حد سے آگے بڑھنا

وَهُدُوۤاٰلُ الطَّيْبِ مِنَ الْقَوْلِ۔

آیت نمبر 24

پاکیزہ بات ان کے دلوں میں ڈال دی جاتی تھی

قال ابن عباس (بسیب)

بسیب کا معنی رسی

سورۃ الحج آیت نمبر 15

بسیب السماء۔

سماء کے دو معنی ہیں

1 حجت آسمان

شیخ الہند رحمہ اللہ نے آیت نمبر 15 میں سماء کا ترجمہ آسمان کیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اس جگہ آیت نمبر 15 میں سماء کا معنی
حجت نقل کر رہے ہیں سماء کا معنی حجت یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہے

تدھل۔

غافل ہونا

سوال۔ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے پھر اس کے بعد مرد
ہو جائے پھر دوبارہ ایمان لے آئے تو کیا اس کو اب بھی صحابی کہا جائے گا

جواب۔ صحابی کی تعریف میں تین باتیں ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا یا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو اور بعد میں اس پر یعنی ایمان پر قائم
رہا ہو

اب اگر کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہی نہیں کی تو بھی صحابی نہیں اور اگر ایمان لا یا
زیارت نہیں کی اور مرتد ہو گیا وہ بھی صحابی نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا یا ہو زیارت کی ہو وہ صحابی ہو پھر مرتد ہو گیا
ہو میں نے دعوے کے ساتھ علامہ خطابی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے

لَمْ يَرْتَدِ مِنَ الصَّحَابَةِ أَحَدٌ۔

بالفرض بالفرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایمان لے آئے لیکن ابھی زیارت نہیں کی صحابی نہیں ہو اپھر کسی وقت
مرتد ہو گیا صحابی تو تھا نہیں پھر کسی وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا یا اور زیارت بھی کی اور آخر تک ایمان پر قائم رہا تو یہ
صحابی ہے

سوال۔ آدم علیہ السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا بلکہ اس وقت دنیا میں کوئی انسان موجود نہیں تھا تو کیا آدم علیہ السلام تشریعی نبی ہیں

جواب۔ اللہ نے دعویٰ کرنا تھا کہ

(آیت) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا۔

ہم نے ہر امت کے لئے رسول بھیج پہلے انسان سے لے کر قیامت تک کوئی مرحلہ ایسا نہیں ہو گا کہ جس کے لیے اللہ نے کوئی نبی نہ بھیجا ہو

اب سوال یہ ہے کہ جو پہلا انسان تھا اس کے لیے نبی کون تھا تو اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان کو ہی نبی بنادیا

سوال۔ آدم علیہ السلام نے جو کام کیا تھا وہ عالم دنیا میں نہیں کیا تھا جنت میں کیا تھا تو پھر عالم دنیا میں اس کام کی توبہ کیسے درست ہو سکتی ہے

جواب۔ آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو وہ عالم دنیا ہی تھا عالم ارواح تو قیامت کے بعد ہو گا



بخاری شریف کتاب التفسیر

1 باب قوله تعالى (وَتَرَى النَّاسَ سَكَارَى {وَمَا هُمْ بِسَكَارَى})

اور آپ دیکھیں گے لوگوں کو

سورۃ الحج آیت نمبر 2

سکاری لغوی معنی نشہ یہاں مرادی معنی مد ہوش

قراءت نمبر 1۔

سکاری یہ امام حفص کی قراءت ہے

اور جہور کے نزدیک بضم السین وفتح الكاف

قراءت نمبر 2۔

سکرا بفتح السین و بسکون الكاف یہ امام حزره اور امام کسائی رحمہ اللہ کے نزدیک قراءت ہے

دونوں قراءتوں کی صورت میں معنی بھی ایک ہے اور سم الخط بھی کوئی تبدیلی نہیں ہو گی

ثُورُ۔ بیل

2 باب قوله (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حُرْفٍ)

سورۃ الحج آیت نمبر 11

شک یہ حرف کی تفسیر ہے حرف کا معنی کناہ

بہت سے لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں کنارے پر رہ کر یعنی ان کو شک ہوتا ہے پتہ نہیں اللہ کرے گایا نہیں کرے گا (جیسے تبلیغی جماعت کے بہت بڑے مقرر بادشاہی مسجد میں حضرت مولانا عمر پالن پوری رحمہ اللہ کی آخری تقریر فرمانے لگے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کس طرح قسم اللہ پڑھ کر دریا میں گھوڑے دوڑادیے آج کل کے ہم لوگ بسم اللہ پڑھتے ہیں تو ڈر ہے کہیں ان پر عذاب نازل نہ ہو جائے پھر وضاحت فرمائی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بسم اللہ پڑھی تھی تو ان کو یقین تھا کہ گھوڑے دریا پار کر جائیں گے اور اب ہم بسم اللہ کرجو کام کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھتے ہیں اللہ کرتا یا نہیں کرتا

اس لیے فرمایا کہ اندیشہ ہے کہیں ان پر عذاب نازل نہ ہو جائے)

واتر فنا حم۔

ہم نے ان کو کشادہ کر دیا

یہ سورہ حج میں سے نہیں ہے نہ اس جیسا کوئی لفظ سورہ حج میں آیا ہے بلکہ یہ سورہ مومنون کی آیت نمبر 33 میں آیا ہے عدۃ القاری شرح صحیح البخاری

جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 6 میں لکھا ہے کہ یہاں اس لفظ کو لکھنا کاتب کا سہو ہے اگر ہم نے وظیفہ کیا ہم نے سورت پڑھی ہم نے آیت پڑھی کام نہیں ہوا تو پھر کیا ذہن میں رکھیں جواب۔ پھر ذہن میں رکھیے والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ۔ اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جو ہمارے لئے ہوا ہے اسی میں ہمارے لیے خیر ہے

3 باب قولہ (هذا ن خصمان ا ختموا فی ر بھم) 19

مبادرزت۔

غزوہ بدر میں مبارزت (طاقتور افراد کے درمیان انفرادی مقابلہ یہ اس وقت جنگوں کا رواج ہوتا تھا کہ پہلے دونوں طرف کے طاقتوں لوگ آپس میں لڑتے تھے) ہوئی تھی تین افراد مسلمانوں میں سے تھے اور تین افراد مشرکین میں سے تھے

چنانچہ غزوہ بدر میں جب مبارزت ہوئی تو مسلمانوں کی طرف سے تین طاقتوں لوگ آگے آئے

1- حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

2- حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3- حضرت عبیدہ ابن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ تینوں مسلمانوں کی طرف سے تھے

اور تین طاقتوں لوگ مشرکین کمک کی طرف سے تھے

1- شیبہ ابن ربیعہ

2- عتبہ ابن ربیعہ

3- ولید ابن عقبہ

یہ تینوں مشرکین کی طرف سے تھے

امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمہ الباب میں سورۃ الحج کی آیت نمبر 19 کو نقل کیا ہے اس میں ہذان خصم ان اختصمانی رجھم سے یہی دو گروہ مراد ہیں

یکجا تو۔

گھٹنے ٹک دینا

سورۃ المؤمنون

اس سورت کے دونام ہیں سورۃ المؤمنون اور سورۃ المؤمنین ایک حالت رفعی اور ایک حالت نصی و

جری

اگر مومنون ہو تو یہ مومن کی جمع ہے حالت رفعی میں یہ نام اس سورت کی آیت نمبر ایک میں آیا ہے قد فلح المؤمنون

اس سورت کا دوسرا نام مومنین

مومنین ہو تو یہ جمع ہے مومن کی حالت نصی و جری میں یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 38 میں موجود ہے و مانحن لہ بھومنین

یہ کلی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 23 ہے

ترتیب نزولی نمبر 74 ہے

اس کی کل آیات 118 ہیں

اس کے کل رکوع 6 ہیں

اس کا نام سورۃ المؤمنون اور سورۃ المؤمنین اس لئے رکھا گیا کہ اس سورت کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی صفات تفصیل سے بیان کی ہیں

سبع طرائق۔

سات آسمان

آیت نمبر 17

لہاسابقوں۔

ان کے لیے سبقت لے جانے والے آگے بڑھ جانے

والے جو کہ نیک بختی میں ان سے آگے بڑھ گئے

قلوب بھم وجلة۔

ان کے دل ڈرے ہوئے تھے

صیحات صیحات۔

سورہ المؤمنون آیت نمبر 36

دور دور

فسلیل العادین۔

سورہ المؤمنون آیت 113

گنتی کرنے والے عدد شمار کرنے والے (لغوی)

مراد ملائکہ کیونکہ فرشتے انسانوں کے اعمال کی گنتی کرتے ہیں اس لئے ملائکہ یعنی فرشتے مراد ہیں

لنا کبوں۔

سورہ المؤمنون آیت نمبر 74

ہٹنے والے

کالجون۔

بگڑی ہوئی شکل والے

سورۃ المؤمنون آیت نمبر 104

من سلالۃ۔

سورۃ المؤمنون آیت نمبر 12

لفظ سلالہ آیت نمبر 12 میں آیا ہے اور لفظ نطفہ آیت نمبر 13 میں آیا ہے یہاں امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کے حوالے سے یہ نقل کیا کہ الولد و النطفۃ السالاہ یعنی ولد اور نطفہ کو سلالہ کہتے ہیں لیکن شیخ الہند رحمہ اللہ نے سلالۃ من طین کا ترجمہ کیا ہے چنی ہوئی مٹی اور نطفہ کا معنی پانی کی بوندگیا ہے

در اصل ان دونوں تفسیروں میں کوئی تعارض نہیں ہے شیخ الہند رحمہ اللہ نے لغوی ترجمہ کیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرادی معنی بیان کیا ہے

جنۃ۔

سورۃ المؤمنون آیت نمبر 70

ام یقیولون بہ جنة

یا وہ کہتے ہیں کہ اسے پاگل پن لاحق ہے

والغثاء۔

سورۃ المؤمنون آیت نمبر 41

پہنچ نے ان کو سمندر کے جھاگ کی طرح بنادیا

.....

سورۃ النور

یہ مدنی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 24

نزولی نمبر 102

کل آیات 64

کل رکوع 9 ہیں

اس سورت کا نام سورۃ النور رکھا گیا نور کہتے ہیں روشنی کو اس نور کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا سورہ نور کی آیت نمبر 35 میں یہ نام آرہا ہے

اللہ نور السموات والارض

ممن خلا لہ۔

سورۃ النور آیت نمبر 43

تہ درتہ بادلوں کے درمیان

سنابر قہ۔

سنا کا معنی روشنی بر قہ کا معنی بھلی

مذعنین۔

سورۃ النور آیت نمبر 49

گردن جھکائے ہوئے شخص کو مذعن کہتے ہیں جس کی جمع یہاں مذعنین آئی ہے

اشتا۔

سورۃ النور آیت نمبر 61

جد اجد ا



بخاری شریف کتاب التفسیر

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عَيَّاضٍ الشَّمَائِلُ الْمَشَكُوُّةُ الْكَوَّةُ۔۔۔

طاقپہ جس میں دیار کھتے ہیں چراغ رکھتے ہیں

سورۃ النور آیت نمبر 35

قال اہن عباس سورۃ آنذلناها۔

سورۃ نور آیت نمبر 1

بیتھا یہ تفسیر ہے فرضناها کی

سمی القرآن بجماعۃ السور۔

اس میں قرآن کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے قرآن کو قرآن کیوں کہتے ہیں
قرن بقرن کا معنی ہوتا ہے ملنا ملنا چونکہ قرآن میں سورتوں کو جمع کیا گیا ہے اس لیے اسے قرآن کا نام دیا گیا ہے

وَهُمْ يَسِّيْرُونَ السُّورَةَ لَا هُمْ مُقْطُوْعُوْةٌ مِّنَ الْأَخْرَىٰ۔

یہاں سے سورت کی وجہ تسمیہ بیان کر رہے ہیں
کیونکہ اس سورت کے شروع میں لفظ سورت آیا ہے
آیت سورۃ آنذلناها و فرضناها

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ وجہ تسمیہ نقل کی کہ

وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لَا نَحَا مُقْطُوعَةً مِنَ الْأَخْرَى

سورت کو سورۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک دوسرے سے کٹی ہوئی ہوتی ہے اور سورتوں کے درمیان جداوی کے لیے بسم اللہ نازل کی جاتی تھی جیسا کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بسم اللہ کے بارے میں **أَنْزَلْتُ لِلْفَضْلِ بَيْنَ السُّورِ**.

در اصل سورۃ کا لغوی معنی ہے بقیۃ الشی

اور کسی چیز کا بقیہ یہ پہلے سے علیحدہ ہوتا ہے ایک سورت بھی دوسری سورت سے علیحدہ ہوتی ہے اس لیے سورۃ کا نام سورۃ رکھا جاتا ہے اور جب ایک سورہ 114 سورتوں کو جمع کیا گیا تو اس کا نام قرآن رکھا گیا

یاد رہے کہ قرآن اگر قرن سے مشتق ہے تو اس کا معنی ہے مانا ملانا چونکہ اس میں سورتوں کو جمع کیا گیا اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں اور یاد رہے کہ قراءہ کا ایک معنی ہے پڑھنا چونکہ یہ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے اسی لئے اسے قرآن کہتے ہیں اور قراءہ بمعنی جمع کے بھی ہوتا ہے تو قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں سورتوں کو جمع کیا گیا ہے

وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ۔

قرآن مجید کا دوسرا نام فرقان بھی ہے اس لئے کہ یہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے اور یہ نام سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 1 میں آیا

تبارک اللہ ذی نزل الفرقان علی عبدہ۔۔۔

سلام۔

باریک سی کھال یعنی باریک جھلی جس کے اندر بچپہ رہتا ہے ماں کے پیٹ کے اندر

فرضناها۔

بتشدید الراء یہ امام ابن کثیر اور ابو عمر و کے نزدیک قراءت ہے

بغیر تشدید الراء یہ جمہور کے نزدیک قراءت ہے دونوں قراءتیں کی صورت میں رسم الخط تبدیل نہیں ہو گا معنی میں معمولی سا فرق آئے گا

فرضناها۔ ہم نے اس قرآن کے اندر مختلف فرائض کو نازل کیا ہے

فرضناها۔ ہم نے تم پر فرض کیا ہے

قال مجاهد والطفل الذين لم يظہرو

سورۃ النور آیت نمبر 31

وہ نہیں جانتے اس وجہ سے کہ بچپن ہوتا ہے

1 باب قوله والذین یرمون ازوا جھنم ———— لمن الصادقین

یہ سورۃ النور کا پہلا باب ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے آیت نمبر 6 پر قائم کیا دراصل سورہ نور کی آیت نمبر 9، 8، 7، 6 ان چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے

لعان کی تفصیلات بتائی ہیں لعان کا مکمل طریقہ بتایا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ان چاروں آیتوں پر الگ الگ باب قائم کیا ہے
باب نمبر 4321

ان ابواب میں امام بخاری رحمہ اللہ و مختلف لعائے کے واقعات کو ذکر کریں گے ایک واقعہ کا تعلق حلال ابن امیہ سے ہے اور دوسرے واقعے کا تعلق عوییر عجلانی سے ہے جیسا کہ باب نمبر 3 میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت آرہی ہے جس میں ہلال بن امیہ والے واقعہ کا ذکر ہے اور باب نمبر 1 میں عوییر عجلانی کے بارے میں روایت آرہی ہے جو حضرت ساحل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اہذا یہ نہ سمجھا جائے کہ لعائے کی ان دور روایات میں تعارض ہے بلکہ محمد بن اور مفسرین نے لکھا کہ یہ آیات لعائے دو مرتبہ نازل ہوئی ہیں ایک مرتبہ عوییر عجلانی کے بارے میں اور ایک مرتبہ ہلال بن امیہ کے بارے میں

تذف۔

عام عورتوں پر تہمت لگائے تو اسے تذف کہتے ہیں

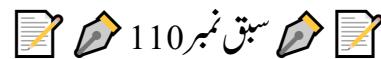
اس کا ذکر سورۃ النور کی آیت نمبر 4 میں ہے

والذین يرمون المحسنات

لعائے۔

بیوی پر تہمت لگائے تو اسے لعائے کہتے ہیں

اس کا ذکر سورۃ النور کی آیت نمبر 6 میں ہے



بخاری شریف کتاب التفسیر

فان جاءت به اسکم۔

اگر اس عورت کا بچہ کا لے رنگ کا ہوا

ادعِ العینین۔ کالی آنکھوں والا

عظیم الائین۔ کو لہے بڑے بڑے ہو

خدج الساقین۔ بھاری پنڈلیوں والا

أَخْيَمْر۔ سرخ رنگ

وَحَرَة۔ سرخ رنگ میں چھوٹا سا بچہ

لunan کا طریقہ۔

اگر شوہر اپنی بیوی پر بدکاری کا الزام لگائے اور اس کے پاس چار گواہ ہوں تو پھر بیوی کے لیے رجم کی سزا ہو گی اور اگر شوہرنے بیوی پر الزام لگایا اور اس کے پاس چار گواہ نہیں تھے تو پھر میاں بیوی کے درمیان لunan ہو گا لunan کا پورا طریقہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت نمبر 9876 میں بتایا ہے

پہلے مرد کو چار مرتبہ اللہ کی قسم دلائی جائے گی

کہ اللہ کی قسم بے شک وہ الزام لگانے میں سچا ہے

اور پانچویں مرتبہ وہ یہ قسم اٹھائے گا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ الزام لگانے میں جھوٹا ہے

پھر بیوی کو چار شہادتیں قسم کی صورت میں دینی ہوئی کہ میں اللہ کی قسم کھاتی ہوں کہ بے شک میرا یہ شوہر الزام لگانے میں جھوٹا ہے پھر پانچویں مرتبہ وہ عورت یہ شہادت دے گی کہ اس عورت پر اللہ کا غضب نازل ہوا اگر یہ شوہر الزام میں سچا ہو

بخاری شریف کی روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر بچہ لعan کے بعد پیدا ہو تو نسب میں بچے کی نسبت ماں کی طرف ہوگی باپ کی طرف نہیں ہوگی یہ بچہ اپنی ماں کا وارث بنے گا اور ماں اس بچے کی وارث بنے گی یہ بچہ اس عورت کے شوہر کا وارث نہیں بنے گا

(3) باب قوله ويدرأ عنها العذاب آن تشهد أربع شهادات بالله إلهه لمن لا ياذين.

ویدرأ۔ دور کرنا ہٹا دیا جائے گا

العذاب۔ سزا حد

ہلال ابن امیہ کے اس واقعے میں اب تک لعan کی آیات نازل نہیں ہوئی تھیں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہینہ آخذِ فی ظهرک

حدُّ فی ظهرک۔

تمہاری پشت پر کوڑے لگیں گے

فتکرات۔ وہ دور ہو گئی

نکست۔ لوٹ گئی

سالغ الائین۔ مولیٰ پندلیوں والا

.....

(4) باب قوله والخامسة ان غضب اللہ علیہ ان کان من الصادقین

وفرق بین المثلثتين

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں لعان والے مرد اور عورت یعنی میاں بیوی کے درمیان جدائی کروادیں

مذہب نمبر 1۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک محض لعan سے جدائی نہیں ہوگی حاکم قاضی عدالت دونوں کے درمیان جدائی کروائے گی اور نکاح ختم ہو جائے گا

بخاری شریف کی اس روایت کے یہ الفاظ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہیں وَفَرَقَ بَيْنَ الْمُشَاهِدَيْنِ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کرائی کرائی معلوم ہوا کہ نفس لعan سے جدائی نہیں ہوگی قاضی کو الگ سے جدائی کا فیصلہ کرنا ہو گا و علیہ الفتوى

مذہب نمبر 2۔

امام شافعی اور امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک نفس لعan سے تفریق ہو جاتی ہے

.....

(5) باب قوله عزوجل ان اللذين جاءوا بالاكف--- اى قوله --- عذاب عظيم

امام بخاری رحمہ اللہ نے سورۃ النور کی آیت نمبر 11 پر باب قائم کیا ہیاں سے واقعہ افک سے متعلق آیات لارہے ہیں افک کا معنی بہتان تھمت اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھمت لگائی گئی جب ایک سفر سے واپسی پر حضرت عائشہ کا وہ ہار گم ہو گیا جو انہوں نے اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے لیا تھا وہ اس ہار کو تلاش کرنے میں لگ گئی سواریاں روانہ ہو گئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس ہودج نہیں تھی لیکن اس ہودج کو اٹھا کر لے جایا گیا بعد میں منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تھمت لگائی اس واقعہ کو اچھالنے والے بھی منافقین ہی تھے لیکن چند صحابہ بھی ان باقول کو بیان کرنے والوں میں آگئے حضور علیہ السلام بہت پریشان ہوئے صحابہ بھی غمگین ہو گئے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کے

گھر آگئیں بہت بیمار ہیں لیکن صبر کرتی رہی آخر کار اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت نمبر 11 سے 22 تک یہ آیات نازل کیں جس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ کی برات نازل کی یہ کل 12 آیات ہیں

واقعہ افک پر جو آیات آئی ہیں ان پر امام بخاری رحمہ اللہ گاتار سات باب قائم کریں گے باب نمبر 5 سے لے کر باب نمبر 12 تک

جب یہ واقعہ پیش آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی المصطلق سے واپس آرہے تھے

.....

(6) باب قولہ ولولا ذ سمعتموه لکاذبون

تقلیل۔ واپس لوٹے

عُلَقَةٌ۔ تھوڑا

فادنج۔ رات کے وقت سواری روانہ ہوئی

نقِھٹ۔ جب میں کمزور ہوئی

کُنْفُث۔ بیت الخلاء

الداجن۔ بکری

قلص دمغی۔ میرے آنسو رک گئے

قول ابو یوسف سے مراد حضرت یعقوب ہیں

فصیر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون۔

یہ قول حضرت یعقوب علیہ السلام کا ہے

البرحاء۔ مصیبت کی سختی

الجمان۔ موئی

شایعی۔ جو شان بیان کرتی تھی



بخاری شریف کتاب التفسیر

(10) باب قوله يعلم الله ان تعودوا كمثله ابدا

واقعہ افک میں دو صحابہ تھت لگانے والوں کے ساتھ ہمتوں بن گئے تھے حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور حضرت مسٹح رضی اللہ عنہ پھر ان کی آخری عمر میں بینائی چلی گئی تھی لیکن پھر بھی ہم ان دونوں کو رضی اللہ عنہما کہیں گے

حسان۔ پاکدا من

رزان۔ عقائد

ما نزدیک نہیں تھت لگائی گئی

بریہۃ

شک / کس شک کے ساتھ

بامحاورہ ترجمہ

حسان رزان ما نزدیک بریہۃ

پاک دامن عقائد نہیں تھت لگائی گئی کسی شک کے ساتھ

و تصحیح۔ صحیح کرتی ہے

غرضی۔ بھوکی ہوتی ہے

غوافل۔ بے گناہ

بماخواہ ترجمہ

اور وہ صح کرتی ہے اس حال میں کہ بھوکی ہوتی ہے بے گناہ کے گوشت سے
اس سے اشارہ ہے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 12 کی طرف
لایغتب بعضکم بعضا لمحب احمد کم ان یا کل حتم اخیہ میتا فکر صتموہ
یعنی وہ کسی کی غیبت نہیں کرتی

.....
(۱۱) باب قوله و يَسِينَ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتُ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

شبب۔ شعر کہا

.....
(۱۳) باب قوله تَعَالَى وَالْيَضْرِبُنَّ بِحَمْرَهُنَّ عَلَى جَيْوَهُنَّ

شققِ مرد طھن فاختمرن۔

لپنی چادروں کو پھاڑا اور ان کی اوڑھنیاں بنائی

سورۃ الفرقان

1۔ کمی سورت ہے

1۔ ترتیب توقیفی نمبر 25

3۔ ترتیب نزولی نمبر 42

4۔ کل آیات 77 ہیں

5۔ کل رکوع 6 ہیں

6۔ اس سورت کا نام سورۃ فرقان ہے

7۔ یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں آیا ہے

تَبَرَّكَ اللَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ

آیت میں فرقان سے مراد قرآن مجید ہے

8۔ قرآن مجید کا دوسرا نام فرقان بھی ہے یعنی حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب چونکہ اس سورت میں اس کتاب فرقان کا ذکر تھا اس لئے اس کا نام سورۃ الفرقان رکھا

ھباءً منثورا۔

آیت نمبر 23

جس کو ہوا اڑا کر لے جائے

وَمَا يَشَاءُ اقْرَأْ لِعِينِ الْمُؤْمِنِ۔

وہ چیز جو مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے

شورا۔ ہلاکت آیت نمبر 12

السَّعِيرَ۔ مذکر لفظ ہے آیت نمبر 11 بھڑکتی ہوئی آگ

الرس۔ کنوں بستی لغوی معنی کان

ما یعْبُوا۔ وہ پروا نہیں کرتے

عَتَوْ۔ سرکشی کرنا آیت نمبر 21

عاتیہ۔ سرکشی کرنا یہ سورۃ الفرقان میں نہیں بلکہ سورۃ الحاقة کی آیت نمبر 6 میں آتا ہے

خزان۔ وہ فرشتے جو ہوا پر مقرر تھے

(5) باب قولہ فسوف یکون لزاما

لزاما۔ ہلاکت

عنقریب اس پر ہلاکت ہو گی

خمسة قد مضئين۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچوں چیزوں گزر چکی ہیں

یعنی قرب قیامت ظاہر ہونے والی پانچ باتیں گزر چکی ہیں

1۔ الد خان۔ دھوال

سورۃ الد خان کی آیت نمبر 10 میں آیا

یوم تائی السماء بد خان مبین

2۔ القمر سورۃ القمر کی آیت نمبر 1 میں آیا

اقربت الساعۃ وانشق القمر

3۔ الروم سورۃ الروم کی آیت نمبر 2 میں آیا

غُلَبَتِ الرُّوم

4۔ الْبَطْشُ اس کا ذکر سورۃ الدخان کی آیت نمبر 16 میں ہے

بِيَوْمِ نُبَطْشِ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَىٰ

5۔ الْلِّزَامُ یہ سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 77 میں ہے

فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَاماً

اب حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمسۃ قد مَضَيْنَ قیامت کے قریب ظاہر ہونے والی پانچ باتیں گزر چکی ہیں اور ان پانچوں باتوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے جیسا کہ ہم نے ابھی حوالوں کے ساتھ لکھا

لیکن اس بارے میں مفسرین محمدثین کی رائے میں اختلاف ہے کہ یہ سب علمتیں گزر چکی ہیں یا نہیں

ان پانچ علامات میں سے دو علمتیں بالاتفاق گزر چکی ہیں

1۔ القمر یعنی مجرہ شق القمر جس کا ذکر سورۃ القمر کی پہلی آیت میں ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر

یعنی قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا شق ہو گیا چڑگیا

(لیکن دور جدید کے عقلیت پسند مفسرین مجرہ شق القمر کو نہیں مانتے اس کی تاویل کرتے ہیں

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ 1966 کے قریب اس وقت اسرائیل کا وزیر اعظم بنگیں ہوتا تھا تو اس وقت اسرائیل کے چند یہودی

چاند گاڑی میں چاند پر گئے تھے اس وقت مصر کے صدر انور السادات ہوتے تھے

تو اسرائیل کے وزیر اعظم بیگن کی جب مصر کے صدر انور سادات سے ملاقات ہوئی تو بیگن نے ایک فریم کی ہوئی تصویر چاند کی انور سادات کو دی تھی اور کہا تھا کہ ہمارے ملک کا ایک باشندہ چاند پر گیا تھا اس نے چاند کی مختلف زاویوں سے تصویریں اتاری ہیں ایک تصویر چاند کی ایسی آئی ہے جس میں جاند کے درمیان ایک واضح لکیر آئی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بالکل درمیان سے کبھی چاند دو ٹکڑے ہوا تھا پھر مل گیا تھا کیوں کہ آپ کے نبی کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا تھا اس لئے میں آپ کو یہ تصویر بطور تحفہ دیتا ہوں تو ایک یہودی کے علم میں ہے کہ مجزہ شق القمر کا لیکن ایک مومن آج بھی شک میں مبتلا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوا یا نہیں)

2- الرُّومُ يعني غلبة الروم

یعنی رومیوں کا مغلوب ہونا

باتی تین کے بارے میں اختلاف رائے ہے کہ وہ علامات گزر چکی ہیں یا نہیں

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وہ تینوں علامات گزر چکی ہیں

1- دَخَانٌ يعني دهوا

اس سے مراد وہ دھواں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو قریش کو بھوک کی شدت کی وجہ سے محسوس ہوا تھا

2- الْبَطْشَةُ

یعنی پکڑ سے مراد غزوہ بدر میں کفار کا قتال مراد ہے

3- لِزَاما

لزام سے مراد کفار کو میں قید کرنا

غزوہ بدرا کی دو باتیں یہ بھی ظاہر ہو چکی

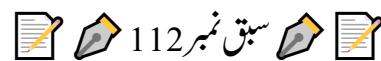
لیکن جمہور مفسرین اور محدثین کے نزدیک یہ تین علامات ابھی نہیں گزری

1۔ دخان سے مراد قیامت کے قریب اٹھنے والا دھواں مراد ہے

2۔ البَطْشَةُ سے قیامت کی کپڑ مراد ہے

3۔ لزام سے مراد ہلاکت ہے جو قیامت میں ہو گی

اس بحث کی مزید تفصیل دیکھئے علامہ بغوي کی کتاب معالم التنزيل جلد نمبر 4 صفحہ 149



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ الشعرااء

سورۃ الشعرااء کی سورت ہے

الشعرااء شاعر کی جمع ہے بمعنی منظوم کلام کہنے والا

اس سورت کا نام سورۃ کی آیت نمبر

صحابہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ ابن رواحد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
روتے ہوئے حاضر ہوئے

کیوں کہ اس آیت میں شاعروں کی برائی بیان کی گئی ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ان شعرااء کو برآ کہا
گیا ہے جن کے اشعار میں مگر اسی والے مضامین ہوتے ہیں جن اشعار میں بے حیائی ہوتی ہے شرک ہوتا ہے گناہوں کا ذکر ہوتا
ہے

باطل عقائد کا ذکر ہوتا ہے اور جو شاعر اچھا کلام کہتے ہیں جن کے کلام میں یہ باتیں نہیں ہوتی وہ شاعر اس آیت میں مراد نہیں
ہے اسی طرح وہ آیت جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کہنے والا شمار نہیں کیا گیا

آیت۔ وَمَا لِمَنْ نَاهٍ الْشِّعْرُ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ

اس میں بھی شعر یا اشعار کی برائی نہیں ہے بلکہ یہ بتایا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے
کہ نہ وہ کوئی اپنا شعر کہتے تھے نا اللہ نے ان کو شعر کرنا سکھایا ہے ان کے لیے یہ مناسب تھا ورنہ باطل لوگ یہ کہتے قرآن کے
بارے میں کہ یہ خود شاعر ہیں خود کلام بناؤ کر لے کر آتے ہیں اس لیے شعر نہ کہنا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے

سورہ شعراء کا توقیفی نمبر 26 ہے

نزوی نمبر 47 ہے

کلی سورت ہے

اس کی کل آیات 227 ہیں

کل رکوع 11 ہیں

تبیثون۔

سورہ الشعرا آیت نمبر 128

وہ تعمیر کرتے ہیں

ضمیم۔

سورہ الشعرا آیت نمبر 148

پھلوں کا وہ چھا جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے

مسخرین۔

سورہ البقرہ آیت نمبر 153

جادو زدہ۔

الآیکہ۔

سورۃ الشراء آیت نمبر 176

درختوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے مراد جنگل

یوم الظلم۔

سورۃ الشراء آیت نمبر 189

جس دن عذاب ان پر سایہ ڈال لے گا

موزوں۔

سورۃ الحجر آیت نمبر 19

معلوم وزن کیا ہوا

عدمۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد نمبر 19 صفحہ 99 میں لکھا ہے کہ یہ ناقل کا سہو ہے

طود۔

آیت نمبر 64

پہاڑ

لشرزہ۔

سورۃ الشراء آیت نمبر 54

چھوٹی سی جماعت

فی الساجدین۔

سورۃ الشعراہ آیت نمبر 219

لعلمکم تحمدون۔

یہاں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لعلمکم کی تفسیر کا نعم سے کی ہے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ لعل یہاں تعلیل کے لیے نہیں ہے ہیں بلکہ تشییہ کے لیے ہے

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے بخاری شریف کی شرح لکھی فیض الباری اس کی جلد نمبر 4 صفحہ 218 میں لکھتے ہیں اشاراتی الجواب عن الاشکال المشهور عنا التمنی والترجی محال فی جنابہ تعالیٰ فما معنی الفاظ الترجی ونحوہ فاجاب عنہ انه فی القرآن بمجموع کا نعم اسی تشییہ

یعنی حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے یہ فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے لعلمکم کی تفسیر کا نعم سے اس لیے کی ہے کہ لعل حرف ترجی ہے اور تمنی اور ترجی اللہ کی ذات میں محال ہے تو پھر ان الفاظ ترجی کا کیا معنی ہو گا

تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواب دیا کہ لعلمکم تحمدون میں اور اس جیسی دوسری جگہیں جو قرآن مجید میں وہاں لعلمکم کا نعم کے معنی میں ہے یعنی تشییہ کے لئے ہے

الریج۔

سورۃ الشعراہ آیت نمبر 128

زمین میں سے بلند جگہ

مصالع۔

سورۃ الشعراء آیت نمبر 129

فرھین۔

سورۃ الشعراء آیت نمبر 149

اترانے والے

تعوا۔

آیت نمبر 183

بہت زیادہ فساد پھیلانے والا

الجبلہ۔

سورۃ الشعراء آیت نمبر 184

پیدائش

1 باب قوله ولا تخزنْ يوْمَ يَعْثُونَ

حدیث

علیہ الغبرہ والقرہ۔

ان پر غبار ہو گا

2 باب قوله و اندر عشیر تک الا قربین

امن جانبک۔

یہ و اخض کی تفسیر ہے یعنی اپنے آپ کو جھکائے رکھے مائل کرے

.....

[سورۃ النمل]

یہ ملکی سورت ہے

اس کا ترتیب توقیفی نمبر 27 ہے

ترتیب نزولی نمبر 48 ہے

آیات اس کی کل 93 ہیں

رکوع اس میں 7 ہیں

نمل کا معنی ہوتا ہے چیونٹی

چیونکہ اس سورت میں سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی والے واقعہ کا ذکر ہے اس لیے اس سورت کا نام سورۃ النمل رکھا گیا

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 18 میں ہے

یا یہاں نمل اد خلوا مساکنکم

الصرح۔

کانچ کا گارہ ہے جو شیشے بنایا جاتا ہے اور صرح کاملاً ہے محل بھی ہوتا ہے

ولھا عرش۔

ایک تخت ہوتا ہے جو بڑی اچھی کارگری والا ہوتا ہے

اور بڑا قیمتی اور مہنگا ہوتا ہے

صرح۔

تیرا مطلب

پانی کا تالاب اس پر سلیمان علیہ السلام نے شیشه لگادیا تھا

سورۃ القصص

مکی سورت ہے

ترتیب توقیعی نمبر 28

نزوی نمبر 49

قصص قصہ کی جمع ہے واقعات اور کہانیوں کو کہتے ہیں

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 25 میں ہے

فلمجاہ و قص علیہ القصص

اس سورت کی کل آیات 88

رکوع 9 ہیں

1 باب قولہ انک لاتحدی من احببت۔۔۔۔۔

بیت اہم سوال۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ آیت نمبر 52 میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے

انک لاتحدی الی صراطِ مستقیم

بیشک البته آپ ہدایت دیتے ہیں سیدھے راستے کی

لیکن یہاں سورۃ القصص کی آیت نمبر 56 میں فرمایا

انک لاتحدی من احببت و لکن اللہ یحمدی من یشاء

تو سورۃ الشوریٰ میں فرمایا انک لاتحدی اور سورۃ القصص میں فرمایا انک لاتحدی

ان دونوں آیتوں میں کہاں ہوں محسوس ہو رہا ہے

جواب۔

اس کا جواب مفسرین و محدثین نے یہ دیا کہ ہدایت کے دو معنی ہیں

1۔ اراءۃ الطریق راستہ دکھانا

2۔ ایصال الی المطلوب منزل تک پہنچانا

سورۃ الشوریٰ میں جہاں انک لاتحدی ہے وہاں ہدایت سے اراءۃ الطریق مراد ہے اور سورۃ القصص کی آیت نمبر 56 میں انک لاتحدی سے مراد ایصال الی المطلوب ہے

یعنی آپ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) جسے چاہیں منزل تک نہیں پہنچا سکتے منزل تک پہنچنا اللہ کا کام ہے آپ صرف لوگوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں

لتئوے۔

بھاری کر دینا

فارغ۔

سورۃ القصص آیت نمبر 10

فارغ ہونے والا یعنی موسیٰ کی والدہ کا دل موسیٰ کے ذکر کے علاوہ ہر چیز سے فارغ اور خالی تھا



بخاری شریف کتاب التفسیر

تُصْبِيهٌ - كَلَّا كَتَنَا بِيَحْمَقٍ چَلَنَا قَصْهَ بِيَانٍ كَرَنَا

آیت نمبر 11

نَحْنُ نَفْسُنَا عَلَيْكَ - سورة یوسف کی آیت نمبر 3 میں ہے

عَنْ جُنُبٍ وَاجْتَنَابٍ - دور سے

نبطش۔

اس میں دو قراءتیں ہیں

1۔ بَطَشٌ 2۔ بَطَّشٌ

قرآن مجید یاء کے ساتھ ہے بَطَشٌ

العدوان - تجاوز کرنا آیت نمبر 28

اُس۔ انہوں نے دیکھا محسوس کیا

آیت نمبر 29

الجذوة - جلتی ہوئی کلڑی کا بڑا ٹکڑا جس میں شعلہ نہ ہوا اور شھاب کہتے ہیں جس میں شعلہ ہوا انگارہ

آیت نمبر 29

والشہاب۔ سورۃ النمل آیت نمبر 7

والحیات اجناس الجان والافاعی والاساود۔

سانپوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں

الجان۔ سفید جمکتا ہوا سانپ آیت نمبر 31

الافاعی۔ ازدھا

الاساود۔ کالا سانپ

ردع۔ مددگار آیت نمبر 34 سورہ قصص

یصد قنی۔ یہاں یصد قنی کے بعد بعض نسخوں میں کئی

لکھا ہے تاکہ وہ میری تصدیق کرے

سنثڈ۔ آیت نمبر 35

ہم عنقریب تیری مدد کریں گے تیرے بازو کو تیسرے بھائی ہارون کے ساتھ مضبوط کریں گے

جب آپ کسی چیز کو کسی چیز کے ساتھ مضبوط کرتے ہیں عزت بخشتے ہیں تو وہ آپ کا بازو بن جاتا ہے

مُجَبِّی۔ کچھ آتے ہیں

بطرت۔ شرارت کی

آیت نمبر 58

فی اُمْهار سولا۔ آیت نمبر 59

فی اُمْهاء مِرَادِ امَّ الْقَرِیْبِيْنَ مَكَہ

وَلَکُنْ۔ آیت نمبر 69 چپھانا

وَلَیْکَانِ اللَّهُ ای مِشَلُ الْمُتَرَانِ اللَّهُ۔

یہ سورہ حج کی آیت نمبر 18 میں ہے

یہاں آیت نمبر 82 میں جو وَلَیْکَانِ اللَّهُ آرہا ہے یہ بلکل الْمُتَرَانِ اللَّهُ کے معنی میں ہے

سورۃ العنكبوت

1۔ مکی سورت ہے

2۔ عنکبوت مکڑی کو کہتے ہیں

3۔ یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 41 میں ہے

4- توقینی نمبر 29

5- نزولی نمبر 85

6- کل آیات 69

7- کل رکوع 7

8- اس میں مکڑی کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام سورۃ العنكبوت رکھا

سورۃ الْمُغْلِبَتِ الرُّومُ

1- اس کا نام الْمُغْلِبَتِ الرُّومُ اور سورۃ الرُّوم بھی ہے

2- دونوں نام آیت نمبر 1 اور 2 میں ہیں

3- توقینی نمبر 30

4- نزولی نمبر 84

5- کلی سوت ہے

6- کل آیات 60

7- کل رکوع 6

8- اس میں روم کے غلبہ کا ذکر ہے اس لیے اس سوت کا نام سورۃ الرُّوم رکھا گیا

سورۃ الْقَمَان

1- مکی سورت ہے

2- اس کا ذکر اس سورت کی آیت نمبر 12 میں ہے و لَقَدْ أَتَيْنَا لِقَمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ رَبَّكَ اللَّهَ

3- اس میں حضرت لقمان کا ذکر ہے اس لیے لقمان نام رکھا

4- لقمان علیہ السلام کے بارے میں مفسرین محدثین کی دورائے ہیں

(۱) اللہ کے نبی تھے اس کا اشارہ اس جملے سے ملتا ہے و لَقَدْ أَتَيْنَا لِقَمَانَ الْحِكْمَةَ

(۲) بعض نے کہا یہ اللہ کے برگزیدہ بندے تھے نبی نہ تھے

5- توقیفی نمبر 31

6- نزولی نمبر 57

7- کل آیات 34

8- کل رکوع 4

.....

سورۃ تنزیل سجده

1- اس سورت کے دونام ہیں

(۱) تنزیل سجده (۲) سورۃ السجدة

2- مکی سورت ہے

3- توقیفی نمبر 32

4- نزولی نمبر 75

5- آیات 30

6- رکوع 3

7- اس سورت کا نام آیت نمبر 15 میں ہے

آیت سجدہ لکھن سے سجدہ واجب نہیں ہوتا

سورۃ الاحزاب

1- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 20 ہیں ہے یکسی Bowen الاحزاب لم یذ هبوا

2- اس سورت کا نام سورۃ الاحزاب اس لیے رکھا کہ احزاب حرب کی جمع ہے حرب کا معنی جماعت گروہ احزاب کا معنی کئی جماعتیں کئی گروہ کیونکہ کفار مکہ کے کئی گروہ مدینہ پر حملہ آور ہوئے اس لیے اس غزوہ کا نام غزوہ احزاب ہے چونکہ اس سورت میں غزوہ احزاب کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے اس سورت کا نام سورۃ الاحزاب رکھا گیا

3- غزوہ احزاب کا دوسرا نام غزوہ خندق ہے چونکہ اس جنگ میں حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے خندق کھودی گئی تھی اس لیے اس کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں

4- توقیفی نمبر 33

5- نزولی نمبر 90

6- مدنی سورت ہے

7- کل آیات 73

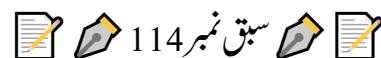
8- رکوع 94

سوال۔

درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیوں ہے کسی اور نبی کا ذکر کیوں نہیں

جواب۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم معرانج پر تشریف لے گئے تھے تو تمام انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی تو کسی نبی نے کچھ کہا کسی نبی نے کچھ کہا لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود بھیجا تھا تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم اور انکی آل پر درود بھیجا تھا



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ سبا

1۔ مکی سورت ہے

2۔ یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 15 میں ہے

لقد کانَ لَكُمْ لِسَانٌ مُّسْكَنٌ هُمْ آتُوا

3۔ سبا ایک ملک کا نام ہے جسے اب یمن کہتے ہیں

اس ملک کی ملکہ کا نام بلقیس تھا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ تھا اور قوم سبا وہ قوم ہے جس نے دنیا میں پہلی مرتبہ صحراء کے اندر رپانی کے ڈیم بنائے تھے

4۔ توقیفی نمبر 34

5۔ نزولی نمبر 58

6۔ کل آیات 54

7۔ رکوع

8۔ اس سورت میں قوم سبا کا ذکر ہے اس لیے اس سورت کا نام سبار کھا

مفردات کی تشریح

یقال مجزین سے لیکر عجَزَ صاحبہ تک ایک ہی بات ہے

اس عبارت میں امام بخاری رحمہ اللہ مختلف آیات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بات نکل کر رہے ہیں کہ قرآن مجید کی مختلف آیات میں عجز اور سبق اور فات ایک دوسرے کے معنی میں آئے ہیں

مُعْجِزَيْنَ قرآن مجید میں تین مرتبہ آیا سورۃ سباء کے اندر دو دفعہ آیا آیت نمبر 5 اور آیت نمبر 38 میں اور ایک مرتبہ سورۃ الحج کی آیت نمبر 51 میں آرہا ہے

مُعْجِزَيْنَ یہ سورہ سباء میں نہیں ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے استطراداً نقل کیا ہے ورنہ قرآن مجید میں مُعْجِزَيْنَ 9 مرتبہ آیا ہے

1۔ سورۃ الانعام کی آیت نمبر 134 میں

2۔ سورۃ یونس کی آیت نمبر 53 میں

3۔ سورۃ ھود کی آیت نمبر 20 میں

4۔ سورۃ ھود کی آیت نمبر 33 میں

5۔ سورۃ نحل کی آیت نمبر 46 میں

6۔ سورۃ نور کی آیت نمبر 57 میں

7۔ سورۃ عنکبوت کی آیت نمبر 22 میں

8۔ سورۃ زمر کی آیت نمبر 15 میں

9۔ سورۃ شوریٰ کی آیت نمبر 31 میں

ان سب جگہوں میں مُعْجِزَيْنَ کا ترجمہ ہے عاجز نہ کر سکو گے تھکانہ سکو گے

سبقوا

یہ سورۃ الانفال کی آیت نمبر 59

لَا يَحْجِرُونَ لَا يَقُولُونَ۔

یہ بھی سورۃ الانفال کی آیت نمبر 59 میں ہے

دونوں فاتح کے معنی میں ہیں

يَسْتَقُونَ بِعَجْزٍ وَنَا

سورۃ عنكبوت کی آیت نمبر 4 میں ہے اور وہاں سبق عجز کے معنی میں ہے

ان يَظْهَرُ عَجْزٌ صَاحِبُهُ

اپنے ساتھی سے عاجز ہونا ظاہر ہوتا ہے

بَعْدَ۔ آیت نمبر 19

بَعْدُ وَبَعْدُ وَاحِدٌ

سورۃ سبکی آیت نمبر 19 میں آیت یوں ہے

رَبَّنَا بَعْدُ بَيْنَ أَسْفَارِنَا

امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہاں دو قراءتیں ہیں

1- بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ بَعْدُ

یہ قراءت ابو عمر وابن کثیر اور حشام کی ہے

2- وَبِغَيْرِ تَشْدِيدِ الْعَيْنِ بَعْدُ

مصحف میں اسی طرح لکھا ہے یہ جمہور کی قراءت ہے اس کا ترجمہ ہے دور کردے دراز کردے
دونوں قراءتوں کی صورت میں مصحف اور معنی میں کوئی فرق نہ آئے گا

الغرم۔ آیت نمبر 6 میں ہے

عزم کے معانی

1۔ شدید

2۔ بند ڈیم

3۔ وادی

قوم سب ان صحرائے اندر باغات بنائے تھے کوئی درخت کے نیچے سے ٹوکری لے کر گزرتا تو ٹوکری پھلوں سے بھر جاتی تھی
پھر یہ قوم شرک بس پرستی میں متلا ہو گئی تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس قوم کو بہت سمجھایا لیکن اس قوم نے بات نہ مانی
تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سیل العزم ڈیم کا سیلا بھیجا تو ان کے باغات کیکر کا نٹ دار درختوں میں تبدیل ہو گئے

فسقۃ۔ چیر دیا

حمد۔ گردا دیا

حفر الوادی

وادی کو کھول کر رکھ دیا

فارتفع عن الجنبین۔

بانچا ہو گیا دونوں پہلوؤں سے

العزم۔

عزم بلند جگہ کو کہتے ہیں یعنی والوں کی زبان میں

السابقات۔

آیت نمبر 11 میں ہے بمعنی زر ہیں

نجزی۔ آیت نمبر 17 میں ہے

امام بیضاوی رحمہ اللہ نے لکھا کہ یہاں دو قراءتیں ہیں یاء اور نون کے ساتھ یہ نجزی غائب کا صیغہ اور نجزی متکلم کا صیغہ ہے دونوں قراءتیں متواترہ ہیں

مصحف میں نون کے ساتھ لکھا ہے

شی و فرادی۔

آیت نمبر 46 میں ہے

التناوش۔ آیت نمبر 52 بمعنی لوٹنا

وَبَيْنَ يَسْتَهُونَ - آیت نمبر 54

باشیا عُصم - اپنے ہم مشرب لوگ

کل جواب - تالاب، حوض

کل جوبۃ من الارض - جیسے کہ زمین میں تالاب ہوتے ہیں

الحمد کا معنی الاراک پیلو کا درخت بعض نے ترجمہ کیکر کا کیا ہے کیکر کو عربی میں سُمُرۃ کہتے ہیں

الاثن - آیت نمبر 16 جھاؤ کے درخت

سورۃ الملائکہ

1- اس سورت کا دوسرا نام سورۃ فاطر ہے

2- فاطر کا معنی پیدا کرنے والا ملائکہ ملک کی جمع ہے بمعنی فرشتے

3- یہ دونوں نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہیں الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملائکہ

4- کی سورت ہے

5- توقیفی نمبر 35

6- نزولی نمبر 43

7- کل آیات 45

8- رکوع

مفردات کی تشریح

قطیمیر۔ گھٹھلی کا لفاظ

کجھور کی گھٹھلی پر باریک جھلی کو قطیمیر کہتے ہیں

مشقلا۔ آیت نمبر 18 اس میں دو قراءتیں ہیں

1- بتندید مشقلا

2- بغیر تشدید مشقلا

الحرور سے دھوپ مراد ہے حضرت شیخ الہندر حمدہ اللہ نے الحرور کا ترجمہ لوکیا ہے گرم ہوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کی گرم ہوا کو الحرور کہتے ہیں اور دن کو چلنے والی گرم ہوا کو سوم کہتے ہیں

غراہیب۔ آیت نمبر 27

شیخ الہندر حمدہ اللہ نے غراہیب سود کا ترجمہ کالے بجھنگے یعنی انتہائی کالے پھاڑ گہرے سیاہ پھاڑ

سورۃ میں

1- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

2۔ مکی سورت ہے

3۔ نزولی نمبر 41

4۔ توقیفی نمبر 36

5۔ کل آیات 83

6۔ رکوع

7۔ سورۃ کا نام یس ہے

مفردات کی تشریح

فَكُھُونَ۔ یہاں دو قراءتیں ہیں

1۔ فَكُھُونَ بمعنی خوش ہوئے

2۔ فَكُھُون

والشمس تجربی مستقر لھا۔

یعنی سورج بھی اپنے مستقر میں چل رہا ہے آج سے 70 سال سے پہلے تک سائنس یہ کہتی تھی کہ سورج ساکن ہے یہ نہیں چلتا اور قرآن مجید یہ بتا رہا ہے کہ سورج چل رہا ہے چنانچہ آج سے 60,70 سال پہلے جو عقلیت پسند مفسرین تفسیریں لکھتے تھے

جیسے سرسید احمد خان وغیرہ یہ لوگ جو آیتیں سائنس کے ترازو پر پورا نہیں اترتی تھی وہ انکی تاویلات کرتے تھے جیسے شق القمر کی بھی وہ تاویل کرتے ہیں معراج کے واقعے کو بھی روحانی قرار دیتے ہیں جسمانی نہیں اسی طرح قرآن کہہ رہا ہے کہ سورج چل رہا ہے وہ سورج کے ساکن ہونے کی تاویل کرتے ہیں لیکن آج سائنس نے مشاہدات اور تجربات سے ثابت کر دیا کہ سورج بھی اپنے مدار میں چل رہا ہے چنانچہ دور حاضر کے کسی مفسر نے والشمس تجربی کی تاویل نہیں کی

اسلام و حی الہی کا نام ہے اس لیے اسلام اور سائنس کا مقابلی مطالعہ نہیں کرنا چاہیے

سورۃ الصافات

1۔ یہاں سے صفر صرف فرشتے مراد ہیں

2۔ کی سورت ہے

3۔ توقیفی نمبر 37

4۔ نزولی نمبر 56

5۔ آیات 182

6۔ رکوع

7۔ اس سورت کا نام پہلی آیت میں ہے

8۔ سورۃ کا نام سورۃ الصافات ہے

و قَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ

یہ سورت سباکی آیت نمبر 53 ہے اور آگے

و يَقْذِفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ۔

سورۃ الصافات کی آیت نمبر 8 میں ہے یہاں استطراد امقدم ہے

غُول۔ پیٹ کا درد

قریں۔ لغوی معنی ساختی مرادی معنی شیطان

یہر عون۔ دوڑنے کی حالت

یزفون۔ چلنے میں جلدی کرنا



بخاری شریف کتاب التفسیر

بین الہنۃ نسبا۔

وہ جنات کے درمیان رشتے اور نصب قائم کرتے تھے

سردات۔ سردار

الصافون۔ وہ ملائکہ جو صاف بناتے ہیں بچھاتے ہیں

صراط الْجَهَنَّمِ سواء الْجَهَنَّمِ۔

صراط الْجَهَنَّمِ آیت نمبر 23 میں ہے اور سواء الْجَهَنَّمِ آیت نمبر 55 میں ہے

اور صراط الْجَهَنَّمِ اور سواء الْجَهَنَّمِ دونوں وسط کے معنی میں ہے یعنی وسط الْجَهَنَّمِ

لشوا۔ آیت نمبر 67 بمعنی ملادِ نیا

یُسَاطِبَ الْجَهَنَّمِ۔ گرم پانی سے ملایا جائے گا

مدحورا۔ یہ سورت اعراف کی آیت نمبر 18 میں ہے سورت صفات میں نہیں ہے

بلکہ سورۃ صافات میں دحورا آیا ہے آیت نمبر ۹ میں

اس مناسبت سے لفظ مد حورا کو یہاں ذکر کیا

مد حورا کا معنی ہے مطرودا ہے یعنی دھنکارا ہوا یعنی چھوڑ دیا گیا زلیل کر کے

بیض مکنون۔ بیض کا معنی الو سفید موتنی

بعلا اس کا مرادی معنی ہے ربا

بعلا ربا

بعلا۔ بت کا نام ہے جس کی بوجا الیاس علیہ السلام کی قوم کرتی تھی

بعلا کی تفسیر یہاں ربا سے کی ہے

ربا یہ بعلا معنی نہیں ہے بلکہ مرادی معنی ہے

جیسا کہ ہم نوح میر میں بعلک مرکب منع صرف کی مثال پڑھتے ہیں اس میں بعل بت کا نام ہے اور بک

بادشاہ کا نام ہے یہ دونوں لفظ ملا کر ایک شہر کا نام رکھا گیا بعلک

اس شہر کے اندر شاندار محلات تھے جو سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سالیعنی ملکہ بلقیس سے شادی کرتے ہوئے یہ محلات اس کے جنیز میں دیے تھے ان محلات کے کھنڈرات آج بھی لبنان میں موجود ہیں

.....

سورۃ ص

1- یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

2- ص حروف مقطعات میں سے ہے

3- توقیفی نمبر 38

4- نزولی نمبر 38

5- کل آیات 88

6- رکوع

7- کی سورت ہے

8- اس سورۃ کا نام سورۃ ص ہے

القطط۔ صحیفہ

یہ لفظ اس دعا کا حصہ ہے جو نذر بن حارث مشرک مانگا کرتا تھا استہزاء کہتا تھا اس کی دعا سورت ص کی آیت نمبر 16 میں ہے

ربنا عجل لنا قطنا قبل يوم الحساب

یہاں امام بخاری رحمہ اللہ نے قِطْ کا معنی صحیفہ کیا ہے یعنی نامہ اعمال لیکن آئندہ جند سطروں کے بعد امام بخاری قِطْ کا ترجمہ نقل کر یہ گے حضرت مجاہد سے کہ قِطْ کا معنی عذاب ہے

فی عزة۔ عزت میں غلبہ چاہنے والے یعنی حق سے تکبر کرنے والے

الملة الآخرة۔

سورۃ ص آیت نمبر 7

یہاں جملة الآخرة کہا گیا حضرت مجاہد اس کی تفسیر کرتے ہیں کہ ملة الآخرة سے مراد ملت قریش ہے
اس لئے کہ قریش اپنے باطل عقیدہ کے مطابق یہ سمجھتے تھے کہ وہ تمام ملتوں میں سے آخری ملت ہیں
اس لیے کہ وہ قریش نہ یہودیت پر ایمان رکھتے تھے اور نہ نصرانیت پر ایمان رکھتے تھے بلکہ وہ دعویٰ کرتے تھے ملت ابراہیم
خنیفہ کے مطابق عمل کرنے کا اس لیے اس آیت میں الملة الآخرة سے مراد ملت قریش ہے

الاسباب۔ آسمان کے راستے اس کے دروازوں میں

جُند ماہنالک مهزوم۔

جُند موصوف مهزوم صفت جُند مهزوم کی تفسیر یعنی قریش ہے

اوْلَئِكَ الْاحزابُ سے مراد گزشتہ امتیں ہیں

فواق۔ رجوع لوطن

فواق کے اندر دو قراءتیں ہیں

1۔ بفتح الفاء جیسا کہ مصحف میں ہے فواق یہ جمہور کے نزدیک قراءت ہے

2۔ بضم الفاء فواق یہ امام حمزہ اور امام کسائی کے نزدیک قراءت ہے

اتخذ نِھم سخرا۔

سخرا میں دو قراءتیں ہیں

1۔ سُخْرَيَا جمہور کے نزدیک ہے مصحف میں اسی طرح ہے

2۔ سُخْرَيَا امام نافع امام کسائی کے نزدیک ہے

اتخذ نِھم سخرا کا معنی احطنا بھم یہ تفسیر بالازم ہے ورنہ سخرا کا معنی تمسخر ہے احطنا بھم یعنی اس کے گرد لوگ گھیرا کر دیتے ہیں

آخراب۔ ہم عصر

الآنید۔ آیت نمبر 45 بمعنی وقتِ العبادۃ

الابصر۔ البصر سورۃ ص میں دو جگہ آیا آیت نمبر 45,63 میں

حب الخیر عن ذکرربی۔

یہ سورہ ص کی آیت نمبر 32 ہے یہاں عن من کے معنی میں ہے

بعض مفسرین نے یہاں عن کا معنی عن ہی کیا ہے

اس وقت ترجمہ ہو گا اپنے رب کے ذکر سے غفلت اور من ذکرربی کا معنی ہو گا اپنے رب کے ذکر کی وجہ سے

ظفیر مسنگا۔ وہ ہاتھ پھیر رہے تھے

اعراف الحیل۔ گھوڑے کے گردن کے بال

عراقبہ۔ اس کی پنڈلیاں

حب الخیر عن ذکر ربی طفیق مسح

یہاں دو تفسیریں ہیں

عن ذکر ربی میں عن من کے معنی میں لیا جائے تو اس وقت من سبیہ ہو گا اور ترجمہ یہ ہو گا جب سلیمان علیہ السلام کے سامنے تیز رفتار عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے تو وہ انکے معاشرہ میں مشغول ہو گئے اور کہنے لگے میں اس عمدہ مال سے محبت کرتا ہوں اپنے رب کے ذکر کی وجہ سے اب طفیق مسح کا معنی ہو گا ہاتھ پھیرنا پیار سے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام ان گھوڑوں کے گردن کے بالوں پر اونکی پنڈلیوں پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگے

در اصل مسح کے یہاں دو معنی ہیں 1۔ ہاتھ پھیرنا 2۔ تلوار سے کاٹنا اور یہاں دو تفسیریں ہیں ایک جو گھوڑوں کا معاشرہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے

اور اپنے رب کا ذکر کیا اور ہاتھ پھیر اگھوڑوں کی گردنوں پر اور ٹانگوں پر

دوسری تفسیر یہ ہے کہ عن کو من کے معنی کے بجائے عن ذکر ربی کا ترجمہ ہوا پنے رب کے ذکر سے غافل ہونا طفیق مسح کا معنی ہوا تلوار سے گرد نیں کاٹنا اب اس آیت کی دوسری تفسیر یہ ہو گی

کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے تیز رفتار عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے تو وہ انکے معاشرہ میں اتنے مشغول ہو گئے کہ انکے شام کا وظیفہ یا عبادت چھوٹ گئی اس پر وہ کہنے لگے کہ یہ دنیا کے مال کی محبت نے مجھے اپنے رب کی یاد سے غافل کر دیا فطفیق مسح بالسوق والا عناق۔

تو وہ تلوار سے گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گرد نیں کاٹنے لگے

اشکال۔

مفسرین یہ اشکال نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ شان نہ تھی کہ اپنے مال اور اللہ کی نعمتوں کو ضائع کر دیتے

جواب۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ گھوڑے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذاتی ملکیت تھے انہوں نے ان گھوڑوں کو ضائع نہ کیا بلکہ انکے دین میں گھوڑوں کی قربانی مشروع تھی لہذا انہوں نے ان گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا چنانچہ علامہ آلوسی رحمہ اللہ تفسیر روح المعانی جلد نمبر 23 صفحہ 193 میں فرماتے ہیں کہ و قد جعلها علیہ وسلم قربان اللہ تعالیٰ و کان تقریب الخیل مشروع عافی دینہ



بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله وحسب لى مکالا یعنی لاحد من بعدی انک انت الوضاب

عفريت۔ سرکش

تفلث۔ حملہ کیا

فامکننی۔ میرے قابو میں کر دیا اسکو

اربطہ۔ اس کو باندھ دوں

فرڈہ خاسنا۔ رسو اہو کر پلٹا

.....
سورۃ زمر

1۔ مکی سورت ہے

2۔ زمر یہ زُمْرَة کی جمع ہے زُمْرَة بمعنی ایک گروہ

اور زمر کا معنی کئی گروہ

3۔ چونکہ اس سورت میں جنتیوں اور جہنمیوں کے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے اس سورت کا نام سورۃ زمر رکھا گیا

4۔ یہ نام اس سورت میں دو جگہ آیا ہے

1۔ آیت نمبر 71 میں جہاں جہنمیوں کے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے،، وَسِيقَ اللذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زَمَرا

2۔ آیت نمبر 73 میں جہاں جنتیوں کے گروہوں کا ذکر کیا گیا،، وَسِيقَ اللذِينَ أَتَوْارَ بَحْرَمَ إِلَى الْجَنَّةِ زَمَرا

5۔ توقیفی نمبر 39

6-نزوی نمبر 59

7-کل آیات 75

8-رکوع

مفردات کی تشریح

ذی عون لبس۔ شبہ والا

مشکشون۔ سکس ٹنگ دل

العَسِيرُ۔ اس ٹنگ دل کو کہتے ہیں جو انصاف پر راضی نہ ہو

حافظین۔ گھومتے ہیں اس کے گرد

بحفافیہ۔ اطراف

متباہ۔ یہ باب افتعال اشتباہ سے نہیں ہے بلکہ یہ باب تفعل سے ہے کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہونا قصداً میں

باب و نقشی الصور فصعب۔۔۔ فاذ اصم قیام یہ نظر و ن

نقش۔ صور دو مرتبہ پھونکا جائے گا

صعب۔ تباہ ہو جائے گا

بُلی۔ پرانی ہو جائے گی

عجب ذنبہ۔

عجب کہتے ہیں ریڑھ کی ہڈی کے آخری حصہ

ذنب۔ دم کو کہتے ہیں

ماں کے رحم میں سب سے پہلے ریڑھ کی ہڈی پیدا ہوتی ہے

.....
سورۃ مُؤْمِن سورۃ غافر

1۔ سورت کے دونام ہیں 1۔ مُؤْمِن 2۔ غافر

2۔ غافر کا معنی مغفرت کرنے والا یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 3 میں ہے غافر الذنب

3۔ دوسرا نام اس سورت کا مُؤْمِن ہے مُؤْمِن کا معنی ایمان لانے والا یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 28 میں ہے فقال رجل
مُؤْمِن من آل فرعون

4۔ کی سورت ہے

5۔ توقیفی نمبر 40

6۔ نزولی نمبر 60

7۔ آیات 85

8۔ رکوع 9

قال مجاهد لَحْمَ مجاہد حماجاہ اوَّل السور۔

اس کا معنی ہے آئی حکم حکم الْحَرْوَفِ المقطعة فی اوَّل السور

یعنی اس کا حکم وہی ہے جو عام سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات کا ہے
ویقال بل حوا اسم۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ نام ہے قرآن کا پا سورت کا

لقول شریح ابن اوفی العبسی۔

جیسا کہ شاعر نے اپنے شعر میں لحم کو سورت کہا ہے

لحم۔ سورۃ کا نام

وادِ حالیہ ہے

رُمْخ۔ نیزے

شاجہر۔ چلنے لگے ہیں

بامحاورہ ترجمہ۔

وہ مجھے لحم کی یاد دلاتا ہے جبکہ نیزہ چلنے لگا ہے

فھلا۔ پس کیوں نہ

تلا۔ اس نے تلاوت کی

لحم۔ لحم کی

قبل التقدم۔ جنگ میں آنے سے پہلے

بامحاورہ ترجمہ۔

پس اس نے کیوں نہ لحم کی تلاوت کی لڑائی میں آنے سے پہلے

شعر کا پس منظر

در اصل جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی تھے شریح ابن اوفی العبی انبہوں نے جنگ جمل میں اس وقت یہ شعر پڑھے تھے جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بن طلحہ سے ملاقات ہوئی مقابلہ ہوا تو محمد بن طلحہ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 23 کی تلاوت کی (یاد رہے کہ سورۃ الشعرا کا دوسرا نام سورہ حم عشق ہے جیسا کہ آئندہ صفحہ میں آنے والا ہے) **قُلْ لَا إِسْلَامُ عَلَيْهِ أَجْرٌ إِلَّا الْمُوْدَةُ فِي الْقُرْبَىٰ**

یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں آپ سے اجرت نہیں مانگتا مگر رشتہ داری کی محبت مانگتا ہوں لیکن اس کے باوجود شریح نے اسے مار ڈالا یعنی محمد بن طلحہ کو اور یہ شعر پڑھا وہ مجھے حم کی یاد دلاتا ہے جبکہ نیزہ چلنے لگا ہے پس اس نے کیوں نہ حم کی تلاوت کی لڑائی میں آنے سے پہلے

لیس لہ دعوۃ یعنی الوشن۔

الوشن۔ بت یعنی الوشن کہہ کرہ ضمیر کا مر جمع بتایا

یسخرون۔ ایندھن بنایا جائے گا

يَذَكِّرُ النَّارَ۔ وَهُوَ الَّذِي جَنَّهُمْ كَآگَ سَدْرَارَ ہے تھے

لم نقطط۔ مایوس کیوں کرتے ہیں

وَأَنَا أَنْدَرُ۔ کیا میں اس بات کی طاقت رکھتا ہوں

مساوی اعمال کم۔ تمہارے برے اعمال کے باوجود

بناء۔ صحن

سورہ لحم سجدہ سورۃ فضیلت

اس سورت کے دونام ہیں لحم سجدہ اور فضیلت

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر دو میں ہے

مکی سورت ہے

توقینی نمبر 41

نزولی نمبر 61

کل آیات 54

رکوع 6

قال رجل۔

رجل سے مراد نافع بن الازرق ہے

تختلف علی۔

جو مجھ پر مختلف ہیں یعنی مجھے ایک دوسرے کے خلاف نظر آتی ہیں

فلا آنساب بینھم۔ ان کے درمیان کوئی قرابین نہیں ہوگی

نافع بن الازرق نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے تین سوالات کیے اور کہا کہ مجھے قرآن میں چند جگہیں ایک دوسرے کے خلاف نظر آتی ہیں

سوال نمبر 1۔

اللہ نے سورۃ المؤمنین کی آیت نمبر 101 میں کہا
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ اس دن وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال نہیں کریں گے اور سورۃ الاصفات کی آیت نمبر 27 میں فرمایا
يَتَسَاءَلُونَ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں گے
تو ان دو آیات میں تعارض محسوس ہوتا ہے

سوال نمبر 2۔

دوسرے سوال نافع بن ازرق نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی آیت نمبر 42 میں فرمایا مشرکین اس دن کوئی بات اللہ سے
نہیں چھپا سکیں گے لیکن اللہ نے سورہ النعام کی آیت نمبر 23 میں بتایا کہ اس دن مشرکین یہ کہیں گے، "وَاللَّهُ رَبُّنَا كَمَا كَنَّا مُشْرِكِينَ،"
اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم تو شرک کرنے والے نہیں تھے تو اس آیت کے مطابق انہوں نے اپنے شرک کو چھپایا

سوال نمبر 3۔

نافع بن ازرق نے یہ کہا کہ سورۃ النازعات کی آیت نمبر 23 سے 30 تک تلاوت کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے پہلے آسمان کو
پیدا کیا اور سورہ لمج سجدہ کی آیت نمبر 9 سے 11 تک تلاوت کریں تو
معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے پہلے زمین کو پیدا کیا تو مجھے ان دونوں آیات میں تعارض محسوس ہوتا ہے
(یہ تین سوال تعارض پر مبنی تھے اور چوتھا سوال الگ ہے اس کی نوعیت الگ ہے)



بخاری شریف کتاب التفسیر

وكان اللہ غفور رحیما۔ یہ سورہ نساء کی آیت نمبر 106 ہے

وكان اللہ عزیز احکیما۔ یہ سورہ نساء کی آیت نمبر 158 ہے

وكان اللہ سمیعاً بصیراً یہ سورہ نساء کی آیت نمبر 134 ہے

۔

سوال نمبر 4۔

نافع بن ازرق نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے چوتھا سوال یہ کیا کہ سورہ نساء کی آیت نمبر 106 میں ہے وکان اللہ غفور رحیما اور سورہ نساء کی آیت نمبر 158 میں ہے وکان اللہ عزیز احکیما اور سورہ نساء کی آیت نمبر 134 میں ہے وکان اللہ سمیعاً بصیراً ان سب آیات میں کان ما ضی کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے تھا یعنی اللہ تعالیٰ غفور و رحیم تھا زبردست حکمت والا تھا خوب سننے والا دیکھنے والا تھا

گویا کہ یہ حالت گزر گئی ہے اب نہیں ہے

فِ الْنَّفَقَةِ الْأُولَى كَيْ تُشَرِّعَ ثُمَّ نَفْعِنَ الصُّورَ فَصَعَنَ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ هُوَ

جواب سوال نمبر 1۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پہلے سوال کا جواب یہ دیا کہ سورہ مومنون کی آیت نمبر 101 میں جو لیتساء لوں ہے وہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے وقت ہے یعنی جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا لوگ آپس میں سوال بھی نہیں کر سکیں گے اور سورہ صافات کی آیت نمبر 27 میں جو لیتساء لوں ہے وہ دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے وقت ہے اس لیے کہ

ثُمَّ نَفْنِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يُنْظَرُونَ

جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب زندہ ہو جائیں گے اور وہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے لہذا دونوں آیتوں میں تعارض نہ رہا

جواب سوال نمبر 2۔

دوسرے سوال یہ تھا کہ قیامت کے دن اللہ سے کوئی بات نہیں چھپاسکے گا اور سورہ النعام کی آیت نمبر 23 میں فرمایا کہ مشرکین یہ کہیں گے ماکنا مشرکین ہم تو مشرک نہیں تھے تو مشرکین نے اپنا شرک چھپالیا لہذا دونوں آیات میں تعارض ہوا

اس کا جواب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ انہوں نے یہ دیا کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکے گا کنا مشرکین کہنے کی تفصیل یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اخلاص والے مومنین کے گناہوں کو معاف کر دے گا مشرکین یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے آؤ ہم بھی کہتے ہیں لم تَكُنْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ پھر اس وقت ان کے بولتے منہ پر مہر لگادی جائے گی پھر ان کے پاتھ اور ان کے جوارح گواہی دیں گے کہ یہ مشرک تھے اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ سے کوئی بات چھپائی نہیں جاسکتی

خلاصہ یہ ہوا کہ کتمان یعنی چھپانا یہ شہادت جوارح سے پہلے ہے اور عدم کتمان شہادت جوارح کے بعد ہے لہذا ان دونوں آیتوں میں تعارض نہ رہا

یو میں آخرین۔ دوسرے دونوں میں

دھا الارض۔ زمین کو ہموار کیا

والاکام ٹیلے

جواب سوال نمبر 3۔

تیسرا سوال نافع بن ازرق نے یہ کیا کہ پہلے زمین پیدا کی گئی یا آسمان سورۃ النازیات کی آیت نمبر 23 سے 30 تک معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آسمان پیدا کیا گیا اور سورہ الحم سجدہ کی آیت نمبر 9 سے 11 تک معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمین پیدا کی گئی تو ان دونوں آیات میں تعارض ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب کمال کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں آیتوں کا غور سے مطالعہ کیجیے تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے

پہلے زمین کو پیدا کیا دو دنوں میں پھر آسمانوں کو پیدا کیا دو دنوں میں پھر دھوارض یعنی زمین کو ہموار کرنا یہ دو دنوں میں ہوا دھا کہتے ہیں زمین کو ہموار کرنا اور اس کا مطلب ہے پانی نکالنا سبزہ نکالنا پھاڑوں کو پیدا کرنا اونٹوں کو پیدا کرنا ٹیلوں کو پیدا کرنا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے یہ دو دنوں میں پیدا ہوا

لہذا پہلے دو دنوں میں زمین کو پیدا کیا پھر دو دنوں میں آسمانوں کو پیدا کیا پھر دو دنوں میں زمین کو ہموار کیا یہ کل دن ہو گئے چار دن زمین پر لگے دو دن آسمان پر

سوال کرنے والے نے دھوارض کو خلق ارض سمجھ لیا تھا

جواب سوال نمبر 4۔

چھو تھے سوال کا کا جواب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ کان ماضی کا صیغہ ہے اس کا لغوی معنی ہے تھا لیکن یہاں کان دوام کے لیے ہے اس لئے کہ ہم اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہیں



بخاری شریف کتاب التفسیر

مفردات کی تشریح

ممنون۔ حساب کیے ہوئے

اقوا تھا۔ ان کا رزق

نحسات۔ منحوس

وقیضنا ہم قرناء۔

دوسرے نسخوں میں اس کا معنی ہے قرآن بھم

یہاں اس نسخے میں اس کا معنی نہیں ہے

وقیضنا ہم قرناء۔ اور ہم نے شیطان کو ان کا ساتھی بنادیا

إحتَرَث۔ لہلہانے لگتے ہے

بالنبات۔ اگنے والی چیزیں

آکما محا۔ کم کی جمع ہے کو پل

آنا محقق بجا۔ میں اس کا حقدار تھا

فَهُدٰيْهُم۔ آیت نمبر 17 میں ہے

امام بخاری رحمہ اللہ یہاں تشریح اراءۃ الطریق کی کر رہے ہیں قرآن مجید میں اور جگہ بھی اراءۃ الطریق کا معنی ہے

اشکال۔

یہاں اشکال ہوتا ہے کہ آیت نمبر 17 میں، "وَمَا شَمُودٌ فِيْهِمْ فَاسْتَحْبُوا الْعُمَى عَلَى الْهُدُىٰ"

جب اللہ نے گمراہی دے دی تو وہ کیسے گمراہ ہوئے

جواب۔

یہاں ہدایت سے مراد اراءۃ الطریق ہے

اللہ تین اور جگہ پر ہدایت سے اراءۃ الطریق والا معنی مراد لیا یہ استظراد بتایا

1۔ وَهَدَىٰ النَّبِيُّنَ 2۔ وَهَدَىٰ النَّبِيُّنَ یہ سورہ انسان کی آیت نمبر 3 ہے ہدایت کا معنی راستہ دکھانا

3۔ أَوْلَئِكَ الَّذِينَ هُدُوا اللَّهُ فِيْهِمْ بِهُدَىٰ اللَّهِ آُورَدَهُ

قرآن الفرقی۔ کونپل کی جعلی

آکام کا واحد کم ہے

ولی حیم۔ گہرہ دوست / دل سوز دوست

من محیص۔ ہننا دور ہو جانا

مریت۔ یہاں دو قراءاتیں ہیں

1۔ مریت جہور کے نزدیک ہے یہی مصحف میں ہے

2۔ مریت یہ حضرت حسن رحمہ اللہ کے نزدیک قراءات ہے دونوں کا معنی ایک ہے شک

اعملوا ما شئتم۔ وَعِيد

خضع عاجز ہو جائیں گے

باب قوله و ما كنتم تسترون آن يشهد عليكم --- مما تعملون

و ما كنتم تسترون - تم پر د نہیں کرتے تھے

یعنی گناہ کرتے وقت تم یہ سوچ کر پر د نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف گواہی نہ دے تمہارے کان

فتن۔ داماد

باب قوله و إلکم ظلم

عند البيت - بيت اللہ کے قریب

قلیلہ فقہ قلو بحمر - انکے دلوں کی سمجھ بیت تھوڑی تھی

سوال - اس حدیث کا ترجمہ الباب سے کیا تعلق ہو گا

جواب - اس واقعہ پر آیت نمبر 22,23 نازل ہوئی تو انشکال نہ رہا

باب قوله فان يصبر و افالنار مثوى لحم --- من المعتبيين

فان يصبر و اما معنى فان يصبر و افي النار فالنار مثوى لحم

فان يصبر و افي النار فالنار مثوى لحم

سوال - صبر کرنے والوں کے ساتھ تو اللہ ہوتا ہے پھر اس آیت کا کیا مطلب ہو گا کہ اگر وہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانہ آگ ہی ہو گا

جواب - جناب کیسے ہو سکتا ہے مارا اس کا جواب سیاق و سبق سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ یہ جہنم میں جانے والوں کا ذکر ہو رہا ہے

فان يصبر و اما معنى فان يصبر و افي النار فالنار مثوى لحم

اب جہنم کی آگ میں وہ صبر کریں گے تو جہنم ہی ان کا ٹھکانا ہے یعنی دنیا میں صبر کرنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے لیکن جہنم میں صبر کرنا کچھ کام نہیں آتے گا

وَإِن يَسْتَعْتَابُ فَأَنَّهُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ

شَنَحَ الْهَنْدَ بِهَا یہ ترجمہ کیا ہے جو تفسیر عثمانی میں ہے اگر وہ منانا چاہیں تو انکو کوئی نہیں مناتا
(یہ اس دور کا محاورہ ہے)

اصل میں استعتاب کا معنی ہوتا ہے عتاب سے بچنا

ترجمہ

دنیا میں معافی مانگ کر اللہ کو منایا جا سکتا ہے لیکن جہنم میں جا کر اللہ سے معافی مانگ کر اللہ کو نہیں منا سکیں گے

.....

سورۃ الحم عشق سورۃ الشوری

1- اس سورت کے دونام ہیں

(1) الحم عشق (2) شوری

الحمد عشق یہ پہلی آیت میں ہے حروف مقطعات

2- دوسرا نام شوری ہے شوری کا معنی ہے آپس میں مشورہ کرنا

3- کیونکہ اس سورت میں مشورہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے اس سورت کا نام سورۃ الشوری رکھا

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 38 میں ہے وامر ھم شوری بینھم

4- یہ سورت ہے

5- توقیفی نمبر 42

6-نzdvi نمبر 62

7-آیات 53

8-رکوع 5

مفردات کی تشریح

عقیما۔ بانجھ

سورۃ حمز خرف

1- اس سورت کے دونام ہیں حمز خرف اور سورۃ ز خرف

2- خرف عربی سونے کو کہتے ہیں اور سنہری نقش و نگار کو بھی کہتے ہیں

3- ملکی سورت ہے

4- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 35 میں ہے وز خرقا

5- توقیفی نمبر 43

6- نzdvi نمبر 63

7- کل آیات 89

8- رکوع 7

مفردات کی تشریح

اسفونا۔ ہم کو غصہ دلایا

مقررین۔ ہم قابو پانے والے نہ تھے

یعنون الا وثان کہہ کر عبد نجم کی ہم ضمیر کا مرجع بتایا ہے

یصدون۔ اس میں دو قراءتیں ہیں

1۔ یَصِدُّونَ بکسر الصاد جمہور کے نزدیک ہے اور مصنف میں بھی اسی طرح ہے

2۔ یَصِدُّونَ بضم الصاد یہ قراءت امام نافع ابن عمر امام کسائی کے نزدیک ہے

یَصِدُّونَ کا معنی یضجون چلاتے ہیں شور کرتے ہیں

مجموعون۔ اجماع کرنے والے

انی بر آءِ ممایعبدون

بر آء میں دو قراءتیں ہیں

بِرَآءٌ یہ جمہور کے نزدیک ہے صحف میں بھی اسی طرح لکھا ہے

بِرِّیٰ یہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

بِرَآءٌ واحد تثنیہ جمع مذکرمونث سب کے لیے آتا ہے کیونکہ یہ مصدر ہے

اگر بِرِّیٰ ہو تو تثنیہ کے لیے برنان اور جمع کے لئے برتوں کہیں گے

قرآن مجید میں بِرَآءٌ صرف اس جگہ ہے سورہ زخرف کی آیت نمبر 26 میں اور بِرِّیٰ قرآن مجید میں 9 جگہ آیا ہے ان میں سے

ایک سورہ توبہ کی آیت نمبر 3 ان اللہ بِرِّیٰ ممن المشرکین و رسولہ

باب قوله ونادوا يماك ليقض عليناربك

ونادوا يماك میں دو قراءتیں ہیں

1- یاماک-2- یمال

الا کواب والا باریق الی لآخر اطیم لها

چاہے کی کیتلياں

خر اطیم سونڈھ

(سودان کا دار الحکومت)

.....
سورۃ الدخان

1- دخان دھواں کو کہتے ہیں

2- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 10 میں ہے یوم تاتی السماء بدخان میں

3- مکی سورت ہے

4- توقیفی نمبر 44 ہے

5- نزولی نمبر 64

6- آیات 59 ہیں

7- رکوع 3ع

8- سورۃ کانام دخان ہے

رہوا۔ خشک راستے

کلمہل۔ تل چھٹ

مُسْعَ۔ یمن کے بادشاہ کو قیع کہتے ہیں

جبشہ کے بادشاہ کو نجاشی کہتے تھے

مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون (موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جو فرعون تھا اس کا نام رامسیس تھا) کہتے تھے

ایران کے ہر بادشاہ کو خسرو کہتے ہیں

غائبانہ نماز جنازہ ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز نہیں ہے

روم کے ہر بادشاہ کو کسری کہتے تھے

سورۃ الجاشیہ

1۔ مکی سورت ہے

2۔ جاشیہ کا لغوی معنی ہے گھٹنوں کے بل بیٹھنے والی

3۔ یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 28 میں ہے

و تری کل اہ جاشیہ

4۔ قیامت کے دن آپ دیکھیں گے ہر امت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو گی عاجزی کے ساتھ بے بی کے ساتھ

5۔ توقیفی نمبر 45

6۔ نزولی نمبر 65

7۔ آیات 37

4۔ رکع

جاشیہ۔ گھنٹوں کے بل بیٹھنے والی

باب قوله وما يحکلنا الا الدھر

وَإِنَّ الدَّهْرَ كَمَا مَعَنِي اَنَا خَالقُ الدَّهْرَ

.....
سورۃ الاحقاف

1۔ احقافِ حُقُفٌ کی جمع ہے حُقُفٌ کہتے ہیں ریت کا ٹیلہ احقاف کا معنی ریت کے ٹیلے

2۔ احقاف کا علاقہ قوم عاد کا مسکن تھا جس کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بننا کر بھیجا گیا تھا

3۔ سورۃ الاحقاف کا نام آیت نمبر 21 میں ہے

اذا نذر قوہ بالاحقاف

4۔ مکی سورت ہے

5۔ توقیفی نمبر 46

6۔ نزولی نمبر 66

7۔ آیات 35

8۔ رکع

وَقَالَ بِعِصْنِمٍ أَثْرَةٌ وَأَثْرَةٌ وَأَثْرَةٌ بَقِيَةٌ عَلَمٌ

آثَرَةُ وَإِثْرَةُ وَأَثَارَةُ بَقِيَّةٍ عِلْمٌ ان سب کا معنی ایک ہے

بَقِيَّةُ الْعِلْمِ

وَأَثَارَةُ۔ آیت نمبر 4 میں ہے مِنْ قَبْلِ هَذَا وَأَثَارَةُ

مِنْ عِلْمٍ

آثَرَةُ مِنْ عِلْمٍ كا معنی بَقِيَّةٍ مِنْ عِلْمٍ

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا وہ قال بعْضُهُمْ آثَرَةُ وَإِثْرَةُ يہ عبارت لا کرامہ بخاری وَأَثَارَةُ بَقِيَّةٍ عِلْمٌ میں چھ قراءتیں بتائی ہیں

1۔ آثَرَةُ 2۔ إِثْرَةُ 3۔ آثَرَةُ 4۔ آثَرَةُ

5۔ آثَرَةُ 6۔ إِثْرَةُ

اللَّذِينَ كَفَرُوا سُورَةُ مُحَمَّدٍ

یہاں سورۃ محمد کی آیت کا ایک حصہ لکھا ہے بعض نسخوں میں سورۃ محمد کے ابتدائی الفاظ لکھ دیے گئے ہیں بعض میں سورۃ محمد بھی لکھا ہوا ہے چنانچہ بخاری شریف کا جو ہندی نسخہ ہے اور علامہ قسطلانی کا نسخہ ہے اس میں اللذین کفروالکھا ہے بخاری شریف کا ایک نسخہ نسخۃ الحافظین کہلاتا ہے اس میں سورہ محمد کا نام لکھا ہے

1۔ اس سورت کا نام سورۃ محمد ہے

2۔ اس لیے کہ یہ نام آیت نمبر 2 میں ہے وَأَمْنَوْا بِمَا نَزَّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

3۔ اس لیے اس کا نام سورۃ محمد رکھا گیا

4۔ توقیفی نمبر 47

5۔ نزولی نمبر 95

6۔ مدینی سورت ہے

7۔ آیات 38

8۔ رکوع

.....
سورۃ الفتح

1۔ مدینی سورت ہے

2۔ توقیفی نمبر 48

3۔ نزولی نمبر 111

4۔ کل آیات 29

5۔ رکوع 14

6۔ فتح کا معنی کھولنا

7۔ یہاں سے فتح مکہ مراد ہے جس کا ذکر اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے انا فتحنا لک فتحا میمنا

8۔ سورۃ کانام سورۃ فتح ہے

شطءُ اسنبل۔ سٹے کی سوٹی

باب انا فتحنا لک فتحا میمنا

قال الحمد بیهی۔

یہ آیت صلح حدبیہ کے بارے میں نازل ہوئی اس میں خوشخبری فتح مکہ کی ہے

باب قولہ لیغفرنک اللہ ما تقدم --- صراطاً مستقیماً

ستقطر۔ پاؤں پھول کر سونج جاتے ہیں



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ الحجرات

- 1۔ سورۃ کا نام سورۃ الحجرات ہے یہ جمع ہے حجرۃ کی اس کا معنی ہے کمرہ
- 2۔ یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 4 میں ہے ان اللذین ینا دونک من و رآء الحجرات، یعنی بے شک وہ لوگ جو آپ کو کروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں
- 3۔ چونکہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آداب گفتگو بتائے گئے ہیں کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کروں کے پیچھے سے پکارتے تھے اس کو بے ادبی شمار کیا گیا ہے
- 4۔ مدینی سورت ہے
- 5۔ توقیفی نمبر 49
- 6۔ نزولی نمبر 106
- 7۔ رکوع 2
- 8۔ آیات 18

لا تفتأتوا کا معنی لا تسبقو اتم سبقت مت لے جاؤ

اَخْلَصَ - پر کھلیا امتحان لے لیا

ولا تنازوا۔ مسلمان کو یہودی کافر کہنا یہ برعے القاب سے پکارنا ہے

باب قوله لاتر فعوا اصواتكم فوق صوت النبى

الخیر ان - خير کی تثنیہ بیت زیادہ بھلائی کرنے والا

کا دال الخیر ان یھلاکا۔ قریب تھا کہ بہت زیادہ بھلائی کرنے والے ہلاک ہو جاتے

رکب۔ قافله

قدم عليه رکب بنی تمیم

یہ 9 ہجری کا واقعہ ہے (انہوں نے درخواست کی تھی کہ کسی کو ہمارا سردار مقرر کر دیں یہ جملہ یہاں نہیں ہے تفصیلی روایات میں موجود ہے)

انجی بنی مجاشع۔ جو بنی مجاشع کا بھائی تھا بنی مجاشع یہ بنو تمیم کی ایک شاخ ہے

قال نافع کا احفظ اسمہ۔ انکا نام ققلاع بن معبد بن زرارہ تھا یہ نام آئندہ باب کی روایت میں آرہا ہے

خلافی۔ مجھ سے اختلاف کرنے کا

سمع۔ آہستہ آواز سے سنانا

حتیٰ تقطیمہ۔ یہاں تک کہ وہ ان سے پوچھتے تھے

عن ایہ۔ اپنے جد امجد سے

اقتنى - گم بایا

رجل سے مراد سعد بن معاذ

انا علم لک علمہ۔ میں اس کے بارے میں پتہ کر کے

آپ کو خبر دوں گا

منکسا۔ جھکائے ہوئے

شہر۔ بہت بڑی

باب قوله ان اللذين ينادونك من وراء--- اكثراهم لا يعقلون

فتمار پا۔ زبانی جھگڑا ہو گیا

سورة ق

1۔ سورۃ ق اس کا نام ہے

2- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

۳۔ مکی سورت ہے

50- توقيع نمبر 4

5- نزولی نمبر 34

6- آیات 45

7- رکوع 3

8- حروف مقطعات میں سے ہے

مفردات کی تشریح

ادبار النجوم۔ یہ سورت طور کی آیت نمبر 49 ہے

ادبار السجدہ یہ سورت ق کی آیت نمبر 40 ہے

لفظ اذبار اور اذبار میں تین قراءات میں ہیں

قراءت نمبر 1۔

امام عاصم کے نزدیک سورۃ قٰ میں فتحہ ہے یعنی اذبار السجدہ مصحف میں اسی طرح ہے

اور امام عاصم کے نزدیک سورۃ طور میں ہمزہ کے نیچھے کسرہ ہے یعنی اذبار النجوم اسی طرح مصحف میں ہے

قراءت نمبر 2۔

و تکسر ان جمیعاً یعنی سورۃ قٰ اور سورۃ طور دونوں میں اذبار پڑھیں یہ امام حمزہ امام نافع امام ابن کثیر کی قراءات ہے

قراءت نمبر 3۔

و تضیبان یعنی سورۃ قٰ اور سورۃ طور دونوں میں ہمزہ پر فتحہ پڑھیں یعنی اذبار النجوم اور اذبار السجدہ

اس سے ان تینوں قراءتوں میں رسم الخط میں تو کوئی تبدیلی نہیں آئے گی لیکن معنی میں فرق اجائے گا

اگر آذبار پڑھیں تو یہ ذہر کی جمع ہے یعنی ان ستاروں کے پیچھے ان سجدوں کے پیچھے

اور اگر آذبار پڑھیں تو یہ باب افعال کا مصدر ہے اس کا پیچھے کرنا تو گویا کہ صینے فرق آئے گا مفہوم میں فرق نہیں آئے گا

اس بارے میں ایک اصولی ذہن میں رکھ لینا چاہیے باب افعال کے وزن پر جو لفظ آئے گا اس کے ہمزہ کے نیچھے کسرہ پڑھیں گے تو وہ باب افعال کا مصدر ہو گا اور اگر ہمزہ پر فتحہ پڑھیں تو وہ کسی نہ کسی چیز کی جمع بن جائے گی جیسے اخبار کا معنی خبر دینا اور اخبار خبر کی جمع ہے افراد کا معنی ہے الگ الگ کرنا اور افراد فرد کی جمع ہے

.....

سورۃ الزاریات

1۔ سورت کا نام سورۃ زاریات ہے

2۔ الزاریات زاریۃ کی جمع ہے بمعنی بکھیرنے والی ہوا

اڑانے والی ہوا

3۔ یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے والزاریات زروما

4۔ مکی سورت ہے

5۔ توقیفی نمبر 51

6۔ نزولی نمبر 67

7۔ آیات 60

8۔ رکوع 3

.....

سورۃ طور

1- طور ایک پہاڑ کا نام ہے

2- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے والطور

3- کی سورت ہے

4- توقیفی نمبر 52

5- نزولی نمبر 76

6- رکوع 2

7- آیات 49

8- سورۃ کا نام سورۃ طور ہے

سورۃ النجم

1- نجم ستارہ کو کہتے ہیں

2- یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے والنجم اذا صوی

3- کی سورت ہے

4- توقیفی نمبر 53

5- نزولی نمبر 23

6- رکوع 3

7- آیات 62

8- اس سورت کا نام سورۃ النجم ہے

رب اشعری۔ شعری کامال

شعری ایک ستارہ کا نام ہے اسے مرزم الجوزاء بھی کہتے ہیں

سمدون۔ وہ کھلیتے ہیں

البر طمۃ۔ ایک کھلیل کو کہتے ہیں

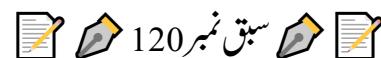
رویت باری تعالیٰ کے حوالے سے کبار صحابہ میں اختلاف تھا

قف شعری۔ میرے بال کھڑے ہو گئے / میرے رو نگٹے کھڑے ہو گئے

این انت من ثلاٹ۔ تین باتیں کیا تو سمجھ نہیں سکتا

حد تکھن۔ جو تجھ سے یہ تین باتیں بیان کرے

کتم۔ اللہ کے کسی حکم کو چھپایا ہے



بخاری شریف کتاب التفسیر

ولکنہ آئی جبرئیل فی صورتہ مر تین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دو مرتبہ اصلی شکل میں دیکھا

1- مرۃ علی الارض فی الافق الاعلی

ایک مرتبہ زمین پر رہتے ہوئے آسمان کی بلندیوں میں دیکھا

2- ومرۃ فی السمااء عند سدرۃ المنشی

آسمانوں میں سدرۃ المنشی کے پاس دیکھا

من حدثک ان محمد أرأى ربه فقد كذب

مسئلہ روایت باری تعالیٰ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقع پر اللہ کو دیکھا ہے یا نہیں

اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رائے میں اختلاف رہا ہے

1- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو نہیں دیکھا

2- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مراجع کے موقع پر اللہ کو دیکھا ہے

3- بعض صحابہ اور بعض مفسرین و محدثین کا یہ رجحان ہے کہ آئہ رَأَىٰ بِقُلْبِهِ لَا يُعْيِنُهُ

یعنی دل سے دیکھا آنکھوں سے نہیں دیکھا

چنانچہ امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی کہ

آئَهُ رَأَىٰ رَبَّهِ بِقُوَادِهِ مِرْتَن

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دل سے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے

اس پر محدثین نے لکھا ہے کہ اس توجیہ کے مطابق حضرت عبد اللہ بن عباس کی اثبات روایت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی نفی روایت کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی نفی روایت کو نفی روایت بصر پر محمول کیا جائے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اثبات روایت کے قول کو روایت بالقلب پر محمول کیا جائے لیکن محدثین لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس کا مشہور قول یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت بالعين ہوئی تھی

4- بعض محققین علماء کا یہ بھی کہنا ہے کہ سورۃ الانعام کی آیت 103 میں، "لَا تَدْرِكَهُ الْأَبْصَارُ،"

یہ عالم دنیا کے لئے ہے اور سات آسمانوں سے اوپر روایت باری تعالیٰ کو عالم آخرت پر محمول کیا جائے گا

جیسا کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب کا تعلیم الدین کے حاشیہ میں لکھا ہوا ہے

5- ہمارے اکثر اساتذہ اور مشائخ اس مسئلہ روایت باری تعالیٰ کے بارے میں توقف اختیار کرنے کو کہتے ہیں جیسا کہ علامہ قرطبی نے لکھا اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن کے اندر سورۃ النجم کی تفسیر میں لکھا یہ تمام تفصیلات بیان کرنے کے بعد اس مسئلہ میں توقف اختیار کرنا چاہیے

باب قوله اقدر ای من آیات ربہ الکبریٰ

رفرفا۔ قالین

سد۔ ڈھانپا ہوا تھا

الافق۔ آسمان کی بلندی

سنن نسائی میں یہی روایت حضرت عبد اللہ بن عباس سے موجود ہے اس میں الفاظ

،،ابصر نبی اللہ جبراً میلَ علی ررفِ،،

باب قوله افرء يتهم الات والعزى

یلت۔ ملتا تھا یعنی حاجیوں کو ستوا کا پانی پلاتا تھا

اقامِ رُكْ۔ ہم جو اکھیتے ہیں

باب قوله ومن وقار الثالثة الأخرى

بالمشلل۔ جگہ کانام ہے

باب قولہ فاسجدوا اللہ واعبدوا

مشرکین نے سجده اس لیے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کر رہے تھے تو ان کے بتوں کے نام آئے تھے تو میں اپنے بتوں کے نام سن کر سجده میں گر گئے تھے

الارجل۔ امیہ بن خلف

اقربت الساعۃ

1- اس سورت کا نام اقربت الساعۃ ہے

2- دوسرا نام سورۃ القمر ہے دونوں نام پہلی آیت میں ہیں اقربت الساعۃ ونشق القمر

3- اس میں شق القمر کا مجزہ بیان ہوا اس لیے سورۃ کا نام سورۃ القمر رکھا گیا قمر کا معنی چاند

اور اقربت الساعۃ قیامت قریب آگئی ہے یہ نام اس لئے رکھا گیا مجزہ شق القمر یہ قرب قیامت کی علامت ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھ کی دونوں انگلیوں کو ملاتے ہوئے

،،آنا و الساعۃ کھاتین،،

میں اور قیامت دونوں اس طرح قریب قریب ہیں

جیسا کے یہ دو انگلیاں قریب قریب ہیں اس لیے سورۃ کا نام اقربت الساعۃ رکھا گیا

4- توفیق نمبر 54

5- نزولی نمبر 37

6- کمی سورت ہے

7- آیات 55

8- رکوع 3

باب قولہ و لقدر سرنا القرآن للذ کر فھل من مذکور

یہ سورت القمر میں چار مرتبہ آیا ہے

1۔ آیت نمبر 17

2۔ آیت نمبر 22

3۔ آیت نمبر 32

4۔ آیت نمبر 40

اللہ تعالیٰ نے گزشتہ قوموں کے چار واقعات ذکر کر کے ہر واقعہ کے بعد یہ فرمایا کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے
آسان کیا ہے پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا

مُذکور میں دو قراءتیں ہیں

مُذکور اور مُذکَر

مُذکَر

اصل میں إِذْكَرِيَّةً كَرِإِذْكَارِ فَهُوَ مُذْكَرٌ یہ باب افتغال ہے

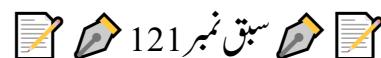
علم الصیغہ میں یہ قانون لکھا ہے کہ فاء افتغال دال یا ذال ہوتا نے افتغال کو دال یا ذال میں بدل کر ادغام کر دیتے ہیں اور یہ بھی
جائز ہے کہ اگر فاء افتغال ذال ہوتا نے افتغال کو دال میں بدل دیں اور فاء افتغال کی ذال کو بھی دال میں بدل دیں اور ادغام
کر دیں مُذکَر میں یہی ہوا ہے کہ اصل میں إِذْتَكَر

تھاتاء کو دال میں بدل اپھر ذال کو بھی دال میں بدل اپھر ادغام کیا تو إِذْكَرِيَّةً كَرِإِذْكَارِ اصل میں مذکر تھا

اور اگر اس میں تاء افتقال کو ذال میں بد لین اور ذال کا ذال میں ادغام کر دیں تو پھر مذکور ہوا

باب قوله سیہزم اجمع و یوں الدبر

سیہزم اجمع۔ عن قریب جماعت شکست کھائے گی



بخاری شریف کتاب التفسیر

باب قوله بل الساعة موعد هم

ادھی۔ شدید

وامر۔ کڑوا

الحقت۔ اصرار کیا یعنی آپ نے دعائیں حد کر دی

.....

سورۃ الرحمن

رحمان کا معنی بڑا مہربان

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

مدنی سورت ہے

توقیفی نمبر 55

نزوی نمبر 97

آیات 78

رکوع 3

سورت کا نام سورۃ الرحمن

الوزن سے مراد ترازو کی زبان ہے

زبان سے مراد ترازو کا وہ حصہ ہے جو ہاتھ میں رکھا جاتا ہے

والعصف کھیتی کا سبز حصہ جب اس میں سے کچھ کاٹ لیا جائے پکنے سے پہلے

شخ الہند نے عصف کا معنی بھس کیا ہے

والریحان اس کا پہنہ

ریحان کا معنی رزق بھی ہے

ورق پتے کو کہتے ہیں

ریحان اصل میں خوشبو دار پھول کو کہتے ہیں۔ ہم اس کو نیاز بولا کا پھول بھی کہتے ہیں جس کی ہری ہری پتیاں ہوتی ہیں۔

رب المشرقین

مشرق۔ طلوع ہونے کی جگہ

دو مشرقوں سے مراد سردیوں میں سورج کا ایک مشرق ہوتا ہے اور ایک گرمیوں کے موسم میں طلوع ہونے کی جگہ ہوتی ہے۔

رب المغاربین

دو مغربوں سے مراد سردیوں میں سورج کا ایک مغرب ہوتا ہے اور ایک گرمیوں کے موسم میں مغرب ہوتا ہے یعنی غروب ہونے کی جگہ۔

المشرقین و رب المغاربین

قرآن مجید میں سورہ نمبر 73 سورہ مزمول کی آیت نمبر 9 میں ہی رب المشرق وال المغرب ایک مشرق اور ایک مغرب کا رب

سورۃ الرحمن کی آیت نمبر 17 میں ہے رب المشرقین و رب المغاربین

اور سورۃ المعارج کی آیت نمبر 40 میں ہے فلا فِرْسَمٌ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ کئی مشرقوں اور مغاربوں کے رب

ان تینوں آیات میں تطیق کیسے ہو گی؟

در اصل اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ ہر روز سورج اپنی جگہ بدل کر طلوع ہوتا ہے اور ہر روز سورج اپنی جگہ بدل کر غروب ہوتا ہے 182 دن ایسا ہوتا ہے پھر 182 دن کے بعد سورج واپس اپنے پہلے کنارے پر آتا ہے تو یہ کل 360 دن ہو گئے اس طرح سال مکمل ہو جاتا ہے اب اگر ہر روز کے سورج کے طلوع و غروب ہونے کی جگہ مراد ہو تو 182 دن کل 364 مشرق اور مغرب ہو گئے۔

اسی لیے سورۃ المعارض آیت 40 میں کہاں فلا فِرْسَمٌ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

اور جب 182 دن گزرنے کے بعد مشرق و مغرب کے دو کنارے مراد ہوں ایک موسم گرم کا کنارہ اور ایک سردی کے موسم کا کنارہ تو دو مشرق اور دو مغرب مراد لئے اور سورۃ الرحمن کی آیت 17 میں فرمایا رب المشرقین و رب المغاربین۔

اور جب مشرق اور مغرب کی ایک سمت مرادی تو پھر سورۃ مزمول کی آیت 9 میں فرمایا رب المشرق و المغارب ایک مشرق اور ایک مغرب کا رب لہذا تینوں آیات میں تطیق ہو گئی۔

المنشات وہ کشتیاں جن کا باد بان او پر اٹھادیا گیا ہو۔

نحاس پیتل

مدھامت ان دو باغ کا لے رنگ کے۔ جب رنگ بہت زیادہ سبز ہوتا ہے تو وہ کالا نظر آتا ہے۔

فَاكْرَهُهُ وَنُخْلِي وَرْمَان

قال بعضم

یہ بخاری شریف میں کل 25 مقالات میں یہاں امام بخاری نے قال بعضم یا قال بعض الناس کہہ کر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تردید کی ہے

سب سے زیادہ قال بعض الناس یہ کتاب الحیل میں ہیں

فاکھہ۔ ہر وہ پھل جولزت کے طور پر کھایا جائے کھانے کے بعد

ثمر۔ ہر وہ پھل جوغذا کے طور پر کھایا جاتا ہے

ونخل درمان۔

اس میں اختلاف ہوا نخل اور رمان فاکھہ میں شامل ہے یا نہیں؟

اس مقام کی تشریح۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض لوگ (امام ابو حنیفہ) یہ کہتے ہیں کہ انار اور کھجور فاکھہ میں شامل نہیں ہیں بلکہ عرب ان کو فاکھہ شمار کرتے ہیں

در اصل جو پھل کھانے کے بعد لذت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ان کو فاکھہ کہتے ہیں اور جو پھل مستقل استعمال ہوتے ہیں اسے غذا کہتے ہیں جسے ثمر کہتے ہیں اب اس میں اختلاف ہے کہ رمان اور نخل یہ فاکھہ ہیں یا نہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ رمان اور نخل یہ فاکھہ نہیں ہیں بلکہ غذا ہیں

امام بخاری کہتے ہیں کہ آہل عرب انکو فاکھہ شمار کرتے ہیں

اس اختلاف کا نتیجہ اس وقت ظاہر ہو گا اگر کسی نے قسم کھائی والد لا اکل فاکھہ اللہ کی قسم میں فاکھہ نہیں کھاؤن گا پھر اس نے رہاں یا نخل کھائی تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وہ حانت نہیں ہو گا کیونکہ یہ دونوں فاکھہ نہیں ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حانت ہو جائے گا کیونکہ یہ دونوں فاکھہ ہیں

امام بخاری رحمہ اللہ سورہ رحمٰن کی آیت نمبر 68 سے استدلال کرتے ہیں کہ فاکھہ و نخل درمان

نخل و رمان میں واو جمع کے لیے ہے اس لیے
نخل و رمان فاکھہ میں شامل ہیں جیسے قرآن مجید میں دو جگہ اس کی نظیر ملتی ہے
نظیر نمبر 1۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 238

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی
صلوٰۃ الوسطی سے مراد عصر کی نماز ہے ظاہر ہے
الصلوٰۃ الوسطی ما قبل لفظ الصلوات میں شامل ہے بلکہ اسی طرح فاکھہ و نخل و رمان میں نخل اور رمان بھی فاکھہ میں شامل ہیں

نظیر نمبر 2۔

سورۃ الحج کی آیت نمبر 18

الْمُتَرَانَ اللَّهُ يَسْجُدُهُ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ
آگے لفظ ہے و کثیر من الناس و کثیر حق علیہ العذاب
ظاہر ہے کثیر من الناس و کثیر حق علیہ العذاب
یہ ماقبل من فی السماوات اور من فی الارض میں شامل ہے یہ امام بخاری رحمہ اللہ نے دو نظیریں پیش کی

احناف کی طرف سے جواب۔

احناف کی طرف سے جواب یہ دیا جاتا ہے کہ فاکھہ و نخل و رمان میں واو عطف جمع کے لیے نہیں ہے

بلکہ مغایرت کے لیے ہے اسی لیے احناف کہتے ہیں کہ فاکھہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو اس صورت میں عرف کا اعتبار ہو گا دیکھا جائے گا کہ اس کو عرف میں فاکھہ کہتے ہیں کہ نہیں اب عرب میں اس کو فاکھہ شمار کیا جاتا ہے اور غیر عرب میں اسے فاکھہ شمار نہیں کیا جاتا یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اصول الشاشی میں عرف کی مثال پڑھی کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ واللہ لا آکل بیضۃ اللہ کی قسم میں انڈہ نہیں کھاؤں گا اب اگر وہ کبوتری کا انڈہ کھالے تو وہ حانت نہیں ہو گا کیونکہ لغوی معنی کے اعتبار سے تو اس کو بیضۃ یعنی انڈہ کہتے ہیں لیکن عرف میں مرغی کا انڈا مراد ہوتا ہے اس لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ہاکہ نخل و رمان فاکھہ نہیں ہیں

دونوں نظیروں کا جواب۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے دو نظیریں پیش کی ہیں
احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ دو نظیریں فاکھہ و نخل و رمان کی نظیریں نہیں بنتی یہ قیاس مع الفارق ہے
کیونکہ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی اور الم تران اللہ یسجدہ میں عطف الخاص علی العام ہے یعنی خاص کا عطف کرنا عام پر
مقصود ہے جبکہ فاکھہ و نخل و رمان میں عطف مغایرت کے لیے ہے

.....

سورۃ الواقعہ

1- واقعہ کا معنی واقعہ ہونے والی مراد قیامت

2- یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

3- یہ سورت ہے

4- توقیفی نمبر 56

5- نزولی نمبر 46

6- آیات 96

7۔ رکوع 3

8۔ سورۃ کانام سورۃ الواقعہ ہے

فتت۔ چوراچورا

لتت۔ لت پت کر دیا گیا

المخضود۔ بچلوں سے لدھا ہوا

شوک۔ کانٹا

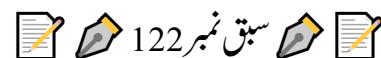
شیخ الہند رحمہ اللہ نے سدر مخصوصہ کا ترجمہ کیا ہے بیری کا درخت جس میں کانٹے نہ ہو

منضود۔ آیت نمبر 29 میں ہے کچھاتہ بہ تہ

الموز۔ کیلا 

کیلے کا درخت وہ واحد درخت ہے جس میں لکڑی نہیں ہوتی

ثلہ۔ امت



بخاری شریف کتاب التفسیر

یحیوم۔ کالادھواں

اللہیم۔ پیاسے اونٹ

اونٹ کی جہاں گردن ختم ہوتی ہے وہاں اللہ نے ایک مشکیزہ بنایا ہے تو پانی وہاں جمع کر لیتا ہے تو ہفتوں اس کو پانی نہیں ملتا تو وہاں سے تھوڑا تھوڑا کر کے اس کے معدہ میں جاتا رہتا ہے

شیخ الہند رحمہ اللہ نے اللہیم کا ترجمہ کیا ہے اونٹ تو نے ہوئے (تشک والے) فشار بون شرب اللہیم

ترجمہ۔

وہ پانی پینے والے ہونگے جیسا کہ پیاسے اونٹ ہوتے ہیں

لمغمون۔ لمزمون ان پر الزام لگایا

شیخ الہند رحمہ اللہ نے لمغمون کا ترجمہ کیا ہم قرض دار ہو گئے

عُرُبًا۔ کنواری لڑکیاں

موضوعہ یعنی منسوجہ۔ بننے ہوئے

ومنہ و خین الناقۃ۔ اونٹ پر کجا وہ باندھنے والی رسی

باکوب والباریق۔ آیت نمبر 18

الکوب پیالہ الباریق کیتیلی

الکوب۔ وہ پینے کا آلہ جس کا کان اور دستی نہیں ہوتی

اباریق۔ وہ پینے کا آلہ جس کی دستی اور ٹونٹی بھی ہوتی ہے

متر فین۔ خوشحال

ما تمثون۔ شیخ الہند رحمہ اللہ نے ترجمہ کیا ہے وہ پانی جو تم پکاتے ہو عورتوں کے رحم میں

للمقویں۔ جنگل میں سفر کرنے والے

بموقع النجوم۔ موقع میں دو قراءتیں ہیں

1۔ موقع 2۔ موقع

تورون۔ تم آگ نکالتے ہو

.....
سورۃ الحدید

1۔ حدید کا معنی ہے لوہا

2- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 25 میں ہے

3- جس میں اللہ نے لو ہے کی فضیلت بتائی ہے

4- مدینی سورت ہے

5- توقیفی نمبر 57

6- نزولی نمبر 94

7- کل آیات 29

8- رکوع 4

..... سورۃ الْمَجَادِلہ

1- سورۃ الْمَجَادِلہ اس کا نام ہے

2- الْمَجَادِلہ باب مفاسد ہے جادل یجادل مجادلہ اس کا معنی ہے آپس میں جھگڑنا

3- یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں آنے والے ایک لفظ سے مانعوں ہے قد سمع اللہ قول الٰتی تجادلک فی زوجہ، اللہ نے سن لی عورت کی بات جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی

4- مدینی سورت ہے

5- توقیفی نمبر 58

6- نزولی نمبر 105

7- آیات 22

8- رکوع 3

.....

سورۃ الحشر

1- توقیفی نمبر 59

2- نزولی نمبر 101

3- مدینی سورت

4- آیات 24

5- رکوع 3

6- اس سورت کا ایک نام سورۃ الحشر ہے حشر کا معنی ہے اخراج جمیعِ مِنْ مَكَانٍ إِلَى أَخْرَجَ

ایک جماعت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ نکالنا

ہم مفہومی ترجمہ کرتے ہیں جمع کرنا

میدانِ محشر جمع ہونے کی جگہ

7- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 2 میں ہے من دیار هم اول الحشر

8- اس سورۃ کا دوسرا نام بنی نظیر ہے یہ نام حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ذکر کیا ہے کیونکہ یہ سورت بنی نصیر کے

بارے میں نازل ہوئی اس سورت کا یہ نام اس سورت میں نہیں ہے لیکن چونکہ اس صورت میں بنی نصیر کو مدینہ کے علاقوں سے

نکلنے کا ذکر ہے اس لیے اس سورت کو سورت بنی نصیر کہتے ہیں یہ مفہوم اس سورت کی آیت نمبر 2 سے ماخوذ ہے ھوالذی

اخرج اللذین کفرو امن اهل الکتاب من دیار هم اول الحشر

الفاضحہ۔ رسوائرنے والی یعنی ہر ایک کا حال بتا کر رسوائرنے والی سورت

باب قوله وما انكم الرسول فخذوه

الا شمات۔ سوئی سے بدن کو گودوانے والیاں

آن ج کل اس کو کہتے ہیں میڈونوا

وال منتمنثات۔ چہرے کے بال اکھیر نے والی

وال منتقلجات۔ دانتوں کے درمیان کشادگی کروانے والیاں

الا اصلۃ۔ بالوں کے اندر اور بال لگوانا خوبصورتی کے لیے

انسانوں کے بال بچنا و گ لگانا انسانی بالوں کے یہ حرام ہے

باب قوله و يُؤثرون على آنفسهم

ایثار۔ اپنے تقاضا کو دبادینا دوسرا کو ترجیح دینا اسے ایثار کہتے ہیں

سورۃ الْمُتَّخِنَة

1- یہ نام دو طرح سے پڑھا جاتا ہے

(۱) بکسر الحاء مُمْتَحِنَة اس وقت یہ اسم فاعل ہے باب افتغال سے اس کا معنی امتحان لینے والی

(۲) لفتح الحاء مُمْتَحِنَة اس وقت یہ اسم مفعول ہو گا باب افتغال سے بمعنی امتحان لیا گیا

2- مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی ام کلثوم بنت عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی

3- یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 10 میں آنے والے لفظ سے مانوذ ہے یا ایہا الذین امنوا اذا جاءكم المؤمنات فامتحنوهن

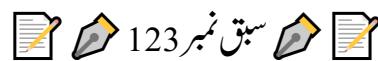
4- مدفنی سورت ہے

5- توقیفی نمبر 60

6-نڈلی نمبر 91

7-آپاٹ 13

8-رکوع 2



بخاری شریف کتاب التفسیر

3 باب قولہ {اذا جاءك المؤمنات پیاينک} 12

بیعت کا طریقہ اور مقصد اس آیت سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے

بعض لوگ جو بیعت کا انکار کرتے ہیں کہ بیعت کا کوئی تصور نہیں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو بیعت کرتے تھے وہ بیعت علی الایمان ہوتی تھی لیکن اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیعت علی الایمان نہیں ہوتی بلکہ وہ معاشرتی طور پر اخلاقی طور پر اصلاح کرنے کے لیے بیعت ہوتی تھی

بیعت علی الایمان بھی ہوتی تھی لیکن یہاں بیعت علی الایمان مراد نہیں ہے

اذا جاءك المؤمنات پیاينک

اس آیت کو آیت نساء بھی کہتے ہیں

فَبَصَّتِ إِمْرَأَةٌ يَدَهَا

ترجمہ

اس عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کیلئے عورت کا ہاتھ نہیں کپڑتے تھے اس لئے اس جملے کا ترجمہ دھیان سے کریں)

محمد شیں کہتے ہیں کہ یہاں نام ذکر نہیں کیا اور نہ یہ ام عطیہ خود ہیں

.....

سورۃ الصَّفَّ

صف کا معنی ہے قطار

اس نام کا ذکر اس سورت کی آیت نمبر 4 میں ہے

صفا کا نظم بنیان مرصوص

مدنی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 61

نزولی نمبر نمبر 109

آیات 14

رکوع 2

1 باب قولہ {یاٰتی من بعدی اسمہ احمد} 6

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس میں اپنے ذاتی اور صفاتی نام بتائے وونام ذاتی تھے باقی صفاتی تھے

محمد اور احمد ذاتی نام ہیں

وَأَنَا الْمَاجِ

اور میں مٹانے والا بھی ہوں جس کے ذریعے اللہ نے کفر کو مٹایا

أَنَا الْمَاثِرُ۔

آنالعاقب۔

عاقب کا معنی بالکل آخر میں آنے والا

یہ نام اور یہ آیت ختم نبوت کے دلائل میں سے ایک دلیل بھی ہے

من بعدی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ میں خوشخبری دینے والا ہوں میرے بعد ایک نبی آئیں گے ان کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا

اور واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر تشریف لائے درمیان میں کوئی نبی نہیں آیا

قاضی سید سلمان منصور پوری نے اپنی سیرت کی مشہور کتاب رحمت اللعالمین میں ایک دعویٰ کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم 571 عیسوی میں پیدا ہوئے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے 570 سال کے بعد

قاضی سید سلمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ 570 سال پہلے عیسیٰ علیہ السلام نے آخری نبی کا نام (احمد حضرت آمنہ کو خواب میں کہا گیا تھا کہ آپ کے ہاں جو بچہ پیدا ہو گا اس کا نام احمد رکھنا اللہ تعالیٰ نے اس طرح آخری نبی کا نام احمد رکھوا یا) تک اپنی قوم کو بتا دیا تھا

لکھتے ہیں کہ حیران کن بات ہے یہ نام سامنے آچکا تھا لیکن 570 سال میں کسی ماں نے اپنے بچے کا نام احمد نہیں رکھا

.....

سورۃ الجُمَعَة

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 9 میں ہے اذ انودی للصلوٰۃ من یوم الجُمَعَة

مدنی سورت ہے

ترتیب توقیع نمبر 62

نزوی نمبر 110

آیات 11 ہیں

رکوع 2

اذا جاءك المافقون۔

بعض نسخوں میں یہاں سورۃ کانام بھی موجود ہے

سورۃ المناقون

اور بخاری شریف کے بعض نسخوں میں پہلے سورت کا نام ہے اور پھر پہلی آیت ہے

المناقون یہ جمع ہے منافق کی

لفظ منافق نفق سے نکلا ہے نفق کہتے ہیں سرگ کو

سرگ کے دو منہ ہوتے ہیں ایک سے داخل ہوتے ہیں دوسرا منہ سے نکلتے ہیں اسی طرح منافق بھی دور خد ہوتا ہے دو چہروں

والا

واذ القوالذین امنوا قالوا امنا۔۔۔۔۔

ادھر جاتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ادھر جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں وہ توہم ویسے ہی مذاق اڑا رہے تھے

مولویوں کا

اس نے منافق کو منافق کہتے ہیں

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے اذا جاءك المناقون

یہ مدنی سورت ہے

ترتیب توقیعی نمبر 63 ہے

نزوی نمبر 104 ہے

آیات 11 ہیں

رکوع 2 ہیں

اہم بات۔

سورہ منافقون کی تفسیر کرتے ہوئے امام بخاری رحمہ اللہ نے 8 تراجم ابواب قائم کیے ہیں

ان سب ابواب میں ایک ہی روایت بار بار لائے ہیں

مختلف سندوں کے ساتھ اشارہ ہے اس بات کی طرف

کہ یہ تمام آیات ایک ہی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی سوائے باب نمبر 5 کے کہ اس میں کوئی حدیث نقل نہیں کی لہذا کل 9
باب سورہ منافقین پر قائم کیے

حدیث۔

فی غزاۃ۔

غزوہ توبک

عمی۔

حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ

فکسح-

پیچھے سے ایک آدمی نے زور سے مارا

.....

سورۃ التغابن۔

تغابن یہ باب تفاصیل کا مصدر ہے غبن سے مشتق ہے غبن کہتے ہیں دھوکہ نقصان تغابن کا معنی ایک دوسرے کو دھوکہ دینا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر ۹ میں ہے

یوم یکجھکم لیوم اجمع ذالک یوم التغابن

یوم التغابن سے مراد قیامت کا دن ہے جس دن اللہ کونہ مانے والے گھائے میں رہیں گے نقصان میں رہیں گے

یہ مدنی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر ۶۴ ہے

نزوی نمبر ۱۰۸ ہے

آیات ۱۸

رکوع ۲

.....

سورۃ الطلاق۔

یعنی وہ عمل جس کے ذریعے نکاح کو ختم کر دیا جاتا ہے یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 سے مخوذ ہے

یا ایہا لَبِّی اذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ

مدنی سورت ہے

ترتیب توقعی نمبر 65

نزوی نمبر 99

آیات 12

رکوع 2

.....

سورۃ المتحیرم تحریم۔

تحریم کا معنی حرام قرار دینا یہ نام اس سورت کی آیت نمبر ایک سے مخوذ ہے

یا ایہا لَبِّی لَمْ تَحْرِمْ مَا أَحْلَ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ إِزْوَاجِكَ

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں اس چیز (شہد) کو حرام قرار دیتے ہیں جس کو اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دیا ہے اور
حرام قرار دیتے ہیں آپ ازواج کی خوشنودی کے لئے

شان نزول

در اصل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرے شہد پیام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان دونوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جب نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے تو ہم کہیں گے۔

إِنِّي أَعْذُرُ تُحَمِّلَ مَغَافِيرَ (خَاصَ قَسْمٍ كَيْ گُوند)

کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آرہی ہے

چنانچہ ان دونوں نے ایسا ہی کیانی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی کہ آئندہ شہد نہیں پیوں گا

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ المتحرّم

اس کا دوسرا نام سورۃ التحریم اور یہ دونوں نام نمبر 1 سے مانو ہیں

یا ایہا الْبَیْ لَمْ تَحِرِّمْ مَا حَلَّ اللَّهُ كَمْ تَبْغَیْ مِرْضَاتُ ازْوَاجَكَ

ترتیب توقینی نمبر 66 ہے

ترتیب نزولی نمبر 107 ہے

آیات 12 ہیں

رکوع 2 ہیں

یہ مدنی سورت ہے

باب قوله قد فرض۔۔۔۔۔

مُشْرِبَةٍ كَمْرَه

يُرْثِيْ چڑھنا

بَعْلَةٍ سِيرَھی کے ساتھ

و سادۃ۔۔۔۔۔ تکیہ

آدم۔۔۔ جھڑا

حشوما۔ بھرتی

لیف۔ کھجور کی چھال

قرضا۔ درخت کے پتے

مَضْبُوبًا۔ ڈالنا

أُحْبُبٌ۔ کچا چڑا

مُعَلَّقَةً۔ لڑکا ہوا

.....

سورۃ الملک۔

مکی سورت ہے

اس سورت کے دونام لیے جاتے ہیں سورہ تبارک الذی اور سورۃ الملک

اور یہ دونوں نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہیں

تبارک الذی بیدہ الملک

ترتیب تو قینی نمبر 67 ہے

نزوی نمبر 77 ہے

آیات 30 ہیں

رکوع 2 ہیں

.....

سورۃ نون والقلم۔

اس سورت کے تین نام ہیں

1- نون والقلم

2- سورۃ القلم

3- سورہ نون

نون مچھلی کو کہتے ہیں

یہ تینوں نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہیں

نون والقلم و ما یطرون

مکی سورت ہے

ترتیب تو قینی نمبر 68

ترتیب نزولی نمبر 2

آیات 52

رکوع 2

.....

سورۃ الحاقة۔

حق واقع ہونے والی مراد قیامت ہے

اس سورت کا یہ نام پہلی آیت میں ہے

مکی سورت ہے

ترتیب تو قینی نمبر 69

نزوی نمبر 78

آیات 52 ہیں رکوع دو ہیں

.....
سورۃ سائل سائل۔

اس سورت کے دونام ہیں

سائل سائل سورۃ المغارج

سائل سائل پوچھنے والے نے پوچھا

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

دوسرانام سورۃ المغارج ہے مغارج کی جمع ہے مغارج کا معنی چڑھنے کا آله ہیں یعنی سیر گئی

غارج کا معنی سیر گیا یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 3 میں ہے من اللہ ذی المغارج

ترتیب توقیفی نمبر 70

نزوی نمبر 79

مکی سورت ہے

آیات اس کی 44 ہیں

رکوع 2 ہیں

والفصیلہ دادا سے جو اولاد چلتی ہے اسے فصیلہ کہتے ہیں

شوی۔ وہ اعضاء جن کے کائے سے موت واقع نہیں ہوتی جیسے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں وغیرہ

لیکن شیخ الہندر حمدہ اللہ نے نزاعت الشوی کا ترجمہ کیا ہے آگ ہے کل جہہ کھینچنے والی

والعزون عزیں۔ ایک جماعت

.....
سورہ نوح

اس سورت کا نام سورۃ نوح ہے

مکی سورت ہے

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

ترتیب توقیفی نمبر 71

ترتیب نزولی نمبر 71

اس کا ترتیب توقیفی اور ترتیب نزولی نمبر ایک ہی ہے

آیات 28 ہیں

ركوع 2 ہیں

شرک کا آغاز ہمیشہ عقیدت سے ہوتا ہے پھر وہ عقیدہ بن جاتا ہے پھر شرک شروع ہو جاتا ہے

.....
سورۃ الجن

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

جن اس مخلوق کو کہتے ہیں جو اللہ نے آگ سے بنائی ہے ہم اسے دیکھ نہیں سکتے اور انہیاء علیہم السلام کو خصوصاً بی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرف بھی مبعوث فرمایا اور جنات کی طرف بھی مبعوث فرمایا جنات موجود ہیں جنات اللہ کی

خلوق ہیں اس پر ایمان لانا فرض ہے اس لئے کہ قرآن سے ثابت ہے کچھ جنات مومن ہوتے ہیں کچھ سرکش ہوتے ہیں ایسیں
بھی جنات میں سے تھا

کان من الْجَنِّ فَسْقٌ عَنْ امْرِ رَبِّ

توقیفی نمبر 72

نزوی نمبر 40

کمی سورت ہے

آیات 28

رکوع 2

.....

سورۃ المزمل

اس سورت کے نام میں دو قراءتیں ہیں

مُزَّمِّلٌ اور مُتَّرَّمِلٌ

مُزَّمِّلٌ اصل میں متمزل تھا تمزل یتمزل تمزل لا فھوم تمزل

متزل باب تفعل سے اسم فاعل ہے

علم الصیغہ میں مذکور قانون کے مطابق باب تفاعل کی تاء کو زاء میں بدلہ زاء کا زاء میں اد غام ہوا مُزَّمِّلٌ ہوا

لہذا یا یہا المزمل میں دو قراءتیں ہیں

یا یہا المزمل جیسا کہ مصحف میں لکھا ہے یہ جمہور کی قرات ہے

یا ایسا مُتَّہلٌ یہ قراءت حضرت موابک بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے یعنی بغیر تبدیلی کے اور بغیر ادغام کے جسے ابدال کہا جاتا ہے

مکی سورت ہے

مزمل کا معنی چادر اور ہنے والا

ترتیب توقیفی نمبر 73 ہے

ترتیب نزولی نمبر 3 ہے

آیات 20 ہیں

رکوع 2 ہیں

.....

سورۃ المدثر

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے یا ایسا مدثر

لفظ مدثر میں بھی دو قراءتیں ہیں

نمبر 1 مدثر یہ جمہور کے نزدیک ہے اور مصحف میں بھی اسی طرح ہے

نمبر 2 متذکر بغیر ابدال اور بغیر ادغام کے یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے

مکی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 74 ہے

نزولی نمبر 4 ہے

آیات 56 ہیں

رکوع 2 ہیں

اول مانزل من القرآن۔

انہوں نے کہا کہ پہلی سورت جونازل ہوئی وہ یا ایسا المدثر ہے اللہ کے پہلے سورت تو سورت العلق ہے

اس کے جواب میں محمد شین نے دو توجہات لکھی ہیں

توجیہ نمبر 1۔

مکمل نازل ہونے والی پہلی سورت سورۃ المدثر ہی ہے

باقي سورتیں بالا جزاء نازل ہوئی جیسے سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں

لہذا سب سے پہلی وحی سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں

اور پہلی مکمل سورت نازل ہونے والی سورۃ المدثر ہے

توجیہ نمبر 2۔

دوسری توجیہ محمد شین یہ بیان کرتے ہیں فقرت وحی کے بعد پہلی سورت سورۃ المدثر نازل ہوئی

لہذا فقرت وحی کے بعد پہلا نمبر اسی کا ہے

فقرت وحی سے مراد زمانہ انقطاع وحی ہے جس کا تذکرہ سورۃ العلق کے باب میں آنے والی تفصیلی روایت میں ہے

.....

سورۃ القيامہ

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے لا فسم بیوم القيامہ

ترتیب توفیقی نمبر 75 ہے

نزوی نمبر 31 ہے

آیات 40 ہیں

رکوع 2 ہیں

مکنی سورت ہے

.....

سورۃ الدہر

اس سورت کے دونام ہیں سورۃ الانسان اور سورۃ الدھر

دونوں نام پہلی آیت میں ہیں

حل اقیٰ علی الانسان حین من الدہر

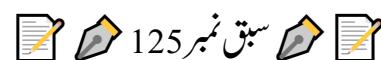
ترتیب توقیفی نمبر 76 ہے

مدنی سورت ہے

نزولی نمبر 98 ہے

آیات 31 ہیں

رکوع 2 ہیں



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ المرسلات

کمی سوت ہے

مرسلات مرسلۃ کی جمع ہے تیز چلتی ہوئی ہوا میں

یہ نام اس سوت کی پہلی آیت میں ہے

والمرسلات عرفاً

ترتیب توقینی نمبر 77

ترتیب نزولی نمبر 33

آیات 50

رکوع 2

جملات بکسر الحمزة اونٹ

جملات بعض الحمزة کشتبیوں کو باندھی جانے والی رسیاں

سورۃ النباء

اس سوت کا نام سورۃ النباء ہے نباء کا معنی خبر یہ نام اس سوت کی آیت نمبر دو میں ہے

عن النباء العظيم۔ بڑی خبر یعنی قیامت

اس بارے کا نام عَمَّ ہے عَمَّ اصل میں عن ناتھا

قرب الخرج ہونے کی وجہ سے ادغام ہوا الف ساقط ہوا عَمَّ رہ گیا

اس سورت کا ترتیب توقیفی نمبر 78 ہے

ترتیب نزولی نمبر 80 ہے

مکی سورت ہے

40 آیات ہیں

رکوع 2 ہیں

..... سورۃ النازعات

نازعات جمع ہے نازیعۃ کی

نازعات یہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے النازعات کا معنی ہے گھیٹنے والے فرشتے

والنازعات کا مفہوم یہ ہے کہ قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافروں کے رگوں میں گھس کر ان کی روح یعنی جان سختی سے گھیٹ کر نکالیں گے

اس سورت کا ترتیب توقیفی نمبر 79 ہے

ترتیب نزولی نمبر 81 ہے

مکی سورت ہے

46 آیات ہیں

رکوع 2 ہیں

.....
سورۃ عبس

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے عبس و تولی
 عبس کا معنی ہے تیوری چڑھائی یعنی چہرے پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے
 مکی سورت ہے
 ترتیب تو قینی نمبر 80 ہے
 نزولی نمبر 24
 آیات 42 ہیں
 رکوع 1 ہے

.....
سورۃ التکویر

اس سورت کے دونام ہیں
 ۱۔ اذا اشمس کورت
 یعنی جب سورج کی روشنی لپیٹ دی جائے گی
 یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

2۔ دوسرا نام سورۃ التکویر یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 سے ماخوذ ہے

مکی سورت ہے

ترتیب توقینی نمبر 81

ترتیب نزولی نمبر 7

آیات 29

رکوع 1

خُسْلٌ يَكْبَحُهُ هُنْجَانًا

سورة الانفطار

اس سورت کے دونام ہیں

نمبر 1 اذا السباء انفطرت

یعنی جب آسمان پھٹ جائے گا یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

دوسرانام سورۃ الانفطار کا معنی پھٹ جانا یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 سے مانوذ ہے

مکی سورت ہے

ترتیب توقینی نمبر 82 ہے

ترتیب نزولی بھی 82 ہے

آیات 19 ہیں

رکوع 1 ہے

.....
للمطففین
سورۃ ا

اس سورت کے دونام ہیں

نمبر 1 سورہ ویل للمطففین

یہ سورت کی پہلی آیت ہے ہے یعنی ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے
نمبر 2۔ دوسرا نام سورۃ للمطففین کا معنی ناپ تول میں کمی کرنے والے یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

کمی سورت ہے بعض نے کہا مدنی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 83 ہے

ترتیب نزولی نمبر 86 ہے

آیات 36 ہیں

رکوع 1 ہے

.....
سورۃ الانشقاق

دونام ہیں اس سورت کے

1۔ اذا السماء انشقت جب آسمان چر جائے گا پھٹ جائے گا

2۔ سورۃ الانشقاق یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 سے مخوذ ہے یعنی پھٹ جانا

کمی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 84 ہے

ترتیب نزولی نمبر 83 ہے

آیات 25 ہیں

رکوع 1 ہے

سورۃ البروج

بروج برج کی جمع ہے بمعنیِ بڑے ستارے

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے وasmاء ذات البروج

مکی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 85 ہے

ترتیب نزولی نمبر 27 ہے

آیات 22 ہیں

رکوع 1 ہے

سورۃ الطارق

طارق کا معنی ہے اندر ہیرے میں آنے والارات کو آنے والے مہمان کو بھی طارق کہتے ہیں

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

مکی سورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 86 ہے

ترتیب نزولی نمبر 86 ہے

آیات 17 ہیں

رکوع 1 ہے

.....
سورۃ الاعلیٰ

اس سورت کے دونام ہیں

1۔ سُجَّعْ اسْمَ رَبِّكَ

2۔ سورۃ الاعلیٰ

سُجَّعْ اسْمَ رَبِّكَ اپنے رب کے نام کی تسبیح کیجھ آئے یہ سورت کی پہلی آیت میں ہے

سورۃ الاعلیٰ یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے سُجَّعْ اسْمَ رَبِّكَ الاعلیٰ

ترتیب توقیفی نمبر 87 ہے

ترتیب نزولی نمبر 8 ہے

آیات 19 ہیں

رکوع 1 ہے

.....
سورۃ الغاشیہ

اس سورت کے دونام ہیں

1۔ حل اتاک حدیث الغاشیہ یہ سورت کی پہلی آیت ہے کیا آپ کے پاس قیامت کی خبر آچکی ہے

2 دوسرانام سورۃ الغاشیہ ڈھاپ لینے والی مراد قیامت

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

حل اتاک حدیث الغاشیہ

ترتیب توقیعی نمبر 88 ہے

ترتیب نزولی نمبر 68 ہے

آیات 26 ہیں

رکوع 1 ہے

مکی سورت ہے

..... سورۃ النُّجْرَان

نجر کا معنی صحیح یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں

ہے

مکی سورت ہے

ترتیب توقیعی نمبر 89 ہے

ترتیب نزولی نمبر 10 ہے ابتدائی سورتوں میں سے ہے

تمیں آیات ہیں

ایک رکوع ہے

..... سورۃ الْبَلَد

اس سورت کا نام ہے سورۃ الْبَلَد ہے بل کا معنی شہر مراد کہ کا شہر

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں موجود ہے

ترتیب توقیفی نمبر 90 ہے

ترتیب نزولی نمبر 35 ہے

کمی سورت ہے

آیات 20 ہیں

رکوع 1 ہے

سورۃ الشمس

اس سورت کا نام سورۃ الشمس ہے

ترتیب توقیفی نمبر 91 ہے

ترتیب نزولی نمبر 26 ہے

کمی سورت ہے

آیات 15 ہیں

رکوع 1 ہے

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

سورۃ اللیل

اس سورت کا نام سورۃ اللیل ہے پہلی آیت میں موجود ہے

ترتیب توقیفی نمبر 92 ہے

نزوی نمبر 9 ہے

آیات 21 ہیں

رکوع 1 ہے

تو چھ۔ بھڑک جانا

سورۃ الحجۃ

ضھی کا معنی چاشت کا وقت دھوپ کا چڑھنا

ترتیب توقیفی نمبر 93

ترتیب نزوی نمبر 11

مکی سورت ہے

آیات 11

رکوع 1

سورۃ الانشراح، الام نشرح

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

نہیں کیا ہم نے آپ کے لیے نہیں کھولا مراد شرح صدر

دوسرانام سورۃ الانشراح نام اس سورت کی پہلی آیت سے مانوذ ہے کھلنا شرح صدر

ترتیب توقیفی نمبر 94

نزوں نمبر 12

مکی صورت ہے

8 آیات ہیں

رکوع 1 ہے

سورۃ التین

اس سورت کا نام سورۃ التین ہے اس کے نام سے انجر کو پھل یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 1 میں ہے

مکی صورت ہے

ترتیب توقیفی نمبر 95

ترتیب نزولی نمبر 28

آیات 8

رکوع 1

سورۃ العلق

اس سورت کے دونام لیے جاتے ہیں

نمبر 1 سورۃ اقرار اسم ربک یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

نمبر 2 - سورۃ الاعلیٰ کی یہ نام اس سورت کی آیت نمبر دو میں ہے خلق الانسان من علق

ترتیب توقیفی نمبر 96

ترتیب نزولی نمبر 1 سب سے پہلے اس سورت کی ابتدائی پانچ آیتیں نازل ہوئیں پہلی وحی

کل آیات 19

رکوع
1

کمی سورت ہے

نوا للہ لا یخزیک۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی چھ خوبیاں بتائی

1- بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں

2- آپ سچ بات کرتے ہیں

3- آپ بوجھ اٹھاتے ہیں یعنی کوئی یتیم جس کانہ کوئی باپ ہونا بیٹھا ہو

4- مفلس و تنگ دستوں کے لیے کماتے ہیں

5- آپ مہمان نوازی کرتے ہیں

6- راہ حق میں آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں

=====



بخاری شریف کتاب التفسیر

سورۃ القدر

اس سورت کا نام سورۃ القدر ہے

مکی سورت ہے یا مدنی سورہ ہے اس میں اختلاف ہے

ترتیب توقیفی نمبر 97

ترتیب نزولی نمبر 25 (مصاحف میں اس کو مکی ہی لکھا گیا ہے)

آیات 5 ہیں

رکوع 1 ہے

کیونکہ اس میں لیلۃ القدر کا ذکر ہے اس لیلے اس سورت کا نام سورۃ القدر رکھا

86 سورتیں مکی ہیں 28 سورتیں مدنی ہیں

مطلع میں دو قراءتیں ہیں

مُطْلَعْ بفتح اللام اس وقت یہ مصدر میمی ہو گا اور اس کا معنی ہو گا طلوع ہونا یہ قراءت جمہور کے نزدیک ہے اور مصنف میں اسی طرح لکھا گیا ہے ہی حتیٰ مطلع الفجر

مطلع بکسر اللام یہ قراءت امام کسائی رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اس وقت یہ ظرف مکان کا صیغہ ہو گا

یعنی سورج کے طلوع ہونے کی جگہ

انا انزلناه۔

ہ ضمیر سے مراد قرآن ہے

سوال انا انزلناه

بے شک ہم نے نازل کیا یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ ذکر کیا امام بخاری رحمہ اللہ اس کی وجہ بتارہ ہے ہیں اسی طرح بعض لوگ اردو میں بھی اعتراض کرتے ہیں کہ آپ یہ کیوں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تو ایک ہے لہذا یوں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو اپنے لئے جمع کے صیغہ ذکر کیے ہیں ان کے بارے میں بھی بھی خیال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تو ایک ہے پھر اس نے اپنے لیے جمع کے صیغہ کیوں ذکر کیے؟

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کا یہاں جواب دیا

چنانچہ اس کا جواب مفسرین اور محدثین نے دیتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں توحید کا ذکر کیا یا شرک کی نفی کی تو وہاں اپنے لئے واحد کا صیغہ لائے جیسے قل ہو اللہ احد پوری سورت میں واحد کا صیغہ ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ نے کسی عظمت والے کام کا ذکر کیا ہے یا اپنی عظمت بیان کرنا مقصود ہے

وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ ذکر کیا

سوال۔ قرآن حکیم تو 23 سال کے عرصے میں نازل ہوا یعنی 22 سال 2 مہینے 2 دن پھر ایک رات میں قرآن مجید نازل کرنے کا کیا معنی ہے

جواب۔

مفسرین اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس بات کے دورخ ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر ایک رات میں اتارا کیدم یعنی لیلۃ القدر میں

پھر آسمان دنیا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا 23 سال میں آہستہ آہستہ
اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دونوں باتوں کو ذکر کرتے ہوئے الگ الگ باب سے صیغہ ذکر کیا اس لئے کہ انزل ینزل
انزالا باب افعال کا خاصہ ہے یکدم اتارنا اور باب تفعیل کا خاصہ تدریج ہے درجہ بدرجہ اتارنا آہستہ آہستہ اتارنا لہذا جہاں شب
قدر میں قرآن کے ایک رات میں اتارنے کا ذکر کیا وہاں

انا انزلناه فی لیلۃ القدر فرمایا باب افعال کا صیغہ لائے اور جہاں آہستہ آہستہ قرآن کے اترنے کا ذکر ہے وہاں باب تفعیل کا صیغہ
لائے جیسے انا نحن نزّلنا الذکر و ناللہ لحافظون

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے الاتقان فی علوم القرآن میں لکھا ہے کہ سورتوں کے نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بذریعہ وحی لکھی

.....

سورۃ البینة

اس سورت کے دونام ہیں سورۃ لمبکن اور سورۃ البینة سورۃ لمبکن اس سورت کی پہلی آیت میں ہے
اور سورۃ البینة یعنی واضح نشانی واضح دلیل یہ نام بھی اس کی پہلی آیت میں ہے حتیٰ تا تیسم البینة
علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے الاتقان فی علوم القرآن میں لکھا ہے کہ سورتوں کے نام خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بذریعہ وحی متعین فرمائے ہیں

ترتیب توقيقی نمبر 98

نزوی نمبر 100

8 آیات ہیں

1 رکوع ہے

دین القیمه -

یہاں پر دین کی اضافت مونث کی طرف کی گئی ہے
در اصل یہاں پر مضاف محروم ہے جو کہ موصوف ہے دینِ ملّتِ القيمہ

.....
سورۃ الزلزال

اس سورت کے دونام
اذا زلت یہ آیت نمبر ۱ میں ہے
سورۃ الزلزال یہ بھی آیت نمبر ۱ میں ہے
ترتیب توقیفی نمبر ۹۹ ہے

اس سورت کے کلی یادنی ہونے میں اختلاف ہے علامہ قطلانی رحمہ اللہ نے اختلاف ذکر کیا لیکن مصحف میں اس کا نزولی نمبر ۹۳ ہے اس لئے اسے مدنی لکھا جاتا ہے

8 آیات ہیں

1 رکوع ہے

.....
سورۃ العادیات

عادیات دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم
یہ کلی سورت ہے
ترتیب توقیفی نمبر ۱۰۰
نزولی نمبر ۱۴
آیات ۱۱

رکوع 1

.....
سورۃ القارعہ

کلی سورت ہے

ترتیب توقیغی نمبر 101

نزوی نمبر 30

آیات 11

رکوع 1

القارعۃ کا معنی کڑ کڑانے والی مراد قیامت

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

عَنْ رَبِّكَمْ لَمْ اُنْ

.....
سورۃ التکاثر

اس سورت کے دونام ہیں

اللَّٰهُمَّ اور سورۃ التکاثر

اس سورت کے کلی اور مدنی ہونے میں بھی اختلاف ہے یہ اختلاف علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے لکھا لیکن مصحف میں اس کا ترتیب
نزوی نمبر 16 ہے اس اعتبار سے یہ کلی سورت ہے

اللَّٰهُمَّ تمہیں غافل کیا یہ نام پہلی آیت میں ہے

اور تکا شرمال کی زیادتی یا مال کی زیادتی میں ایک دوسرے پر فخر کرنا الحاکم متکا شر تمہیں غافل کر دیا ایک دوسرے پر مال کی زیادتی میں فخر کرنے سے

یہ دونوں نام پہلی آیت میں ہے

8 آیات ہیں

ایک رکوع ہے

.....
سورۃ الحصر

ترتیب توقیفی نمبر 103

ترتیب نزولی نمبر 13

کمی سورت ہے

تین آیات ہیں

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

.....

سوال۔ ہم آج کل جہاد میں جو گاڑیاں استعمال کرتے ہیں کیا وہ بھی اس میں شامل ہیں

جواب۔ جی ہاں وہ بھی اس میں شامل ہیں قیامت کے دن ان کا پیڑوں اور دھواں بھی ثواب میں لکھا جائے گا



بخاری شریف کتاب التفسیر انکا ح

سورۃ العصر

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے
یہاں عصر زمانے کے معنی میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں زمانے کی قسم کھائی

ترتیب توقیفی نمبر 103

ترتیب نزولی نمبر 13

مکی سورت ہے

تین آیات ہیں

1 رکوع ہے

سورۃ الحمزہ

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے
ہمزمہ کا معنی چغل خوری کرنے والے دو محبت کرنے والے دلوں میں جدائی پیدا کرنے والے

ترتیب توقیفی نمبر 104

ترتیب نزولی نمبر 32

آیات 9

رکوع 1

.....
سورۃ الْفَلِیل

اس سورت کے دونام ہیں

سورہ الْمُتَرَكِیفُ اور سورۃ الْفَلِیل

فیل ہاتھی کو کہتے ہیں چونکہ اس میں ہاتھیوں والے واقعے کا ذکر ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے واقعہ پیش آیا اس لیے اس سورت کا نام سورۃ الْفَلِیل رکھا

یہ دونوں نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہیں

ترتیب توقیفی نمبر 105

ترتیب نزولی نمبر 19

آیات 5

رکوع 1 ہے

سِجْلٌ

یہ معرب لفظ ہے فارسی سے عربی میں تبدیل ہوا سمجھیل اصل میں فارسی میں تھانگ و گل سنگ کا معنی پتھر گل کا معنی کچڑ مراد خلتی ہوئی کنکریاں پتھر کی کنکریاں

.....
سورۃ الْقَرْیش

اس کے دونام ہیں

سورہ لیلیاف اور سورۃ القریش

لیلیاف کا معنی مانوس ہونا چونکہ وہ قریش ان سفروں سے مانوس تھے

یہ دونوں نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

ترتیب توقیفی نمبر 106

ترتیب نزولی نمبر 29

آیات 4

ركوع 1

شباء

سردیوں میں قریش یمن کی طرف تجارتی سفر کرتے تھے

صیف

اور گرمیوں میں شام کی طرف سفر کرتے تھے

.....

سورۃ الماعون

اس سورۃ کے دونام ہے

سورہ آریت سورۃ الماعون

الماعون کا معنی عام استعمال کی چیزوں جس سے مختلف لوگ عام طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں

یہ نام اس سورت کی آیت نمبر 7 میں ہے

و یمْعُونَ الْمَاعُونَ اور وہ عام استعمال کی چیزوں سے لوگوں کو روکتے ہیں

ترتیب توقیفی نمبر 107

اس سورت کے بارے میں بھی علامہ قسطلاني رحمہ اللہ نے لکھا کہ مفسرین کا اختلاف ہے کہ یہ کمی سورت ہے یا مددی سورت ہے
لیکن مصحف میں اس کا ترتیب نزولی نمبر 17 لکھا ہے

اس اعتبار سے یہ کمی سورت ہے

آیات 7 ہیں

رکوع 1 ہے

.....
سورۃ الکوثر

اس سورت کا نام سورۃ الکوثر مراد حوض کوثر

ترتیب توقیفی نمبر 108

ترتیب نزولی 15

کمی سورت ہے

آیات 3

رکوع 1 ہے

حدیث۔

حافظہ اس کے دونوں کنارے

قببُ قبة کی جمع گول عمارت

لنوکوموتی

مجوف خول دار

.....
سورۃ الکافرون

یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

ترتیب توقیعی نمبر 109

ترتیب نزولی نمبر 18

آیات 6

رکوع 1

.....
سورۃ النصر

اس کے دونام ہے

سورۃ اذا جاء نصر اللہ اور سورۃ النصر

نصر کا معنی مدد یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

ترتیب توقیعی نمبر 110

ترتیب نزولی نمبر 114

یہ قرآن مجید کی آخری سورت ہے جو مکمل نازل ہوئی

آیات 3 ہیں

رکوع 1 ہے

.....
سورۃ الحج

اس سورت کے دونام ہیں

سورہ تبت اور سورۃ الْھب

تبت کا معنی ہلاک ہوئے لھب کا معنی شعلہ بھڑکانا

آگ بھڑکانا

یہ نام سورت کی پہلی آیت میں ہے

ترتیب توقیفی نمبر 111

ترتیب نزولی نمبر 6

مکی سورت ہے

آیات 5

رکوع 1 ہے

سورۃ الْاخلاص

اس سورت کے تین نام ہیں

1۔ قل ھو اللہ احمد یہ نام اس سورت کی پہلی آیت میں ہے

2۔ سورۃ الصمد یہ نام آیت نمبر دو میں ہے اللہ الصمد اللہ بے نیاز ہے

3۔ سورۃ الْاخلاص یہ نام اس سورت میں نہیں ہے

البتہ اس سورت کا مضمون اخلاق ہے اس لئے اس کا نام سورۃ الْاخلاص رکھا گیا

ترتیب توقیفی نمبر 112

ترتیب نزولی نمبر 22

آیات 4

رکوع 1 ہے

سورۃ الفلق

اس سورت کے دونام ہیں

قل اعوذ بربِ الفلق اور سورۃ الفلق

فلق کا معنی پوچھنا بعین صحیح کا آغاز سورج کی جو پہلی کرن نکلتی ہے اس کو فلق کہتے ہیں

دونوں نام اس سورۃ کی پہلی آیت میں ہیں

ترتیب توقیفی نمبر 113

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس دونوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ کمی سورتیں ہیں یا مدنی سورتیں ہیں علامہ قسطلانی اور علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب روح المعانی نے یہ کلام نقل کیا ہے کہ حضرت حسن حضرت عطاء حضرت عکرمہ حضرت جابر کے نزدیک یہ سورت مدنی ہیں اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متفق ہے کہ یہ کمی سورت ہیں مصاہف میں عام طور پر اس کا نزولی نمبر 20 لکھا گیا ہے اس لیے یہ کمی سورت لکھی جاتی ہے اگرچہ صاحب روح المعانی نے راجح قول یہ قرار دیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں مدنی ہیں

در اصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لبید ابن عامر جو بنور زیق میں سے تھا اس نے خود اور اپنی بیٹیوں کو شریک کر کے ایک سخت قسم کا جادو کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کو لیا اس کے ساتھ دھاگہ لپیٹا اس دھاگے میں گیارہ گر ہیں لگائی پھر اسے ایک کنگھی میں لپیٹا پھر اسے ایک کنویں کی چکلی منڈیر کے اندر دفن کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثرات ظاہر ہونے لگے دو

فرشتے آئے ایک سرہانے کھڑا ہوا اور ایک پاؤں کی طرح اور دونوں اس جادو کی حقیقت بنانے لگے کہ کس طرح لبید نے اپنی بیٹیوں کے ذریعے جادو کروایا اور کہاں رکھا

ہے اس کنگھی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنگھی نکلوائی اللہ تعالیٰ نے موعود تین سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل کی سورۃ الفلق کی پانچ آیات ہیں سورۃ الناس کی چھ آیات ہیں روایات میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موعود تین پڑھتے جاتے تھے ایک ایک آیت پر ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی موعود تین مکمل ہوئی تو جادو کے اثرات ختم ہو گئے لہذا جو مفسرین اس روایت کا اعتبار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ مدنی سورت ہے کیونکہ یہ واقعہ ہجرت کے بعد ہوا تفصیلی واقعے کے لیے دیکھیے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی تفسیر معارف القرآن جلد نمبر 8 سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تفسیر میں

حضرت نے یہ تفصیلی واقعہ نقل کیا ہے

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چونکا لگاتا ہے جب اس کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے یعنی اذان اس کے دائیں کان میں اقامت بائیں کان میں کہی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے یہ ہے بچے کے کان میں اذان اور اقامت کہنے کی حکمت)

.....

كتاب النكاح

نكاح كالغوى معنى ہے وطى کرنا جماع کرنا یہ اس کا حقیقی معنى ہے مجازی معنى عقد نکاح ہے

یہ لغوی معنى احناف اور حنابلہ کے نزدیک ہے

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا بر عکس لغوی معنى ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نکاح کا حقیقی لغوی معنى عقد نکاح ہے اور مجازی معنى وطى

ہے

نکاح کی شرعی حیثیت؟

مذہب نمبر 1۔

جمہور کے نزدیک نکاح سنت ہے

مذہب نمبر 2۔

اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے

نکاح عبادات میں سے ہے یا معاملات میں سے؟

احناف اور حنابلہ کے نزدیک نکاح عبادات میں سے ہے

Shawāfu' کے نزدیک نکاح مباحثات میں سے ہے یعنی عقد نکاح ایک معاملہ ہے

جمہور علماء کے نزدیک عام حالات میں نکاح سنت ہے

اور کنز الدقائق میں حنفی مسلک یہ لکھا ہے کہ

وَعِنْدَ اللَّهِ قَوْنٌ وَاجِبٌ یعنی شدت شہوت

اگر شہوت کی شدت ہو اور گناہ میں جانے کا خطرہ ہو تو پھر نکاح کرنا واجب ہے

نکاح کا مکمل عمل اور اس کی شرائط اور اس کے اركان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نکاح پڑھاتے تھے

یہ سنت ہے نکاح کا خطبہ پڑھتے تھے جو جامع ترمذی میں موجود ہے اس خطبے میں تین صورتوں میں سے چار آیتیں تلاوت فرماتے تھے

1۔ سورہ نساء کی پہلی آیت

یا يهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَقِيبَكَ

2۔ سورہ آل عمران کی آیت یا ایہا الذین آمنوا اتَّقُوا اللَّهُ حَقًّا إِلَى الْآخِرَةِ الآیت

3 اور 4۔ دو آیتیں سورۃ الاحزاب کے آخر سے پڑھتے تھے یا يهَا الذین آمَنُوا تَقُوا اللَّهُ وَقُولُوا قُلْ لَا سَدِيدٌ اسے لے کر فوز اعظمیاً تک

خطبہ پڑھنا مستحب ہے سنت غیر مؤكدہ

ایجاد و قبول یہ ارکان نکاح ہیں نکاح کا رکن ہے اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

ایجاد کہتے ہیں جانبین میں سے ایک کی طرف سے نکاح کی پیشکش اور قبول کا معنی دوسرے فریق کا قبول کرنا

دو گواہوں کا ہونا شرط ہے

چونکہ شوافع کے نزدیک یہ نکاح مباح ہے اور احناف کے نزدیک نکاح چونکہ سنت ہے اس لیے نکاح کے بارے میں محدثین یہ بحث بھی فرماتے ہیں کہ

تخلی للنوافل افضل ہے یا نکاح؟

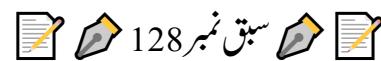
شوافع کے نزدیک تخلی للنوافل افضل ہے

احناف اور حنبلہ کے نزدیک نکاح افضل ہے کیونکہ وہ سنت ہے یہی وجہ ہے کہ بعض کبار علماء نے ساری زندگی کبھی شادی نہیں کی جیسے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ساری زندگی شادی نہیں کی

امام نووی رحمہ اللہ نے ساری زندگی شادی نہیں کی

شیخ عبد الفتاح عبد العده نے ایک کتاب لکھی ہے العلماء الغرائب اللذین اثروا علماً علی الزرواج

وہ غیر شادی شدہ علماء جنہوں نے ترجیح دی علم کو شادی پر اور ساری زندگی شادی نہیں کی
شیخ عبدالفتاح نے اس کتاب میں چھتیس 36 کبار علماء کا ذکر کیا ہے جس میں امام ابن تیمیہ اور امام نووی رحمہ اللہ جیسے علماء کا بھی
ذکر ہے



بخاری شریف کتاب النکاح

(1) باب الترغیب فی النکاح۔

باب الترغیب فی النکاح قائم کر کے امام بخاری رحمہ اللہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نکاح واجب نہیں ہے

حدیث نمبر 5063

اس حدیث سے زندگی کا اصول یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندگی میں اعتدال ہونا چاہیے

فمن رغب عن سنت فليس من

یہ بخاری کی حدیث ہے

(2) باب قوله صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم الباعۃ فليتزورج

الباءۃ۔

لغوی معنی ہے جماعت نکاح یہاں باعۃ سے نکاح کی مشقت مراد ہے

أَرْبَ-

ضرورت حاجت

وِجَاءُهُ خصی ہونا

(4) باب کثرة النساء

نَعْشَهَا وَهُوَ أَنْجَى جِبَلًا جَاءَ

لَا تُرْزَغُهُ عَوْنَاحًا أَنْجَى كُوْرَكْتَنَهُ دَوْ

لَا تُرْزَغُهُ عَوْنَاحًا أَنْجَى كُوْرَكْتَنَهُ دَوْ

فَانَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْعُ.

یہ جملہ ترجمۃ الباب سے مناسبت رکھتا ہے

وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ.

کوئی بیوی مراد ہے؟

حضرت عطا فرماتے ہیں کہ یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھی

لیکن علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے یہ تحقیق پیش کی ہے کہ جن کی باری مقرر نہیں تھی وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا تھیں بڑھاپے کی وجہ سے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی اور یہی صحیح قول ہے

.....

باب تردد في المعاشر الذي معه القرآن والاسلام۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں جو حدیث نقل کی ہے اس کی ترجمۃ الباب سے کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی

جواب

اس کا جواب شارحین بخاری نے یہ دیا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمہ الباب کے فوراً بعد یوں کہا

فیه سهل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ علیہ والی روایت بھی ہے اصل میں اس روایت کا تعلق ترجمۃ الباب سے مکمل ہے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ گذشتہ کتاب کتاب فضائل القرآن کے باب نمبر 22 میں بتا چکے ہیں اس روایت میں دلالۃ النص سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے بدالے میں نکاح کرنا جائز ہے یعنی قرآن حکیم کی تعلیم کو حق مہربنادینا

یہ باب کتاب فضائل القرآن میں ہے باب القراءۃ عن ظہر القلب (زبانی قرآن پڑھنا) چنانچہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے
مذہب نمبر 1۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک قرآن کے بدالے میں نکاح جائز ہے یعنی قرآن حکیم کی تعلیم کے بدالے میں
مذہب نمبر 2۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قرآن حکیم کے بدالے نکاح کرنا یعنی قرآن حکیم کی تعلیم کے بدالے نکاح کرنا یہ درست نہیں ہے اگر کوئی اس طرح نکاح کرے کہ میں تم سے نکاح کرتا ہوں اس کے بدالے میں تمہیں قرآن سکھا دوں گا تو نکاح ہو جائے گا اور مہر مثلی واجب ہو گا

روایت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نقد ملکھا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

یہ روایت دلیل ہے امام شافعی رحمہ اللہ کی احتفاظ اس روایت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ میں باع معاوضہ کے لئے نہیں ہے باء سبیہ ہے

.....

(8) باب ماکرہ من التبتل والخماء۔

تبتل مجر درہنا غیر شادی شدہ

خماء خصی ہونا

.....
(9) باب نکاح الابکار۔

لم ينكح النبي بكرًا غير كـ۔

حضرور صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ بیویوں میں سے صرف ایک باکرہ خاتون سے شادی کی یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور باقی تمام بیویاں متعلقہ تھی یا بیوہ تھیں

.....
(11) باب تزوج الصغار من الکبار۔

لڑکی چھوٹی ہو اور لڑکا بڑا ہو

شرعی طور پر لڑکی چھوٹی اور لڑکا بڑا ہو تو نکاح ہو جاتا ہے

پاکستان کا قانون۔

پنجاب میں قانون یہ ہے کہ 18 سال کا لڑکا اور 16 سال کی لڑکی آپس میں شادی کر سکتے ہیں اور باقی صوبوں میں 18 سال کا لڑکا اور 18 سال کی لڑکی آپس میں شادی کر سکتے ہیں

.....
(12) باب الی من سکھ۔۔۔۔۔

من سکھ۔ کس سے نکاح کرے

آئی النساء خیر۔ کونی عورت بہتر ہوتی ہے

و ما يستحب ان يتخير لبطه من غير ايجاب۔

اپنی نسل کے لئے عمدہ عورت کا انتخاب کرنا

یہ اصل میں ایک اور حدیث کی طرف اشارہ ہے حدیث کے الفاظ ہیں تحریر و انصاف

وارعہ علی زوج فی ذات یده۔

بہترین بیوی کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کے اخلاق اچھے ہو

.....

باب اتخاذ السراری --- الخ

اسلام میں حکم یہ ہے کہ باندی سے نکاح نہیں کیا جاتا باندی سے مالک نکاح نہیں کرتا بغیر نکاح کے باندی سے ازدواجی تعلق حلال ہوتا ہے اس میں کوئی حد نہیں ہے جتنی چاہے باندیاں رکھ سکتا ہے

باندی سے بغیر نکاح کے ازدواجی تعلق کیوں درست ہوتا ہے؟

اس کی وجہ اصول فقه کی کتاب الشاشی میں پڑھ چکے ہیں کہ نکاح کے ذریعے آزاد عورت کی ملک بعض کا انسان مالک ہوتا ہے یعنی مخصوص نفع کا مالک ہوتا ہے

نکاح کے ذریعے انسان اپنی بیوی کے جسم کا مالک نہیں ہوتا بلکہ مخصوص نفع کا مالک ہوتا ہے اور جب انسان کسی باندی کو خریدتا ہے تو وہ ملک رقبہ کا مالک ہوتا ہے اسکی ذات کا مالک ہوتا ہے لہذا ملک رقبہ میں ملک بعض خود بخود شامل ہو گئی اب نکاح کی ضرورت نہیں ہے

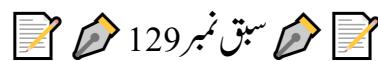
لوگ پوچھتے ہیں کہ اسلام میں باندیوں کا کیا معاملہ ہے؟

جواب۔

اس کا جواب دیتے ہوئے سب سے پہلے یہ بات کہنی چاہئے کہ اسلام نے باندیوں کا معاملہ شروع نہیں کیا یہ اسلام سے پہلے ہی چلا رہا تھا غلام اور باندیاں اس طرح وجود میں آتے تھے کہ ایک قبیلے کی دوسرے قبیلے سے یا ایک ملک کی دوسرے ملک سے جنگ ہوتی تھی جو مرد قیدی ہوتے تھے وہ غلام بن جاتے تھے اور جو عورتیں قید ہوتی تھی وہ باندیاں بن جاتی تھی پھر اگے ان کی نسل بھی غلام اور باندیاں ہوتی تھی اسلام نے ایک دم سب غلام اور باندیوں کو آزاد نہیں کیا اس سے معاشی بحران آجائتا لوگوں کا بہت سامال غلام اور باندیوں میں لگا ہوا تھا اسلام نے ایسے اقدامات کیے جس سے دنیا میں غلام اور باندیوں کا سلسلہ نہ رہا یاد رہے کہ غلام اور باندیوں کا تصور آج بھی اسلام میں موجود ہے اسے ختم نہیں کیا لیکن ایسے اقدامات کئے ایسے احکامات نافذ کیے جس سے آج غلام اور باندیاں نظر نہیں آتے جیسے مختلف کفارات رکھے جن میں غلام آزاد کرنے کو کہا گیا جیسے کفارہ ظہار کفارہ قتل خطا کفارہ صوم قسم کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا اور مدبرہ بناؤ کر آزاد کرنا عبد ما ذون ام ولدہ کے ذریعے غلاموں کو آزاد کیا گیا

زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک مصرف غلاموں کے لئے خاص ہے وفی الرقب

اسلام نے اس طرح غلاموں کا سلسلہ کم کیا لیکن ختم نہیں کیا



بخاری شریف کتاب النکاح

باب الالکفاء فی الدین۔

فاظفر۔ کامیاب ہو جا

عورت کے ساتھ نکاح کرنے میں پانچ چیزیں دیکھنی چاہیے

1۔ مال و دولت

2۔ خاندان

3۔ جمال یعنی خوبصورتی

4۔ دین

5۔ اخلاق

سب سے اہم چیز دین ہے اور آج لوگ یہ ہی نہیں دیکھتے جسکی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں

باب الالکفاء فی المال و تزویج المقل المشریة

المقل۔ محتاج مرد کم پیسوں والا

المشریة۔ مالدار عورت

محتاج مرد کا مالدار عورت سے شادی کرنا

باب لم تتغى من شئوم المرأة

شُوّم۔ نحوٰست

قرآن کی تلاوت کرنے والی عورت میں نحوٰست نہیں ہوگی

باب الْحَرَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

آزاد عورت کا غلام سے نکاح کرنا

ثلاث سنن۔ تین احکام نازل ہوئے

بریرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی باندی تھی جب حضرت بریرہ کو آزاد کیا گیا تو وہ غلام مغیث کی بیوی تھی یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے لیکن بخاری شریف کتاب الطلاق باب خیار الامۃ تحت العبد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات موجود ہے کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا اس کا نام مغیث تھا اور یہ جبشی غلام تھا

حکم نمبر 1۔

عنت فخریت۔ جب وہ آزاد ہوئی تو انہیں اختیار دیا گیا نکاح کے بارے میں باقی رکھنے یا فتح کرنے میں

حکم نمبر 2۔

الولاء لمن عتق۔ آزاد شدہ غلام کا ترک

یعنی اگر آزاد شدہ غلام یا باندی مر جائے تو اس کا

جو مال ہو گا وہ آزاد کرنے والے کو ملے گا

حکم نمبر 3۔

برہة۔ ہانڈی اذم سان

ھو علیھا صدقۃ ولنا حدیۃ

وہ گوشت بریرہ کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے

ھو علیھا صدقۃ ولنا حدیۃ۔

علامہ عین رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 90 میں ہدیہ اور صدقہ میں فرق کیا ہے

صدقہ کی تعریف۔

الصدقۃ منیۃ یمنحہا المانع لثواب الآخرۃ و تكون من الاعلی الادنی

یعنی صدقہ وہ چیز ہے جو دینے والا دیتا ہے آخرت کے ثواب کے لئے اور یہ اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف ہوتا ہے

ہدیہ کی تعریف۔

الحدیۃ منیۃ یطلب بھا التحیب والتقرب الیہ

یعنی ہدیہ کہتے ہیں وہ چیز جو دی جائے اس سے دوسرے انسان کی محبت اور قربت مقصود ہو (اگرچہ اس پر بھی ثواب ملتا ہے)

اور شرح صحیح البخاری ارشاد الساری میں علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدیہ اور صدقہ میں ایک آسان فرق بیان کیا ہے فرمایا

والفرق بینهما أن الصدقۃ اعطاء لثواب والحدیۃ للأکرام

ثواب کے لیے دیا جائے تو وہ صدقہ کھلاتا ہے اور اکرام کے لیے دیا جائے تو وہ ہدیہ کھلاتا ہے

ھو علیھا صدقۃ ولنا حدیۃ

اس سے فقہی اصول تبدل یہ سمجھ میں آیا یعنی ہاتھ کا بدل جانا ملکیت کا بدل جانا قبضے کا بدل جانا اس سے اس چیز کا حکم بدل جاتا ہے

باب وَالْمُحْكَمُ أَتَى إِرْضَعَكُمْ -

بخاری شریف کے بعض نسخوں میں یہاں ابواب الرضاعت لکھا گیا اور ابواب کے سلسلے کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے امام بخاری رحمہ اللہ کتاب الرضاعت قائم کر رہے ہیں

اصول۔ يحرم من الرضاعت ما يحرم من النسب

سورۃ النساء کی آیت نمبر 23 سے تین مسئلے حل ہو گئے

1۔ کس خاتون سے پرده کرنا ہے اور کس نہیں یاد رہے کہ محمرات ابدیہ سے پرده نہیں ہوتا

2۔ سفر میں آپ کو نسی عورت کے محرم بن سکتے ہیں خاص طور پر عمرہ حج کے سفر میں کون شخص محرم بن سکتا ہے یاد رہے کہ محمرات ابدیہ کا محرم بن سکتا ہے

3۔ کو نسی عورت سے آپ شادی نہیں کر سکتے

وَالْمُحْكَمُ أَتَى إِرْضَعَكُمْ -

سورۃ النساء کی اس آیت نمبر 23 میں اللہ تعالیٰ نے 13 محمرات کا ذکر کیا ہے ہے جن میں سے 12 محمرات ابدیہ ہیں جن سے انسان کبھی شادی نہیں کر سکتا ایک محرم غیر ابدیہ ہے یعنی زندگی کے کسی لمحے میں آپ اس سے شادی کر سکتے ہیں اور وہ ہے بیوی کی بہن جب تک بہن آپ کے نکاح میں ہے آپ اس کی بہن سے شادی نہیں کر سکتے بیوی کو طلاق ہو گئی یا بیوی مر گئی تو آپ اس کی بہن سے شادی کر سکتے ہیں ابھی نہیں کر سکتے ان تجمع بین الاختین لہذا سماں سے پرده کرنا ہو گا

محمرات کی تفصیل۔

1- وَهُنَّاكُمْ تِمَہاری مائیں

2- وَهُنَّاکُمْ تِمَہاری بیٹیاں

3- وَأَخْوَانَكُمْ تِمَہاری بہنیں

یاد رہے کہ اخوات میں

عینی ماں باپ شریک

علاتی باپ شریک

اخیانی ماں شریک

تین شامل ہیں

4- وَهُنَّاکُمْ عَمَّةٌ عَرَبِیٌّ میں پھوپھی کو بھی کہتے ہیں تائی کو بھی کہتے ہیں چچی کو بھی کہتے ہیں لیکن یہاں پھوپھی مراد ہے یاد رہے کہ تائی اور چچی غیر محرم ہیں پر دہ کرنا ہو گا

5- وَخَلَّاکُمْ خالہ عَرَبِیٌّ میں خالہ (ماں کی بہن) کو بھی کہتے ہیں اور ممانی کو بھی کہتے ہیں یعنی ماں کے بھائی کی بیوی لیکن آیت میں خالہ مراد ہے ممانی غیر محرم ہے

6- وَبَلَّتِ الْأَخْ بَھائی کی بیٹی کبھی اس سے شادی نہیں ہو سکتی

7- وَبَلَّتِ الْأَخْتِ بَھن کی بیٹی محمات ابدیہ

8- وَهُنَّاکُمْ آتی ار ضعنکم وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے یعنی رضاعی ماں محمات ابدیہ میں سے

9- وَأَخْوَانَكُمُ الرِّضَاة رضاعی بہنیں محمات ابدیہ میں سے

10۔ و ام حات ن سا گم اور تمہاری بیویوں کی مائیں (خوش دامن)

11۔ و رہ بکم اللہ فی جور کم من ن سا گم اللہ فی د خلتم بھن

گر شتہ شوہر کی بیٹیاں جو تمہاری گودوں میں آئیں

وہ بیویاں ان سے تم دخول کر چکے ہو اسے ربیبہ کہتے ہیں سابق شوہر کی بیٹی

12۔ و حلا کل ابنا گم اللذین من اصلابکم

یعنی ہو حقیقی بیٹے کی بیوی

یہ بارہ محمرات اہدیہ تھے

13۔ و آن تجھعوا بین الاختین

دو بہنوں کو جمع کرنا الہذا اسلامی یہ محمرات اہدیہ میں سے نہیں ہے

اگر بیوی کو طلاق ہو جائے یا بیوی مر جائے تو اسکی بہن سے شادی کرنا جائز ہے

یاد رہے کہ یہ کل تیرہ محمرات ہیں

وجہ حرمت تین چیزوں میں سے کوئی ایک ہے

نسب

رضاعت

مصاہرات دامادی

بنت ام سلمہ کا نام روایات میں دُرّہ یا ذرّہ آیا ہے

وثویہ لابی لھب۔

ثویہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بھی پلایا
ثویہ کو ابو لہب نے اس لئے آزاد کر دیا کہ ثویہ نے ابو لہب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشخبری سب سے پہلے دی
تھی

باب من قال لارضاع بعد حولین

اس ترجمہ الbab میں امام بخاری رحمہ اللہ نے دو مسئلے بیان کئے ہیں

1- لارضاع بعد حولین یعنی مدت رضاعت کیا ہے

2- ما يحِرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرٌ یعنی رضاعت کی مقدار کیا ہے

مسئلہ 1 مدت رضاعت

مذہب نمبر 1۔

صرف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال ہے یعنی دوسال چھ مہینے

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل سورۃ الاحقاف کی آیت نمبر 15 ہے و حملہ و فصلہ ثلثون شہرا

یعنی اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے کی مدت ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ثلثون شہر اکا تعلق صرف و فصلہ سے ہے یعنی دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے 30 مہینوں کے دوسال 6 مہینے بنتے ہیں

مذہب نمبر 2۔

جمہور کے نزدیک جس میں صاحبین بھی شامل ہیں

دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دوسال ہے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 233 کی وجہ سے

والوالدات یہ ضعن اولاد حسن حولین کا ملین لمن اراد ان یتم الرضاۃ

اس میں واضح طور پر دوسال کا ذکر ہے

احناف کے نزدیک فتویٰ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے

لیکن احتیاطاً دوسال پر عمل کروایا جاتا ہے

اور جہور فقہاء امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل کا یہ جواب دیتے ہیں کہ وحملہ وفصاہ تلثون شہر ایں

تلثون شہر اکا تعلق حمل اور فصال دونوں کے ساتھ ہے چھ مہینے کم از کم حمل کی مدت اور 24 مہینے یعنی دوسال رضاعت کی مدت

ہے

مسئلہ 2 حرمت رضاعت کتنی مقدار میں دودھ پینے سے ثابت ہوگی

مذہب نمبر 1۔

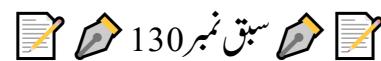
امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک برضعۃ واحدہ ایک مرتبہ دودھ پینے سے بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی وہ سو

مذہب البخاری

مذہب نمبر 2-

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی سبع رضعات پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی

دلائل دونوں طرف کے احادیث میں آرہے ہیں



بخاری شریف کتاب النکاح

باب لبن الغل

لبن غل سے کیا مراد ہے

لبن کا معنی ہے دودھ غل کا معنی ہے نرم کر مرد

لبن غل کا اصطلاحی معنی ہے دودھ پلانے والی کاشوہر

یعنی دودھ پلانے والی کاشوہر دودھ پینے والے بچے کارضائی باپ ہو گا

آن فلخ اخابی القعیس جاء يستاذن وهو عنده من الرضاعة

یعنی افحوجو کہ ابو القیس کا بھائی تھا اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے کے لیے اجازت مانگی اس حال میں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضائی چھاتھے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو القعیس کی بیوی کا دودھ پیا تھا

ابو القعیس حضرت عائشہ کارضائی باپ ہوا اور ابو القعیس کا بھائی افح حضرت عائشہ کا چھا ہوا

.....

باب محل من النساء وما يحرم

وقال لنا احمد ابن حنبل۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے پوری بخاری شریف میں امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ سے کل تین روایات نقل کی ہیں

نمبر 1۔ کتاب المغازی میں بالواسطہ امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے

نمبر 2۔ کتاب الباس میں بالواسطہ امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے

نمبر 3۔ اس جگہ یہاں کتاب النکاح میں صرف یہی ایک روایت بلا واسطہ نقل کی ہے لہذا امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ اس روایت کی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ کے بلا واسطہ استاذ شیخ ہیں

یاد رہے کہ پوری بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نے

امام شافعی رحمہ اللہ سے کوئی روایت نقل نہیں کی

اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی کوئی روایت نقل نہیں کی

عن ابن عباس حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع

کہ سات رشتہ دار خواتین نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں اور ساتھ دامادی کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں

نسب کی وجہ سے حرام ہونے والی سات خواتین

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی تفصیل ذکر فرمائی

1۔ الامهات مائیں

2۔ البنات بیٹیاں

3۔ الاخوات بہنیں

4۔ العمات پھوپیاں

5۔ الاخالات خالائیں

6۔ بنات الاخ بھائی کی بیٹیاں

7۔ بنات الاخت بہن کی بیٹیاں

دامادی کی وجہ سے بھی سات خواتین حرام ہو جاتی ہیں

1- ام الزوجہ بیوی کی ماں

2- زوجہ الابن بیٹے کی بیوی

3- زوجہ الاب باپ کی بیوی یعنی سوتیلی ماں

4- بنت الزوجۃ بعد الدخول علی الام یعنی ریبیہ سابق شوہر کی بیٹی

یہ چار محمرات ابدیہ ہیں باقی تین محمرات غیر ابدیہ ہیں

5- اخت الزوجہ بیوی کی بہن سالی

6- عمتھا بیوی کی پھوپھی

7- خاتھا بیوی کی خالہ

.....

باب لائشح المرأة على عمتها

لامیحہ بین المرأة وعمتها ولا بین المرأة وختها

احناف کے نزدیک اسی سے ایک قاعدہ ذکر کیا گیا ہے کہ مرد کن دور شستے دار خواتین کو بیک وقت نکاح میں رکھ سکتا ہے اور کس کو نہیں رکھ سکتا

صاحب ہدایہ نے کتاب النکاح میں باب المحمرات میں یہ قاعدہ ذکر کیا ہے جو اسی حدیث سے مستنبط ہے

قاعده اصول

اسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو اس کا دوسرا سے نکاح جائز نہ ہو جیسے بین المرأة وعمتها

اگر بیوی اور پھوپھی میں سے ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا

لہذا ان دونوں کو بیک وقت نکاح میں جمع بھی نہیں کیا جاسکتا

باب الشغار

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبھی عن الشغار یہاں حدیث مکمل ہو جاتی ہے

آگے والشغار عن یزوج سے آخر تک یا تو راوی امام مالک کا قول ہے یا راوی نافع کا قول ہے یا قول ابن عمر ہے یعنی انہوں نے تشریح کی ہے

کہ شغادر کہتے ہیں کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کرے دوسروں کی بیٹی کے بدے اس طرح سے ان کے درمیان حق مهر نہ ہو

شغار کہتے ہیں وطہ سٹہ میری بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے سے کر لو اور میرے بیٹے کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دو

اسے وطہ سٹہ ادلہ بدله کہتے ہیں

نکاح شغار میں اگر مهر مقرر نہ کیا جائے تو بالاتفاق ناجائز ہے

لیکن اگر نکاح شکار کر لیا تو نکاح منعقد ہو گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے

نمہب نمبر 1۔

جمہور کے نزدیک نکاح منعقد نہیں ہو گا باطل ہو گا

نمہب نمبر 2۔

احناف کے نزدیک نکاح شغار ناجائز ہے اگر کر لیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا مهر مثلی واجب ہو گا و علیہ الفتوی

باب نکاح المحرم احرام والا

حالت احرام میں نکاح کرنا یا کروانا جائز ہے یا نہیں

مذہب نمبر 1-

شوافع کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا کروانا دونوں حرام ہیں

مذہب نمبر 2-

آپ کے نزدیک حالت احرام میں شادی کرنا شادی کروانا دونوں جائز ہیں و ملی جائز جائز نہیں ہے امام بخاری رحمہ اللہ کا مذہب بھی یہی معلوم ہوا رہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے

اور اختلاف کا مدار حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہے

بخاری شریف کے اس باب میں موجود روایت احتجاف کی دلیل ہے

اور ترمذی میں موجود روایت جو شوافع کی دلیل ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس حال میں کہ وہ حالت احرام میں نہیں تھے

احناف اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہاں نکاح سے مراد و ملی ہے کہ و ملی اس وقت کی جب حالت احرام میں نہیں تھے

.....

باب نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نکاح المتعة آخر ا

آخر۔ بالآخر

متعہ کی تعریف نکاح موقت ہے

توافقا۔ مردو عورت متعہ پر متفق ہو جائیں

فعشرۃ زندگی گزارنا

وہیہ علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہ منسوخ۔

حضرت علی رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت کر کے دکھایا کہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے

.....
باب النظر الی المرأة قبل التزویج

شادی سے پہلے بیوی کو کس طرح دیکھیں؟

جس طرح آپ اپنی ہمیشہ کیوں کسی کو دکھانا چاہئے کہ چند معزز لوگ ہوان کے ساتھ ہونے والی بیوی ہو تو پھرے کو دیکھا جاسکتا ہے

اجازت ہے فرض واجب نہیں ہے

سوال اگر بیوی ہے تو بیوی کی بہن یا پھوپھی وغیرہ سے ہاتھ ملانا جائز ہے یا نہیں

جواب۔ یہ محترمات ابدیہ میں سے نہیں ہیں اس لیے ان سے ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے

سوال۔ محترمات غیر ابدیہ سے ہاتھ ملانا کیسا ہے

جواب۔ محترمات ابدیہ سے بھی ہاتھ ملانے سے پچنا چاہیے فتنے کا دور ہے



بخاری شریف کتاب النکاح

باب من قال لانکاح الابولی

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ جو ترجمۃ الباب قائم کیا ہے اس میں ایک اہم مسئلہ بیان کیا ہے
کہ نکاح بغیر ولی کے صحیح ہو سکتا ہے کہ نہیں
فقہی اصطلاح میں یہ کہا جاتا ہے کہ عبارات النساء نکاح منعقد ہو جاتا ہے کہ نہیں
آسان الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ عورت ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے تو وہ منعقد ہو گایا نہیں
مزہب نمبر 1۔

امام ابو حنیفہ رحمہ کے علاوہ امام مالک امام شافعی امام احمد ابن حنبل رحمہم اللہ یعنی جمہور فقہاء کے نزدیک ولی کی اجازت کے بغیر
نکاح منعقد نہیں ہوتا

اور نہ عبادت النساء سے نکاح منعقد ہوتا ہے (امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا پہلا قول یہ ہی تھا)
امام بخاری رحمہ اللہ کا مذہب بھی یہی ہے
مزہب نمبر 2۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور دیگر احناف کے نزدیک ظاہر الروایہ یہ ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد ہو جاتا ہے چاہے کفو
میں ہو یا غیر کفو میں ہو

اسی طرف امام محمد اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا رجوع منقول ہے وعلیہ الفتوی

جمہور کی دلیل۔

ایک توهہ حدیث دلیل ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب میں تعلیقاً نقل کیا ہے

من قال لانکاح الا بولی

امام بخاری رحمہ نے ترجمۃ الباب سے اپنامہ ہب بتایا ہے دراصل لانکاح الا بولی یہ حدیث ہے یہی جمہور کی دلیل ہے لیکن چونکہ
یہ حدیث بخاری کی شرط کے مطابق نہیں تھی اسی لئے تعلیقاً سے عنوان میں نقل کر دیا

یہ حدیث ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء لانکاح الا بولی میں سند کے ساتھ موجود ہے

لیکن جمہور علماء کی دلیل کا جواب احناف یہ دیتے ہیں کہ اس حدیث میں رفعاً و قفاً اضطراب ہے یعنی یہ حدیث مرفوع ہے یا
موقف ہے اس بارے میں راویوں کا اختلاف ہے یہ حدیث ترمذی اور سنن ابی داؤد میں موجود ہے

جواب 2۔

لانکاح الا بولی میں لانفی کمال کے لیے ہے

ایک اور روایت جمہور علماء دلیل میں پیش کرتے ہیں

جس کے بارے میں اصول الشاثی میں بھی بحث ہوتی ہے

من نکاح بغیر اذن ولیحافت کا حباب طل باطل باطل

احناف اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ اس باکرہ اثر کی کے بارے میں ہے جو ولی کی اجازت کے بغیر غیر کفویں نکاح کر

امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمہ الباب میں حدیث ذکر کرنے کے بعد تین آیات نقل کی ہیں اس مسئلے میں استشهاد کے لیے پھر اس کے بعد اس مسئلے میں تین احادیث ذکر کی ہیں ان سب کے بارے میں شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے الابواب والترجمہ میں

یہ جواب دیا ہے کہ سے ان تین آیات سے اور آنے والی تین روایات سے معاملہ نکاح میں ولی کا وقوع ثبوت اور استحباب معلوم ہوتا ہے لیکن نکاح کے لیے ولی کی اجازت کا شرط ہونا ثابت نہیں ہوتا

احناف کے دلائل۔

دلیل نمبر 1

صحیح مسلم جلد اول کتاب النکاح میں آنے والی روایت ہے ارشاد نبوی
الايمم احق بنفسها

یعنی وہ عورت جس کا شوہرنہ ہو وہ اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے
معلوم ہوا ولی کی اجازت شرط نہیں ہے

دلیل نمبر 2۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 230 حلالے والی آیت

فَإِنْ طَلَقَهَا فَلَا تُحْكِمْ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَنْجَنِ زَوْجِهِ

پھر اگر وہ تیری طلاق دے دے تو یہ عورت اس کے بعد اس مرد کے لئے حلال نہیں ہو گی یہاں تک کہ یہ عورت نکاح کرے کسی اور مرد سے

یہاں تک میں نکاح کی نسبت عورت کی طرف ہے لہذا ولی کی اجازت شرط نہیں ہے نکاح کے لیے

دلیل نمبر 3۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر آیت 232

فَلَا تَعْصُلُوهُنَّ أَنْ يَنْجِنُوا إِذَا جَهَنَّمَ

تم مت روکوان عورتوں کو کہ وہ نکاح کریں اپنے شوہروں سے یہاں بھی نکاح کی نسبت عورتوں کی طرف ہے

دلیل نمبر 4۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 234

فَإِذَا بَلَغُنَّ أَجْلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ

بالمعرف

یہاں بھی ولی کی اجازت شرط نہ ہونا معلوم ہوتا ہے

فیصَدْ قَحَا۔ اس کا مہر مقرر کرنا

طمثھا۔ اپنے حیض سے

ارسلی۔ تو چلی جا

فاستبصعی۔ اس سے جماع کر لے

یعتزلھا۔ جد اہو جانا

اصابھا۔ جماع کر لینا

نجابة الولد۔ عمرہ نسل

یجتمع المرھط۔ گروہ اکھٹا ہو جاتا

مادون العشرۃ۔ 10 سے کم مردوں کا

یصیحہا۔ ہر ایک وطی کرتا

لیال۔ چند راتیں

ان یمتنع۔ منع کر دے

فھو ابنک یا فلاں۔ اے فلاں یہ تیرے بیٹا ہے

تسمی من اجت بسمہ۔ وہ عورت جس کو چاہتی اس کا نام لے لیتی

ھن البغایا۔ یہ طوائفہ ہوتی تھی

کن یں نصیب رایات۔ یہ اپنے دروازوں پر حصنڈے لگاتی تھی

القافۃ۔ قیافہ شناس

قائف کی تعریف۔

وھو اللذی یعرف شبح الولد بالوالد آثار الحفیة

یعنی قائف (قیافہ شناس) جو خفیہ نشانیوں کے ذریعے یہ پہچان جاتا تھا کہ بچہ کس کا مشابہ ہے

یروں۔ جس کو وہ دیکھتے

فالطالبہ۔ اسی سے منسوب ہو جاتا اور اس کو اس کے بیٹے کی حیثیت سے پکارا جاتا

نکاح کی چار اقسام۔

نمبر 1۔

ایک آدمی کا عورت سے نکاح کرنا جیسے آج کل ہوتا ہے کہ ایک آدمی کی طرف اسکی بیٹی کا نکاح کا پیغام بھیجا ہے

پھر اس کا حق مہر مقرر کرتا ہے پھر اس سے نکاح کر لیتا ہے

نمبر 2-

آدمی اپنی بیوی سے کہتا تھا جب وہ حیض پاک ہوتی تھی کہ تو فلاں مرد کے پاس چلی جا اور اس سے جماع کر اور اس کا خاوند اس سے جدا ہو جاتا تھا اس کو چھوٹا نہیں تھا یہاں تک کہ اس کا حمل واضح ہو جائے دوسرے مرد سے جس سے اس نے جماع کیا تھا جب وہ عورت وضع حمل کر دیتی تو اس کا خاوند اس سے جماع کرتا تھا یہ سارا معاملہ خاوند اس لئے کرتا تھا تاکہ عمدہ نسل کا بچہ پیدا ہو

یہ نکاح استبداع کہلاتا ہے

نمبر 3-

دس سے کم مردوں کا گروہ جمع ہو جاتا تھا ان میں سے ہر ایک عورت سے وطی کرتا تھا جب وہ حاملہ ہو جاتی اور بچہ جنم دیتی اور اس پر وضع حمل کے بعد جب چند راتیں گزرتی تو وہ عورت ان سب مردوں کی طرف پیغام بھیجتی تو ان میں سے کوئی ایک بھی انکار نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وہ سب اس کے پاس جمع ہو جاتے وہ عورت ان سب کو کہتی کہ تم اپنے معا靡ے کو جانتے ہو اور میں نے جو بچہ جنا ہے اے فلاں وہ تیرا بیٹا ہے وہ عورت جس مرد کو چاہتی اس کا نام لے لیتی تو وہ بچہ اس سے مل جاتا تھا کسی کو طاقت نہیں ہوتی تھی کہ یہ انکار کرے

نمبر 4-

بہت سے لوگ عورت کے ساتھ واطی کرتے تھے جو مرد عورت کے پاس آنا چاہتا عورت اس کو روکتی نہیں تھی اور وہ طائفہ ہوتی تھی انہوں نے اپنی گھروں پر جھنڈے لگائے ہوئے تھے وہ اس بات کی علامت ہوتی تھی جو واطی کرنا چاہتا تھا کر لیتا تھا جب وہ حاملہ ہوتی اور عورت بچہ جنم دیتی ہے تو قیافہ شناس کو بلاتے وہ بتاتے کس کا بیٹا ہے پھر اس کو اس کے طرف منسوب کر دیا جاتا اور اسی کے نام سے بیٹا کہہ کر بلا یا جاتا اسے کوئی نہیں روکتا تھا

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے تمام نکاحوں کو ختم کر دیا اور صرف ایک نکاح کو باقی رکھا جو آج کل ہوتا ہے

باب اذا كان هو الخاطب

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں ایک مسئلہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اگر لڑکی کا ولی خود اپنے نکاح کا پیغام مولیہ (یعنی جس کا وہ ولی ہے) کو دے دے تو کیا وہ اپنا نکاح مولیہ سے کر سکتا ہے یا نہیں (یعنی وہ ولی اس مولیہ کا محرم نہیں تھا)

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں ایسا باب قائم کیا ہے جس میں اس مسئلے کے جواز یا عدم جواز کا حکم معلوم نہیں ہو رہا لیکن آگے دلائل احادیث کی صورت میں ذکر کر دیئے اب مجتہد جو بھی رائے قائم کرے مجتہد پر معاملہ چھوڑ دیا

اس مسئلے کے بارے میں مذاہب
مذہب نمبر 1۔

امام ابوحنیفہ امام مالک امام احمد بن حنبل امام اوزاعی سفیان ثوری یعنی جہور فقهاء کے نزدیک نکاح کر سکتا ہے و علیہ الفتوی
مذہب نمبر 2۔

امام شافعی امام زفر امام اوزاعی رحمہ اللہ کے نزدیک
اس عورت کا کوئی اور ولی نکاح کرائے اور اگر اس عورت کا کوئی اور ولی نہ ہو وقت کا بادشاہ اس سے نکاح کروائے

باب لاسخ الاب و غيره الکبر والشیب الابر ضاحا

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس ترجمہ الbab میں جس مسئلے کی طرف اشارہ کیا ہے اس مسئلے کا ایک خاص نام ہے ولایت اجبار (یعنی ولی کو زبردستی نکاح کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں)

اس ولایت اجبار میں چار باتیں ذہن نشین کرنی چاہیے

1- باکرہ صغیرہ پر بلا تفاق ولایت اجبار ہے

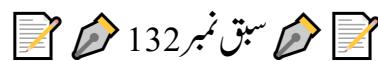
2- کبیرہ شبیہ بالاتفاق ولایت اجبار نہیں ہے

3- کبیرہ باکرہ پر عند الشافعی ولایت اجبار ہے عند الاحناف ولایت اجبار نہیں ہے

4- صغیرہ شبیہ عند الشافعی وابی یوسف و محمد ولایت اجبار نہیں ہے عند ابی حنیفہ و مالک ولایت اجبار ہے

شبیہ کہتے ہیں شادی شدہ عورت کو لیکن اس کو آئم

نہیں کہیں گے آئم کہتے ہیں جس کا شوہرنہ ہو



بخاری شریف کتاب النکاح

باب اذ ازوج ابنته و حسو کارہتہ فنکا حصہ مردود

یہ شبہ کے بارے میں ہے

باب تفسیر ترک الخطبه (منگنی)

یہاں تفسیر کا معنی ہے وضاحت یعنی منگنی چھوڑنے کی وضاحت کا بیان

باب ضرب الدُّفْ فِي النَّكَاحِ وَالْوِيمَةِ

الدُّفْ - ایسا پیالہ نمبر تن جس کے ایک طرف جمرہ اور

ڈف آج بھی جائز ہے شادی کے موقع پر بشر طیکہ اشعار جائز ہوں وہاں کوئی مرد نہ ہو صرف لڑکیاں ہو عورتوں کی آواز مردوں تک نہ آئے اور کوئی ساز بھی نہ ہو

باب قول اللہ تعالیٰ و آتو النساء صدق تهنن نجۃ

مسئلہ مقدار مہر (امتحانی مقام)

مذہب نمبر 1۔

احناف کے نزدیک کم از کم حق مہر دس درہم ہے

جیسا کہ حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے

لامھرا قل من عشرة دراهم

دس درہم سے کم حق مہر نہیں ہوتا

حق مہر کی زیادہ مقدار متعین نہیں

اس کی دلیل سورۃ نساء کی آیت نمبر 20

واتیتم احداً حنْ قَطَارَا

قطارا کہتے ہیں مال کثیر کو جیسا کہ امام بیضاوی رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر کی ہے

ندھب نمبر 2۔

امام شافعی امام احمد بن حنبل اور امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک

ما بجودِ مِن الصداق

حق مہر میں سے جو بھی جائز ہو

ندھب نمبر 3۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اقل مہر بیچ دینار

دور جدید حق مہر کی مختلف مقداریں

کم از کم حق مہر دس درہم ایک درہم برابر ہوتا ہے 30 گرام 620 ملی گرام چاندی

الزواج مطہرات کا حق مہر 480 در ٹھم رہا

حضرت فاطمۃ الزہر ارضی اللہ عنہا کا حق مہر 500 درہم تھا 500 درہم یہ برابر ہوتا ہے 131 تو لے 3 ماشے یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو چاندی

131 تولہ بنیں گے ایک کلو 53 گرام چاندی
آج کل ایک تولہ چاندی کی قیمت ہے 1970ء میں تھا آج کل مہر فاطمی تقریباً اڑھائی لاکھ روپے ہے یہ بدل بھی سکتا ہے
حق مہر کی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر نہیں ہے
ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کا حق مہر
چار ہزار درہم تھا یعنی تقریباً 12 کلو چاندی
یہ حق مہر جس کے باہم شاہ نجاشی نے ادا کیا تھا

حق مہر کی شرعی حیثیت۔

حق مہر ادا کرنا فرض ہے

دلیل نمبر 1

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 50،، قد علمنا مافرضنا علیہم فی ازواجہم،،

دلیل نمبر 2

سورۃ النساء کی آیت نمبر 4،، وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدْقَتَهُنَّ نَحْنُ نَخْلُلُهُنَّ

یہاں اتو امر کا صیغہ ہے

اگر بیوی حق مہر معاف کر دے تو معاف ہو جاتا ہے یا نہیں؟

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، فان طبعن لكم عن شیئ منہ نفساً فکوہ حسیناً مرینا

اگر بیوی خوش دلی سے معاف کر دے تو تم اسے کھاسکتے ہو

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا کہ شادی کے بعد ابتدائی دنوں میں بیوی سے حق مہر معاف کروانے سے معاف نہیں ہوتا چند مہینے سال گزر جائے تو پھر وہ معاف کرے گی پھر کوئی مانی کالاں معاف کروائے دکھائے

مشکوہ کتاب النکاح میں ایک نازک حدیث ہے

کہ اگر کوئی شخص نکاح کرے اور حق مہر مقرر ہو جائے اور حق مہر ادا نہ کرے ادا کرنے کی نیت بھی نہ ہو تو جب بھی بیوی کے پاس جائے گا تو اس کو گناہ ہو گا

اگر حق مہر ادا نہ کیا اور یہ بندہ مر گیا تو وراثت تقسیم ہونے سے پہلے بیوی کا حق مہر دینا پڑے گا کیونکہ حق مہر قرض ہے قرض کی ادائیگی پہلے کی جاتی ہے

وراثت بعد میں تقسیم کی جاتی ہے

لڑکے والے حق مہر مقرر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 32 روپے رکھو

جب بر صغیر میں چاندی کا روپیہ ہوتا تھا اس وقت 10 در ہی 32 روپے بتا تھا یہ ان کے دور میں ہوتا تھا اور آج کل یہ 7 ہزار سے اوپر بن رہا ہے 32

روپے حق مہر ہمارے اکابرین کے دور میں تھا

فرآمیں ف الگ ہے رآ امر کا صیغہ ہے تو دیکھ

قرآن کو مہربنانے کی صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن مہر مثلی واجب ہو گا

اگر حق مہر میں پیسے نہیں دیے بلکہ سامان کپڑے دے دیے تو یہ بھی جائز ہے

باب الدعاء للنساء اللاتي بُخْدِينَ العرسَ وللعروسِ

بُخْدِينَ العرسَ - جو عورتیں دلہن کو دو لھا کے گھر لائیں

وللعروسِ - دلہن

باب من احبا البناء قبل الغزو

البناء - ازدواجي تعلق

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر 18 سال تھی

باب الوليمة حق

ولیمہ دعوت کو کہتے ہیں اگر خصتی سے پہلے ولیمہ کیا تو دعوت ہو گی ولیمہ نہیں ہو گا

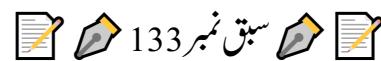
لیکن لڑکی والوں کی طرف سے بارات کا کھانا اس کے بارے میں شدت اختیار کرنا کہ یہ حرام ہے یہ تصور غلط ہے ہاں البتہ جیسے

آج کل سارا بوجھ لڑکی والوں پر ڈال دیا گیا ہے یہ درست نہیں ہے چند لوگ جائیں ہلاکا چھلکا کھانا پینا ہو تو ٹھیک ہے

اور اڑکی کو اڑی والے خود دوہا کے گھر چھوڑ کر جائیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک واقعہ میں ثابت ہے لیکن اس کے پہلے سے پیارہ محبت سے طے کر لیا جائے سنت غیر مؤکدہ

دوہا اور دلہن والے پسیے ملا کر ایک دعوت رخصتی کے وقت کرتے ہیں تو یہ دعوت ہے ولیمہ نہیں ہے

باب حق اجابة الوليمة والدعوة في يوم ولايومين



بخاری شریف کتاب النکاح

باب حق اجابة الوليمة والدعاوة-----

حدیث

قال البراء ابن العاذب أَمْرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِعْ وَنَحَانًا عَنْ سِعْ-----

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور ہمیں سات چیزوں سے روکا

سات کا حکم۔

1- بیمار کی بیمار پر سی کرنے کا حکم دیا

2- جنازہ میں شرکت

3- چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا

4- قسم کو پورا کرنا

5- مظلوم کی مدد کرنا

6- سلام کو خوب پھیلانا

7- کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا

سات چیزوں سے روکا

1- سونے کی انگوٹھیوں سے

2۔ چاندی کے برتن

3۔ ریشمی زین

4۔ وہ کپڑا جو ریشم اور کتان سے ملا ہوا

5۔ استبرق ریشم کی قسم کا کپڑا

6۔ دیباخ ریشم کی قسم کا کپڑا

امام بخاری رحمہ اللہ یہی روایت کتاب الجنائز میں لے کر آئے ہیں وہاں اس روایت میں ساتوں ممنوعہ چیز کا نام بھی موجود ہے
اور وہ ہے خالص ریشم کا لباس مردوں کے لیے حرام عورتوں کے لئے حلال

.....

(83) باب حسن المعاشرة مع الاصل

یہ بخاری شریف کی واحد حدیث ہے جس میں سب سے زیادہ اجنبی الفاظ استعمال ہوئے ہیں

اس حدیث کو حدیث ام زرع کہتے ہیں

تعاهدن انہوں نے معاہدہ کیا

تعاقدن سچی بات کرنے کا وعدہ کیا

قالت الاولی ---

غَيْثٌ كمزور

سَهْلٌ نَّرْمَ زَمِينٍ

فیر تھی چڑھنا

سمیں موٹا

پہلی نے کہا میر اشہر ایسے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو کمزور ہوتا ہے پہاڑی کی چوٹی پر نرم زمین نہیں کہ اس پر چڑھا جائے
نہ اتنا موٹا ہے کہ اسے کہیں اور منتقل کیا جائے

قالت الشانیہ۔۔۔۔۔

آبُثٌ پھیلانا

آذڑہ چھوڑنا

نجھرہ ظاہر

نجھرہ باطن

دوسری نے کہا کہ میر اشہر ایسا ہے میں اس کی خبروں کو حالات کو پھیلاو گئی نہیں کیونکہ کہ مجھے ڈر ہے کہ میں اگر ذکر کروں گی
تو چھوڑوں گی نہیں کوئی بات

قالت الشانیہ۔۔۔۔۔

الْعَنْتُ بِالْمَبَارِزَةِ الْمَبَاقِدِ

انطق بولنا

اسکت خاموش

اعلَقَ لَكَنَا

تیسرا عورت نے کہا میر اشہر بڑا لمبے قد والا ہے

اگر میں بولوں گی تو مجھے طلاق دے دی جائے گی
اور اگر میں خاموش رہوں گی تو اسی طرح لکھی رہوں گی

قالت الرا بعه۔۔۔۔۔

تحمّل علاقے کا نام ہے

حرگرم

قرٹھنڈرا

خانہ ڈر

سامہ نگ دل

میرا شوہر تیامہ علاقے کی رات کی طرح ہے یعنی نہ ٹھنڈا ہے نہ گرم ہے نہ اس کا ڈر ہے اور نہ نگ دل ہے

قالت انامسہ۔۔۔۔۔

فهد چیتا

اسد شیر

عحد جو کچھ ہو جائے

پانچویں نے کہا میرا شوہر جب گھر میں داخل ہوتا ہے تو چیتا ہوتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہوتا ہے
اور جو کچھ ہو جائے پوچھنا ہی نہیں

قالت السادسة-----

اَفَلَيَطِنَا

إِشْتَقَّ چونا

اَضْطَحَ لپِنَا

اَتَقَ لپِنَا

یونج دا خل کرنا

الْكَفْ هاتھ

الْبَثَ حالات

چھٹی عورت نے کہا میر اشوہر جب کھاتا ہے تو لپیٹ لیتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب کچھ چوس جاتا ہے

اور جب لیتا ہے تو لپٹ جاتا ہے اور ہاتھ دا خل نہیں کرتا تاکہ حالات معلوم کرے

قالت السابعہ-----

غیایاہ گمراہ

عیایاہ صحبت کرنے سے عاجز

طباقاہ احمد بیو توف

مُنْجَكٌ تیر اسر زخمی کرے گا

فلکٌ تیر اجسم زخمی کرے گا

ساتویں نے کہا میر اشوہر گمراہ ہے یا کہا کہ وہ صحبت کرنے سے عاجز ہے احمد بے وقوف بھی ہے ہر بیماری اس کے لیے بیماری ہے

وہ تیر اسر زخمی کرے گا یا تیرے جسم کو زخمی کرے گا یادوںوں چیزیں تیرے لیے جمع کر دے گا

قالت الثامنة

مس چھونا

آرنب خرگوش

زرنب زعفران

آٹھویں نے کہا میر اشور ایسا ہے اس کا چھونا خرگوش کی طرح چھونا ہے اور اس کی خوبیوں عفران کی طرح کی خوبیوں ہے

قالت التاسعه

رفع بلند

العماد ستون

النِّجَاد توار کا تسمہ اشارہ ہے کہ اس کا قد بڑا المباہ ہے

الرماد راکھ

النَّاد مجلس

نویں خاتون نے کہا میر اشور اونچے اونچے ستونوں والا ہے (بڑے گھر) لمبے قد والا ہے اس کی راکھ بہت زیادہ ہوتی ہے (کھانا زیادہ پکتا ہے) اس کا گھر مجلس کے قریب ہے

قالت العاشرہ

مبارک اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ

مسارح چرنے کی جگہ

مزہر باجہ

دسویں خاتون نے کہا میر اشوہر مالک ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ مالک کیا چیز ہے مالک ان سب سے بہتر ہے اس کے اوٹوں کے پیٹھنے کی جگہ میں بہت زیادہ ہیں چرنے کی جگہ کم ہے اور جب وہ اوٹ باجے کی آواز کو سن لیتے تو انہیں یقین ہو جاتا کہ اب ہم ہلاک ہونے والے ہیں

قالت الحادیہ عشرہ

اناس بھرنا

حلی زیورات

ملائکھر دیا

ششم چربی

عضردی بازو

بَعْجَنْتِی خوش کرنا

غنیمہ تغیر غنم کبری

شق مشقت والا

کھلیل گھوڑے

اطیط اوٹ

داکس گندم گاہنا

منق گندم کو صاف کرنا

اقتح بر آہنا

گیارہوں عورت نے کہا میر اشونہر ابوذرع کی بھی کیاشان ہے اس نے بھاری کر دیا زیورات سے میرے کانوں کو اور بھر دیا چربی سے بازوں کو اور اس نے مجھے خوش کر دیا تو میر ادل مجھے خوش ہو گیا اس نے مجھے تھوڑی سی بکریوں والے گھر میں پایا مشقت والا تو اس نے مجھے گھوڑوں والوں میں کر دیا اور انوں والوں میں کر دیا اور گندم گاہنے والوں میں کر دیا اور گندم صاف کرنے والوں میں کر دیا میں اس کے سامنے بولتی ہوں تو مجھے بر انہیں کہا جاتا اور میں سو جاتی ہوں تو صحیح کرتی ہوں

ام ابی زرع کی بھی کیاشان تھی اس کے بر تن بڑے بڑے تھے اور اس کا گھر خوب کشادہ تھا

ابوزرع کا بیٹا بھی کیاشان والا تھا اس کے لیٹنے کی جگہ یعنی پہلو ایک میان سے نکلی ہوئی تلوار تھی

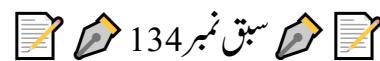
یعنی باریک کر دالا تھا اور اس کو سیر کر دیتی تھی ایک چھوٹی بکری کی دستی

اور ابوزرع کی بیٹی کی بھی کیاشان تھی اپنے باپ اور اپنی ماں کی فرمانبرداری تھی اور اپنی چادر کو بھر نے والی تھی یعنی خوب موٹی تھی اور اپنے ہمسایوں کا غصہ تھی

ابوزرع کی باندی بھی کیاشان تھی وہ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی اور ہمارے کھانے کی چیزوں کو بکھیرتی نہیں تھی سلیقہ مند تھی اور ہمارے گھر کو کوڑا کر کٹ سے نہیں بھرتی تھی

اس خاتون نے کہا ایک دن ابوزرع باہر نکلا اس حال میں کہ مشکنے بلوئے جائے تھے وہ ایک عورت سے ملا اس کے دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے وہ کھلیل رہے تھے اس کی کمر کے نیچے دواناروں کے ساتھ

اس نے اس عورت کو دیکھ لیا اور مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے شادی کر لی میں نے اس کے بعد ایک اور مرد سے شادی کر لی



بخاری شریف کتاب النکاح

حدیث ابی زرع۔

فتتحت بعده رجلا سریا۔۔۔

میں نے بھی اس کے بعد ایک مرد سے شادی کر لی

جو شریف تھا سردار تھا وہ عمدہ گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور نیزے لیتا تھا اور اس نے مجھے عطا کی بہت زیادہ نعمتیں اور جانور بھی دیے اور مجھے ہر مویشی کا ایک جوڑا دیا اس نے کہا ام زرع تو کھا اور بھردے اپنے ماں باپ کے گھر کو ام زرع کہتی ہے اگر میں ہر چیز کو جمع کر لوں جو دوسرے شوہرنے مجھے دی ہے

وہ ابو زرع کے چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرے لیے ایسے ہوں جیسے ام زرع کے لئے
ابو زرع

اشکال نمبر 1۔

یہ جو عورتوں نے اپنے شوہروں کی باتیں بیان کی ہیں کیا یہ بھی غیبت کے زمرے میں آتا ہے
جواب۔

محمدیشین نے اس کا جواب یہ دیا کہ اس میں ان عورتوں نے اپنے شوہروں کے نام نہیں بتائے اس لئے یہ غیبت شمار نہیں ہو گی

اشکال نمبر 2۔

دوسرے سوال یہ ہے کہ یہ مشابہت مشابہ تامہ نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو طلاق نہیں دی تھی جس طرح ابو زرع نے دی تھی

جواب۔

اس کا جواب محدثین نے یہ دیا جو کہ فتح الباری میں موجود ہے کہ حدیث کی دوسری کتابوں میں ہے جیسا کہ سنن نسائی میں بھی یہی روایت تفصیل سے موجود ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا

کنت لک کائبی زرع لام زرع بالانہ طلقها ولی لا اطلاق

یعنی میں تمہارے لئے اس طرح ہوں جیسا کہ ابو زرع ام زرع کے لئے مگر یہ کہ ابو زرع نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی میں آپ کو طلاق نہیں دوں گا

اس تفصیلی حدیث میں ایک اور جملہ بھی ہے

فقالت عائشہ رضی اللہ عنہا بآبی انت و آمی لانت

خیریٰ من ابی زرع لام زرع

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ میرے ماں باپ قربان آپ تو جتنا ابو زرع میں ام زرع کے لیے تھا آپ تو اس سے بھی بہتر ہیں

.....

باب العزل۔

عزل کا معنی کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے اولاد نہ ہو

اصطلاحی معنی کے اعتبار سے انزال سے پہلے فرج سے ذکر کو نکال لینا تاکہ مادہ اس کے اندر نہ جائے

اگر میاں بیوی راضی ہو آئندہ اولاد پیدا نہ کرنے پر تو عزل کرنا جائز ہے
لیکن اگر صحت کی وجہ سے ہو معانِ ذاکر نے کہا ہو کہ آئندہ اولاد جلدی نہیں ہونی چاہیے ورنہ صحت کے لیے نقصان دہ ہے تو
پھر گنجائش موجود ہے

لیکن اگر ذہن میں یہ سوچ ہو کہ کھلاوں گا کہاں سے رزق کہاں سے کمائے گا تو پھر وہ آیت ذہن میں رکھنی
چاہیے

لَا قَتْلُوا اولادَكُمْ خَشْيَةً امْلَاقَ نَحْنُ نَرْزَقُمْ وَإِيمَانُمْ
تم تگ دستی کے خوف سے اپنے بچوں کو قتل مت کرو
پھر عزل کرنا جائز ہے

.....
(108) باب الغیرۃ۔

غیرت کی تعریف۔

عزت کے خلاف ہوتا دیکھ کر دل کا بد لانا اور غصے میں

آنا

اگر غیرت قرآن و سنت کے مطابق ہے تو اچھی ہے اور اگر قرآن و سنت کے خلاف ہے تو یہ گناہ ہے
اس لیے غیرت میں آکر بہن بیٹی بیوی کو قتل کرنا جائز اور حرام ہے
سرزادینا عدالت قاضی ریاست کا کام ہے

.....

(111) بَابُ لَقْلُقِ الرِّجَالِ وَكَيْلُثُرِ النِّسَاءِ

عورتوں کا تعداد میں مردوں سے زیادہ ہونا یہ قیامت کی علامت ہے

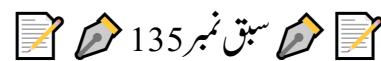
.....
بابِ مُنْهَىٰ مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

جو عورتوں کے ساتھ مشاہہ رکھتے ہیں یعنی مخت و طرح کے ہوتے ہیں

1۔ تخلیقاً یہ معدود ہیں

2۔ عورتوں کے مشاہے شکل بنانا

محمد شین لکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کر کے اشارہ کیا کہ حدیث میں مخت نمبر 2 مراد ہے جو کہ حرام ہے



بخاری شریف کتاب النکاح والطلاق

(115) باب نظر المرأة إلى الحبشي ونحو حم من غير ريبة

الى الحبشي۔ جبشیوں کو
یہ صرف مسجد میں کھلینا نہیں تھا بلکہ نیزہ بازی کی تیاری تھی جنگ کے لئے

.....

(126) باب قول الرجل لصاحب حل أعرستم——ان

کیا تم نے رات کو شب زفاف گزاری

حل أعرستم الليلية ترجمة الباب کا یہ والا حصہ حدیث میں موجود نہیں ہے

و طعن الرجل ابنته في الخاصرة عند العتاب

یہ حدیث میں موجود ہے

سوال۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلا حصہ ترجمۃ الباب میں کیوں ذکر کیا حالانکہ اس کا حدیث میں ذکر نہیں ہے
جواب۔

بعض شارحین کا کہنا ہے کہ حل آعر ستم اللیلہ والا حصہ بعض بخاری کے نسخوں میں نہیں ہے تو پھر اشکال نہیں ہو گا لیکن شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے الابواب والتراجم میں لکھا ہے کہ اصل میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح دیکھا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ان کی ران پر تھا اس وقت انہوں نے یہ سوال کیا ہو گا

یا ایسی کیفیت میں دیکھ کر ممکن ہے کہ یہ سوال ہوا

ہو

.....

کتاب الطلاق

طلاق کا الغوی معنی رفع القید قید کو اٹھالینا

طلاق کا اصطلاحی شرعاً معنی رفع قید النکاح

نکاح کی قید کو اٹھالینا

طلاق کی اقسام

باعتبار رجوع اور عدم رجوع کے

1- طلاق رجعی

وہ طلاق جس کے بعد عدت کے اندر اندر رجوع ثابت ہو جائے قولی طور پر یا عملی طور پر رجوع کرنے سے

اگر ایک طلاق صریح دی جائے یعنی طلاق کا لفظ بولا جائے کہ میں تجھے ایک طلاق دیتا ہوں تو عدت کے اندر اندر رجوع کر سکتے ہیں قولًا و عملاً

عمل کا مطلب ہے کہ کوئی تجھے دینا کپڑے لے کر دینا پھولوں کا گلہستہ وغیرہ دینا لیکن یاد رہے کہ رجوع کرنے کے بعد اس کو دو طلاقوں کا حق حاصل ہے

ایک طلاق سے رجوع کرنے کے بعد اب زندگی میں کبھی بھی طلاق دی تو یہ دوسری طلاق ہو گی

2۔ طلاق باسن

باسن بمعنی جدا ہونا اگر دو طلاقیں دی جائیں تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے اب یہ نکاح کے ذریعے رجوع کر سکتا ہے چاہے 10 سال بعد نکاح کر لے

اور الفاظ کنایہ سے بھی جو طلاق ہوتی ہے وہ طلاق باسنہ کہلاتی ہے

3۔ طلاق مغلظہ

اگر تین طلاق دے دی تو اب یہ مغلظہ ہو گئی حرام ہو گئی ہمیشہ کے لئے اب صرف حلالہ سے حلال ہو گی

حلالہ کیا ہوتا ہے؟

یہ قرآن مجید کی آیت

فَإِنْ طَلَقَهَا فَلَا تَحْلِلْ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ حَتَّىٰ يَتَسَكَّرْ زَوْجًا غَيْرَهُ

فَإِنْ طَلَقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا إِنْ يَتَرَاجِعَا إِنْ ظَنَاهُنَّ بِمَا عَلِمُوا اللَّهُ أَعْلَمُ

یہاں حلالہ کا مکمل طریقہ بیان ہوا ہے

یعنی اگر شوہر تیسری طلاق دے دے تو یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو گی یہاں تک کہ وہ عورت کسی اور مرد سے شادی کرے پھر دوسرا شوہر اس عورت کو طلاق دے تو اب یہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی عدت گزرنے کے بعد

یاد رہے کہ حلالہ قرآن سے ثابت ہے اور ارشاد نبوی کے مطابق حلالہ کرنے اور کروانے والے دونوں پر لعنت ہوتی ہے

سوال۔ جب حلالہ قرآن سے ثابت ہے تو پھر حدیث میں لعنت کیوں فرمائی؟

جواب۔ پہلے سے منصوبہ بنایا کر آنایے گناہ اور لعنت والا کام ہے یعنی قرآنی ترتیب سے کیا جائے تو جائز ہے

طلاق دینے کے اعتبار سے طلاق کی تین قسمیں ہیں

1۔ سنت 2۔ احسن 3۔ بدی

1۔ طلاق سنت کی تعریف

ایسے طھر میں ایک طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو پھر دوسرا اور تیسرا طلاق دے اسے طلاق سنت کہتے ہیں

2۔ طلاق احسن کی تعریف

ایسے طھر میں جس میں جماع نہ کیا ہوا ایک طلاق دے پھر مزید طلاق نہ دے (یہ بہترین طریقہ ہے اس میں بہت سی گنجائش موجود ہے)

عدت کے اندر اندر قول افلاج جو ع کر سکتا ہے عدت کے بعد یہی ایک طلاق طلاق باسن ہو جائے گی

اب زندگی کے کسی مرحلے میں یہ دونوں نکاح کر سکتے ہیں اور عدت گزرنے کے بعد یہ عورت کسی اور سے شادی کرنا چاہے تو کر سکتی ہے

3۔ طلاق بدیعی کی تعریف

وہ طلاق جو پہلی دو قسموں کے خلاف ہوا س کی مندرجہ ذیل پانچ صورتیں ہیں

1۔ ایک کلمہ سے دو طلاقیں دینا

2۔ الگ الگ کلمہ سے ایک طھر میں دو طلاقیں دینا

3۔ ایسے طھر میں طلاق دینا جس میں جماع کیا ہو

4۔ حالت حیض میں طلاق دینا

5۔ ایک کلمے سے تین طلاقیں دینا

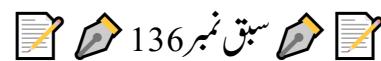
ان تمام صورتوں کو طلاق بدیعی کہتے ہیں اور ان تمام صورتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے
(ہمارے معاشرے میں مشہور ہے کہ حالت حیض میں طلاق نہیں ہوتی اور حاملہ عورت کو طلاق دینے سے طلاق نہیں ہوتی یہ دونوں باتیں غلط ہیں)

.....

(3) بَابُ مِنْ طَلاقٍ هُلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ اَمْ رَاةً بِالطَّلاقِ

جو شخص طلاق دے تو کیا عورت کو متوجہ کر کے طلاق دے گا

عورت کو متوجہ کرنا لازم نہیں ہے بغیر متوجہ کرنے کی صورت میں بھی طلاق ہو جائے گی لہذا اگر خط لکھ دیا طلاق کا تو طلاق ہو گئی
 چاہے وہ خط اسے نہ پہنچ سکے اسی طرح اگر رجسٹری طلاق بھیج دی عورت نے وصول نہ کی تو طلاق ہو گئی
 اسی طرح دور جدید میں طلاق لکھ کر ای میل کر دیا یا میل کر دیا یا واٹس ایپ میسج کر دیا واٹس میسج کر دیا
 فیس بک پر طلاق دے دی ہر صورت میں طلاق ہو گئی



بخاری شریف کتاب الطلاق

(4) باب من آجاز طلاق الثالث۔

تین طلاقوں کا مسئلہ

مذہب نمبر 1۔

محمد ابن اسحاق رحمہ اللہ حجاج ابن ارطاط اور ابن مقاٹل اور ظاہریہ اور اہل تشیع کے نزدیک ایک مجلس میں یا ایک مرتبہ تین طلاقوں دینے سے ایک طلاق ہوتی ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک ایک بھی واقع نہیں ہوتی یہ سب حضرات صحیح مسلم میں آنے والی ایک روایت سے استدلال کرتے ہیں جو حدیث طاؤس ہے کہ ایک مرتبہ ابو صحباء نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو علم انما کانت

اَنَّ ثَلَاثَ شُبْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبِي كَبِرٍ وَثَلَاثَ مِنْ رِمَارَةٍ عَمْرٌ قَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعْنُ

یعنی ابو صحباء نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تین شمار کی جاتی تھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں

مذہب نمبر 2۔

جمہور اہل سنت والجماعت امام ابو حنیفہ امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل یعنی ائمہ اربعہ اور دیگر فقہاء اہل سنت کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقوں بیک وقت دے تو وہ واقع ہو جائیں گی اگرچہ وہ گناہ گار ہو گا

جمہور فقہاء کی دلیل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 229 ہے اطلاق مرثن فاماک بمعروف اور تسریح باحسان

یہاں تر ترجیح بحسان سے استدلال کرتے ہیں کہ تین طلاقیں یک دم دی جائیں تو واقع ہو جاتی ہیں امام بخاری رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے

جمہور فقهاء کی طرف سے صحیح مسلم کی حدیث کا جواب

اور جو اہل ظاہر وغیرہ صحیح مسلم کی روایت سے استدلال کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اگر کوئی شخص تین مرتبہ طلاق کا لفظ کہتا اور اس سے مراد تکرار ہوتا اور مراد اور نیت ایک ہی طلاق دینا ہوتا تو وہ ایک ہی شمار ہوتی تھی آج بھی اسی طرح ہے لیکن اس وقت بھی اگر کوئی تین طلاقیں دیتا تو تین ہی واقع ہوتی تھی مخالفین کوئی ایک ضعیف حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین طلاقیں دی جاتی تھی تو وہ ایک واقعہ ہوتی تھی

اور یہ بات بھی درست ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین طلاقیں بیک وقت دینے پر سزا مقرر کر کھی تھی لیکن یہ بات غلط ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیک وقت تین طلاقیں دینے کو تین شمار کرنا شروع کیا سند صحیح کے ساتھ یہ روایت موجود ہے کہ جو سعید ابن منصور نے تخریج کی ہے

عن انس رضي الله تعالى عنه كان آئَنْ عُمَرَ رضي الله تعالى عنه كان إِذَا أَتَى بِرْجُلٍ طَلَقَ امْرَأَتَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَ طَهْرَةً

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی ایسے شخص کو پیش کیا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہو تو اس کی پشت پر دُرے لگائے جاتے تھے

.....

(5) بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ۔

اس مسئلہ کو تحریر الطلاق للنساء یا تفویض الطلاق للنساء کہا جاتا ہے یعنی عورتوں کو طلاق کا اختیار دینا تفویض الطلاق پر فقہاء نے باب قائم کیے ہیں پاکستان کے موجودہ نکاح نامے میں کالم نمبر 18 میں یہ لکھا ہے کیا شوہرنے بیوی کو طلاق دینے کا حق تفویض کیا ہے بعض لوگ اسے غیر شرعی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ شریعت کے مطابق ہے وہ یہ اشکال کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت کو طلاق دینے کا حق حاصل نہیں ہے یہ بات درست ہے کہ جس طرح یورپی ممالک میں قانون ہے کہ جس طرح مرد عورت کو طلاق دے سکتا ہے اس طرح عورت بھی مرد کو طلاق دے سکتی ہے یہ بات درست ہے کہ یہ قانون غیر اسلامی ہے لیکن تفویض طلاق میں عورت مرد کو طلاق نہیں دیتی بلکہ اپنے آپ کو طلاق دیتی ہے تفویض طلاق میں مردیوں کہتا ہے اگر تو چاہتی ہے تو اپنے آپ کو طلاق دے لے ایک یادو یا تین جتنی طلاقوں کا اختیار مرد عورت کو دے گا وہ عورت اپنے آپ کو اتنی طلاقیں دے سکتی ہے عورت اپنے آپ کو طلاق نہ دے تو یہ اختیار بھی عورت کے پاس ہے اسی طرح اگر کسی دوست کو کہا کہ اگر تم چاہو تو میری بیوی کو طلاق دے دو اگر اس نے طلاق دے دی تو طلاق ہو جائے گی یعنی تفویض طلاق میں عورت مرد کی وکیل بن جاتی ہے

.....

(9) باب لا طلاق قبل النکاح

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

نکاح کرنے سے پہلے کسی اجنبی عورت کو کہے
آنٹ طلاق بعد میں اس سے نکاح کر لیا تو بالاتفاق طلاق واقع نہیں ہو گی
لیکن اگر یوں کہے
إنْ كَمْثِكْ فَأَنْتِ طلاقْ
یعنی اجنبی عورت سے کہے اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے

مذہب نمبر 1۔

احناف کے نزدیک یہ تعلیق صحیح ہے اس صورت میں نکاح کرنے کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی

مذہب نمبر 2۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ تعلیق باطل ہے نکاح کرنے کے بعد اس عورت کو طلاق نہیں ہو گی

مذہب نمبر 3۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عمومی تعلیق باطل ہے

لیکن اگر عورت کا قبیلہ یا شہر متعین کر دے تو یہ تعلیق درست ہے

امام بخاری رحمہ اللہ کا مذہب شوافع کے مطابق ہے

یا یہاں الذین امنوا ذا نَحْتَمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ انْ تَمْسُوْهُنَّ ۔۔۔۔۔ احزاب 49

اصول۔

نکاح کے بعد طلاق قبل الدخول دی جائے تو طلاق واقع ہو جائے گی لیکن اس کی عدت نہیں ہو گی

یعنی رخصتی سے پہلے طلاق دے دی تو طلاق ہو جائے گی عدت نہیں ہو گی یاد رہے کہ خلوت صحیحہ دخول کے حکم میں ہے اگر رخصتی ہو گئی دونوں نے تہائی میں وقت گزارا اگرچہ ازدواجی تعلق قائم نہ کیا ہو

یہ خلوت صحیحہ دخول کے حکم میں ہو گی

.....

(11) باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ

اصول۔

غصے میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

اصول۔

نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو گی

اصول۔

اگر غلطی سے یا بے اختیار منہ سے طلاق کا لفظ نکل جائے تو طلاق واقع نہیں ہوتی

اصول۔

پاگل مجنون جوشیز و فینیا کی حالت میں ہو وہ اگر طلاق دے تو طلاق نہیں ہو گی

اصول۔

دل دل میں طلاق دے یا طلاق دینے کی پکی نیت کر لے لیکن زبان سے نہ کہے اور ہاتھ سے نہ لکھے تو طلاق واقع نہیں ہو گی

اصول۔

مذاق میں طلاق دینے سے طلاق ہو جائے گی اس لیے کہ ارشاد نبوی ہے ثلاشِ جدِ حسن جد و حذر لحسن جد الزکار، والطلاق والعراق

تین چیزیں ایسی ہیں جن کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدگی ہے نکاح طلاق عراق

ثمل۔ نشے کی حالت

آتٰ رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ۔

سوال۔ یہاں اس عبارت میں آسلَمَ فعل پر منْ حرف جر کیسے داخل ہے؟

جواب۔

یہاں اس عبارت میں آسلام فعل نہیں ہے بلکہ یہ قبیلے کا نام ہے کہ قبیلہ بنو سلم میں سے ایک شخص آیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

.....

(12) باب الخلع وكيف الطلاق فيه۔

خلع کا الغوی معنی علیحدہ کر دینا اتار دینا چھوڑ دینا

اور شرعی اصطلاح میں خلع کہتے ہیں عورت کسی معاوضہ کے بدے میں شوہر سے علیحدگی لے لے
شوہر کو یوں کہے تو میرا زپور لے اتنے پیے لے مجھے طلاق دے دے

خلع سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نکاح فشخ ہوتا ہے؟

اس میں اختلاف ہے

مذہب نمبر 1۔

امام احمد امام اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک خلع سے فشخ نکاح ہوتا ہے اور اس کی عدت ایک حیض ہے
مذہب نمبر 2۔

جمہور فقہاء نزدیک خلع سے طلاق باسن واقع ہوتی ہے اور اس کی عدت تین حیض ہے

عدالتی خلع۔

اگر شوہر عدالت میں آکر کاغذات پر دستخط کر دے خلع کی اجازت دے دے تو بالاتفاق خلع واقع ہو جاتی ہے لیکن اگر شوہر عدالت میں نہ آئے دستخط نہ کرے پھر عدالت علیحدگی کی ڈگری جاری کر دے تو پاکستان کے آئینی قانون کے تحت یہ خلع واقع ہو جاتی ہے یہ عورت عدت گزارنے کے بعد کسی اور سے نکاح کر سکتی ہے

لیکن فقهاء کے نزدیک عدالتی خلع معتبر نہیں ہے اگر شوہر اجازت نہ دے اگر شوہر طلاق نہ دے البتہ اس بارے میں مفتیان کرام سے رجوع کرنا چاہیے کیونکہ چند صورتیں ایسی ہیں جن میں مفتی حضرات عدالتی خلع کو تسلیم کر لیتے ہیں

.....

(13) باب الشقاق و هل يشير بالمعنى عند الضرر

الشقاق جداً نقصان کے وقت خلا کا مشورہ دینا

وان خفتم شقاق . بينها فبعثوا حكما من اهله و حكما من اهله اخ

معاشرے کی دو بڑی پیاریاں

1۔ لڑکا اور لڑکی اپنے آپ کو پسند کر کے ماں باپ کو کہتے ہیں کہ ہم نے زندگی گزارنی ہے آپ نے نہیں گزارنی لہذا ہمیں پسند کرنے دیں

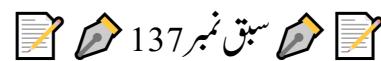
2- جب طلاق دینے کی باری آتی ہے تو لڑکا کہتا ہے میں نے زندگی گزارنی ہے میں طلاق دیتا ہوں آپ بوڑھے لوگ کیا ان بالتوں کو سمجھتے ہیں ہم نہیں بس سکتے بس میں طلاق دیتا ہوں

بخاری شریف میں حدیث ہے جبک اشیٰ یعم ولیم

کسی چیز کی محبت انسان کو انداھا اور بہرہ کر دیتی ہے اس کو برائی برائی نظر نہیں آتی

اس لیے ماں باپ کو دیکھنے دو ماں باپ کو رشتہ طے کرنے دو اور جب طلاق کی باری آئے تو پھر سورہ نساء کی آیت نمبر 35 کو ذہن میں رکھو

معاشرے کے لوگوں کو سمجھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے گھر بسانے کا طریقہ قرآن میں بتایا ہے



بخاری شریف کتاب الطلاق

(21) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ يُوَكُونُ مِنْ نَسَاءِ أَشْهُرٍ تَرْبُصُ أَرْبَعَةً أَشْهُرٍ

اس باب سے پہلے بخاری شریف کی بعض شروعات میں باب الایاء کا لکھا ہے کیونکہ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ الایاء کی روایات لارہے ہیں اور باب قائم کر رہے ہیں ایاء میں چونکہ طلاق واقع ہوتی ہے اس وجہ سے کتاب الطلاق میں ذکر کیا

ایلاء کا لغوی معنی ہے حلف قسم کھانا

ایلاء کی اصطلاحی تعریف۔

مِنْ النَّفْسِ عَنْ قَرْبَانِ الْمَنْكُوحةِ أَرْبَعَةً أَشْهُرٍ فَصَادِدًا

یعنی منكوحہ بیوی سے چار مہینے یا اس سے زیادہ کے لیے اس کے قریب نہ جانے کی قسم کھانا

(یہ تعریف فتح القدر جلد نمبر دو میں لکھی ہے)

اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 226 اور 227 میں فرمایا ہے

لِلَّذِينَ يُوَكُونُ مِنْ نَسَاءِ أَشْهُرٍ تَرْبُصُ أَرْبَعَةً أَشْهُرٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ الرَّحِيمُ وَإِنْ عَزَّمْتُمُ الْطَّلاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلَيْمٌ

اس آیت کے تحت اگر چار ماہ سے کم کی قسم کھائی تو یہ ایلاء لغوی ہو گا ایلاء شرعی نہ ہو گا ایلاء لغوی کا حکم قسم کا حکم ہو گا اگر مدت پوری کر لے گا تو قسم پوری ہو جائے گی طلاق نہیں ہو گی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ازواج مطہرات کے بارے میں

جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اس باب میں روایت لارہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی پھر ایک ماہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے پاس نہیں گئے یہ ایلاء لغوی تھا کیونکہ چار ماہ سے کم تھا

اگر کسی نے قسم کھائی کے چار ماہ تک بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا تو یہ ایلاء اصطلاحی ہو گا اگر چار ماہ سے پہلے بیوی کے پاس گیا تو
قسم ٹوٹ جائے گی حانت ہو جائے گا قسم کا کفارہ ادا کرے گا

اور قسم کا کفارہ وہی ہے جو سورہ مائدہ کی آیت نمبر 89 پڑھ چکے ہیں

اگر چار ماہ تک بیوی کے پاس نہ گیا تو خود بخود طلاق ہو جائے گی یہ کوئی طلاق ہو گی اس میں اختلاف ہے
مذہب نمبر 1۔

احناف کے نزدیک ایلاء اصطلاحی کی صورت میں چار ماہ گزرنے کے بعد خود بخود طلاق باسن واقع ہو جائے گی و علیہ الفتوی
مذہب نمبر 2۔

انجہمہ ثالثہ کے نزدیک چار ماہ گزرنے کے بعد خود بخود طلاق نہیں ہو گی بلکہ قاضی شوہر کو بلاۓ گا اور رجوع کرنے کا کہے گا ورنہ
طلاق دینے کا کہے گا

(23) باب الظہار

ابواب الظہار۔

ظہار ظہر سے مشتق ہے بمعنی پشت

اصطلاحی معنی۔

قولُ الرَّجُلِ لِمَرَأَةٍ أَنْتِ عَلَيَّ كَظْهَرٌ أُنْيٌ

کسی مرد کا اپنی بیوی سے کہنا کہ تو میری ماں کی پشت کی طرح ہے

ایسا کرنے سے وہ بیوی حرام ہو جائے گی

یاد رکھنا چاہیے کہ ظھارِ خود ہی حرام ہے گناہ کبیرہ ہے اور اگر کر لیا تو بیوی حرام ہو جائے گی
جہاں تک سورۃ الجادہ کی آیت 2 اور 3 میں کفارہ بیان ہوئے ہیں اگر کوئی وہ کفارہ دے گا تو بیوی حلال ہو جائے گی وہ کفارے یہ
ہیں

1۔ والذین يظاهرون من نساء حُمَّـ

بیوی کو چھونے یعنی ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے ایک غلام آزاد کرے

2۔ فَنَ لمْ يَجِدْ فَصِيامَ شَهْرِيْنَ تَبَعِينَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَسَّـ

یعنی دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے بیوی کو چھونے سے پہلے

یہاں دو قید احترازی ہیں

1۔ تَبَعِينَ

یعنی لگاتار روزے رکھنے ہیں اگر درمیان میں سے ایک روزے کا بھی ناغہ ہو گیا تو پھر دوبارہ سے سماں گھر روزے لگاتار رکھنے ہوں
گے

2۔ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَسَّـ

اگر سماں گھر روزے رکھنے ہوئے درمیان میں بیوی سے تعلق قائم کر لیا تو پھر دوبارہ متھے سرے سے سماں گھر روزے رکھنے شروع کر
دے

3۔ فَإِنْ لَمْ يُسْتَطِعْ فَاطِعَامَ سِتِّينَ مَسْكِيْنَا

یعنی جو سانحہ روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ سانحہ مسکینیوں کو دو وقت کھانا کھلانے یاد رہے کہ یہاں من قبل ان یتامّاکی قید نہیں ہے

یہی وجہ ہے کہ احتاف کے نزدیک سانحہ مسکینیوں کو کھانا کھلانا میں من قبل ان یتامّاکی شرط نہیں ہے لیکن امام شافعی رحمہ اللہ پہلے دو کفاروں پر قیاس کرتے ہوئے تیسرے کفارے میں بھی من قبل ان یتامّاکی قید مانتے ہیں
(امتحانی بحث)

.....
باب الاشارة في الطلاق والا مور

اس باب میں ایک خاص گنتی کی طرف اشارہ ہے جو ہاتھ کے اشارے سے گنی جاتی ہے
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ لکھا ہے عقد انامل
(باب اللعان امتحانی مقام ہے)

.....
صحیح عبارت پڑھنے کی تین خوبیاں

صحیح سراج رفع



بخاری شریف کتاب الطلاق

(42) بَابُ الْمِطْلَقَةِ إِذَا حُشِّيَ عَلَيْهَا مَسْكِنٌ زَوْجَهَا لَخ

یہ باب ہے ایسی طلاق یا فتہ عورت کے بارے میں جب اسے ڈر ہوا س کے شوہر کی رہنے جگہ میں کہ کوئی مرد اس پر گھس آئے گا اور اسے ستائے گا یا اس کے گھر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں کرے گا بے حیائی کے ساتھ ایسی صورت میں اس عورت کو کہیں اور چلے جانا چاہیے

(46) بَابُ تُحِيدِ الْمُتَوَفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا أَرْبَعَةً أَشْهُرٍ

تُحِيد لغوی معنی رکنا

چونکہ اس کو زیب و زینت سے روکا جاتا ہے اس لیے اس کا مفہومی معنی ہے عدت گزانا اسی کو سوگ منانा کہتے ہیں

(48) بَابُ الْقُسْطِ الْحَادِيَةِ عِنْدَ الظَّهَرِ

الْقُسْطِ عَوْدِ کی خوشبو

عام حالات میں وہ خوشبو نہیں لگاسکتی لیکن اگر حیض کی جگہ خوشبوگائے بد بودور کرنے کے لئے تو اس کی گنجائش موجود ہے

(49) بَابُ تَلْبِيسِ الْحَادِيَةِ قِثَابِ الْعَصْبِ

الْعَصْبِ یعنی کے دھاری دار کپڑے جو زیب و زینت کے لیے نہیں ہوتے

ایسے کپڑے پہن سکتی ہے

كتاب النعمات

(15) باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلاؤ ضیاعا۔

کلاؤ بہت زیادہ قرض

ضیاعا بالنچے

(16) باب المراضع من الموالیات وغیره صن۔

باندیاں اور ان کے علاوہ سے بھی ہو سکتی ہیں

كتاب الاطعمة

(7) باب ليس على الأعمى لغرض

واللّٰهُمَّ سفر کے ساتھیوں سے لی گئی برابر رقم تاکہ ایک جگہ سے خرچ ہو (برکت)

(8) باب خبر المرافق والأكل على الخوان والسفرة

المرافق باریک آٹے معدے کی روٹی

الخوان میز

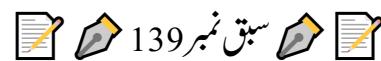
والسفرة دستر خوان

(9) باب السوق

ستو یعنی جو کا آٹا

(12) بَابُ الْمُؤْمِنِ يَا كُلُّ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ

مؤمن ایک آنت سے کھاتا ہے



بخاری شریف کتاب الطلاق

(64) باب التلبینۃ

تلبینۃ۔

1۔ جو کا آٹا

2۔ کچھور

3۔ شہد

4۔ دودھ

چار چیزوں کا مجموعہ تلبینۃ کھلاتا ہے

.....
(66) باب شاة مسموطة والكتف والجنب۔

مسموطة۔ ایسی بکری جس کے بال اتار دیے جائیں کھال سمیت بھنی ہوئی

والكتف۔ کندھا

والجنب۔ پہلو

.....
(68) باب الحمیس۔

الحمیس۔ مخصوص قسم کا حلوا

حاس تھیس کا معنی گھوڑنا

چار چیزوں سے یہ حلوا بنایا جاتا تھا

گھی کجھور پنیر اور ستو

(35) باب من اضاف رجل الی طعام و قبل هو علی عملیہ۔

جو شخص کسی کی مہمانی کرے اور خود اپنے کام میں مصروف ہو جائے

معلوم ہوا مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا ضروری نہیں ہے

(32) باب أَكْلُ الْجَمَارِ

الْجَمَارِ۔ اردو زبان میں اس کو گاہہ

یہ کجھور کے درخت کی گوند ہوتی ہے یہ جوڑوں کے درد کے لیے مفید ہے

عرب میں اس کو آج کل عسل النحل کجھور کے درخت کا شہد کے نام سے بیہتے ہیں

سوال۔ حدیث

فضل عائشة على النساء كفضل الشريدة على سائر الطعام

اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔

اس کی محدثین نے دو توجیہات لکھی ہیں

1۔ جس طرح شرید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھانوں سے زیادہ پسند تھی اس طرح ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ ان کو زیادہ پسند تھی

2۔ دوسری توجیہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی کہ جس طرح باقی کھانوں پر ثرید کو فضیلت ہے اسی طرح خواتین پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو فضیلت ہے جس طرح ثرید باقی کھانوں سے زیادہ مفید ہوتی ہے جسم کے لئے اسی طرح امت کو باقی خواتین میں سے سب سے زیادہ فائدہ پہنچا گا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے امت کو کتنا فائدہ پہنچایے جانے کے لیے

سید سلیمان ندوی کی کتاب سیرت عائشہ کامطالعہ کیجیے

.....

(54) باب ما یقول اذا فرغ من طعامه۔

غیر مکفی۔ ایسا شکر نہیں جو ایک بار ہو کر رہ جائے

ولا مُؤَدِّع۔ نہ ایسا شکر جو ختم ہو جائے

ولا مستغثی۔ نہ ایسا شکر جسکی حاجت نہ رہے

کفانا۔ جس نے ہمیں پیٹ بھر کر کھانا کھلایا

و آروانا۔ اور ہمیں خوب سیراب کیا

ولا گُفُور۔ اور ناشکری کیا ہوا

.....

(56) باب الطاعم الشاکر مثل صائم الصابر۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیا ہے لیکن حدیث نقل نہیں کی

وج

ترجمہ الباب میں جو جملہ نقل کیا ہے وہی حدیث ہے

كتاب العقيقه

عقيقه كالغوي معنى

نوزائیدہ بچے کے بال

کیونکہ جس دن بال کا ٹھیک جاتے ہیں اسی دن وہ جانور ذبح کیا جاتا ہے اس لیے اس کو عقیقہ کہہ دیتے ہیں
عقیقہ کا اصطلاحی معنی۔

بچے کی پیدائش کے بعد ساتویں دن جانور کو ذبح کرنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی پیدائش کے بعد جو احکامات دیے ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ پیدائش کے فوراً بعد دائیں کان میں اذان دینا اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور بچے کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا اچھا سانام رکھنا اس کے سر کے بال منڈوانا اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا جو کہ زیادہ سے زیادہ پانچ چھے گرام بنتے ہیں بال منڈوانے کے بعد سر پر زعفران ملنے اس لیے کہ عقیقہ ایک ایسی رسم ہے جو اسلام سے پہلے یہود و نصاریٰ اور دین ابراهیم میں موجود تھی اور اسے اسلام میں برقرار رکھا گیا

یہود جانور ذبح کرنے کے بعد بچے کے سر پر ذبح کا خون مل دیتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ یہ ناپاک اور گندگی ہے اس لئے زعفران ملنے کو کہا جو خوشبو دار بھی ہوتا ہے اور جرا شیم کش بھی ہوتا ہے

ساتویں دن ہونا سنت غیر مؤكدہ ہے عقیقہ خود بھی سنت غیر مؤكدہ ہے

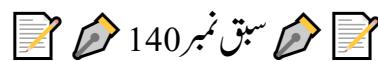
حدیث میں یوم السانح آتا ہے لہذا اگر کئی ماہ بعد بھی عقیقہ کرنا ہو تو ساتویں دن کر لے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اس دن سے ایک دن پہلے عقیقہ کر لجھنے وہ ساتوال دن ہو گا

مثال کے طور پر ہفتے کو بچہ پیدا ہوا آپ تین مہینے بعد عقیقہ کریں لیکن جمعہ کو کر لیں یہ ساتوال دن ہو گا

لڑکے کی طرف سے دو جانور اور لڑکی کی طرف سے ایک جانور ذبح کرنا سنت غیر مؤكدہ ہے لڑکے کی طرف سے ایک جانور ذبح کرنے سے سنت ادا ہو جائے گی یہ دو اور ایک کافی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے کیا کہ یہود لڑکی کی پیدائش پر عقیقہ نہیں

کرتے تھے کیوں کہ وہ لڑکی کی پیدائش کو برائی سمجھتے تھے اور لڑکے کی پیدائش پر ایک جانور ذبح کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی مخالفت کا حکم دیا کہ تم لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک جانور ذبح کرو اس میں جانور کی تذکیر اور تانیث سنت نہیں ہے

لڑکی کی پیدائش کو برائی سمجھنے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل کی آیت نمبر 58 اور 59 میں ذکر فرمایا



بخاری شریف کتاب العقیقہ

کتاب العقیقہ

(1) باب تسمیۃ المولود غداۃ یولڈ۔۔۔ الخ

کان اول مولود ولد فی الاسلام۔

مہاجرین کی اولاد میں سے ہجرت کے بعد جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

اور ہجرت سے پہلے دور اسلام میں جو بچہ پیدا ہوا وہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے

.....

کتاب الذبائح والصید۔۔۔

(2) باب صید المعراض۔

تیر کے چوڑائی والے حصے سے شکار کرنا ایسا جانور مردار ہے

قال ابن عمر فی المقتولة بالبندرقة۔

اشکال۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بندوق تو نہیں تھی ایجاد نہیں ہوئی تھی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ نے یہ کیسے فرمایا

جواب۔

محمد شین نے اس کا جواب دیا کہ اصل میں بندوق اس وقت غلیل نما آله ہوتا تھا جس میں خشک گول مٹی پھتر وغیرہ رکھ کر مارا جاتا تھا یہ مراد ہے

خُرْقَةٌ۔ چیرپھاڑ دینا

.....
(67) باب لحوم الخيل۔

گھوڑوں کے گوشت کا حکم؟

نہب نمبر 1۔

امام شافعی امام ابو یوسف امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت حلال ہے

نہب نمبر 2۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ تحریکی ہے

آلہ جہاد مقصود ہے دلیل سنن نسائی کی روایت ہے

نہب نمبر 3۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے

.....
(34) باب اذا وقعت الغارة في السن الجامد أو الذائب۔

الجامد۔ جما ہوا

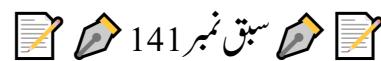
الذائب۔ پکھلا ہوا

در اصل امام بخاری رحمہ ذائب کی روایت تو نہیں لائے جامد کی روایت لائے ہیں

اس لیے کہ امام بخاری رحمہ اللہ جامد اور مائع میں فرق نہیں کرتے وہ کہتے ہیں دونوں ناپاک ہو گئے

جمہور علماء جامد اور ذائب میں فرق ہے وجہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے

اس میں ہے کہ جسے گھی میں چوہا گر جائے تو
ارد گرد سے لے لیں اور اگر پکھلا ہوا ہے تو اس کے قریب نہ جاؤ



بخاری شریف کتاب الذبائح

باب وضع القدم على صفح النزية۔

صفح۔ رخسار ذبح کرتے وقت رخسار پر پاؤں رکھنا تاکہ گردن درست ہو جائے

نملح۔ نمک لگانا

باب استعذاب الماء۔

میٹھا پانی طلب کرنا

باب في كفاره المرض۔

حدیث۔ عن سعد عن عبد الله بن كعب عن أبيه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن كالخلية۔۔۔۔۔

خلیہ۔ تازہ کھیتی

تفیحہ۔ جھکادیتی ہے اس کو ہوا

تعد لھا۔ بلند کرتی ہے

مومن کی مثال تازہ کھیتی کی طرح ہے جس کو ایک مرتبہ ہوا جھکادیتی ہے اور ایک مرتبہ اس کو بلند کر دیتی ہے

آڑڑہ۔ اردو میں اس کو شمساد کا درخت کہتے ہیں اور عربی اور فارسی میں صنوبر کہتے ہیں

ر انبعاف۔ درمیان سے یا جڑ سے ٹوٹ کر ہی گرتا ہے

اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو جھکتا نہیں ہے یہاں تک کہ وہ جڑ سے یا درمیان سے ٹوٹ کر ہی گرتا ہے

جب ہوا تیز چلتی ہے

.....
(2) باب شدة المرض۔

یوک و عکا شدیداً۔

بنمار

حات۔ جھڑنا

.....
(6) باب فضل من يصرع من الرتع۔

صَرْغ۔ مرگی کی بیماری

اب اس کا سو نیصد علاج موجود ہے

.....
(8) باب عيادة النساء الرجال۔ (امتحانی مقام)

اشعار

کل امریٰ مُصلح فی أهله

ہر وہ شخص جو اپنے گھر میں صحیح کرتا ہے

والموت أدنى من شراك أهله

اس حال میں کے موت اس کی جو تی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے

وكان بلال اذا اقامت منه يقول۔

اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بخار اترتا

آلا لیت شعری حل آبیت نق لیلۃ

کاش مجھے پتہ چل جاتا کیا کوئی رات ایسی وادی میں گزاروں گا

بوادِ حولي را ذ خرِ و جلیل۔

کہ میرے ارد گرد اذ خرا اور جلیل گھاس ہوتی

و حل آرِ دن یوم میاہ مجنتہ

اور کیا میں کسی دن مجنتہ مقام کے پانیوں پر وارد ہوں گا

و حل یبدون لی شامة و طفیل۔

اور کیا میرے لئے شامہ اور طفیل پہاڑ ہوں گے

.....
تحقیق۔ سانس اکھڑ رہا تھا

تفور اوتھور۔ بخار کا جوش مارنا

.....

(11) باب عيادة المشرك۔

معارف القرآن سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 4 کی تفسیر میں حضرت مولانا مفتی محمد شفعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں
مشرکین کی بیمار پر سی
چار الفاظ ذہن نشین کر لیں

1۔ معاملات

لین دین کرنا خرید و فروخت کرنا ادھار لینا قرض دینا غیر مسلموں کے ساتھ معاملات جائز ہیں

2۔ معاشرت

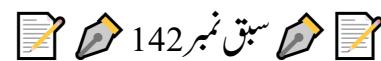
رہنا سہنا کھانا پینا غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے اگر وہ حلال ہو

3۔ مواسات

غمخاری دکھ درد میں کام آنا بیمار پر سی کرنا کوئی تکلیف پنچے تو مدد کرنا یہ بھی غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے
یہ تینوں غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے

4۔ موالات

قلبی دوستی یہ غیر مسلموں کے ساتھ جائز نہیں ہے
ایسی قلبی دوستی جس کی وجہ سے وہ حرام کام اور غلط عقائد اختیار کرنے لگے ایسی قلبی دوستی ناجائز اور حرام ہے
قادیانیوں کے ساتھ پہلے والے تین بھی جائز نہیں ہیں اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور ہمیں کافر کہتے ہیں جس
دن قادیانی اپنے آپ کو کافر کہنا شروع کر دیں گے اس دن ان کے ساتھ وہ تین چیزیں جائز ہو جائیں گی



بخاری شریف کتاب الذبائح

کتاب الطب والادوية۔

(3) باب الشفاء في ثلاث۔

قال الشفاء في ثلاث۔۔۔۔۔

شرطه مُحَمَّمٌ۔ مارنا کٹ لگانا حجامہ

اوہیئے نار۔ لوہا گرم کر کے داغنا

.....
(7) باب الحبة السوداء۔

حبة۔ دانہ

السوداء۔ کالا

اردو میں اس کو کلونجی کہتے ہیں اس میں شفاء ہے

چھوٹے چھوٹے کالے دانے

فسحقوطا۔ اس کو پیس لو

.....
(9) باب السعوط

ناک میں دواڑانا

(10) باب السعوط بالقسط الهندی والبحری

قسط هندی کا لے رنگ کی اور قسط بحری سفید رنگ کی اس کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے

.....

ذات الجنب۔ نمونیہ کی بیماری

عُذْرَة۔ حلق کی بیماری

(15) باب الحجماء من الشقيقة والصداع

الشقيقة۔ آدھے سر کا درد

اس کی بھچان یہ ہے کہ سورج نکلنے کے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت ہوتا ہے

والصداع۔ پورے سر کا درد

(17) باب الإثمد والكلحل من الرمد۔

خاص پھتر کا سرمه

والكلحل عام سرمه

الرمد۔ آنکھ دکھنا

.....

(19) باب الجذام

الجذام كورثه کی بیماری

اس میں اعضاء گل کر گر جاتے ہیں

حدیث۔

فَرِمْنَ الْمَجْدُومَ كَمَا تَفَرَّ مِنَ الْأَسْدِ۔

یہاں فرمایا کہ کورٹھی سے اس طرح دور بھاگو جس طرح تم شیر سے دور بھاگتے ہو

اور ترمذی میں کتاب الطب میں ایک حدیث آتی ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کورٹھی کا ہاتھ اپنے پیالے میں ڈالوایا اور کہا *بِسْمِ اللَّهِ پُرْثَهْ كَرْكَهَأ*

ان دونوں روایات میں تعارض ہے

جواب۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمانی تربیت فرمائی کہ بیماری دینے والا اللہ شفاذینے والا اللہ اور بخاری کی اس حدیث میں احتیاط سکھائی
ترمذی میں موجود روایت میں تو کل سکھایا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ بیماری ایک سے دوسرے کو نہیں لگتی تو یہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹ چھات کے
نظریے کی نفی کی ہے جو کہ ہندو و ائمہ نظریہ ہے اور ڈاکٹر جو احتیاطی تداہیر بتلاتے ہیں وہ تجربے کی بنیاد پر ہے لہذا معلوم ہوا کہ
نظریہ جراثیم اسلام کے خلاف نہیں ہے جراثیم سے بچاؤ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے جیسے کتاب الاشربہ میں حدیث
گزری کہ نقی کے مقام سے ایک صحابی دودھ لے کر آئے تو اس کو ڈھانپا ہوا نہیں تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو
ڈھانپ لیتے

.....

(21) باب اللدوود

اللدود۔ منه میں دوار کھنا

اشکال۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی کبھی اپنی ذات کی خاطر انتقام نہیں لیا
لیکن اس روایت کے مطابق تو انتقام لیا ہے

جواب۔

اس کا جواب محمد شین نے یہ لکھا کہ یہ انتقام نہیں ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے کیا
تاکہ آخرت میں ان کو سزا نہ ملے نبی کا کہنا نہ ماننے کی بناء پر

.....
(23) باب العذرہ

علاق۔ انگلیوں کے ذریعے گلے کے ندو د کو دبانا

.....
(25) لا صفر و حوداء يأخذ البطن۔

پتہ کی بیماری جس میں پیلا پن زیادہ ہو جاتا ہے جس کو پیلیا اور یر قان بھی کہا جاتا ہے

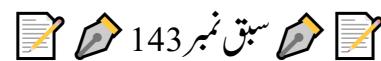
.....
(28) باب حرق الحصیر لیسید به الدم

حرق۔ جلانا

الحصیر۔ چٹائی

لیسید۔ بند ہونا

الدم۔خون



بخاری شریف کتاب اللباس

(50) باب الحشر

قال في مشط و مشاطة - - -

مشط۔ کنگھی

ومشاطة۔ بال

جعف۔ غلاف

طلعۃ۔ کچھور

بڑ۔ کنوال

.....

(57) باب البان الآتن۔

گدھی کا دودھ

.....

کتاب اللباس

(2) باب من جرازارة من غير خيلاء۔

جو شخص اپنے تہبند اور چادر کو لٹکائے بغیر تکبر کے

تکبر امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک علت ہے کہ تکبر کی وجہ سے شلوار تہبند ٹخنؤں سے نیچے لٹکائے تو مکروہ تحریکی ہے

لیکن احناف کے نزدیک یہ حکم مطلق ہے چاہے تکبر ہو یا نہ ہو نیت ہو دنوں صورتوں میں مکروہ تحریکی ہے

.....
(3) باب التشرف الشیاب

کپڑوں کو نیچے سے اٹھانا۔

تعجبہ نفسہ مر جل جمته۔

مر جل۔ کنگھی کیے ہوئے

جمتہ۔ وہ بال جو کندھوں تک ہو

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونے شخص کا ذکر کیا ہے اس کے بارے میں محدثین کی دورائے ہیں

1۔ یا تو قارون مراد ہے

2۔ بعض محدثین کی رائے ہے کہ چیز نامی فارس کا باود شاہ تھا وہ مراد ہے

.....
(6) باب الازار المهدب۔

الازار۔ تہبند

المهدب۔ حاشیہ والی جس کے سامنے پر کڑھائی ہوئی ہو

حاشیہ دار تہبند باندھنا

.....
(9) باب جیب القمیص عند الصدر وغیره۔

جیب۔ گریبان

(16) باب التقىع

سرپر کپڑا اڈالنا

(17) باب المغفر

ہیلمٹ

(18) باب البر و دوا الحبر و الشملہ۔

البر و در ذکی جمع دھاری دار چادریں

والحبرہ۔ یعنی منتش چادریں

والشملہ۔ پینٹنے والی چادریں

(19) باب الاكسیة والخناص

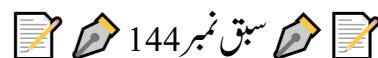
الاكسية۔ چادریں

والخناص۔ کالی چادریں اسی وجہ سے شعراء کالی چادر کو کالی کملی کہتے ہیں

(23) باب ثیاب الخضر

سمز کپڑے پہننا

سہر عمامہ کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے



بخاری شریف کتاب اللباس

(29) باب مایر خص لرجال من الحرير للحكة۔

الحكة۔ خارش

مردوں کے لیے ریشم پہننے کی اجازت ہے خارش کے

علاج کے لیے

اس لیے کہ خارش ہمیشہ الرجی سے ہوتی ہے اور ریشم الرجی کا بہترین علاج ہے کسی شخص کو اگر کھال کی جلد کی الرجی ہو تو وہ ریشم علاج کے طور پر پہن سکتا ہے

.....

(37) باب النعال السبتویة وغيرها۔

النعال۔ جو تے

السبتویة۔ ایسی کھال جسے صاف کر دیا گیا ہو

یہ وہ حدیث ہے جس کی وجہ سے شلوار پہننا بھی سنت ہے ورنہ تمام احادیث میں تہبند کا ذکر ہے

حدیث نمبر 5853

قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن له ازار فلیلیبس السراويل و من لم یکن له نعلان فلیلیبس خفين

تو بخاری کی قولی حدیث موجود ہے

(41) باب قبالان فی نعل واحد

قبالان۔ تمسہ

ایک جوتے میں دو تمسہ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتے میں ہوتا تھا اور جو ایک تمسہ رکھے اس کی بھی گنجائش موجود ہے ایک تمسہ جیسے ہوائی چپل میں پیچھے سے دو جائیں آگے ایک دوسرے کے اوپر سے گزر کر پھر الگ الگ جائیں اور ایک تمسہ پیچھے سے دو جائیں لیکن آگے جا کر ایک جگہ لگ جائیں جیسا کہ ہوائی چپل میں ہوتا ہے دونوں جائز ہیں

(44) باب المزرب بالذهب

وہ چیزیں جن پر سونے کا پانی چڑھادیا گیا ہو جیسے بٹن قلم گڑھی وغیرہ یہ سونا نہیں ہوتا گھڑی وغیرہ کے پیچھے دیکھیں تو لکھا ہوتا ہے گولڈ پلیڈ یعنی اس کے اوپر سونے کی ایک تہہ چڑھائی جاتی ہے اور سارا سونا نہیں ہوتا اس لئے فقهہ کے اصول کے مطابق اگر سونا یا چاندی غالب ہو تو وہ سونا یا چاندی شمار ہو گا لیکن اگر کوئی اور دھات غالب ہو تو دھات ہی شمار ہو گی سونے کا پانی چڑھانا یہ بالاتفاق جائز ہے

(49) باب خاتم المحدث

یہ باب قائم کر کے امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ امام بخاری کا وہی مذہب ہے جو شوافع کا ہے شوافع اور امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک لو ہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے

جبکہ احناف اور جہور کے نزدیک لوہے کی انگوٹھی پہنانا جائز ہے

(59) باب القرط للنساء

القرط - کان کی بالیاں زیور

(62) باب اخراجہم

اخراجہم میں ہم ضمیر راجح ہے پچھلے ترجمہ الباب کی طرف

اخراجہم یعنی ^{لمتشبھین}_{بالنساء}

جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں ان کو گھر سے نکال دو

اس لیے اپنی اولاد میں کبھی بھی لڑکے کو لڑکی والے کپڑے اور لڑکی کو لڑکے والے کپڑے نہ پہنانیں

ورنہ بچپن سے ہی جذبات تبدیل ہو جائیں گے

(65) باب احفاء اللحی

دائرہ حی کی شرعی حیثیت

دائرہ حی عقیدت اُو اجوب ہے اور عمل اسنست موَکدہ ہے

دائرہ حی کا سائز

تین طرف دائیں بائیں اور نیچے ایک تُپضہ یعنی ایک مٹھی کے برابر چار انگلیوں کے برابر بال رکھنا

رخسار کے بال داڑھی میں شامل نہیں گال کا نرم حصہ داڑھی میں شامل نہیں

نچلے ہونٹ کے نچلے بال داڑھی میں شامل ہیں

.....

(66) باب مایز کرنی الشیب۔

(67) باب الخضاب

الشیب۔ سفید بال

خضاب لگایا جائے یانہ لگایا جائے؟

خضاب لگانا بھی سنت ہے اور نہ لگانا بھی سنت ہے

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی کبھی خضاب نہیں لگایا اس لئے سنت ہے

اور صحابہ میں سے جن کے بال سفید ہو جاتے ان کو خضاب لگانے کا کہا اس لیے سنت ہے

فعلی حدیث کے مطابق بھی سنت ہے اور قولی حدیث کے مطابق بھی سنت ہے

کالاخضاب لگانے سے پچنا چاہیے

لیکن اگر نوجوانی میں بال سفید ہو جائیں تو کالاخضاب لگا سکتے ہیں

بیوی کے بال سفید ہو جائیں تو وہ شوہر کی عفت اور عصمت کے لیے بیوی کالاخضاب لگا سکتی ہے

مجاہد جہاد کرتے ہوئے کالاخضاب لگا سکتا ہے

باتی تمام کے لیے کالاخضاب لگانا مکروہ تحریکی ہے

البتہ ڈارک براؤن گھرے نسواری بال کر سکتے ہیں

.....
 (68) باب الحمد

کنگھریا لے بال

.....
 (69) باب التبید

التبید۔ بالوں کو گوند لگا کر چپکانا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوند لگا کر بالوں کو چپکاتے تھے

تاکہ احرام کی حالت میں اڑھے نہ

اس لیے بالوں کو لوشن کریم وغیرہ کے ذریعے سیٹ کرنا جائز ہے

.....
 (72) باب القرع

سر کے پکھ بالوں کو کاٹنا اور پکھ کونہ کاٹنا

جیسے انگریزی کٹنگ یہ مکروہ ہے

.....
 (75) باب الاتشاط۔

کنگھی کرنا اور ترجیل کا معنی بھی کنگھی کرنا

ہر اس چیز میں یہود کی مخالفت کرنی ہے جس کو وہ مذہبی چیز سمجھتے تھے

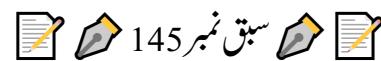
(81) باب الذريرہ

مرکب خوشبو کئی خوشبوؤں کو جمع کر کے ایک خوشبو تیار کرنا

.....

(82) باب المتنلجلات للحسن

دانتوں کے درمیان فاصلہ کروانا تاکہ خوبصورت لگے یہ مکروہ ہے البتہ علاج کی وجہ سے کروانا کہ دانت کے اوپر دانت چڑھے ہوئے ہو تو یہ جائز ہے



بخاری شریف کتاب الأدب

کتاب الأدب

(14) باب تبل الرحم ببالها۔

تبل۔ تاء اور یاء معروف و مجهول پڑھ سکتے ہیں

الرحم۔ رشته داری

تبل۔ ترکھنا گیلار کھنا اس میں پچ رکھنا

رشته داری کے تعلق کو ترکھا جائے گا اس کے ترکھنے کی وجہ سے

(21) باب وضع الصبی فی الحجر

الحجر۔ گود بچے کو گود میں رکھنا

(25) باب الساعی علی الأرملة۔

الأرملة۔ بیواؤں کی مدد کرنا

(29) باب اثم من لا يام من جاره بوائقه۔

اس شخص کے گناہ کے بارے میں جس سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہواں کی تکلیف دہ باتوں سے اسکی شرارتوں سے

(38) باب لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشًا ولا متقشًا۔

فاحشٌ۔ بیہودہ باتیں کرنے والا طبعی طور پر
متقشًا۔ بزور فحش گوبنے کی کوشش بھی نہیں کرتے تھے

.....

(41) باب المقة من الله

المقة۔ محبت محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے

المقة۔ یہ لفظ آنے والی حدیث میں نہیں ہے پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو ترجمۃ الباب میں کیوں ذکر کیا

جواب

اصل میں یہ ایک اور روایت ہے جو طبرانی مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند امام احمد بن حنبل میں موجود ہے

پوری حدیث یہ ہے

الْمَقَةُ مِنَ اللَّهِ وَالصَّيْطُونَ مِنَ الْمَمَاءِ

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور آواز آسمان سے

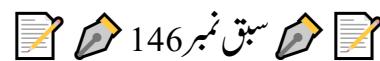
یعنی اللہ مخلوق کے دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو ترجمۃ الباب میں جگہ دی ہے کیونکہ وہ حدیث ان کی شرائط پر پوری نہیں اترتی تھی

.....

(48) باب ما يجود من اختياب أهل القсад والریب۔

والریب۔ تہمت



بخاری شریف کتاب الادب

(54) باب مایکرہ من التمادح۔

التمادح۔ تعریف میں مبالغہ کرنا

(62) باب الحجرة

الحجرة۔ یہاں حجرہ سے مراد ترک تعلق ہے

(67) باب الاخاء والخلاف

الاخاء۔ بھائی چارہ

والخلاف۔ دوستی کا معاہدہ

(68) باب التبسیم والصحک

ہنسنے کے تین انداز ہیں

1۔ تبسیم 2۔ ضخک 3۔ قہقہہ

تبسم

صرف چہرے سے مسکراہٹ ظاہر ہو لیکن منه نہ کھلے

نماز کے اندر تبسیم سے نماز نہیں ٹوٹتی

نحو

اتنا ہنسا کہ منہ کھل جائے دانت نظر آجائیں اپنے آپ کو ہنسنے کی آواز سنائی دے نماز کے اندر نحو ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا

قہقهہ

اتنی زور سے ہنسنا کہ ساتھ وालے کو بھی آواز سنائی دے یہ قہقهہ نماز کے اندر ہو تو وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر تبسم ہوتا تھا نحو کبھی کبھی ہوتا تھا قہقهہ اکثر نہیں ہوتا تھا

(70) باب الحدی الصالح۔

الحدی الصالح۔ اچھی روشن اچھا طریقہ

(72) باب من لم يواجه الناس بالتعاب

بالتعاب۔ غصے کے ساتھ

اگر مجمع ہو تو کسی خاص شخص پر بلا وجہ غصہ ظاہرنہ کریں

(73) باب من أکفر اخاه بغير تاویل فهو كما قال۔

فهو كما قال۔ کہنے والا اسی طرح ہو گا جیسے اس نے کہا

(74) باب من لم يرِ إکفار من قال متأولا او جاحلا

من لم ير۔ جو شخص نہ سمجھے

اکفار۔ کافر قرار دینا

متاولا۔ تاویل کرنے والا ہو

جاہل۔ جاہل ہو

(81) باب الانبساط الی (مع) الناس

الانبساط الی الناس۔

لوگوں سے بشاشت سے ملنا

(82) باب المداراة مع الناس

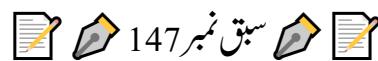
المداراة مع الناس۔

لوگوں کی خاطرداری سے کام لینا

(99) باب (ما) یدی الناس باباً حُمَّمٍ

یہ غلط مشہور ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماوں کے نام سے پکارا جائے گا

بلکہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا



(بخاری شریف کتاب الاستئذان

(21) باب من لم يسلم على من اقترف ذنبًا۔۔۔ الخ

یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جو سلام نہ کرے اس شخص پر جو گناہ کا رتکاب کرے اور اس کے سلام کا جواب بھی نہیں دے یہاں تک کہ اس کی توبہ ظاہر ہو جائے اور کب ظاہر ہوتی ہے گنہگار کی توبہ اصل میں اس میں انہی تین صحابہ کاذ کر ہے کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سلام کلام کرنا چھوڑ دیا پھر بچا سر اتوں بعد اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی

.....

(23) باب من نظر في كتاب من يحذر على المسلمين لستبين امره

اس شخص کے بارے جو کسی ایسے خط کو دیکھے جس سے مسلمانوں کو اندیشہ ہوتا کہ وہ معاملہ ظاہر ہو جائے یہ وہی عورت کا خط ہے جو عورت چھپا کر لے کر جارہی تھی پھر اس سے زبردستی نکلوایا

.....

(25) باب من يبدأ في الكتاب

خط لکھتے وقت کس کے نام سے ابتدائی جائے کاتب کا نام یا مکتب الیہ کا نام

.....

(47) باب اذا اكثروا من ثلاثة فلا يأس بالمسارة والمناجاة

تین سے زیادہ افراد بیٹھے ہو تو آپس میں دو افراد سر گوشی کر سکتے ہیں

(52) باب کل طو باطل اذا شغله عن طاعة

اس پر بہترین کتاب اردو زبان میں

کھلیل اور تفریح کے شرعی احکام

مفتي محمود اشرف عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث نمبر 6428

خیر القرون قرنی۔۔۔

خیر القرون میں خلفائے راشدین کا دور شامل ہے یا نہیں ہے اس میں اختلاف ہے

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا اور لیں کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جگہ لکھا کہ خیر القرون میں خلفائے راشدین کا دور شامل ہے اور اس کی دلیل اسی لفظ سے دی

فرمایا کہ قرنی میں خلفائے راشدین کی ترتیب موجود ہے کہ ہر خلیفہ کے نام کا آخری حرف ترتیب سے اس میں موجود ہے ابو بکر صدیق کا قاف عمر کی راء

عثمان کا نون علی کی یاء



بخاری شریف کتاب الرقاۃ

(49) بَابُ مِنْ نُوقٍ شِلْ الحِسَابِ عَذَابٌ

نُوقٍ شِلْ - جانچ پڑتاں

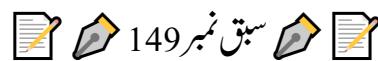
جس سے حساب کی جانچ پڑتاں کی جائے گی اس کو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا

.....

کتاب الائیمان والندور

امتحان مقام ہے

اسکی تفصیلات لکھی جا چکی ہیں



بخاری شریف کتاب الایمان والذور

(21) باب ان حلف ان کا یشرب نبیذ افسرب طلاء او سکرا آؤ عصیر الم یحنت فی قول بعض الناس۔۔۔۔۔

پوری بخاری شریف میں 25 مقامات ہیں جن میں امام بخاری رحمہ اللہ نے قال بعض الناس کہہ کر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر رد کیا ہے ان میں سے یہ پانچواں مقام ہے

سب سے زیادہ قال بعض الناس کتاب الحیل میں ہیں

نبیذ کی اقسام میں کچھ بالاتفاق حرام ہیں اور کچھ بالاتفاق حلال ہیں ایک تیسری قسم بھی نبیذ کی ہے جس کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ یہاں اشارہ کر رہے ہیں وہ مختلف فیہ ہے کہ اگر مطبوخ ہو لیکن غیر مسکر غیر حلو ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے کہ نہیں

ان حلف ان کا یشرب نبیذ افسرب طلاء او سکرا آؤ عصیر الم یحنت فی قول بعض الناس

وہ حانت نہیں ہو گا کیونکہ وہ نبیذ نہیں ہوتی

ہم یہ کہیں گے کہ وہ نبیذ نہیں ہوتی

متفق علیہ حرام اور حلال کی طرف اشارہ نہیں ہے مختلف فیہ کی طرف اشارہ ہے

فر بغا مسکھا۔ کھال کو دباغت دے دی

.....
مُشَتَّكًا۔ پر انا ہونا

کتاب کفارات الائیمان

(6) باب قوله تعالیٰ افحیر رقبة و آئی الر قاب آزکی

اس ترجمہ الباب کے تحت محدثین لکھتے ہیں کہ کفارہ یہیں سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 89 میں آیا افحیر رقبة یہاں کفارہ یہیں میں مومنہ کی قید نہیں ہے

اور جہاں اللہ تعالیٰ نے قتل خطاء کے کفارہ کا ذکر وہاں فرمایا و من قتل مومنا خطا فتحیر رقبة مومنہ

تو قتل خطاء کے کفارہ میں مومن کی قید کہ مسلمان غلام آزاد کرے اب انہائے ثلاثة رحمہ اللہ کفارہ یہیں کو کفارہ قتل خطاء پر قیاس کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کفارہ یہیں میں بھی رقبہ مومنہ کو آزاد کرنا ہو گا

جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مطلق کو مطلق رکھا جائے گا اور مقید کو مقید رکھا جائے گا

شارحین بخاری لکھتے ہیں کہ اس ترجمہ الbab سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان اس مسئلے میں احناف کی طرف ہے

آزکی۔ افضل ہے

(7) باب عتق المدبر و ام الولد و المكاتب فی الکفارۃ

و عتق ولد الزنا۔

وہ غلام جسے آقا کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے

ام ولدہ۔

آقا کے بچے کی ماں جب کہ آقا اقرار کرے کہ یہ میرا ہی بچہ ہے ان ولدہ کا حکم یہ ہے کہ یہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی

مکاتب۔

جسے آقا یہ کہے کہ تو اتنے پیسے لے آؤ تو تم آزاد ہو

کیا کفاروں میں مدبر ام ولدہ مکاتب کو آزاد کیا جاسکتا ہے یا نہیں

نہب نمبر 1۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جن کفاروں میں غلام آزاد کرنا واجب ہوتا ہے اس میں مدبر ام ولدہ مکاتب اور وہ غلام جسکی آزادی کو معلق کیا گیا ہو

اسے کفاروں میں آزاد نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بہر حال انہوں نے آزاد ہونا ہے

نہب نمبر 2۔

امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی اور امام احمد امام اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک مکاتب اگر بدل کتابت میں سے کچھ ادا کر چکا ہو تو اس کو کفاروں میں آزاد کرنا جائز نہیں اور اگر بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تو کفاروں میں اس کو آزاد کرنا جائز ہے

مذہب نمبر 3۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک کفاروں میں مدرس کو آزاد کرنا جائز ہے

مذہب نمبر 4۔

ام ولدہ کو کفاروں میں آزاد کرنا جائز نہیں ہے امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک

مذہب نمبر 5۔

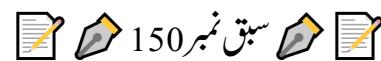
ولد الزنا کو کفاروں میں آزاد کرنا جائز ہے بھی مذہب

امام ابو حنیفہ امام شافعی امام اسحاق کا ہے

اور امام شعبی امام نجاشی امام عطاء رحمہ اللہ کے نزدیک

ولد الزنا کو کفارہ واجب میں آزاد کرنا جائز نہیں ہے

تفصیل کے لیے دیکھیے عمدۃ القاری میں اسی باب کی شرح کے تحت



بخاری شریف کفارات الایمان

(9) باب الاستثناء فی الائمان

یعنی قسموں میں ان شاء اللہ کہنا

اگر اللہ نے چاہا

(10) باب الکفارۃ قبل الحنث و بعدہ

حنث ہونے سے پہلے قسم کا کفارہ دینا اور حنث ہونے کے بعد قسم کا کفارہ دینا

حنث ہونے کے بعد یعنی قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینا جائز ہے بالاتفاق

لیکن کفارہ قبل الحنث حنث ہونے سے پہلے یعنی قسم توڑنے پہلے کفارہ دینا جائز ہے یا نہیں

- مذہب نمبر 1-

امام مالک امام اوزاعی سفیان ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک حالت سے پہلے یعنی قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز ہے یہی مذہب

ہے امام احمد اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا

- مذہب نمبر 2-

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک غلام کو آزاد کرنا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یاد س مسکینوں کو لباس پہنانا یہ کفارے حانت ہونے سے پہلے دینا جائز ہے

لیکن صائم ثلاثة ایام والا کفارہ حانت ہونے سے پہلے دینا جائز نہیں

دونوں مذاہب والوں کی دلیل اس باب میں آنے والی روایات ہیں

مذہب نمبر 3۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حانت ہونے سے پہلے کوئی کفارہ دینا جائز نہیں
انکی دلیل سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 89 کا وہ حصہ ہے جو کفاروں کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

ذالک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم

امام طحاوی رحمہ اللہ نے احناف کے مسلک کے لیے اسی آیت سے استدلال کیا ہے وعلیہ الفتوی

.....
كتاب الفراض

فراض جمع ہے فریضة کی فرض کا معنی ہے کسی چیز کا کامنا قطعی طور پر مقرر کرنا
لغوی طور پر فرض کا ایک معنی ہے التقدير اندازہ کر کے مقرر کرنا

فراض کا اصطلاحی معنی۔

نصیب مقدار الوارث

وارث کے لیے جو حصے مقرر کردیے گئے ہیں

مقرر کردہ کل حصے چھ ہیں

1- النصف یعنی آدھا یعنی 1 بٹا 2 / 2

2- الربع چوتھائی حصہ یعنی 1 بٹا 4 / 4

3- الشمن آٹھواں حصہ یعنی 1 بٹا 8 / 8

4- الششان دو تھائی یعنی 2 بٹا 3 / 3

5- الشلث ایک تھائی یعنی 1 بٹا 3 / 3

6- السدس چھٹا حصہ یعنی 1 بٹا 6 / 6

علم الغرائض کا دوسرا نام علم المیراث یا علم المواریث ہے

علم المیراث یا علم الغرائض کی اصطلاحی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ

وَعِلْمُ يُعْرَفُ بِهِ مَنْ يَرِثُ وَمَنْ لَا يَرِثُ وَمَقْدَارَ مَا كُلُّ وَارِثٍ

کون وارث ہوتا ہے اور کون وارث نہیں ہوتا اور ہر وارث کے لیے کتنی مقدار فرض کی گئی ہے

علم الغرائض کا موضوع ہے انتکات یعنی میت کے چھوڑے ہوئے مال

علم المیراث کی غرض و غایت ہے

إِيْصَالُ كُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ مِنَ الْمَرْكَةِ

یہ حقوق سورۃ النساء کی آیت نمبر 131211 میں مقرر کیے گئے ہیں انہیں آیات میراث بھی کہتے ہیں

جن رشته داروں کے حقوق اللہ نے فرض کئے ہیں انہیں ذوی الفروض کہتے ہیں

یہ کل 12 ہیں ان میں سے چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں ہیں

چار مرد یہ ہیں

1- باب 2- داد 3- شوہر 4- اخیانی (بھائی ماں شریک)

کل آٹھ عورتیں یہ ہیں

1- ماں 2- بیوی 3- بیوی 4- پوتی 5- عینی بہن

6- علاتی بہن 7- اخیانی بہن 8- جدہ صحیح

ذوی الفروض کے علاوہ ما بقیہ ماں جن کو دیا جاتا ہے انہیں عصبه کہا جاتا ہے

عصبه کہتے ہیں مرد کے واسطے سے میت کا قریب ترین رشته دار

.....

(7) باب میراث ابن الابن اذالم یکن لہ ابن

پوتے کی میراث

یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ہمارے اوقات ہیں کہ اگر باپ کی زندگی میں بیٹا انتقال کر جائے تو باپ کے انتقال کے بعد پوتے کو میراث نہیں ملے گی

لیکن اس مسئلے میں پاکستان کے قوانین کے مطابق پوتے کا حصہ موجود ہے پاکستانی کے قوانین میں یہ مسئلہ شریعت کے خلاف ہے

.....

(16) باب ذوی الارحام

ذوی الارحام۔ رشتہ دار

ذوی الارحام کی اصطلاحی تعریف

كُلْ قَرِيبٍ لَنَيْسَ بِذِي سَهْمٍ وَلَا عَصَبَةً

یعنی ہر وہ رشتہ دار جس کا کوئی حصہ یا عصہ کے طور پر

وہ مقرر نہیں ہے

ذوی الارحام کی کل دس قسمیں ہیں

1۔ الـخال یعنی ماموں

2۔ الـخالہ یعنی خالہ

3۔ الـجد للـلام یعنی نانا

4۔ ولد الـبنت یعنی نواسا

5۔ ولد الـاخت یعنی بھانجہ

6۔ بنت الـاخت یعنی بھانجی

7۔ بنت الـاخ یعنی بھتیجی

8۔ بنت الـعم و الـعمۃ یعنی چچزاد بہن

9۔ اعم لام یعنی کی طرف سے پچا

10۔ ابن الاخ للام ماں کی طرف سے بھائی کا بیٹا

(19) باب الولاء لمن اعْتَق و مِيراث الْقِيَط

الْقِيَط۔ لا وارث بِرْطَاہو ابچے ملے

تو اس کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا وہ قال عمر الْقِيَط حر

لا وارث بِرْطَاہو ابچے ملے تو وہ آزاد ہے اور اس کا ولاء

بیت المال میں جمع ہو گا

(20) باب میراث السائبہ

السائبہ۔ آزاد کیا ہوا

میراث کے اندر سائبہ کہتے ہیں آزاد کیا ہوا غلام جس کے لیے شرط ٹھہرائی جائے کہ اس کا ولاء اصل مالکان کا ہو گا

مسلمان سائبہ نہیں بناتے تھے کہتے تھے الولاء لمن اعْتَق

اور زمانہ جاہلیت میں جو کفار تھے وہ مُعْتَق کے لئے ولاء کی نفی کرتے تھے

یہ وہی بات ہے جو حضرت بریرہ کے ساتھ پیش آئی تھی اصل مالکان نے شرط لگائی تھی حضرت عائشہ نے کہا کہ میں پسیے دیتی ہوں اور اس کو آزاد کرتی ہوں لیکن مالکان نے کہا کہ اس کا ولاء ہمارے لئے ہو گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الولاء لمن

اعْتَق

(21) باب اثُمٌ مِنْ تَبراءٍ مِنْ مَوَالِيهِ

یعنی جو اپنے مالکوں کی مرضی کے خلاف کام کرے اس کا گناہ

(29) باب من ادعی الی غیر ایہ

متبنہ لے پاک بیٹا بنانا

لے پاک بچہ ہوتا ہے لیکن کال ذات پر اس بچے کے نام کے ساتھ اپنانام لکھتے ہیں یہ غلط بات ہے حرام ہے حدیث موجود ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے اس پر جنت حرام ہے

اس لیے لے پاک بیٹا یا بیٹی کے نام کے ساتھ اصل باپ کا نام لکھا جائے

بس اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جنگ کے دوران یا زلزلہ یا سیلا ب جیسے حادثات میں بہت سے بچوں کے والدین وفات پا جاتے ہیں بچے نجات ہیں تو ایسے بچوں کو پالنا ان کے ناموں کے ساتھ اپنانام لکھنا کاغذات میں لکھنا اس کی گنجائش ہے کیونکہ بچوں کے والدین کا نام معلوم نہیں ہے

متبنہ لے پاک بیٹے یا بیٹی کو میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا

اس کے دو حل ہیں

1۔ آپ اسے جتنا دینا چاہتے ہیں اپنی زندگی میں دے دیں کیونکہ زندگی میں دیا ہوا مال میراث نہیں ہوتی بلکہ ہبہ ہوتا ہے

2۔ دوسرا اس کا بہترین حل یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال میں سے اس کو ایک تھائی دے دیا جائے وارث کے لئے وصیت نہیں کر سکتا غیر وارث کے لیے وصیت کر سکتا ہے یہ متبنہ لے پاک غیر وارث ہے اس کے لیے وصیت کر دے

(31) باب القاف

یہ باب اس لیے لائے

القَافُ۔ اندازہ کرنے والا جسے ہم اردو میں قیافہ شناس کہتے ہیں

قاَفَ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے

ھوْ مَنْ يَعْرِفُ شَيْخَ الرِّجُلِ بِأَبِيهِ وَآخِيهِ

جو کسی شخص کو پہچانتا ہے اس کے باپ یا بھائی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے

یہ قیافہ شناس کمال رکھتے ہیں اس بات کا کہ بچوں کے بالوں کے رنگ آنکھوں اور چہرے کے نقوش

ہاتھ پاؤں کی ساخت انگلیوں کی بناؤٹ دیکھ کر پہچان

جاتے ہیں یہ کس کا بچہ ہے

امام بخاری رحمہ اللہ یہاں کتاب الفرائض میں باب القاف کیوں قائم کر رہے ہیں

در اصل جب قاف قیافہ شناسی سے باپ بیٹے کو آپس میں رشتے میں پہچان لے گا تصدیق کر دے گا

تو اب یہ بیٹا باپ کا وارث بن جائے گا

اس لئے امام بخاری رحمہ اللہ اسے کتاب الفرائض میں لائے

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے باپ بیٹا کے بارے میں لوگ باتیں کرتے تھے کہ حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ یہ باپ تھے ان کا رنگ سفید تھا اور اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ حضرت زید ابن حارثہ کے بیٹے تھے ان کا رنگ بہت زیادہ کالا

تھا تو لوگ کہتے تھے کہ اسامہ زید کا بیٹا نہیں لگتا یعنی نسب میں طعنہ دیتے تھے

ایک دن مسجد میں دونوں باپ بیٹا ایک چادر اوڑھ کر سورہ ہے تھے دونوں کے پاؤں چادر سے باہر تھے

اس دور کا قیافہ شناس مجدد جو کہ مشرک تھا

وہ وہاں سے گزر ا تو اس نے دونوں کے پاؤں دیکھتے ہوئے کہا

إِنْ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ

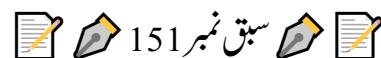
يَهُوَ أَوْلَى إِكْ دُو سَرَے سے ہیں یعنی یہ دونوں باپ بیٹا ہیں

نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهْتُ خَوْشٌ ہوئے

قَبْلَيْهِ مَدْحُجَ كے مَجْدَذَنے تَصْدِيقَ كَرْدِي تَحْتَ

یہاں محدثین یہ اشکال نقل کرتے ہیں کہ ایک مشرک کی تصدیق پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیوں خوش ہوئے جبکہ ان پر وحی آتی تھی

اس پر محدثین نے یہ جواب دیا کہ دراصل اس علاقے کے لوگ مَجْدَذُكُو زیادہ ترجیح دیتے تھے مانتے تھے اس لئے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ اب تو لوگ مان لیں گے



بخاری شریف کتاب الحدود

امتحانی مقام

کتاب الحدود

شریعت میں جو سزا میں مقرر کی گئی ہیں وہ تین طرح کی ہیں

1۔ کفارات

2۔ حدود

3۔ تحریرات

کفارات۔

وہ سزا میں جنہیں اللہ نے مقرر کر دیا ہے ان کا اجراء

ان کو جاری کرنا اللہ نے بندوں پر چھوڑ دیا ہے ان میں کسی خارجی طاقت حاکم یا حکومت یا عدالت کو دخل انداز نہیں کیا گیا

شریعت نے اس طرح کی سزا کا نام کفارہ رکھا ہے جیسے قسم کا کفارہ کفارہ نہ طہار

روزہ توڑنے کا کفارہ وغیرہ

حدود۔

حد کا لغوی معنی ہے روکنا ممنوع دوچیزوں کے درمیان حائل

حدود کی اصطلاحی تعریف

وہ سزا میں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور وہ سزا میں معین ہیں ان سزاوں کے جاری کرنے کا اختیار حاکم یا حکومت یا عدالت کے پاس ہے (یہ سزا میں انفرادی طور پر خود انسان جاری نہیں کر سکتا) ان سزاوں میں قانون سازی کر کے اضافہ یا کمی یا تبدیل کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے اس طرح کی سزا کو حد کہتے ہیں حدود اللہ کہتے ہیں جیسے حد سرقہ حد زنا حد قاف وغیرہ

تعزیرات۔

تعزیر کا لغوی معنی ہے کسی کو سزا دینا

تعزیر کا اصطلاحی تعریف۔

وہ سزا میں جنہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معین نہیں کیا بلکہ ان جرائم کی سزا کا تعین حاکم یا حکومت یا عدالت کے سپرد کر دیا ہے اس قسم کی سزاوں میں شریعت کے دائے میں رہتے ہوئے قانون سازی کا حق بھی انسان کو حاصل ہے اس طرح کی سزا شریعت میں تعزیر کہلاتی ہے

حد اور تعزیر میں فرق۔

حد اللہ نے مقرر کی ہے یہ اللہ کا حق ہے اس لیے حد کو حق اللہ کہا جاتا ہے اور حدود اللہ کہا جاتا ہے اس میں کوئی بندہ تصرف نہیں کر سکتا جبکہ تعزیر اللہ کی طرف سے مقرر نہیں ہوتی بندہ تصرف کر سکتا ہے حاکم مصلحت دیکھتے تو قبل تعزیر مجرم کو معاف بھی کر سکتا ہے موقع محل اور جرم کی نوعیت کے اعتبار سے تعزیر کی سزا میں کمی بیشی کر سکتا ہے

حدود اللہ۔

اس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ہم نے ابھی تحریر کر لی ہے

قرآن مجید میں حدود اللہ یہ مارم کے معنی میں بھی آیا یعنی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اور مقرر کردہ چیزوں کے بارے میں جیسے سورۃ البقرہ کی آیت 187 میں ہے تک حدود اللہ فلا تقر بوصا

اور حدود اللہ کا لفظ مقادیر شرعیہ (جو شریعت نے مقداریں مقرر کی ہیں) کے بارے میں بھی آیا ہے

جیسے تین طلاقوں کے مقرر کرنے کے بعد فرمایا

تک حدود اللہ فلا تعتد و حا سورۃ البقرہ آیت 229

حدود اللہ یعنی جو سزا میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے مقرر ہیں وہ پانچ ہیں۔

1۔ ڈاکو کی سزا

جو سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 33 میں ہے اس آیت کو آیت مغاربہ بھی کہتے ہیں (جیسا کہ ہم نے کتاب التفسیر میں تفصیل سے پڑھا)

انما جزاء الَّذِينَ يَحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادُوا إِنْ يُقْتَلُوَا وَإِنْ يُصْلَبُوا وَإِنْ تُقْطَلُحَ يَدَيْهِمْ وَإِنْ يُخْلَمُوا مِنَ الْأَرْضِ

2۔ حد سرقہ چور کی سزا

سورۃ مائدہ آیت نمبر 38 السارق و السارقة فاقطعوا ایدیکھا

3- حدزا

اگر شادی شدہ ہو تو اس کے لئے رجم ہے الشیخ والشیخونۃ اذا زنا فارجومو حما
 بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت تھی اب منسوخ التلاوة ہے لیکن منسوخ الحکم نہیں ہے
 اور بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت نہیں ہے
 بلکہ حدیث سے ثابت ہے
 غیر شادی شدہ کے لیے کوڑے سورۃ النور کی آیت نمبر 2 سے ثابت ہے الزانیة والزانی فاجلد و اکل واحد منھما ماہۃ جلدہ یعنی سو
 کوڑے

4- حد قذف تہمت کی سزا

سورۃ النور کی آیت نمبر 4 والذین یرمون المحصنات
 ثم لم یا تو اب اربعۃ شہداء فاجلد و حم ثمانین جلدہ ولا تقبلوا لحم شہادة ابدا

5- حد شرب المخر

یہ حدیث سے ثابت ہے اس پر اجماع صحابہ ہے جمہور کے نزدیک 80 کوڑے ہیں
 قصاص۔

قصاص کا الغوی معنی یہ تھے سے مشتق ہے اس کا معنی کسی کے پیچھے پیچھے جانا بدلہ لینا
 قصاص کا اصطلاحی معنی۔

جان کے بد لے جان قصاص کا حکم سورہ البقرہ آیت نمبر 178 سے ثابت ہے یا بھا اللذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی
--- ان

اس لیے اصطلاحی طور پر قصاص کہتے ہیں جان کے بد لے جان لینا
قصاص کی سزا اللہ نے مقرر کی ہے اس اعتبار سے یہ حد ہے اور بندہ اپنے اختیار سے مجرم کو معاف کر سکتا ہے یادیت فون کی
قیمت لے سکتا ہے یادیت بھی معاف کر سکتا ہے اس اعتبار سے یہ تعزیر ہے

اگر جان کے بد لے جان لی جائے تو اسے احساس کہتے ہیں اور اگر کسی عضو کے بد لے اسی عضو کا نقسان کیا جائے تو اسے بھی
قصاص کہتے ہیں جیسے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 45 میں ہے العین بالعین الائف بالائف والاذن بالاذن والسن بالسن ولبروح
قصاص

اگر جان کے بد لے خون کی قیمت لی جائے تو اسے دیت کہتے ہیں اور اگر اعضاء کے بد لے دیت یعنی قیمت لی جائے تو اسے آژش
کہتے ہیں

(13) باب قول اللہ تعالیٰ والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیکھما

و فی کم شُطْعَهُ؟

کتنی مالیت کی چیز چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا

مزہب نمبر 1۔

اہل ظاہر کے نزدیک اس کے لئے قلیل و کثیر کوئی مقدار نصاب متعین مقرر نہیں ہے

انکی دلیل بخاری کی روایت۔ لعن اللہ السارق یسرق البیضا فقطع یده

مزہب نمبر 2۔

احناف کے نزدیک دس دراهم

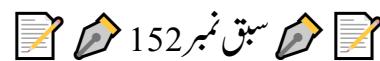
احناف کی دلیل حاشیہ میں لکھی ہے سنن نسائی کی روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چرانے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت عشرہ دراهم

مذہب نمبر 3۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ربع دینار
ان کی دلیل بخاری کی روایت تقطیع یہ السارق فی ربع دینار

مذہب نمبر 4۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ثلثۃ دراهم
ان کی دلیل بخاری (چند روایات کے بعد آرہی ہے) کی حدیث قطع فی محنة شنہ ثلثۃ دراهم



بخاری شریف کتاب المروود

کتاب الْحَارِبَينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفَّارِ وَالْمُرِدِّةِ

الْحَارِبَينَ - جنگ کرنے والے کافروں میں سے

وَالْمُرِدِّةِ - مرتد

یہاں امام بخاری رحمہ اللہ آیت مبارہ نقل کر رہے ہیں جس میں ڈاکو کی سزا بیان ہوئی ہے یہ امام بخاری رحمہ اللہ نے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ مرتد کی بھی یہی سزا ہے

لَمْ يَحْسُمْ - جسم کو آگ سے داغ کر خون بند کرنا
نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ هَاتِهِ پَاؤْلَ كَاثِرَ كَثْرَةٍ حَلَّكُوا

لَمْ يُسْقُلْ - پانی نہیں پلایا

سَمَرَ - گرم کر کے آنکھوں میں سلاخیں پھیریں

زُنَاقٌ - زانی کی جمع

عَاهَرٌ - زانی

(24) باب الرجم بالباط

باط میں رجم کرنا

باط اصل میں پتھر کے فرش کو کہتے ہیں

پتھر کے فرش پر رجم کرنا

تحمیم الوجه۔ چہرے کو کالا کرنا

التجییۃ۔ زانی مرد اور عورت کو گدھے پر بھادیا جائے اکٹھے منه ایک کامنہ ایک طرف دوسرے کا دوسرا طرف

(31) باب رجم الْجُبْلِيِّ مِنَ الزَّنْيِ إِذَا أَحْصِنَتْ۔

إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ

معزلہ اور خوارج دونوں رجم کا انکار کرتے ہیں ہمارے دور میں منکرین حدیث رجم کا انکار کرتے ہیں

منکرین حدیث خوارج اور معزلہ میں سے ہیں

لیکن بخاری شریف کی اس روایت سے واضح طور معلوم ہوتا ہے کہ رجم والی آیت تھی لیکن وہ منسوخ التلاوة ہے حکم باقی ہے

(33) باب نَفْيِ أَحْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُحْتَشِنِينَ

نفی۔ جلاوطن کرنا

یہ والا باب دور حاضر کے سوالات کا جواب ہے میرا جسم میری مرضی اور ٹرانس جینڈرو غیرہ ذالک

(36) باب لا يثرب على الآلة أذان نت ولا تنفي

باندی کو ملامت نہیں کیا جائے گا جب وہ زنا کرے اور جلاوطن بھی نہیں کیا جائے گا

البته اس کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ

الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مرتة جلده

سورۃ النور کی آیت نمبر 2 کے تحت یہ سزا آزاد عورت کے لئے ہے صاحب ہدایہ لکھتے ہیں لیکن باندی اور غلام کے لیے پچاس کوڑے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ سورہ نساء کی آیت نمبر 25 میں ہے

فعلميهن نصف ما على المحسنات من العذاب

لہذا باندی اگر زنا کرے تو اسے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے یعنی سو کا آدھا

(43) باب من ظهر الفاحشة والتلطخ والتحمة بغیرینة

الفاحشة۔ فحاشی پھیلائے

والتلطخ۔ آلو دگی پھیلائے

والتحمة بغیرینة۔ بہتان پھیلائے بغیر گواہ کے

یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جو فحاشی پھیلائے اور آلو دگی پھیلائے اور بہتان پھیلائے بغیر گواہ کے

کتاب الدینیات

دینیات دینیہ کی جمع ہے

دینیہ کہتے ہیں بدل النفس

دینیت کی اصطلاحی تعریف۔

الدینیہ اسم للمال اللذی ھو بدل النفس

ارش کی تعریف۔

الارش اسم للواجب فيما دون النفس

دینیت کی قسموں کو سمجھنے کے لئے قتل کی مختلف اقسام کو سمجھنا ضروری ہے

بنیادی طور پر قتل کی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں

1- قتل عمد 2- شبه عمد 3- قتل خطا

قتل عمد کی تعریف۔

کسی شخص کو جان بوجھ کر کسی ایسی چیز ہتھیار یا دھار والے آلے سے بلاک کیا جائے جو اعضاۓ جسم کو جدا کر دے یا جسم پھاڑ ڈالے

قتل شبه عمد کی تعریف۔

کسی شخص کو جان بوجھ کر کسی ایسی چیز سے ہلاک کیا جائے جو دھار والی نہ ہو یا ہتھیار کی قسم سے نہ ہو

چاہے عام طور پر اس چیز سے ہلاک کیا جاسکتا ہو یا نہیں

قتل خطاء کی تعریف۔

کسی شخص کو سہوا یعنی بلا قصد قتل یا نشانہ خطا ہونے سے ہلاک کر دیا جائے

اور صاحب ہدایہ نے ہدایہ جلد رابع کتاب القصاص والدین میں قتل کی پانچ قسمیں لکھی ہیں

1- قتل عمد (اس کی تعریف ابھی ہم لکھ چکے)

2- قتل شبہ عمد (اس کی تعریف ہم لکھ چکے)

3- قتل خطا (اس کی تعریف بھی ابھی ہم لکھ چکے)

4- ماُنْجِرَى مَجْرِى الْخَطَا

جیسے کوئی سوتا ہوا شخص کسی پر گرپڑے اور وہ ہلاک ہو جائے

5- قتل بالسبب

مجرم کوئی ایسا فعل کرے جو کسی کی ہلاکت کا سبب بن جائے

جیسے کوئی گڑھا کھودار استے میں سے گزر نے والا اس میں گر کر مر گیا

یہاں ایک انتہائی اہم بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ

ان پانچ قسموں میں سے پہلی قسم قتل عمد کے علاوہ

باقی چار قسموں میں دیت عاقله (خاندان والوں پر) پر ہو گی

1- قتل عمد کی سزا قصاص ہے

یا کیھا اللذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتل

اگر ورثاء چاہیں تو وہ دیت مغلظہ لے لیں یعنی خون بہلا (بہافارسی کا لفظ ہے بمعنی قیمت یعنی خون کی قیمت)

2- قتل شبہ عمد کی سزا دیت مغلظہ ہے

3- قتل خطأ کی سزا بالاتفاق دیت مخففہ ہے

دیت مغلظہ کے کہتے ہیں

اس بارے میں دونہ ہب ہیں

مذہب نمبر 1-

امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ کے نزدیک

چار طرح کی سواوٹیاں ہو گی یعنی موئیث و علیہ الفتوی

25 بنت مخاص 25 بنت لبون 25 حقة 25 جذع

مذہب نمبر 2-

امام شافعی اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک دیت مغلظہ کہتے ہیں تین طرح کی سواوٹیاں ہو

30 حقة 30 جذع 40 مشتملہ

دیت اگر دراہم روپیہ پیسے سے دی جائے تو پھر مغلاظہ اور مخففہ کا فرق نہیں ہو گا

اگر اونٹوں کی صورت میں دی جائے تو پھر فرق ہو گا

دیت مخففہ کسے کہتے ہیں

پانچ طرح کے سواونٹ ہو مذکر

20 ابن مخاض یعنی مذکر

20 بنت مخاص

20 بنت لبون

20 حق

20 جندع

نی فُسْحیٰ۔ کشادگی

ورطات الامور۔ مہلک امور



بخاری شریف کتاب الدیات والجیل

(8) بَابُ مَنْ قُتِلَ لِهِ قَتْلٌ فَهُوَ بَنِيرُ الْنَّظَرِينَ

قتل - متول

جس کے لیے کسی کو قتل کیا گیا تو اسے دونوں مہلوں میں سے جو بہتر لگے اسے اختیار کر لے
یعنی جس کا کوئی آدمی کو قتل کیا گیا ہوا سے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے قصاص لے یادیت لے

(22)۔ باب القسمة

قسمہ کا لغوی معنی یہ اصل میں مصدر ہے قسم یا قسم

قسم و قسمۃ اس کا معنی ہے قسم اٹھانا

وجہ تسلیمہ۔

قسمہ کو قسامہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں قسم لی جاتی ہے

قسمہ کا اصطلاحی معنی۔

اگر کسی آبادی یا محلے کے قریب کسی شخص کا قتل ہو جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس وقت کی حکومت
واقعات کی تحقیق کرے اگر قاتل کا پتہ چل جائے
تو معاملہ حل ہو جائے گا قصاص لے لیں یادیت لے لیں

اور اگر قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس آبادی یا محلے میں رہنے والوں میں سے پچاس بندوں سے قسم لی جائے گی کہ اللہ کی قسم نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ اس کے قاتل کا مجھے علم ہے اس کے بعد ان لوگوں سے دیت لی جائے گی اور مقتول کے ورثاء کو ادا کی جائے گی اسے قسامہ کہتے ہیں

اہم بات۔

یاد رہے کہ قسامہ میں تھا صوص واجب نہیں ہوتا بلکہ اس میں صرف دیت واجب ہوتی ہے

قسامہ کا یہ طریقہ زمانہ جاہلیت میں راجح تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے قسامہ کا یہ طریقہ کارباقی رکھا

فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصول۔

اسامہ کی بعض صورتوں میں دیت بیت المال سے بھی دی جا سکتی ہے جیسے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی

(24) باب العاقلة

عاقلہ کا لغوی معنی ہے یہ لفظ عقل سے نکلا ہے یہاں عقل کا معنی ہے دیت خون بہا

اہذا عاقلہ کا لغوی معنی ہوا ذ فتح الرّبیۃ دیت دینے والے

اور عاقلہ کا اصطلاحی معنی ہے عاقِۃ الرّبْجُلِ یعنی باپ کی طرف سے عصبه رشته دار

باپ کی طرف سے عصبه رشته دار وہ یہ دیت تھا داکرتے ہیں

کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین وفاتحہ

استتابۃ۔ توبہ طلب کرنا

المعاندین۔ دشمنوں سے

والمرتدین۔ دین سے پھر جانے والوں سے

وفاتحہ۔ اور ان سے جنگ کرنا

توبہ طلب کرنا دشمنوں سے دین سے پھر جانے والوں سے اور ان کے ساتھ جنگ کرنا

(2) باب حکم المرتد والمرتدۃ

مرتد کی سزا حدیث میں۔

من بدل دینہ فقتلواه

.....
کتاب الحیل

اس باب کو سمجھنا انتہائی ضروری اس لئے ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے احناف کی سب سے زیادہ تردید کتاب الحیل میں کی ہے اور اور لوگوں میں بھی یہ بات بہت مشہور ہے کہ احناف حیلے بہت کرتے ہیں

حتیٰ کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک کتاب لکھی کتاب الحیل

احناف کا مذہب سمجھنے کے لئے فقہ حنفی میں کتاب الحجیل اور ابواب الحجیل کا مطالعہ کرنا ضروری ہے تاکہ احناف کا مذہب حیلوں کے بارے میں واضح ہو سکے

در اصل حیل کا انگوی معنی ہے یہ لفظ جمع ہے حیلہ

کی ہم اردو میں بھی اسے حیلہ کہتے ہیں

حیل یا حیلہ کا اصطلاحی معنی

حیلہ کہتے ہیں

ھیل مائیتو صلٰ ہے ای المقصود بطریقٰ حَفْنِی

یعنی حیلہ کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے مقصود تک پہنچا جائے ایک مخفی راستے سے

حیل کی شرعی حیثیت

مذہب نمبر 1۔

امام مالک اور امام احمد ابن حنبل رحمہماں کے نزدیک الحجیل لکھا محرّمۃ یعنی ان حضرات کے نزدیک حیلے سب کے سب حرام ہیں

اور امام بخاری رحمہ اللہ کامیلان بھی اسی طرف ہے

مذہب نمبر 2۔

حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک ناسب حیلے ناجائز ہیں اور ناسب حیلے ناجائز ہیں یعنی کچھ جائز ہیں اور کچھ ناجائز ہیں

احناف کے نزدیک حیل یعنی حیلوں کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اقسام حیل چار ہیں یعنی حیلوں کی چار قسمیں ہیں

القسم الاول

ابطال حق کے لیے یا اثبات باطل کے لیے حیله کرنا حرام ہے

القسم الثاني۔

اثبات حق کے لیے یاد فع باطل کے لیے حیله کرنا یہ حیله کرنا بسا او قات واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب ہوتا ہے

القسم الثالث۔

مکروہ سے بچنے کے لیے حیله کرنا یہ کبھی مستحب ہوتا ہے اور کبھی مباح ہوتا ہے

القسم الرابع۔

مستحب کو ترک کرنے کے لئے حیله کرنا مکروہ ہوتا ہے

حیله کے جواز کے لئے دلائل

حیله اچھے مقصد کے لئے جائز ہوتا ہے

دلیل نمبر 1۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے واقع میں اللہ تعالیٰ نے خود حضرت ایوب علیہ السلام کو حیله بتایا کہ کس طرح حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیوی کو سو لکڑیاں مارنے کی قسم کھانی اللہ تعالیٰ نے اس کی تدبیر یہ بتائی سورۃ صل سورۃ نمبر 38 آیت نمبر 44

خذ بیدك ضغشا فضرب به ولا تختش

یعنی سوتکوں کا ایک گٹھا بنائیں اور وہ بیوی کو مار لیں تو آپ حاث نہیں ہون گے اور قسم پوری ہو جائے گی

یاد رہے کہ یہ حیله اللہ تعالیٰ نے خود بتایا اور یہ حیله صرف حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے

دلیل نمبر 2۔

سورۃ نمبر 12 سورہ یوسف کی آیت نمبر 70

و جعل السقاية في رحل أخيه

کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنی امیں کے سامان میں چاندی کا پیالا رکھوادیا یہ بھی حیله کیا تھا اپنے بھائی کو روکنے کے لیے اس کی مکمل تشریح تفسیر عثمانی میں دیکھیے

دلیل نمبر 3۔

سورۃ نمبر 18 سورۃ الکھف آیت نمبر 69

کالستجدونی ان شاء اللہ صبرا

یعنی موسلی علیہ السلام نے خضر سے آپ عنقریب اگر اللہ نے چاہا تو مجھے صبر کرنے والا پائیں گے

دلیل نمبر 4۔

مرفوع حدیث ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو بخاری شریف میں موجود ہے

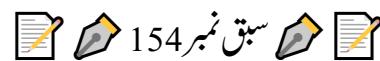
کہ ایک صحابی نے رِدِّی کھجوریں دو صاع کے بدلتے میں ایک صاع عمده کھجوریں لینا چاہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا
کہ یہ سود ہے پھر خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تدبیر بتائی کہ

لُجْمَعَ بِالدَّرَّاهِمِ ثُمَّ لَسْعَ بِالدَّرَّاهِمِ

فرمایا کہ تم ان تمام کھجوروں کو نقش دو درہموں کے بدالے میں پھر دو سری کھجوروں کو خرید لو درہموں کے بدالے میں
یعنی پہلے ردی کھجوریں درہم کے بدالے نقش دو پھر درہم دے کر عمدہ کھجوریں خرید لو ظاہر ہے کہ یہ حیله ہے

دلیل نمبر 5۔

سورۃ الطلاق کی آیت نمبر 2 و من يتق اللہ يجعل له مخرجا
جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے مجھ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس مشکل سے نکلنے کا راستہ بنادیتا ہے چنانچہ جائز حیله بھی انسان کو تنگی
سے نکال لیتا ہے



بخاری شریف کتاب الحجیل

ابطال حق یا اثبات باطل یا فرار عن احکام اللہ تعالیٰ

کے لیے حیله کرنا حرام ہے

دلیل نمبر 1۔

واقعہ سَبْتُ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 65

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدُوا فِي السَّبْتِ فَقَلَنَا لَهُمْ كُوْنًا قَرْدَةً

خسکین

بنی اسرائیل نے ہفتہ دن مچھلیوں کے شکار کی ممانعت کے بارے میں حیله کیا

دلیل نمبر 2۔

بخاری شریف میں حدیث موجود ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے اونٹ کی چربی حرام تھی لیکن وہ اس کو پکھلا کر گھی بناؤ کر بیچتے تھے اور اس کی قیمت کو کھالیتے تھے جبکہ حرام چیز کا خریدنا اور بیچنا بھی حرام ہے

حدیث کے الفاظ

حرمت علیهم الشوم فجبلوها فباعوهاؤا كلوا ثمنها

یہ بھی حیله کر کے کھاتے تھے حرام ہے

دلیل نمبر 3۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش سے منع کیا یعنی صرف نیلامی میں بولی کو بڑھانے کے لیے زیادہ بولی لگانا جبکہ بولی لگانے والے کی نیت خریدنے کی نہ ہو

یہ حیله بھی حرام ہے

دلیل نمبر 4۔

حلالہ قرآن مجید سے ثابت ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلہ لہ پر لعنت فرمائی کیونکہ یہ حیله کر رہے ہیں جو کہ یہاں حرام ہے

اصول۔

شرعی ضروریات کے لیے تملیک کروائیں گے تو بلکل درست جائز نفس پرستی کے لیے اپنی ذاتی اغراض کے لیے تملیک کروائیں گے تو یہی تملیک ناجائز اور حرام ہے

ایک اہم اصول۔

بخاری شریف کے کتاب الحجیل میں بہت سے قال بعض الناس کا جواب اس اصول کے تحت دیا جاتا ہے
کہ جواز اور نفاذ میں فرق ہے امام بخاری رحمہ اللہ حفیہ کی تردید کرتے ہوئے جواز اور نفاذ میں فرق نہیں فرماتے جبکہ جواز اور نفاذ میں فرق ہے

مثال نمبر 1۔

حالت حیض میں طلاق دینا جائز نہیں لیکن اگر طلاق دی تو نافذ ہو جائے گی

مثال نمبر 2۔

نگاہ شغافِ جائز نہیں کیا تو نافذ ہو جائے گا مہرِ مثلی واجب ہو گا

مثال نمبر 3۔

سورۃ الحجادلہ کی آیت نمبر 2 اور 3 میں ظہار کا ذکر آیا اللہ نے اس کو گناہ قرار دیا **مُنْكَرٌ مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا**
گناہ کی بات ہے جھوٹ ہے لیکن اگر کیا تو نافذ ہو جائے گا

(1) باب فی ترکِ الحیل و آنَّ کلِّ اِمْرٍ مَّا نُوِيَ فِي الاِيمَانِ وَغَيْرَه۔

اس روایت کا کتاب الحیل کے ساتھ کیا تعلق ہے

جواب۔

اگر حدیث کے الفاظ کو دیکھا جائے تو بظاہر اس کا تعلق کتاب الحیل سے معلوم نہیں ہوتا لیکن اگر اس حدیث کے شانِ نزول کو ذہن میں لایا جائے تو کتاب الحیل سے حدیث کا تعلق معلوم ہوتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے تشریف لائے کمہ سے مدینہ تو ایک صحابی نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص جو ہجرت کر کے آیا ہے وہ آپ کی خاطر ہجرت کر کے نہیں آیا بلکہ ایک خاتون آپ کے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہے اور یہ شخص اس خاتون سے شادی کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ اس خاتون کی خاطر ہجرت کر کے آیا ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انما الاعمال بالنيات، اور درمیان میں فرمایا

اوامر آئیتِ زوجها، یا اس نے ہجرت کی کسی خاتون کی خاطر تاکہ وہ اس سے شادی کرے
تو اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے کیونکہ اس نے بھی حیلہ کیا معلوم ہوا کہ اگر جائز طریقے سے نیت صالحة
سے حیلہ کیا جائے تو جائز ہے جیسے حیلہ کے جواز میں دلائل پڑھے

جواب نمبر 2-

در اصل یہاں یہ بھی اشکال کیا جاتا ہے کہ حیلے کا تعلق تو معاملات کے ساتھ ہے اور اس حدیث کا تعلق عبادات میں ساتھ ہے اس کا جواب محمد شین یہ دیتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث معاملات اور عبادات دونوں کو شامل ہے حقیقت یہ ہے کہ حیلہ کو باطل کہنے والوں کی اور حیلے کو جائز کہنے والوں کی دلیل یہی حدیث ہے

ما الاعمال بالنيات

(2) باب فی الصلاة

اس ترجمہ الباب کا کتاب الحیل سے تعلق معلوم نہیں ہوتا اور اس میں جو روایت لائے ہیں اس کا تعلق بھی کتاب الحیل سے معلوم نہیں ہوتا

شارحین بخاری لکھتے ہیں کہ ترجمہ الباب اور روایت دونوں کا تعلق کتاب الحیل سے ہے علامہ کرمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مقصود بخاری الرد علی الحفییہ

اور عمدۃ القاری میں علامہ عینی رحمہ اللہ نے لکھا کہ یہاں باب فی الصلاۃ کا معنی ہے هذابب فی بیانِ دخول الحیلۃ فی الصلاۃ اور مقصود حفییہ پر رد کرنے ہے

کہ احتفاف یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی تشدید کے بعد بے وضو ہو جائے تو اسکی نماز مکمل ہو گئی یہ حیلہ کرتے ہیں کہ تشهد کے بعد اگر کوئی خلاف صلوٰۃ فعل کرے تو نماز پوری ہو جائے گی حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يقبل اللہ صلوٰۃ احَدٍ كُمْ اذَا حَدَثَ حَتّیٰ يَتَوَضَّأ

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز کو قبول نہیں کرے گا جب وہ بے وضو ہو جائے یہاں تک کہ وہ وضو کر لے لیکن حقیقی حیلہ کرتے ہیں

اس کا جواب محدثین نے یہ دیا کہ اس مسئلہ میں احناف قطعاً حیلہ نہیں کرتے بلکہ سنن ابی داؤد میں موجود ایک روایت پر عمل کرتے ہیں

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشهید سکھانے کے بعد فرمایا جب تم تشهید پڑھ لو

،اذا قُلْتَ هذَا أَوْفَعْلَتْ هذَا فَقَدْ ثَمَّثَ صَلَاتِكَ،

لہذا احناف اس حدیث پر عمل کرتے ہیں حیلہ نہیں کرتے

باب فی الزکاة و ان لا يفرق بين مجتمع

قال بعض الناس نمبر 1۔

فی عشرین و مائیہ بعیر حقیقتان

امام بخاری رحمہ اللہ نے قال بعض الناس کہہ کر حنفیہ کی تردید کی اور فرمایا کہ 120 اونٹوں پر دو حقے ہیں لیکن اگر وہ جان بوجھ کر ان کو ہلاک کر دے یا اس کو حصہ کر دے یا اس میں کوئی اور حیلہ کرے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے تو احناف کے نزدیک اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوتی

جواب

اس قال بعض الناس کا جواب محدثین نے یہ دیا کہ یہ اعتراض حنفیہ پر درست نہیں ہے اس لیے کہ حنفیہ کے نزدیک ایک شرعی اصول ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے ایک شخص کی ملکیت میں حوالان حوال گزرنا شرط ہے یہ وجوب زکوٰۃ کے لیے ہے اگر کسی وجہ سے حوالان حوال سے پہلے نصاب نہ رہا تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی جیسے وہ مال اس نے کسی کو ہبہ کر دیا لیکن اگر زکوٰۃ سے بچنے کے لیے کیا تو یہ شخص گناہ گار ہو گا لیکن اگر سارے اونٹ مر گئے تو گنہ گار نہیں ہو گا تو یہ اعتراضات حنفیہ پر درست نہیں ہیں

تجھظ۔ روندے گا

بانفخا۔ اپنے پاؤں کے ساتھ

قال بعض الناس نمبر 2۔

فِي رَجُلٍ لَهُ إِبْلٌ فَخَافَ أَنْ تُحْبَطَ عَلَيْهَا الصَّدْقَةُ

یہاں سے امام بخاری رحمہ اللہ احناف پر یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ احناف کے اقوال میں تناقض ہے

سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے اونٹ بیچ دیے تو اس پر زکوٰۃ دینا لازم نہ رہا و سری طرف یہ حنفی کہتے ہیں کہ ایک دن پہلے یا ایک سال پہلے زکوٰۃ دے دے تو جائز ہے

جواب۔

احناف اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ایک ہے وجوب زکوٰۃ اور ایک ہے وجوب اداء زکوٰۃ
صاحب نصاب سال پورا ہونے سے پہلے اس پر زکوٰۃ واجب تھی زکوٰۃ دے دی تو اداء ہو گئی سال پورا ہونے پر اب ادا میگی واجب
ہو گئی اب اگر جانور بیچ دیتا ہے تو پھر بھی زکوٰۃ کی ادا میگی واجب رہے گی لہذا احناف کے اقوال میں تناقض نہیں

لیکن اگر سال پورا ہونے پر پہلے وجوب زکوٰۃ کے خوف سے اونٹ بیچ دیے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی لیکن گنہگار ہو گا

قال بعض الناس نمبر 3۔

إِذَا بَلَغَتِ الْأَمْلَى عَشْرِينَ

اتلفھا۔ ہلاک کر دیا

فات۔ مالک مر گیا

اس قال بعض الناس سے امام بخاری رحمہ اللہ نے حفیہ پر تردید کی کہ احناف یہ کہتے ہیں کہ کسی کے پاس 120 اونٹ ہوں اس پر
زکوٰۃ میں 4 بکریاں فرض ہو گئی لیکن اگر وہ سال پورا ہونے سے پہلے انکو بیچ دے یا ہلاک کر دے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے تو اس پر
کوئی زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی حالانکہ اگر کوئی منت مانے تو موت کی وجہ سے منت ساقط نہیں ہوتی اسی طرح زکوٰۃ بھی ساقط نہیں
ہو گی

جواب

احناف اس قال بعض الناس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہاں بھی گز شتمہ جواب والا اصول سامنے رکھنا ہو گا کہ ایک ہے وجوب زکوٰۃ اور ایک ہے وجوب اداء زکوٰۃ اگر کوئی شخص جس کے پاس 120 اونٹ ہوں اس 4 بکریاں زکوٰۃ دینا واجب ہے لیکن اگر سال سے پہلے وہ ہبہ کر دے یا مالک خود مر جائے تو اب زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہ رہا کیونکہ اس پر زکوٰۃ واجب تھی لیکن اب زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہے

باب

بخاری شریف کے بعض نسخوں میں یہاں عنوان کے ساتھ ترجمہ الباب ہے باب الحیله فی النکاح تو ترجمہ الباب قائم کر کے بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے حفییہ کی تردید کی طرف اشارہ کر دیا

قال بعض الناس نمبر 4۔

ان احتمال تزوج حتى تزوج على الشغار فهو جائز

اس قال بعض الناس میں امام بخاری رحمہ اللہ نے حفییہ پر دو اعتراض کیے ہیں ایک شغار کے بارے اور ایک متعہ کے بارے میں اعتراض 1۔

حفنی کہتے ہیں کہ اگر نکاح شغار میں حیلہ کیا جائے تو جائز ہے شرط باطل ہے یعنی بغیر صداق والی شرط باطل ہے جواب۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حیلہ نہیں ہے احتفاف نے یہاں حیلہ نہیں کیا بلکہ جواز اور نفاذ میں فرق کیا ہے نکاح شغار حدیث کے مطابق جائز نہیں ہے احتفاف کے ہاں لیکن اگر ایسا کیا تو نکاح ہو گا تو جواز اور نفاذ میں فرق ہے حیلہ نہیں ہے

قال في المتعة النكاح فاسد والشرط باطل و قال بعضهم المتعة

اعتراض 2۔

متعہ کے بارے میں حقیقیہ کہتے ہیں کہ نکاح فاسد ہوتا ہے اور شرط باطل ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ متعہ اور شغوار جائز ہے اور شرط باطل ہے

جواب۔

اس کا جواب احناف یہ دیتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک متعہ باطل ہے نکاح ہی نہیں ہوتا البتہ امام زفر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو نکاح نافذ ہو جائے گا اور وقت کی شرط باطل ہو جائے گی لہذا متعہ والا اعتراض کرتے ہوئے امام بخاری رحمہ اللہ نے جو یہ کہا المتعة والشغوار جائز والشرط باطل یہ امام زفر کا مذہب ہے احناف کا

مفہوم مذہب نہیں ہے اور امام زفر بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ جواز اور نفاذ کا فرق ہے متعہ جائز نہیں ہے کیا تو ہو جائے گا شرط باطل ہو جائے گی

قال بعض الناس نمبر 5۔

ان احتال حتی تمنع

یہ مسئلہ بھی گزشتہ کی طرح (قال بعض الناس نمبر 4) ہے اور اس کا جواب بھی وہی ہے

باب اذا غصب جارية فزع عم اخamat

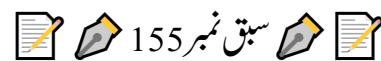
فقطی بقیمة الجارية الیتنہ ثم وجد لها صاحبها نھی له ويرد القيمة ولا تكون القيمة ثمنا

قال بعض الناس نمبر 6۔

الجاري للغاصب لأخذ القيمة

امام بخاری رحمہ اللہ نے حفیظہ پر یہ اعتراض کیا کہ اگر ایک شخص کو دوسرے کی باندی اچھی لگتی ہے لیکن باندی کا مالک اس کو بیچتا نہیں ہے یہ اس باندی کو غصب کر لیتا ہے مالک باندی کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے غاصب کہتا ہے وہ تو مرگئی مالک اس کی قیمت طلب کرتا ہے یہ قیمت ادا کر دیتا ہے اب چونکہ اس نے باندی کی قیمت ادا کر دی تو یہ باندی کا مالک بن گیا یہاں حیلہ نہیں ہے بلکہ جواز اور نفاذ میں فرق ہے غصب کرنا بھی ناجائز اور حرام تھا باندی مرگئی یہ جھوٹ بولنا بھی حرام تھا لیکن جب مالک نے اس کی قیمت لے لی تو اب غاصب اس کا مالک ہو گیا
یہ حیلہ نہیں ہے یہ جواز اور نفاذ میں فرق ہے

اگر یہ مالک باندی کی قیمت نہ لیتا تو غاصب کے لیے باندی سے نفع اٹھانا جائز نہ ہوتا البتہ احناف یہ کہتے ہیں کہ غصب کرنا بھی گناہ ہے جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے



بخاری شریف کتاب الحجیل

باب فی النکاح

یہاں بھی باب فی النکاح کا مطلب باب فی بیان الحجیلۃ فی النکاح ہے یعنی یہ باب بھی نکاح کے بارے میں حیله کے بیان میں ہے

قال بعض الناس نمبر 7۔

ان لم تستاذن الکبر ولم تزوج۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں سے حنفیہ کی تردید کی ہے کہ یہ لوگ نکاح کے بارے میں بھی حیله کرتے ہیں کہ اگر کسی باکرہ کی نہ شادی ہوئی اور نہ اس سے اجازت لی ہے لیکن کوئی شخص حیله کرتا ہے عدالت میں قاضی کے سامنے دو جھوٹے گواہ پیش کرتا ہے اس بات پر کہ اس باکرہ نے اس سے شادی کی ہے اپنی رضامندی سے قاضی نے ان دو گواہوں کی بنا پر نکاح کو ثابت کر دیا حالانکہ یہ شوہر جانتا ہے کہ یہ گواہی جھوٹی تھی اب حنفی یہ کہتے ہیں کہ یہ شادی ہو گئی اب اس بیوی سے وطی کرنا بھی جائز ہے تو یہ حنفی نکاح کے اندر بھی حیله کرتے ہیں

جواب۔

اس کا جواب حنفی یہ دیتے ہیں کہ نکاح کے اندر اس صورت مسئلہ میں حنفی حیله نہیں کرتے بلکہ یہ مسئلہ ایک اصولی اختلاف پر مبنی ہے اگر قاضی جھوٹی گواہی کی بنا پر نکاح طلاق عتاق کے معاملات میں فیصلہ کر دے تو وہ فیصلہ صرف ظاہری طور پر نافذ ہو گا یا باطنی طور پر بھی نافذ ہو گا

مذہب نمبر 1۔

اممائے ثلاثة امام شافعی امام مالک امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک جھوٹی گواہی کی بنا پر قاضی کا یہ فیصلہ صرف ظاہری طور پر نافذ ہو گا یعنی ظاہری طور پر قاضی کے فیصلے کے مطابق یہ نکاح نافذ ہو گا باطنی طور پر نافذ نہیں ہو گا نہ اس بیوی کا ننان و نفقہ شوہر پر لازم ہو گا نہ شوہر بیوی سے وطی کر سکے گا

مذہب نمبر 2۔

احناف کے نزدیک جھوٹی گواہی کی بنابر قاضی کا یہ فیصلہ ظاہری طور پر بھی نافذ ہو گا اور باطنی طور پر بھی نافذ ہو گا لہذا یہ شوہر اس سے وطلی کر سکتا ہے اب یہ شادی صحیح ہے ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی اس کا نان و نفقہ سُکنی شوہر کے ذمے لازم ہو جائے گا لہذا اس قال بعض الناس نمبر 7

کا یہ جواب ہوا کہ اس صورت مسئلہ میں نکاح کے اندر حنفیہ حیلہ نہیں کرتے بلکہ الگ سے یہ ایک اصولی اختلاف پر مبنی ہے

اہم بات۔

قال بعض الناس نمبر 7,8,9 تینوں کا ایک ہی جواب آ رہا ہے

قال بعض الناس نمبر 8۔

ان احتال انسان۔۔۔۔

اس کا جواب بھی وہی ہے جو قال بعض الناس نمبر 7

کا دیا کہ احناف کے نزدیک قاضی کا فیصلہ ظاہر اور باطن دوںوں طرح نافذ ہو گا

قال بعض الناس نمبر 7,8 میں صرف یہ فرق ہے نمبر 7 باکرہ کی مثال تھی اور نمبر 8 ثیہ کی مثال ہے

قال بعض الناس نمبر 9 کا وہ جواب ہے جو 7,8 کا تھا خنفی یہاں حیلہ نہیں کرتے بلکہ یہ وہی اصول اختلاف پر مبنی ہے اور یہ 9 نمبر اس سے پہلے دونوں سے اس طرح مختلف ہے کہ اس میں یتیم لڑکی کا ذکر ہے

باب فی الْهَبَةِ وَالشَّفْعِ

قال بعض الناس نمبر 10۔

ان وصب هبة الف در حم او اکثر

امام بخاری رحمہ اللہ نے قال بعض الناس کہہ کر حنفیہ کی تردید کی کہ یہ خنفی یوں کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہزار در حم ہبہ کر دے پھر اس سے وہ ہبہ واپس لے لے تو دونوں میں سے کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی خنفی جب یہ حیلہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حکموں کی مخالفت کرتے ہیں ایک تو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ واپس لینے کو برائہ اکہا اور فرمایا کہ کوئی شخص ہبہ کر کے واپس لیتا ہے تو یہ اتنا بر اہے جیسے کہ کتابتے کر کے چاٹ لے اسی طرح دوسرا حکم زکوٰۃ کی فرضیت کا ہے یہ حیلہ کر کے زکوٰۃ کو ساقط کروادیتے ہیں

گویا کہ اس قال بعض الناس میں امام بخاری رحمہ اللہ نے حنفیہ پر دوالزام لگائے ہیں ایک ہبہ کے حکم کی خلاف ورزی اور ایک زکوٰۃ ساقط کرنے کا حیلہ

حنفیہ دونوں کا جواب الگ الگ دیتے ہیں

جواب

ہبہ واپس لینے کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی ہبہ کر کے واپس لے لے تو یہ ویسا ہے جیسے کوئی کتابتے کر کے چاٹ لے اس سے معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے واپس لینا بر ای بات ہے لیکن اگر ہبہ واپس لے لیا تو واپس ہو گیا یعنی رجوع فی الْهَبَةِ دیانتہ ناجائز ہے لیکن قضاۓ نافذ ہو جائے گا یہ ایک اصولی بات پر مبنی ہے یہ حیلہ نہیں ہے

جواب

دوسرے الزام کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہبہ کر کے واپس لے تو یہ بات درست ہے کہ دونوں میں سے کسی پر زکوٰۃ نہیں ہو گی

لیکن اگر یہ حیله زکوٰۃ سے بچنے کے لیے کیا تھا تو یہ حیله کرنا ناجائز ہے لیکن اگر ایسا کیا تو نافذ ہو جائے گا لہذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ احناف کے نزدیک حیله جائز ہے

امام بخاری رحمہ بیہاں پر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں یا انکا اعتراض ناقص معلومات پر مبنی ہے

قال بعض الناس نمبر 11۔

الشفعۃ للجوار

قال بعض الناس نمبر 11 میں امام بخاری رحمہ اللہ نے حفیہ کی یہ کہہ کر تردید کی کہ حق شفعہ میں بھی حیله کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں جیسے کوئی شخص 100 گزر میں بیچنا چاہتا ہے اس میں سے ایک گزر میں اس کو بیچ دیتا ہے جس کو بیچنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہمسایہ ایک گزر میں نہیں چاہے گا پھر اس کے بعد 99 گزر میں بھی اپنی مرضی کے شخص کو بیچ دے حقی کہتے ہیں کہ یہ حیله کرنا جائز ہے

جواب۔

احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ بات بکل غلط حفیہ کی طرف منسوب کی گئی ہے حفیہ بھی یہی کہتے ہیں کہ محض حق شفعہ سے محروم کرنے کے لیے یہ حیله کرنا ناجائز ہے لیکن اگر ہمسائے کے شر سے بچنے کے لیے یہ حیله کیا تو نافذ ہو جائے گا گویا کہ بیہاں بھی جواز اور نفاذ میں فرق ہے کہ حق شفعہ سے محروم کرنے کے لیے حیله کرنا ناجائز ہے لیکن اگر کیا تو نافذ ہو جائے گا

قال بعض الناس نمبر 12۔

اذا اراد ان يبيع الشفعة فله ان يحتال۔

اصول

حق شفعہ بیع کی صورت میں پڑو سی کو حاصل ہوتا ہے

ھبہ کی صورت میں پڑو سی کو حق شفعہ حاصل نہیں ہوتا

امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ کوئی شخص ہمسائے کو حق شفعہ سے محروم کر کے زمین کو ھبہ کر دیتا ہے

تو خفی کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے جیسے کوئی شخص اپنی زمین کسی کو بیچ لیکن ہمسایہ کو حق شفعہ سے محروم کرنا چاہتا ہے تو وہ کچھ حصہ

ھبہ کر دے اب شرعی اصول ہے کہ بیع کی صورت میں پڑو سی کو حق شفعہ ہوتا ہے ھبہ کی صورت میں پڑو سی کو حق شفعہ نہیں

ہوتا لہذا اس نے کچھ زمین ھبہ کر دی اور باقی زمین بیع دی تو یہ خفی اس حیلے کو جائز کہتے ہیں

جواب۔

احناف اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ اس شخص نے اگر ہمسائے کو حق شفعہ سے محروم کرنے کے لیے حیلہ کیا تو یہ گناہ ہے یہ

حیلہ کرنا ناجائز ہے لیکن اگر کیا تو نافذ ہو جائے گا

قال بعض الناس نمبر 13۔

ان اشتہری نصیب دار۔

اگر شخص گھریا زمین بیچنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ہمسایہ کا حق شفعہ باطل ہو جائے تو وہ مشتری کے نابالغ بچے کو ھبہ کر دے اب قاضی اس چھوٹے بچے سے قسم نہیں لے سکتا پھر کسی طریقے سے اس کے باپ سے پیسے لے لے کسی شخص نے مشتری کے نابالغ بچے کو زمین ھبہ کر دی اور بچے کے باپ ھبہ کرنے والے کو ایک کروڑ ھبہ کر دیا تو خفی اسے جائز کہتے ہیں

جواب۔

ایسا حیلہ حق شفعہ سے محروم کرنے کے لیے کرنا ناجائز ہے لیکن اگر کیا تو قضاء نافذ ہو جائے گا

قال بعض الناس نمبر 14۔

اذا اشتہری دارا بعشرین الف در ھم

اگر کوئی شخص ایک کروڑ کا گھر بچنا چاہتا ہے لیکن ہمسایہ کو وہ گھر نہیں دینا چاہتا اب وہ یہ حیلہ کرتا ہے کہ اس گھر کی مالیت کو دو گنا کر کے بیج دیتا ہے

جیسا کہ وہ گھر دس ہزار در ھم کا تھا اس نے میں ہزار در ھم کا بیج دیا لیکن اس نے ادا بیگل کی یہ صورت بنائی کہ نو ہزار نو سونا نوے نقد و صول کر لیے اور باقی دس ہزار ایک در ھم کی بیج ایک دینا کے بد لے میں کر لی تواب حقیقت میں کل قیمت نو ہزار نو سونا نوے در ھم ہبہ ایک دینار ادا کی گئی تو اس نے حیلے سے ہمسائے کو حق شفعت سے محروم کیا

جواب۔

احناف اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہاں بھی اگر محروم کرنے کے لیے حیلہ کیا تو یہ ناجائز اور گناہ ہے لیکن اگر حیلہ کیا تو نافذ ہو جائے گا

كتاب التعبير

تعبير باب تفعيل کا مصدر ہے اس کا لغوی معنی ہے عبور کرنا یعنی ظاہر سے باطن کی طرف عبور کرنا اور اصطلاحی طور پر تعییر کہتے ہیں تعبر الرؤا یعنی خواب کی تشریح کرنا یعنی خواب میں جو ظاہری طور پر دیکھا اس سے باطنی طور پر کیا مرا دلیا جائے گا

یہ بیان کرنا تعبر کہلاتا ہے

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ خواب میں دودھ دیکھنے کی تعبر علم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اور بے خوابوں کے آداب سکھائے ہیں اگر کوئی انسان برائی پر یشان کن خواب دیکھے تو اس کا ادب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ یہ انسان جب بیدار ہو تو بائیس طرف تین دفعہ تھوکے اور موعذ تین پڑھ لے پھر یہ کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو اس خواب کی برائی ہرگز نہیں پہنچے گی ان شاء اللہ اور اچھے خواب کا یہ ادب سکھایا کہ اگر کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو جامع ترمذی کی روایت میں ہے کہ

لَا تُقْرِنَ الْأَحْبَابَا وَالْأَبْيَانَا

کہ یہ خواب اس شخص کو بتائے جو اس سے محبت کرتا ہو اور عقلمند ہو یعنی تعبیر کا علم جاننے والا ہو

علم تعبیر کے سب سے بڑے ماہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور قرآن کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام میں سے

حضرت یوسف علیہ السلام اور انکے والد حضرت یعقوب علیہ السلام تعبیر کے ماہر تھے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے ماہر تھے پھر یہ علم منتقل ہوا انکی بیٹی حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق پھر ان سے ایک واسطے سے یہ علم امام محمد ابن سیرین رحمہ اللہ کو منتقل ہوا پھر امام محمد ابن سیرین رحمہ اللہ نے کتاب تعبیر الرؤيا کھھی جس کا اب کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا علم تعبیر الرؤيا کچھ وھی ہوتا ہے اور کچھ کبھی ہوتا ہے علماء محنت کر کے اسے حاصل کرتے ہیں تو اس لیے کسی ماہر عالم سے یہ کتاب پڑھ لینی چاہیے

باب الرؤيا من اللہ

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے

الحلم۔ بر اخواب

الرؤيا من اللہ۔

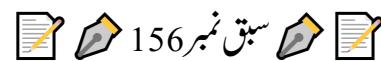
یہ بات اس حدیث سے ثابت ہے جو مسنند امام احمد ابن حنبل میں موجود ہے جو حضرت ابو الدار رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ایک صحابی نے سورۃ یونس کی آیت نمبر 64 کے بارے میں کہ

لَحْمُ الْبَشَرِيُّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

کہ ایمان والوں کے لیے دنیا و آخرت میں خوشخبریاں ہیں دنیا میں مومن کے لیے بشری خوش خبری سے کیا مراد ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الرُّوَيَا الصَّالِحَةُ يَرَاها مُسْلِمٌ أَوْ ثُرَّى لَهُ

یعنی بشری سے مراد وہ اچھے خواب ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں



بخاری شریف کتاب التعبیر

باب الحلم من الشیطان

الحلم - ناپنديده خواب

باب القید من المنام

القید - بیڑیاں

باب نزع الماء من البر حتى يرودي الناس

يرودی - سیر اب ہو جائیں

باب نزع الذنوب والذنوبين من البر بضعفٍ

الذنوب - ڈول

باب من كذب في حلمه (جھوٹا خواب)

افری الفری -

سب سے بڑا جھوٹا شخص

باب تعبیر الرؤيا بعد صلوٰۃ اصح

لکوں۔

ایسا لوہے کا آله جس کا آخر سے سر ڈیڑھا ہو

سامنے۔

تیر ایا تھا

یعنی۔

تیرتے ہوئے

یکشھا۔

اس کو بھڑکا رہی تھی